بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ اخبار الاسرار ختم بالخیر

مولف حضرت بندگی میاں سید اللہ بخش صاحبؒ اہلِ کرگاول

سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے اور صلواۃ وسلام خیر الخلائق خاتمِ نبوت وخاتمِ ولایت پر اور آپ کے جملہ اصحاب وتابعین پر ہو۔

فقیر حقیر مہدوی سید اللہ بخش جو اپنے مرشد میاں سید یحییٰ حاجی بیت اللہ کا صدقہ خوار ہے ماموچھو میاں صاحب کی سعی اور عالم معروف میاں صاحب کی اعانت اور صلہ سے جو کچھ اپنے مرشد ممدوح سے سنا تھا حضرت امام مہدی موعود امر اللہ مراد اللہ موعودِ آخر الزماں خلیفۃ الرحماں علیہ الصلاۃ السلام کی گروہ کی نقلیات کے مطابق پایا اور قدیم عبارت میں کوئی جدید عبارت کم یا زیادہ اپنی رائے سے نہیں لکھا۔ اللہ اس پر گواہ ہے اور ہر نقل جو کتبِ نقلیاتِ گروہ مبارکہ سے فی الوقت میسر ہوسکیں ان سے نقل کیا ہے اور اس نقل کے آخر میں ان کتابوں کے نشان حروفِ تہجی کے مطابق لکھا ہوں۔(ب) اشارہ نقلیاتِ میاں عبدالرشیدؒ سے ہے۔(ت) اشارہ نقلیاتِ تذکیرۃ الصالحین سے ہے جس کے مولف سیدن میاں صاحب عالمؒ اور (ج) اشارہ نقلیاتِ جنت الولایت مصنفہ میاں منصور خانؒ ہے اور (د) اشارہ مولودِ میاں شاہ عبدالرحمانؒ ہے (ذ) اشارہ تذکیرۃ المرشدین تصنیف عالم بڑے میاں صاحبؒ (نام قاسم صاحب میاں صاحبؒ ساکن کرنول) اور (ر) اشارہ نقلیات میاں سید نصرتؒ گجراتی ہے۔اور (س) اشارہ تاریخ سلیمانی ہے جسکے مصنف میاں ملک چھجی گجراتی ہیں۔اور (ش) اشارہ شواہدِ ولایت ہے جس کے مصنف میاں شاہ برہانؒ ہیں اور (ص) اشارہ انصاف نامہ عرف کتاب متن ہے۔جس کے مصنف میاں ولی جیؒ ہیں۔(ض) اشارہ حاشیہء کتابِ متن ہے۔جس کے میاں سید میرانجیؒ نے جمع کیا ہے۔اور (ط) اشارہ مطلع الولایت تصنیف بندگی میاں سید یوسفؒ بنی اسرائیل ہے۔اور (ظ) اشارہ نظم ہندی مولود میاں سید شہاب الدینؒ شہید ہے۔اور (ع) اشارہ مولود میاں سید عالم بنی اسرائیل ہے۔اور (ف) اشارہ پنج فضائل تصنیف میاں سید روح اللہ صاحبؒ ہے۔اور (ق) سے مراد میرے مرشد سے میری سماعت ہے۔ اور (ن) سے مراد نظم ہندی ہے جو میرا مولود ہے۔اور (ی) اشارہ مولود میاں سید یٰسینؒ ہے۔کتبِ مذکورہ سے ان نقول کا انتخاب کرکے دو بابوں میں مختصر کیا ہے۔ **باب اول** میں دو فصلیں قائم کی ہیں **فصل اول** ابتداءِ ظہورِ خاتمِ ولایتِ محمدی میں اور **فصلِ دوم** انجامِ ظہورِ مہدویت میں ہے جو چہار صفاتِ ذاتِ خاتمِ ولایتِ محمدیہ ہیں۔

بابِ دوم میں دس تفصیل ہیں۔ **تفصیل اول** میں افضلیت بندگی میاں میران سید محمود ثانی مہدیؓ اور **تفصیلِ دوم**

میں بندگی میاں سید خوندمیر سیرۃ المہدیؑ **تفصیل سوم** میں بندگی میاں شاہِ نعمتؓ **تفصیل چہارم** میں افضلیت بندگی میاں شاہِ نظامؓ **تفصیل پنجم** میں بندگی میاں شاہِ دلاور **تفصیل ششم** میں افضلیت بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ **تفصیل ہفتم** میں حضرت بندگی میاںؓ کے اباء واجداداور ازوج کے چند حالات ہیں اور **تفصیل ہشتم** میں حضرت بندگی میاں سید شہاب الدین شہاب الحقؒ کے حالات اوران کے اولاد اوران کے بھائیوں کا تذکیرہ ہے **تفصیل نہم** میں فضیلت حضرت بندگی میاں سید شریف تشریف اللہؓ اوراولاد کا تذکیرہ ہے اور **تفصیل دہم** میں فضیلت حضرت بندگی میں سید محمود سیدنجی خاتم المرشدؓ اورآپ کے اولاد کا تذکیرہ ہے اور حضرت مہدی موعودؑ کے مصدقین کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ اگرنقل کی عبارت میں سہواور خطا نظر آئے توان نقلیات سے مقابلہ کر کےان کے مطابق کرلیں اور یہ نقلیات جن کا نام اخبارالاسرار ہے انکے حصول کا سبب اس خاکسار کے بعض محبوں کے لئے جمع کیئے گئے ہیں. **باب اول** میں دو فصل کیئے ہیں. فصلِ اول صحابی مہدیؑ کے قصیدہَ ظہورِ ولایت میں ابتداءِ ظہورِ خاتمِ ولایت کے بیان میں ہے۔ **کنت کنزاً** میں مستور تھا جب چاہا کہ کتمانِ محض سے عبور کرے' تو غیبِ حضور سے نورِ نبی پیدا کیا. جو کچھ ہے اس کا ظہور ولایت سے ہے ابتداء وہی ہے اورانکا آخر وہی ہے۔ باطن بھی وہی ہے اورانکا ظاہر بھی وہی. بندہ غائب بھی وہی اورانکا حاضر بھی وہی. جو کچھ ہے اسکا ظہورِ ولایت سے ہے. آفرینش نورِمحمدی. ہادئی حقیقت پیدائش ۔۔مہدی موعود **صل اللہ علھما وعلیٰ آلھما واصحابھما تسلیماً کثیراً.** قولہٗ تعالیٰ **یا یھا الناس قد جاءَ کم برھان من الربکم و انزلنا الیکم نوراً مبیناً** . اوردوسری جگہ **قد جاءَ کم من اللہ نورٌ و کتابٌ مبین** . اورآیت شریفہ **فآمنوا باللہ و رسولہ و نورالذی انزلنا**.(یعنی اسکے ساتھ) جان لے کہ ان آیاتِ مذکورہ میں نور سے اشارہ نورِنبوت محمدی ہے. اورظہورِ ذاتِ ولایت ذاتِ آنحضرت ہے کہ خاتم الاولیا ہےُ جیسا کہ احادیثِ صحیحہ میں آیا ہے. فرمایارسول اللہؐ سب سے پہلے اللہ نے میرے نورکو پیدا کیااور ایک روایت میں ہے میں اللہ کے نور سے ہوں اوراللہ نے ہر چیز کومیرے نور سے پیدا کیا. سلطان النصیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ اپنے رسالہ مکتوبِ ملتانی میں فرمایا سالکانِ راہِ حق اور جوئندگانِ ذاتِ مطلق نے **اول ما خلق اللہ نوری** کو دوطریقوں سے ثابت کیا ہے. ایک ولایت دوسرا نبوت. ولایت کی تمثیل آفتاب سے اورنبوت کی مہتاب سے دی ہے۔اور جملہ انبیاء واولیاء کیلئے منزلیں مقرر کی ہیں.

نظر سوں عشق کے ٹک ٹک نجھایا + اپسکوں دیکھنا اپسکوں بھایا

نظر کی تاب جوں نسے ودھوئے چھید + رکھیا ہر چھید میں لیا اپنا بھید (یہ نظم صحابی مہدی)

ابن خواجہ طہٰ الملقب بہ ''مہری'' رضی اللہ عنہ شمس ولایت چوں بود آفتاب۔نورِنبوت بمثل ماہتاب اور مولود میں ہے. کہ ولایت وے کہ لیوے فیض حق سوں + نبوت وے کہ دیوے دو جگ کوں.

نیز ولایت قربِ ذاتِ کبریائی + نبوت رتبہ فیضِ خدائی. جان لے کہ ولایت اور ہر دو حضرت محمدؐ کی صفات ہیں. ولایت

باطنِ آنحضرتؐ اور نبوت ظاہرِ آنحضرتؐ۔ جیسا کہ فرمایا بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے کہ نبوت نبی کا ظاہر ہے اور ولایت نبی کا باطن ہے اور جان لے اے مصدق کہ اللہ نے نبوت کو خاتم النبیؐ پر ختم فرمایا۔ اور ولایت کو خاتم الولی پر ختم فرمایا۔ اور وہ دونوں دلائلِ قطعیہ سے شریعت، طریقت اور معرفت میں ایک ہیں۔ اس لئے کہا جاتا ہے المہدی خاتم الولایت علیہ السلام ونظیر النبی اور تابعِ تام. اور اسی کی تائید کرتی ہے. وہ عبارت جو حاشیہ الفصوص میں ہے کہ تمام مرسل، خاتم الرسل سے حاصل کرتے ہیں اور خاتم الرسل حاصل کرتے ہیں اپنے باطن سے اس حیثیت سے کہ وہ خاتم الولایت ہے حق تعالیٰ نے جملہ صفات ایک ہی ترتیب کے ساتھ دونوں کیلئے اظہار فرمائے ہیں۔ اسکے باوجود بعض عبارت اور ولادت وغیرہ میں کچھ اختلاف نظر آتا ہے بیشک اس میں کوئی قصور کمی نہیں ہے نظر تو اتباعِ تام پر ہونی چاہئے۔ چنانچہ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ انبیاء کی موافقت دیگر انبیاء سے اور سولوں کی مطابقت دیگر رسولوں سے اخلاق میں ہوتی ہے نہ کہ ظاہر ترتیب میں.ش ُ ع ُ یود و معشوق جب ہرگز جدا نہیں + انہوں کی ذات میں غیر از خدا نہیں۔ حسبِ عبارت شواہد الولایت یہ ہے کہ بندگی میاں سید مصطفیٰ بن بندگی میراں سید یعقوبؒ سے ساعت یہ ہے کہ آباء واجداد حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ سلسلۂ چشت میں تھے۔ اور آباء واجدادِ بندگی میاں سید خوندمیرؓ سلسلۂ قادریہ میں تھے۔ حاصلِ مقصود یہ کہ میاںؓ اور مہدیؑ بارہ پشتوں پر امام موسیٰ کاظم سے جا ملتے ہیں۔ چنانچہ کرسی حضرت خاتمِ ولایت یہ ہے میراں سید محمد خاتمِ ولایتِ محمدیہ بن سید عبداللہ بن سید عثمان بن سید خضر بن سید موسیٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین بن سید عبداللہ بن سید یوسف بن سید یحییٰ بن سید جلال الدین بن سید اسمٰعیل بن سید نعمت اللہ بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امامِ علی اصغر عرف زین العابدین بن امامِ حسین بن امیر المومنین امام المتقین شاہِ مردان علی کرم اللہ وجھہ وہو اسد اللہ الغالب بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن عبدالہاشم بن عبدالمناف بن قصی (وہو ابو القریش) بن کلاب بن مھر بن کعب بن لوئی بن غالب بن خالد بن نصر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرک بن الیاس بن نصر بن نذر بن سعد بن اوثان بن آر بن آرد بن ھجیع بن ھرب بن شحب بن قیدار بن اسماعیل ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ بن آذر بن تارخ بن ناخور بن ساروح بن وارح بن عامر بن عابر بن شالح بن ارفخشد بن سالم بن نوح بن ملک بن اکمل بن متوسلخ بن اخنوع بن نزد بن مہلائیل بن فیتان بن انوش بن شیث پیغبر بن آدم صلوات اللہ علیہ والسلام وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین۔

حضور امامؑ کی والدہ بی بی آمینہ رحمۃ اللہ علیہ الیھما سیدہ. برگزیدہ عابدہ اور شب خیزہ تھیں۔ ایک رات کے آخر حصہ میں معاملہ دیکھا کہ چاند آسمان سے اتر کر آپ کے گریبان میں چلا گیا۔ اور بعض روایتوں میں آفتاب لکھا ہے۔ بی بی مذکورہ اس واقعہ کے بعد جذبۂ حق میں مستغرق اور بے ہوش ہوگئیں۔ آپ کے بھائی قیام الملک جو اہل باطن سے تھے جو اپنی بہن کی یہ خبر سنکر دیکھنے کیلئے آئے تھے دیکھکر فرمایا کوئی پریشانی کی بات نہیں یہ صرف جذبۂ حق ہے۔ بعد میں ہوش میں آئیں تو ملک مذکور نے پوچھا کہ کیا حال تھا. تو بی بی مذکورہ نے اپنے معاملہ کا ماجرا بھائی کو سنایا. (ش) ملک مذکور نے

فرمایا کہ اس قسم کا معاملہ حضرت پیغمبرؑ کی والدہ کو بھی ہوا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے بطن سے خاتم ولایت محمدی پیدا ہوگا ۔قدمبوسی ہوکر فرمایا کہ تو نے ہم کو اور سات پشتوں پر احسان فرمایا۔ لیکن اظہار نہیں کرنا چاہئے مبادا کہ رشتہ دار وغیرہ رشک کریں. جب حمل کی مدت چار مہینے ہوئی تو بی بی اپنے شکم سے آواز سنتے کہ مہدی حق ہے۔ مدتِ معلوم کے بعد خاتم الاولیا شہر جون پور میں بروز دوشنبہ اس عالم میں ظہور پذیر ہوئے. (ش) جیسا کہ حدیث میں ہے کہ میں دوشنبہ کے دن پیدا ہوا ہوں میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن پیٹ بھر کھاؤں۔ اسی وقت جونپور کے جملہ بتاں گر پڑے. ح ' ع ' شمسِ ولایت چوں بروز آمدہ + رختِ شب از کتم بروز آمدہ۔

خدا کی سب خدائی نے ہویدا + ولایت کا ہوا خورشید پیدا۔

ہر ایک شئی اپنی لائق نظر سوں + نجہایا مہدی موعود کا موں

دریس کا چ جی سا میں چلا آیا + جلالتی تجلی عین پایا

بحمد اللہ کہ جگ کرنے ہویدا + ہوا سید محمد جگ میں پیدا

تجلی ساتھ جب برگھٹ رھیا ہوئے + دھریا تھا شرمگاہ پر ہاتھ لیا دوئے

سراپا تھا سراسر نور پھر لولاک + ولادت کی غلاظت تھی جیسا پاک

نتھا اس بول اور عایت سے دھات + کہ نظر تھا یقین خورشید بالذات

جمال اس تازہ گندم گوں نکالیا + انا ملح کے حجت کو سنایا (ن)

قال النبی ﷺ المھدی منی ا جلی الجبھتہ اقنی الانف مقرون اکا جبین ۔

ع۔ بھواں پیوستہ ہو روشن پیشانی + محمد مصطفیٰ کی تھی نشانی

خبر میں تھا سو اقنی الانف کا بول + صریحاً وے گواہی دے رہیا کھول

کہ ہرگز نہیں سمجھتا یوں سمایا۔ مکرر کیوں محمد جگ میں آیا

سگل غواص بحر عقل میں بیٹھ + قوی تر فکر کے صندوق میں بیٹھ

ن۔ ایضاً بچارے مل سبب خورشید کا جوں + آپسمیں آپ سب کہنے لگے یوں

کہ ایک پل جاکے آیا تھا جو اول + بھریا تھا فیض سوں لحظہ کے جھل تھل

کہے دوہرا کہ آخر ذکر اسکا + کہ یو معراج تھا نوسو برس کا

اتا نوسو برس یوں جاکے آیا + اچھیگا بھیج کچھ نعمت جو لے لیا۔

سمجھتا ہے کہ کھینچ اتنی درازی + بڑی کچھ لیکے آیا کارسازی

تھے شرم گاہ سوں رکھا تھا ہاتھ سو جھانپ + شجر جوں گل کوں راکھے برگ سوں ڈھانپ

ن ۔چند عابداں نمازِ فجر کی صف پرغیب سے یہ نداسنی جاء الحق و زھق الباطل انّ الباطل کان زھوقاً ۔ج۔ش۔س۔ر۔ جب برگزیدۂ لایزل شیخ دانیال نے (جو عمر یافتہ اور زیرک تھے)اس واقعہ کو سنا اور غور کیا تو کہا کہ یہ واقعہ ہمارے پیغمبرؐ کی ولادت کے مانند ہے .شیخ مذکور خود اس کی تحقیق میں پڑ گئے ۔اور بعض لوگوں سے معلوم ہوا کہ سید عبد اللہ کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔شیخ مذکور نے میاں سید عبداللہ سے مل کر فرزند کے متعلق دریافت فرمایا تو آپ نے کہا بچہ جب ماں کے پیٹ سے باہر آیا تو ہر قسم کی کثافت سے پاک اور منزہ تھا اور ہر دو ہاتھ شرمگاہ پر تھے جب تک کہ کپڑے نہ پہنائے گئے ۔اب بھی یہی حال ہے۔اور رونا ایسا کہ سننے والوں کو اسکی آواز اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔شیخ نے پوچھا کہ اس بچہ کا نام کیا رکھا ہے۔جواب دیا کہ آج کی رات آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا بچہ ہے۔اسکو میرا نام رکھو اس بناء پر سید محمد نام رکھا ہوں۔آپ نے بچہ کی ہئیت کو حدیث کے مطابق پا کر خوشی محسوس کی اور میاں سید عبد اللہ کو مبارک باد دیکر الوداع کہا۔کچھ مدت کے بعد پوچھا کہ فرزند کی کنیت کیا ہے؟ میرے دادا کا نام سید قاسم تھا۔اسلئے کبھی کبھی ابوالقاسم بھی پکار لیتا ہوں ۔ پھر پوچھا کہ فرزند کا گفتار و کردار کیسا ہے جواب دیا کہ گفتار و کردار شریعت کے اسطرح مطابق ہے کہ بیان میں نہیں آسکتا بعض عجیب صفتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔آپ کے پشتِ مبارک پر مہر کے مانند ایک چیز نظر آتی ہے۔اور کبھی میں نے آپ کا پاخانہ و پیشاب و سایہ نہیں دیکھا اگر چہ کہ دیکھنے کا بہت ارادہ کیا۔شیخ نے مسرور ہو کر فرمایا کہ آفتاب بھی انکے ہی انوار کی تابانی سے کم ہے پھر فرمایا کہ ہمارے پیغمبرؐ کے مانند انکا سایہ نہیں ہے۔ وداع کرتے وقت بارک اللہ، مرحبا مرحبا کہا اور تاکید کی کہ بہت حفاظت کرنی چاہئے۔

نقل ہیکہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا بردراں حال اللہ متعال کی جانب سے فرمان ہوا ہے کہ اے سید محمدؑ دعوی مہدیت کر۔لیکن میں نے ہضم کر لیا اور عرض کیا کہ اے اللہ حضرت عیسیٰؑ نے اسی حال میں دعوی کیا تو بہت سی مخلوق فتنہ میں مبتلا ہوگئی تھی ۔مبادا کہ امتِ مصطفیٰ قبول نہ کریں ۔(ش) نقل ہیکہ امامؑ کے بڑے بھائی میراں سید احمد کی جب ولادت ہوئی تھی تو ایک مردِ بزرگوار فیضِ آثار ایک پیالہ دودھ سے بھرا ہوا لیکر سید عبداللہ کے گھر آئے اور ایک شخص کے ہاتھوں میں دیکر فرمایا کہ جاؤ اور اس دودھ کو اس بچہ کو پلا دو جو آج سید عبداللہ کے گھر پیدا ہوا ہے۔اور دیکھو کہ کیا وہ قے ء کرتا ہے یا ہضم ۔اور مجھے اس کی خبر کرو۔ بعد میں سید احمد نے اس دودھ کو قے ء کر دیا۔ جب اس بزرگ کو قے ء کی اطلاع دیدی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بچہ وہ نہیں ہے جس کی مجھے تلاش ہے اور امامؑ کی ولادت کے بعد وہی مردِ عزیز دودھ سے بھرا ہوا پیالہ لائے تھے۔حق سبحانہ، وتعالیٰ نے اس دودھ کو امام البر والبحر کے حق میں ہضم کرا دیا۔ جب یہ خبر اس مردِ بزرگ کو ہوئی بہت خوش حال ہو کر اور بشارت دے کر فرمایا کہ یہی وہ بچہ ہے جس کی مدتِ مدید سے مجھے تلاش تھی۔

اب اللہ نے مجھے کامیاب کر دیا اس کے بعد وہ مرد نظر سے غائب ہو گئے۔

نقل متواتر سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ وہ مرد خواجہ خضرؑ تھے۔

(ش) بات شروع کرتے وقت پہلی بات جو امامؑ کی زبان مبارک سے نکلی وہ یہ تھی **مہدی موعود آمد**

جب چار سال چار ماہ چار دن ہوئے تو آپکی مکتب نشینی کیلئے بڑی دعوت اور کافی اہتمام کیا گیا۔اس وقت شہر جیونپور میں بارہ سو (۱۲۰۰) علماء موجود تھے انکو اور اس شہر کے جملہ اکابر کو اور ستودہ خصال مخدوم شیخ دانیالؒ کو بلایا گیا۔اور مجلس کو جنت کی طرح آراستہ کر کے شیخ دانیالؒ کے نزدیک کرسی پر حضرت امامؑ کو بیٹھایا گیا۔اسوقت خواجہ خضرؑ تشریف لائے اور امامؑ نے آپ کی تعظیم کی حاضرینِ جماعت کو تعجب ہوا کہ یہ کمسن بچہ کس کی تعظیم کر رہا ہے۔جب شیخ دانیالؒ نے مراقبہ سے سر اٹھایا تو خواجہ خضرؑ کو مجلس میں دیکھا جب بسم اللہ پڑھانے کیلئے شیخ نے خواجہ خضرؑ کی طرف التفات کی تو خواجہ خضرؑ نے کہا کہ اللہ کی جانب سے مجھے حکم ہوا ہے کہ ہمارا محبوب بسم اللہ پڑھتا ہے تم جاؤ اور آمین کہو۔پس شیخ نے آنحضرتؑ کو بسم اللہ پڑھایا اور خواجہ خضرؑ نے آمین کہی۔اسکے بعد سید عبداللہ نے 'سید احمد کے ہمراہ' آنحضرتؑ کو شیخ کے پاس مکتب نشینی کے لئے روانہ کیا۔جب شیخ کو خبر ہوئی کہ امامؑ سید احمد کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں تو آپ نے استقبال کرتے ہوئے تعظیم کی اور اپنی جگہ پر آپؑ کو بٹھایا۔(ش و ح) اس وقت فرمایا کہ میں نے سید محمد کو نہیں دیکھا بلکہ حق کو دیکھا۔جب آنحضرتؑ کی عمر سات سال کی ہوگئی تو آپ نے کلام اللہ یاد کر لیا۔(ش) نقل ہیکہ سید احمد کو اپنے اور اپنے چھوٹے بھائی کے ان احوال کو دیکھ کر رشک کرتے ہوئے اپنے استاد سے کہا کہ بندہ چھوٹے بھائی سے پہلے آیا تھا۔ہم کو ایسی تعظیم نہیں دی۔اسکا سبب کیا ہے۔بعد شیخؒ نے کہا کہ جو کچھ بزرگی سید محمدؑ کی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کریگا۔حضور پرنور کی حاضری میں شیخ مذکور لوگوں کو علم سکھاتے تھے۔جب شیخ کسی نسخہ سے ایک حرف پڑھاتے تھے حضرتؑ اس کتاب کی تمام ماہیت و مراد مع سوالات و جوابات اسطرح واضع کرتے تھے کہ خود شیخ کے بہت سے اشکال حل ہو جاتے تھے۔اسی طریقہ سے امامؑ کی نظر جملہ علوم کے نسخے گذر گئے یہاں تک کہ جب بارہ سال کی عمر کو آپؑ پہنچے تو شیخ نے نواحی دانا پور کے جملہ علماء کی زبان سے آپ کو اسد العلماء کا خطاب دیا۔خواجہ خضر بھی اللہ رب العزت کے حکم سے آپ سے ملاقات کیلئے آیا کرتے تھے اور شیخ سے سوالات کرتے تھے۔شیخ جب کبھی جوابات سے عاجز آجاتے حضورؑ کی طرف التماس کرتے تھے

ع 'سوالاں خضر کے جاں لگ ہیں مشکل۔سب یک تقریر سوں مہدی کریں حل

ط 'کیا حکمت سوں کیی صنعت حکیم آپ۔زمانیوں دیکھا یا قدیم آپ

لگیا تحصیل میں جب باروان سال۔چکیا روشن ہو چودہ علم کا حال

ط تو یکدن سید احمد دہر کو غیرت ۔ کھیی دل میں آپ کیے پا کو حیرت

بیراھوں میں مجیی نا کر کو تعظیم ۔ سبب کیا طفل کیے کرتے ہیں تکریم

ایک روز خضرؑ کو وداع کرنے کے بعد شیخ نے سید احمد سے پوچھا کہ یہ شخص کون تھا ۔ انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا اسکے بعد کہا چھوٹے بھائی سے پوچھو کہ یہ کون شخص تھے ۔ حضرت امامؑ نے فرمایا کہ یہ خضرؑ تھے ۔ پس شیخ نے اشارۃً فرمایا کہ تم میں اور تمہارے بھائی میں یہ فرق ہے ۔ انہی دنوں میں خضرؑ نے آکر شیخ سے کہا کہ سید محمدؑ سے پوچھو کہ تمہارے دادا حضور رسولِ مقبول ﷺ نے ایک امانت میرے حوالے کر کے فرمایا تھا کہ اس امانت کو میرے فرزند کے حوالے کردو اب چوں کہ آپ اس امانت کے حقدار ہیں اسلئے کہو تو میں اس کو ادا کر دوں ۔ بعد میں شیخ نے خواجہؑ کے معروضہ کو امامؑ کی خدمت میں پیش فرمایا ۔ امامؑ نے قبول کرتے ہوئے فرمایا بہتر ہے دیدو اسکے بعد شیخ آگے اور خواجہ امامؑ کے برابر ہو کر مسجدِ صحرا کی طرف جس کا نام مسجد کھوکھری ہے آئے ۔ خواجہ خضرؑ رنگریز کے لباس میں آئے ۔ جس وقت کہ امامؑ کی نظر خواجہ خضرؑ پر پڑی تو خواجہ نے السلام علیکم یا امام آخزالزماںؑ کہا ۔ بعد میں حضرت میراںؑ نے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا ۔ اسی وقت خضرؑ نے شیخؒ سے کہا کہ تم یہیں رہو میں اور امامؑ ایک جگہ بیٹھ کر وراثت کی امانت کو حوالے کرونگا ۔ شیخ نے اسپر التماس کیا کہ بندہ کو بھی اس نعمت سے سرفراز فرمائے اب تو باز رکھ رہے ہو ۔ نیز خضرؑ نے فرمایا کہ تم کو بھی بہرہ ملیگا ۔ لیکن اسوقت بجز میرے اور سید محمد کے کوئی اور نہیں ہو سکے گا ۔ خواجہ خضرؑ نے آنخضرتؑ کا ہاتھ پکڑ کر خلوت کی طرف لے گئے اور کہا تمہارے دادا کی امانت جو ذکرِ خفی ہے لیجئے ۔ امامؑ نے اپنے دادا کی امانت لے لی ۔ پھر خضرؑ نے پوچھا کہ کیا آپ کو آپ کے جد کی امانت پہنچ گئی ۔ آپ نے فرمایا ہاں ! جس وقت کے آنخضرت ﷺ نے اپنی ولایت کی امانت میرے سپرد کی تھی اسی وقت ایک کھجور کو اپنے لعابِ دہن سے تر کر کے خضرؑ کے حوالے کیا تھا اور کہا تھا اور وہ کھجور لا کر حضرت کی خدمت میں پیش کیا اور کہا یہ آنخضرتؑ کا پسخوردہ ہے جو بطورِ امانت میرے حوالے کیا تھا ۔ پس کیا یہ امانت بھی آپ کو پہنچ گئی ؟ ۔ امامؑ نے فرمایا کہ ہاں پہنچ گئی ۔ وراثت کی امانت جو گنجِ ولایت تھی ادا ہوگئی ۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا میں امانت دار تھا ۔ اسکی حفاظت کر کے آپ کو پہنچا دیا ۔ یہ آپ کے جد کی امانت اتنی مدت تک رکھا تھا ۔ اس کی تفصیل بسبب طوالت مرقوم نہیں ہے ۔ خضرؑ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی طلب میں تمہارے پاس آئے اسکو ذکرِ خفی کی تلقین کردو ۔ اسکے بعد خضرؑ نے خود التماس کی کہ آپ کے جد کی امانت ذکرِ خفی کی مجھے تلقین فرمائیں ۔ آنخضرت علیہ السلام نے خضرؑ کو ذکرِ خفی سے تلقین فرمائی ۔ اسکے بعد خضرؑ حضرت شیخ دانیالؒ کے پاس آئے اور کہا اے شیخ یہ مہدی موعودؑ ہیں ۔ میں نے تصدیق کر لی اور تلقین پالی. آپ بھی تصدیق و تلقین سے مشرف ہوں ۔ شیخ نے آمنا وصدقنا کہا اور آنخضرتؑ سے تلقین ہوئے (ش وح)

پیچھے خواجہ کئے ہیں التماس + آنکہ کرنا مجھ کوتلقین خاص

میراں کئے پرالتماس حضرت پکڑ ہات + کئے ہیں خضر کوں تلقین باالذات

آازاسوقت سے شیخ نے آپؑ کو اسدالعلماء کے بجائے سیدالاولیاء کہا روز بروز آنحضرتؑ کی ولایت ظاہر ہوتی گئی جملہ مخلوق نے آپ کو سیدالاولیاء کہا

(ح) تھا تعلیم خدا سیتے سخن ساز + سخن شیرین بہت تھا نرم آواز

کلام اللہ تھا گفتار اسکا + تھا امر حق سوں کل کردار اسکا.(ط)

جب آپ کا کارِ خیر ہوا تو اللہ نے انیس (۱۹) سال کی عمر میں ایک دختر عنایت کی جن کا نام بی بی بڑنؓ تھا۔ اسکے بعد فرزند مسمّیٰ میراں سید محمودؒ اسکے بعد ایک دختر بی بی فاطمہؒ۔(ر) اس شہر کا بادشاہ سلطان حسین شرقی اور جملہ مخلوق آپکے پاس زیادہ آتی تھی۔ سلطان نے ایک روز آنحضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسطرح عرض کی کہ اہل وعیال کیلئے کچھ مدد وتعاون قبول فرمائیں بندہ تمام تر آپ کا ممنون ہوگا آپؑ نے قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ رسول اللہؐ نے میراث وملک کو قبول نہیں کیا۔ میں کسطرح لے سکتا ہوں۔ ایک روز آپ نے فرمایا مطیع الکفر ہونا جائز نہیں۔ اس نصیحت سے سلطان نے دلگیر ہوکر عرض کیا کہ اگر میں مال نہ دوں تو کافر تمام مسلمانوں کو تاخت وتاراج کردیگا۔ اگر آنحضرتؑ اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھیں تو تمام مسلمان کافر کے فتنہ سے نجات پائینگے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خود مدد کریگا اور تمام مسلمانوں کو اسکے فتنہ کے شر سے نجات دلائیگا.

ش۔ سلطان کے لشکر میں ایک ہزار پانچ سو سوار تھے جن کا لقب بیراگیاں تھا۔ش۔ سات سو آدمی مردم کرمہ، اور سات سو آدمی مردم امۃ خطاب ابہک (ر) سلطان نے چند لاکھ بہرائی امامؑ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ غازیوں کی مدد کیلئے آنحضرت رسول ﷺ نے فتوح قبول فرمائی ہیں آپ بھی قبول فرمائیں آنحضرتؑ نے قبول فرمایا اور غازیوں پر صرف کردیا۔ (ش) جب لشکرِ اسلامُ امامؑ کی معیت میں شہر گوڑ پہنچا. دلپت بھی ستر ہزار مسلح سواروں کے ساتھ اپنے قلعہ سے تین میل آگے بڑھ کر آیا اور جنگ کا آغاز نہتوں کے ساتھ کردیا چندلوگ امام آخرالزماںؑ کی صحبت میں متعین تھے۔ سلطان اپنے لشکر کے ساتھ کفار کے مقابلے میں ہزیمت کھا کر آپ کی خدمت میں کہلایا کہ ہم شکست کھا چکے ہیں۔ حضرتؑ بھی تشریف لالیں۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ انشاء اللہ فتح ہماری ہیں۔ اتنے میں آپ نے دلپت کا جھنڈا دیکھا اسکا ہاتھی جو بہت بڑا اور بڑا دلیر تھا ُاپنی سونڈ میں زنجیر لیکر تمام سپاہیوں کو شکست دیتا ہوا آگے بڑھا۔ امامؑ نے اللہ اللہ کہکر کفار کی طرف گھوڑا بڑھایا اور فیل مذکور کے سر پر نیزہ مارا۔ ح۔ جب مقابلہ ہونے لگا تو حضرتؑ نے تیر کھینچ کر اسطرح مارا کہ اس کے تالو میں وہ تیر سومار تک ڈوب گیا۔ ہاتھی نے منہ پھیر کر چلایا اور چند قدم جاکر مر گیا اور کفار کو شکست

ہوگئی.کوئی شخص ثابت قدم نہ رہ سکا' سب قلعہ کی طرف بھاگ گئے ۔(ش۔و۔س) دلپت بھی بھاگ گیا حضرتؑ نے اسکا پیچھا کیا۔جب امامؑ کا گھوڑا دلپت کے گھوڑے کے بالکل قریب ہوگیا آپ نے چاہا کہ اس کو ماردیں اسی وقت قلبِ مبارک میں خیال گذرا کہ بھاگا جارہاہے اسکو کیوں ماروں۔بعدہٗ آپ نے فرمایااے دلپت تو خودکو' ابھک'' کہتا کیوں جان بچاکر بھاگ رہاہے۔یہ بات سنکر وہ تہور میں بھر کر پلٹا اور حضرتؑ سے مقابلہ کرنے لگا جب حضرتؑ نے تلوار ماری تو وہ دوتکڑے ہوگیا۔ش۔میرانجیؑ کی نظر اسکے دل پر پڑھ گئی۔دیکھا کہ بت کی تصویر ہوگیا تھا۔(ر) اسکے دل پر اس بت کا نقش جس کی وہ پوجا کرتا تھا پیدا ہوگیا تھا۔اس سبب سے آنحضرتؑ پر ایک حالت پیدا ہوتی گئی اور فرمایا کہ جب تیرگی کا دل پر اسطرح نقش ہوتا ہے تو تجلیاتِ حق کا ظہور کسطرح ہوگا.اسوجہ سے آپ اس عالم سے بے ہوش و مست بعشق اور مستغرق بحق ہوگئے۔(ش) جذبہ کی حالت کی ابتداء سے بارہ سال تک ہر روز بلکہ ہر ساعت حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا تھا کہ تجھکو ہم نے مہدی موعود کیا ہے۔نفی کرتے ہوئے آپ فرماتے بارِخدایا باوجود ماسواء و وسوسہ بانفس ہوگا میرے جد محمد مصطفیٰ وعلی مرتضیٰ کے صدقے سے اور تیرے فضل سے برہان اوران کے مکر سے (امان چاہئے)۔اسکے بعد عتاب کے ساتھ فرمان ہوا کہ عینِ حق کی تو نفی کرتا ہے اسلئے کہ تو نہیں جانتا.(د) اس جذبہ کے دوران حضرت بی بی الہداتیؓ وضو کرواتی تھیں یعنی یاد دلاتی تھیں۔غالباً سات سال یہی حال رہا۔اسکے بعد اور پانچ سال جملہ بارہ سال ذاتِ ذوالجلال کی الوہیت کا جذبہ رہا۔نقل ہے بی بیؓ نے کھانے پینے کا اندازہ لگایا تو اس پانچ سال میں پانی' غلہ وروغن اور گوشت وغیرہ کی تو ساڑے سترہ سیر آپ کے دہن مبارک میں پہنچے۔اوران سات سالوں میں امامؑ نے کچھ نہیں کھایا۔(ش) اوراس ذاتِ ستودہ صفات کو لباس پہناتی تھی اور کوئی وقت ایسا نہیں بدلا کہ رتبہء ولایت میں اس کی وجہ سے کمی و بیشی ہوئی ہو۔ اور کوئی وقت نماز قضاء نہیں ہوئی۔یہاں تک کہ جب گوڑ فتح ہوگیا تو سلطان حسین شرقی نے میاں دلاورؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ یہ ہماری غنیمت ہے اسوقت میاں دلاورؓ کی عمر کم وبیش بارہ سال کی تھی اور انکو اپنی بہن کے حوالہ کردیا۔شروع میں میاں دلاورؓ اکثر اوقات عشق حق میں مشغول رہتے تھے جب دیکھا کہ میاں دلاورؓ عاشق اللہ اور طالب اللہ ہیں تو سلطان نے اپنی بہن سے کہا کہ یہ فرزند حضرت میراں کی خدمت کے لائق ہے۔بعد میں میاں دلاورؓ کو آنحضرتؑ کی خدمت میں پہنچادیا۔

(س) فصلِ دوم انجامِ ظہورِ مہدویت خاتمِ ولایت کے چار صفتوں کے بیان میں جیسا کہ فرمایا اللہ سبحانہ تعالیٰ نے: فالذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم و اوذوا فی سبیلی و قاتلوا و قتلوا ۔جولوگ کہ ہجرت کئے اوراپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں ستائے گئے اور قتال کیا اور قتل ہوگئے ہے۔

نقل ہے کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوا ہے کہ اے سید محمدؑ ہمارے لئے ہجرت کر۔آنحضرتؑ نے اسی وقت ترکِ

وطن فرما کر ہجرت کی۔ نقل ہیکہ اس ہجرت کی ماہیت حسین شرقی کو پہنچی تو اسنے خود آ کر عرض کی سلطنت ومملکت آنحضرت سے ہے آنحضرت کا سایہ مبارک ہمارے سر پر ہونا چاہیئے۔اسوقت حضرتؑ نے یہ ابیات پڑھے در الہی دل بجائے بستہ گردد+ کزاں دل بستگی جان رستہ گردد

مبادا دل بجائے بستہ گردد+ کزاں دل بستگی جان خستہ گردد

پھر سلطان نے عرض کیا کہ ہم بھی آپؑ کے ساتھ ہو جائینگے کیونکہ آپکے قدومِ مبارک کے سایہ میں سلامتی ہے حضرت امامؑ نے ایمان اور سلامتی عاقبت کی بشارت دیکر فرمایا کہ تمہارے آجانے سے دارالاسلام پر کافر غلبہ پالینگے۔ یہ نصیحت فرما کر انکو وہیں رہنے کی اجازت دیکر آپؑ روانہ ہوگئے ۔ (ش) بندگی میاں دلاورؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرتؑ کی زبان سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا کہ دانا پور میں جذبہ ہوا اول مرتبہ تجلی ذات ہوئی فرمان ہوا اے سید محمدؑ ہم نے تجھکو اپنی کتاب کا علم دیا۔ اور مراد اللہ کا علم تجھکو عطا کیا۔ اور ایمان پر حاکم بنایا اور ایمان کے خزانوں کی کنجیاں تیرے ہاتھ میں دیدیں۔ اور تجھ کو ناصرِ دینِ محمدی گردانا تیرا انکار ہمارا انکار ہے۔ ہمارا انکار تیرا انکار ہے۔ وہاں ایک روز بی بی الہداتیؓ نے معاملہ دیکھا حق تعالیٰ کی جانب سے کہ تیرے شوہر کو ہم نے خاتمِ ولایتِ محمدی کیا ہے۔ تصدیق کر' جو کچھ دیکھا میراںؑ کی خدمت میں عرض کیا۔ آنحضرت نے معاملہ کو سچا ثابت کیا اور فرمایا اکثر اوقات واہب العطیات (خدا) کی طرف سے معلوم ہوتا کہ تجھکو مہدی موعودؑ ہم نے کیا ہے۔ اسکے بعد بی بیؓ نے قدمبوس ہو کر عرض کیں کہ اس سے پہلے کچھ کوتاہی ہوئی ہے تو آپؑ معاف فرمائیں اور گواہ رہیں کہ میں تصدیقِ میراںؑ کرتی ہوں اور آپؑ کی ذات سے محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرح عظمت و اعتقاد رکھتی ہوں۔ (ش) چونکہ میراں سید محمودؓ میراںؑ اور بی بیؓ کا مکالمہ سر بسر خیمہ کے باہر سے سن رہے تھے۔ جاذبِ حق ہوگئے جسطرح بی بیؓ نے تصدیق کی تھی اسی طرح میراں سید محمودؓ نے بھی تصدیقِ مہدیت آنحضرتؑ فرمائی۔ (ش) میراں سید محمودؓ کے جذبہ کے وقت حضرت میراںؑ نے شہزادہؓ کے قریب آ کر اپنے پہلو میں لے لیا اور گھر لے آئے۔ بی بیؓ کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے لیکر شہزادے کے سینے پر رکھ کر فرمایا دیکھو بی بیؓ بھائی سید محمودؓ کا گوشت' پوست' ہڈیاں' اور خون سب لا الہ الا اللہ ہو گیا ہے۔ اول سید محمودؓ بعد بی بی الہدتیؓ' بعد بی بی بڑنؓ پھر بی بی فاطمہؓ ہر ایک نے تصدیق کرتے ہوئے بیعت کی. (ش) نیز اس زمانہ میں شاہ دلاورؓ آنحضرتؑ کے در پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان چاروں مذکوراں کے برابر بلند آواز سے فرمایا میں نے بھی تصدیق کی۔ (ر) جب آنحضرت سے ملاقات کی (ش) تو آنحضرت نے انکو ذکرِ خفی سے جو کہ ذکرِ پاس وانفاس ہے تلقین فرمائی اور اپنے ہاتھ کو انکے ہاتھ پر رکھکر فرمایا مرید اللہ ہو جاؤ۔ اسکے بعد انکا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھکر فرمایا مراد اللہ ہو جاؤ۔ میراںؑ نے فرمایا دلاورؓ نہیں بلکہ شاہ دلاورؓ ہے. ہم نے قبول فرمایا' خدا نے اسکو قبول فرمایا۔ پھر وضو تام فرما کر دوگانہ تحیۃ الوضوء ادا کیا اور میاں دلاورؓ کو اپنے سامنے

طلب فرما کر ذکرِ خفی کی تلقین فرمائی۔اور ہاتھ پکڑ کر تین مرتبہ فرمایا مراداللہ ہو جاؤ. لا الہ ھوں نہیں ۔اور انکا ہاتھ اوپر کے کر تین مرتبہ فرمایا مراداللہ ہو جاؤ. الاّ اللہ خدا ہے. فرمایا ان ہر دودم سے میاں دلاورؓ پر ہر چیز کھل گئی۔نیز نقل ہیکہ شاہِ دلاورؓ نے آنحضرتؑ کے سامنے بیٹھ کر تلقین پانے کی درخواست پیش کی کچھ دیر بعد حضرتؑ نے انکی طرف دیکھکر ذکرِ خفی کی تلقین سے لا الہ کہکر شاہ دلاورؓ کے ہر دو ہاتھ اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر اپنا سیدھا ہاتھ اوپر کیا اور تین مرتبہ فرمایا مرید اللہ ہو جاؤ۔جب الا اللہ فرمایا پھر سیدھے ہاتھ سے میاں دلاورؓ کا ہاتھ اوپر کر کے تین مرتبہ فرمایا مراداللہ ہو جاؤ۔پھر فرمایا اب خدا تعالیٰ تم سے چاہتا ہے یعنی تم جو چاہتے ہو خدا تعالیٰ وہی کرتا ہے۔اسی وقت میاں دلاورؓ جذبہء حق میں مستغرق ہو گئے ۔نیز نقل ہیکہ جب حضرت نے شاہ دلاورؓ کو تلقین فرمائی اور جب لا الہ کہا سات زمینوں کے طبق تحت الثریٰ تک روشن ہو گئے ۔اور جب الا اللہ کہا ساتوں آسمان عرش و کرسی عیاں ہو گئے ۔(س) ہر منزل میں بیشمار لوگ آپؑ کی خدمت میں آکر مرید ہوئے اور ترکِ دنیا کر کے آپؑ کے ساتھ ہو گئے ۔نقل ہیکہ دانا پور سے کالپی اور کالپی سے چند منزل پر شہر برار پہنچے وہاں ہندو راجہ کی ایک لڑکی آسیب کے اثر سے کوئی ہوش نہیں رکھتی تھی بلکہ کسی کو اسکے نزدیک جانے کی مجال نہیں تھی سوائے ایک دایہ کے اور علماء اسکے علاج سے عاجز آگئے تھے ۔ہندو راجہ نے آنحضرتؑ کی آمد کی خبر سنکر آپکی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا معاملہ پیش کیا۔آنحضرتؑ اسوقت پان کھائے ہوئے تھے آپؑ وہی پسخوردہ دیدیا۔جب وہ پسخوردہ اسکو کھلایا گیا اسی وقت وہ ہوش میں آگئی ۔ہندو راجہ نے اس لڑکی کو تمام ساز و سامان کے ساتھ آنحضرتؑ کی خدمت میں بھیجا اور عرض کیا کہ اسکو قبول فرمائے اور اسکی نگہداشت رکھیں ۔آنحضرتؑ نے اسکو قبول فرمایا اور اسکا نام بی بی بھیکا رکھا ۔سفر کے دوران چند ہی مدت میں وہ واصل حق ہو گئیں اور حضرت بی بی الہدادیؓ کو انکے فراق سے بہت دکھ ہوا۔

نقل ہیکہ حضرت امامؑ نے میاں بھیکؓ کو عیسیٰؑ کے قائم مقام فرمایا۔ایک روز میاں بھیک غلہ پہنچانے کی غرض سے شہر گئے ہوئے تھے ایک محلے میں لوگ نالہ وزاری کر رہے تھے ۔میاںؓ نے پوچھا کہ لوگ کیوں رو رہے ہیں ۔کہا گیا کہ اس قوم کا سردار مر گیا ہے ۔اسکے بعد آپؓ اسکے نزدیک جا کر فرمایا قم باذنی اسی وقت وہ زندہ ہو گیا۔اور لوگوں نے آپؓ کو خدا کہنا شروع کر دیا۔اور آپؓ وہاں سے بھاگ کر میرانجیؑ کی خدمت میں آئے ۔میرانؑ نے انکو دیکھکر فرمایا کہ کیوں فقیر کا پیچھا کرتے ہو۔اسکے بعد بیگانوں کو انسے دور کر کے تین دن کا مسلسل روزہ رکھکر دعا کی کہ اے اللہ میرے تابعوں کو کرامات کی بلاء میں مبتلا مت کر۔اسکے بعد فرمان پہنچا کہ تیرے واسطے سے پیرووں کو کرامت کی بلاء سے آزاد کر دیا۔

نقل ہیکہ ایک روز میاں بھیکؓ کو جذبہء حق ہوا آپؓ کی زبان سے یہی بات بار بار نکل رہی تھی کہ ہمہ حق است اس وجہ سے حضرت میرانؑ نے آپؓ کے سرہانے تشریف لا کر فرمایا کہ دیکھتے ہو یا کہتے ہو۔آپ نے وہی جواب دیا ہمہ

حق است میراںؑ نے فرمایا کہ ہاں جاننا ایمان ہے اور کہنا کفر۔انہوں نے وہی جواب دیا ہمہ حق است حضرت امامؑ نے تین مرتبہ تکرار فرما کر کہا کہ کیوں پرانے خدا کے مقید ہوگئے ہو۔آگے بڑھو۔اور یہ بیت پڑھی

بیزارم آزاں کہنہ خدائے کہ تو داری + ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگر است

(ش) جب آپؑ چندیری پہنچے بندگی میاں سید اجملؒ کی ولادت ہوئی۔اس شہر میں شور برپا ہوگیا کہ خاتم الانبیاء کے بعد آپ کے جیسی ہستی کوئی نہیں آتی۔وہاں جو اٹھارہ شیخ زادگاں سجادے تھے آپ سے حسد وعناد کرکے بہت سے مغلیہ لوگوں کو شرارت کی غرض سے آپ کے پاس کہلا بھیجا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔میراںؑ نے فرمایا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم چلے جائے۔لیکن میاں سید اجملؒ کے تولد کی یہ کیفیت ہے پھر فرمایا کہ بندہ نہ کسی کے حکم سے ٹہرتا ہے نہ کسی کے حکم سے جاتا ہے۔ہم اللہ کے حکم سے آتے ہیں اور جاتے ہیں۔

اسی شب شراب خوری کی مجلس میں کوتوال کا بیٹا شیخ زادہ سجادہ کے ہاتھ سے مارا گیا اس بناء پر تمام شیخ زادگوں سجادوں پر حملہ ہوا۔انکے گھروں کو آگ لگادی گئی۔اور انکے عورتوں اور بچوں کو رسوائی کے ساتھ لے جایا گیا۔(س) جب شہر مانڈو میں اللہ کے فرمان سے آپؑ تشریف لائے وہاں کے سلطان غیاث الدین نے آنحضرتؑ کے اخلاق اور صفات کو دیکھ کر آپ کی تصدیق کی۔اور تین درخواستیں کی۔التماس اول ایمان دوم موتِ بحالِ مظلومیت سوم مرتبہء شہادت بعض کہتے کہ بحالِ مظلومیت قیامت کے دن گروہ مہدیؑ کے ساتھ حشر ہونا تھا۔کہتے ہیں کہ سلطان نے ساٹھ قناطیر زر اور (قناطیر سونے سے بھرے ہوئے گائے کے چمڑے کو کہتے ہیں) اور ایک تسبیح مروارید کے جس کی قیمت کروڑ محمودی کی تھی۔آپؑ کی خدمت میں بھیجا۔حضرتؑ نے درخواست سنکر فرمایا تینوں سوال قبول ہوگئے تینوں قبول تینوں قبول۔اور اس مال کو ان لوگوں پر انکے ساتھ اور پیچھے جو لوگ آئے تھے ان پر تقسیم فرمایا۔اور تسبیح ایک دف زن کو دی جو اسوقت وہاں حاضر تھا۔چند دنوں کے بعد سلطان کے لڑکے نصیر الدین نے باپ کو قید کرکے خود بادشاہ بن بیٹھا پھر چند دنوں کے باپ کو ماردیا۔سلطان مذکور نے تینوں مقصود حاصل کئے بندگی میاں الہداد حمیدؒ وزیر سلطان غیاث الدین تھے۔جب میراںؑ کی زیارت سے مشرف ہوئے اسی وقت ترک دنیا کی اور طالبِ مولا ہوکر حضورؑ کے ساتھ ہجرت و صحبت اختیار کی۔(ر) اور آنحضرت کے وصال کے وقت حاضر تھے انکے تصانیف۔کئی مرثیے۔دیوانِ غیر منقوط۔رسالہء بارِ امانت اور ایک رسالہ ثبوتِ مہدیت دلائل کے ساتھ ہے۔اور ہر دو دیوان کے مصنف مہری میاں ملک جی بن خواجہ طاہا آپ کی شاگردی میں رہ چکے ہیں۔(ش) نقل ہیکہ بندگی میاں سید اجملؒ بی بی الہدادیؒ کے بطن سے میراںؑ کے فرزند ہیں۔اسی شہر میں وفات پائی جن کو حضورؑ نے ایک پرانے قبرستان میں کہ جس میں اٹھارہ ہزار لوگ دفن تھے۔دفن فرمایا اس جگہ دفن کرتے وقت حضورؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد سید اجملؒ کے واسطے سے اس قبرستان

کے کل مردوں کو میں نے بخش دیا۔(ش) اسکے بعد حضرت میراںؑ اللہ کے حکم سے شہر چاپانیر آئے۔اس شہر میں آپ کے آنے کی خبر جا بجا پھیل گئی کہ خاتم النبی ﷺ جیسا کامل اور مکمل شخص آیا ہوا ہے.(ش) اس شہر کے بہت سے لوگوں نے تصدیق کی اور تلقین پائی۔(ش) کہتے ہیں کہ بندگی میاں شاہ نظامؓ مردِ صالح تھے.خدا کی طلب میں شہر جائیس کی حکومت کو چھوڑ کر کعبہ کے طواف کو گئے تھے۔تاکہ وہاں کسی جگہ مرید ہو جائیں۔جہاں کہیں جاتے اولیاء آپکی فضیلت کو دیکھکر مرید کرنے سے انکار کر دیتے اور کہتے کہ ہم میں اتنی استعداد نہیں کہ تم کو ہم مرید کریں۔(ج) میاں نظامؓ تمہارا ظرف اتنا بلند ہیکہ بجز خاتمِ ولایتِ محمدی کے پُر نہیں ہوگا۔اس ذاتِ عالی صفات کا انتظار کرو۔(ش) جب میاں نظامؓ نے افواہاً میراںؑ کا نام سنا احمد آباد سے چاپانیر آگئے.(ج) ابھی آپ راستے میں ہی تھے کہ حضرت امامؑ کو معلوم ہوگیا.اے سید محمدؑ ہمارا بندہ آرہا ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہم تک پہنچادو. (ش) پس آنحضرتؑ نے مکان کے باہر تشریف لا کر ملاقات کی اور یہ بیت پڑھی

صورتِ زیبائے ظاہر ہیچ نیست + اے برادر سیرتِ زیبا بیار

اسکے جواب میں میاں نظامؓ نے کہا

ہر جا کہ درنگرم صورتِ اوست + ہر کہ دیدہ ندارد گناں بجانب اوست

میاں نظامؓ نے عرض کیا جہاں کہیں مرید ہونے کی غرض سے میں گیا کسی نے مجھے مرید نہیں کیا اور یہی کہا کہ یہ زمانہ سید محمد مہدی موعودؑ کے قریب کا زمانہ ہے پھر میراںؑ نے پوچھا میں مرید کروں آپ نے کہا میں اسی ارادے سے آیا ہوں۔آپؑ نے اللہ کے حکم سے حضرتؓ کا ہاتھ پکڑ کر ڈونگری کے دامن میں اغیار سے خالی زمین پر میاں نظام کو ذکرِ خفی اور پاس انفاس کی تلقین فرمائی۔(ت) مہدیؑ کا معجزہ یہ تھا کہ جس کسی سے اپنی ناک متصل فرمادیتے اور ذکر کے دم سے تربیت فرماتے اسپر حجت غیرِ مکشوف ہوجاتی۔پس حضرت شاہ نظامؓ ناک سے مجرد اتصال ذکر سے خود کی نفی کرتے ہوئے خدا کا اثبات فرمایا۔اور جذبہء الٰہی میں مستغرق ہوگئے۔آنخضرتؑ نے فرمایا کہ نظامؓ اپنے وجود میں نہیں ہیں بلکہ سر سے پا تک ذاتِ احد ہوگئے.اور یہ ابیات پڑھیں

عشق آمد وجا کرد خونم اندر رگ و پوست + تہی کرد مرا از من پر کرد بدوست

اعضائے وجودم ہمہ دوست گرفت + نامت زمین بر من باقی ہمہ اوست

پس آنخضرتؑ نے فرمایا بھائی نظامؓ خدا کے مرد بے خبر نہیں ہوتے میراںؑ نے پسخوردۂ آب جس سے زندگی جاوید ہوتی ہے۔اپنے دستِ مبارک سے شاہؓ کے دہن میں ڈالا شاہؓ ہشیار ہوگئے۔(ش) امامؑ کی صحبت اختیار کی اور آپؑ کے ہمراہ ہوگئے۔نقل ہیکہ وصال حرمِ محترم حضرت امام مہدیؑ بی بی الہدادیؓ چاپانیر میں ۳ رذی الحجہ قلعہ کے قریب

ڈونگری کے نیچے ہوئی ۔آپکے جامہ مبارک سے کفن پہنانے کے بعد وہیں دفن کر دیئے ۔حضرت میراںؑ نے سورۂ فاتحہ پڑھکر وداع کر دیا۔(ر) بعد میں حضرت میراں سید محمودؓ نے میراںؑ سے سوال کیا کہ کسی نے ماں کے پیٹ سے فقیری اختیار کی اور کسی نے پہلے کچھ کسب کیا اسکے بعد دنیا ترک کی اور خدا کی راہ اختیار کی ۔دونوں میں کون افضل ہے۔ میراںؑ نے فرمایا بھائی جوگی کا بیٹا جوگی ہوتا ہے اگر کچھ کسب کر کے اسکے بعد دنیا ترک کر کے راہِ خدا اختیار کرے تو افضل ہے۔اسکے بعد میاں سید محمودؓ نے میراںؑ سے اجازت لیکر روزگار کیلئے اسی شہر میں رہ گئے ۔حضرت مہدیؑ چاپانیر سے برہان پور ہوتے ہوئے دولت آباد آئے ۔امام الکلؑ نے وہاں دفن اولیاء اللہ کی زیارت کرنے کے بعد فرمایا یہاں بعض اولیاء اللہ ایسے ہیں کہ سلطان برہان الدین وزین الدین کو کوئی نہیں پوچھے (اگر انکا حال لوگوں کو معلوم ہو جائے) سید محمد عارفؒ کے روضہ پر جا کر دوگانہ ادا کیا کہ لوگ شیخ مومن کہتے ہیں انکا نام سید محمد عارف ہے۔روضہ کے قریب پانی کا کنواں ہے آپکے کلی کرنے سے یعنی آپؑ کے پسخوردہ سے اسکا کھارہ پانی میٹھا ہوگیا۔اوراسی جگہ بیٹھ کر دستِ مبارک سے مسواک فرما کر اس انار کی لکڑی کو زمین میں دفن کر دیا۔وہ اسی وقت درخت ہوگیا۔آج تک وہ باقی ہے .امامؑ دولت آباد سے شہر آحمد نگر پہنچے۔وہاں کے نظام الملک بادشاہ کو فرزند کی آرزو تھی۔اپنے دل میں یہ آرزو لیکر حضرتؑ کی خدمت میں آیا کہ فرزند عنایت ہو جائے۔حضرت میراںؑ نے پند ونصیحت کر کے پان کا پسخوردہ عنایت فرمایا۔ملک نے خود بھی کھایا اور اپنی بیوی کو بھی کھلایا۔اللہ نے فرزند دیا اسکا نام برہان نظام الملک رکھا.صاحبِ مملکتِ دکن کچھ اسطرح اس گروہ کا خادم ہوگیا کہ اعتقاد اور اخلاص کے ساتھ اکثر مہاجرینِ امامؑ مثلاً بندگی میاں شاہ نظامؓ وشاہِ دلاورؓ ومیاں شاہِ نعمتؓ کو اور خصوصاً گجرات سے لوگوں کو اپنے پاس بلایا۔اور اپنی صاحبزادی کو بندگی میاں سید میرانجی بن بندگی میاں سید حمیدؓ بن میراںؑ کے عقدِ نکاح میں دی ۔حضرت کے فرزند کی ملکِ دکن میں آمد کا سبب بھی یہی تھا۔بالآخران کے حق میں نجات کی بشارت بندگی میاں شاہِ دلاورؓ نے دی ۔نقل ہیکہ بادشاہ ملک برید نے خواب دیکھا کہ ایک بڑا شیر شہر کے ایک دروازہ سے داخل ہوکر دوسرے دروازے سے نکل گیا۔شیخ مومن توکلیؒ ساکنِ ارم اہلِ باطن تھے انہوں نے خواب سنکر کہا کہ ایک سید کامل اور اکمل ولی جیسے حضرت علیؓ یہاں آئیگا۔اسکے کچھ دن بعد ہی امامؑ کی وہاں تشریف آوری ہوئی شیخ مومن توکلیؒ اہلِ معرفت سے تھے یقین سے جان لیا کہ یہی ذات مہدی موعودؑ ہے۔اکثر اوقات آپ مہدیؑ کو وضو کرایا کرتے تھے اور وہ پانی پی لیا کرتے تھے ۔ایک روز بڑی عاجزی سے کہا کہ غسل کیلئے تیاری کر چکا ہوں ۔خدمت کا موقع دیجئے۔حضرتؑ نے قبول فرمایا جیسے ہی حضرت کی پشتِ مبارک پر مہرِ ولایت دیکھی قدمبوس ہوگئے ۔حضرت امامؑ وہاں سے آگے بڑھ گئے تو حضرتؒ نے بھی آپ کے ساتھ چلنے کا ارادہ کیا۔لیکن امامؑ نے انکی معذوری کے پیشِ نظر انکو رخصت کر دیا اسمقام پر حضرت کے مرید اسی عقیدہ پر قائم ہیں اور خاتمِ ولی کا نقشِ مہرِ ولایت رکھتے ہیں دیگر ملاں جیا عاشق سر

مست وصاحبِ معرفت تھے۔انہوں نے بھی ترک کر کے امیرؑ کی صحبت وہجرت اختیار کرلی۔(ر)اسکے بعد انکے خدّام نے انکوحجرہ میں قید کردیااور پاؤں میں زنجیر ڈال دی.حجرہ کا دروازہ پارہ پارہ ہوگیا.زنجیر دور کر کے میراںؑ کی طرف روانہ ہوگئے ۔نقل ہیکہ جب امامؑ شہر بیدرتشریف فرما ہوئے خاص وعام آنحضرتؑ کی طرف متوجہ ہوئے قاضی علاء الدین بیدری عالم وعارف تھے۔آنحضرتؑ سے آ کر ملاقات کرنے میں کچھ دیر ہوگئی اسلئے کہ وہ کپڑے دھونے میں لگے ہوئے تھے۔جب آپکی خدمت میں پہنچے آنحضرتؑ نے ہندی زبان میں فرمایا جسکے معنی یہ ہیں دل کو پاک کر چاہے کپڑوں کو دھو یانہ دھو اسلئے کہ کپڑوں کا سفید ہوجانا نجات نہیں ہے۔اس خواب میں غفلت مت کر۔انہوں نے اپنی قضاءت چھوڑ دی ولایت پناہ کے ہمراہ ہوگئے۔حضرت میراںؑ تلنگانہ کی طرف روانہ ہوگئے اور فرمایا یہ زمین ایمان کے بغیر جلی ہوئی ہے۔ پھروہاں سے واپس آگئے۔(ع) جب بیدر سے کوچ فرما کر گلبرگہ کے قریب تقریباً بارہ کوس پہنچے۔سید محمد گیسودرازؒ کی روح آپ کے استقبال کو آئی اور زیارت کی التماس کی۔بنابریں آپؑ نے انکے مقبرہ کی طرف ارادہ فرمالیا.جب روزہ کے دروازہ کے قریب پہنچے مجاوروں نے عرض کیا کہ جوتے اتاردے۔میراںؑ نے فرمایا تمہارا کہنا سنو یا تمہارے پیر کا اسکے بعد نعلین مبارک گنبد کے قریب رکھے۔گنبد کے دروازے کی جالی خود بخود بند ہوگئی گیسودرازؒ کے خدّام غصّہ سے حضرتؑ کے جوتوں کو کنویں میں ڈال دیا۔میراںؑ گنبد کے اندر گئے دوتین گھنٹوں کے بعد باہر آئے۔میراںؑ نے کچھ دیر توقف فرمانے بعد دوسرے جوتے پہنکر باہر آئے۔میراںؑ نے ساتھیوں سے فرمایا کہ جوتے کنویں میں ڈال دئے گئے اب سید محمدؒ نے دولت جا کر جوتے لاکر بندے کے سامنے رکھ دئے اور بندہ کو پہنائے۔اصحاب نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب تھا آپؑ نے فرمایا کہ روحِ سید محمدؒ نے سعی بلیغ فرمائی کہ میرے جوتوں کی گرد انکی قبر پر پڑھ جائے تاکہ انہوں نے مہدیت کا جو دعویٰ فرمایا تھا اسکی خجالت دور ہوجائے۔اوراسی وجہ سے انکی آرزو کو قبول فرمایا۔تین مرتبہ جوتوں سمیت انکی قبر پر آمدورفت کیا حضرت میراںؑ نے فرمایا سید محمدؒ کی ذات میں رسول اللہ ﷺ کی بو پائی جاتی ہے۔گنبد سے باہر آکر گیسودرازؒ کے نبیرہ کی قبر دیکھی جن کا نام شاہ ملکتو تھا جو حضرت مخدوم کے زمانے میں زنِ فاحشہ کے گھر میں شراب خوری کی حالت میں مارے گئے تھے۔میراںؑ نے فرمایا کہ ہم کو حق تعالیٰ نے قوت دی ہے کہ ہم انکو زندہ کرے لیکن شریعت میں رخنہ پڑجائیگا۔انکے حق میں دعا کی اور نجات کی بشارت دی۔اسکے بعد فرمایا کہ اللہ کیسا قادر ہے کہ اس نزدیکی کے باوجود میاں ملکتو پر عذاب ہورہاہے اور سید محمدؒ کو اسکی خبر نہیں ہے۔ایک سائل نے سوال کیا کہ میرانجیؑ! محی الدین ابن عربیؒ نے فرمایا کہ حق محسوس اور خلق موہوم۔اس بنا پر سید محمد حسینی گیسودرازؒ نے انکے جواب میں فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ حق موہوم ہے اور خلق محسوس ہے۔نیز فرمایا کہ اگر ابن عربیؒ میرے زمانے میں ہوتے انسے ملاقات ہوتی تو میں انکوازسرِنو کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتا۔یہ مذاکرہ کیسا ہے؟امام الوالالبابؑ نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں سید محمدؒ ابن عربیؒ کے پاس شیر

خوار بچہ کے مانند ہیں۔

ولایت پناہؑ گلبرگہ سے شہر بدیا پور میں ولی کامل شاہ ہمزہ کے روضہ میں فروکش رہے۔(ش) وہاں سے شہر بیجا پور آ کر ایک کنگرہ کی مسجد میں قیام پذیر رہے۔ وہاں روضہ ءسعادت آ کر فرمایا کہ یہ زمین سخت ہے پھر قصبہ ءرائے باغ پہنچے اور جامع مسجد میں قیام فرمایا۔وہاں سے بندر ڈابول تشریف لے گئے وہاں دیکھا حج کے ارادے سے جانے لوگ جہاز میں جگہ حاصل کرنے کیلئے جلدی کررہے ہیں تو آپ نے یہ دو بیت پڑھے اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید + معشوق ہمیں جاست بیائید بیائید

آنکہ طلب گار خدائید خدائید + حاجت بطلب نیست شمائید شمائید

(د س) اس کے بعد آنصاحب بندہ نوازؑ جہاز میں بیٹھے اور حکمِ خدا واِنَّ خیر الزادِ التقویٰ تقویٰ وتوکلِ تام کے ساتھ روانہ ہوئے۔صحیح تر روایت کے مطابق جب حضرت مہدی موعود خلیفۃ اللہؑ جہاز پر سوار ہوئے تو آپ کے ساتھ تین سو ساٹھ آدمی تھے۔(ش) چند منزلوں کے بعد طوفان کے آثار سے اصحاب پریشان ہوئے۔میاں سید سلام اللہؓ نے بڑے اصطراب کے ساتھ عرض کیا کہ جہاز کے غرض ہونے میں اب کچھ باقی نہ رہا.اس پر میراںؑ نے فرمایا بندہ کیا کریں۔بندہ نے کب کہا تھا کہ بندہ کا حکم خدا کے حکم پر جاری ہے.میاں مذکورؓ نے عرض کیا کہ میرانجیؑ فرمایئے کہ کیا آپ ہاتھ خدائے تعالٰی کے خزانوں کی کنجیاں نہیں ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا اگر چہ خدا نے اپنے خزانوں کی کنجیاں بندے کے حوالے کیں ہیں لیکن بندہ کی کیا طاقت کہ بغیر حکمِ خدا خزانوں کو کھولے۔اسکے بعد تبسم فرماتے ہوئے اٹھے اور دریا کے کنارے آ کر دستِ مبارک سے تمام دریا کو اشارہ فرمایا۔طوفان ساکن ہوگیا۔(ش) اور طوفان کا سبب یہ تھا کہ وہ مچھلی جس نے حضرت یونسؑ کو اپنے شکم میں رکھا تھا اسے اللہ نے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تجھے مہدی موعودؑ کو دکھاؤں گا۔پس وہ مچھلی آ کر اپنا وعدہ کرگئی۔(ش) اور اہلِ جہاز کو زادِ راہ کم ہوگیا تھا اس طوفان کی وجہ سے کئی روز کی مسافت ایک ہی دن میں طئے ہوگئی۔اسکے بعد جہاز سے اتر کر امامؑ نے جہاں احرام باندھا جاتا ہے وہاں آنحضرتﷺ کی اتباع میں احرام باندھا اور فرمایا اب کوئی حاجی کہے کہ غازی۔جب میراںؑ خدا کے حکم سے کعبۃ اللہ کے طواف کیلئے آئے تو آپ نے میاں شاہ نظامؓ نے پوچھا کچھ دیکھتے ہو عرض کیا ہاں میرانجیؑ کعبۃ اللہ میرانجیؑ کے اردگرد طواف کررہا ہے (اور کہہ رہا ہے)فلیعبد وا ربَّ ھٰذا البیت. (ش) پھر فرمایا تم پہلی مرتبہ بھی کعبۃ اللہ آئے تھے.کیا دیکھا تھا

(ح) کیا عرض آکے وین عالمِ غیب + کہ نین تہا گھر دیہنی تو گھیر من لاریب

دہریٖ گھر گھر دیہنی سون آج بستی + کہ روشن ہوئے وہی گھر کے علوء پستی

پوچھا تس گھر دیہنی بھی راز کا بول + کہ کعبہ کیا کتا تھے سو بول

(ظ) طواف حضرت کا کرتا ہے اقرار + فلیعبد وا ربّ ھٰذا البیت تکرار

(ظ) کھون مہدی کیرا اور ایک سمایا + کہ کیوں وحدت تی حق کثرت میں آیا

کہ ہے یو بہید خلقت سون جدا آپ + حقیقت مصطفیٰ کا سو خدا آپ

(ن) ایضاً تجلی پاک بیت اللہ نے پایا + سپروات گھر دیبنی گھر بیچ آیا

جب آپؑ طواف کعبۃ اللہ سے فارغ ہوئے تو امامؑ نے اللہ کے حکم سے خاص و عام لوگوں کے درمیان رکن و مقام کے بیچ دعویٰ مہدیت ان الفاظ میں فرمایا (ش) خانہ کعبہ کے ممبر پر سوار ہوکر اپنے ہاتھ سے کعبۃ اللہ کا آستانہ پکڑ کر فرمایا من اتبعنی فھوا مومن اس وقت بندگی میاں شاہ نظامؓ قاضی علاوءالدین نے آمنا وصدقنا کہہ کر بیعت کی (ش) اور ایک تیسرا شخص ایک اعرابی کبیر نام تھا' تصدیق کی۔ انکے پیچھے بعض دوسرے لوگوں نے بھی توجہ کی۔ بعض لوگوں نے کہا میرانجیؓ دوسرے لوگوں سے آپ نے کیوں بیعت نہیں لی۔ آپؑ نے فرمایا مجھے خدا تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اے سید محمدؑ دعویٰ کے ثبوت کیلئے دو گواہ کافی ہیں اس دعوت کی تاریخ نوسوایک سال ہے۔ اسکے بعد حضرت امامؑ بعض انبیاءؑ اور حضرت آدم وحوا کی زیارت سے فارغ ہونے کے بعد حضرت رسالت پناہﷺ کی زیارت کا قصد فرمایا۔ لیکن آنحضرتﷺ کے حکم اور اجازت کی بناء پر جدہ سے کشتی میں سوار ہوکر بندرگاہ موتی سے ہوتے ہوئے بندرگاہ کھنبایت پہنچے۔ اسکے بعد شہر احمد آباد میں تاج خان سالار کی مسجد میں قیام پذیر ہوئے۔ مدتِ قیام اٹھارہ ماہ تھی۔ یہ خبر جونپور پہنچی سلطان حسین شرقی نے اسی وقت میاں دلاورؓ کو آپؑ کے پاس روانہ کیا اسی حالت میں جب میاں دلاورؓ آپؑ کی خدمت میں پہنچے فرمان ہوا کہ آنکھوں کو نیچی رکھو۔ اسی وقت میاں دلاورؓ جذبہ سے ہوشیار ہوگئے ہمیشہ آپ بر حکم یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ دعوت فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے کہ آپؑ کی آمد پیغمبر کی آمد کے برابر تھی۔ بلکہ گریہء دوام اور فکرِ تمام اور دعوتِ عام جیسی کہ آنحضرتؐ کی دعوت فرائض سنن ذکرِ دوام اور فکرِ تمام کی ہوئی تھی اسی طرح ہوتی تھی۔ جب آپ کے اطراف جگہ نہ ہوتی تو لوگ مسجد کے صحن میں کھڑے ہوجاتے اور بعض صحنِ مسجد میں بھی گنجائش نہ ہوتی تو گھروں کی دیواروں درختوں پر کھڑے ہوکر بیان سنتے۔ آنحضرتؑ کا معجزہ یہ تھا کہ جو شخص آپؑ کے زانوں سے زانوں ملا کر بیٹھے اور جو شخص سب زیادہ تر بیٹھے لیکن بیان کی آواز سننے میں دونوں یکساں ہوتے اور تاثیر پسخوردہ سے مجذوبِ حق ہوجاتے۔ اور جس کسی پر آپؑ کے رونے کی وجہ تر داڑھی کا قطرہ پڑ جاتا تو وہ معاً بے ہوش و مدہوش ہوجاتا۔ اور جو کوئی آپؑ سے ملاقات کرتا وہ افعالِ مذمومہ سے توبہ کر لیتا اور اچھے اخلاق کی طرف رجوع کر لیتا۔ چنانچہ زانیاں زنا سے' خونیاں خون سے' چور چوری سے' بدکار بدی سے' فاسقاں فسق سے' اور عاصیاں عصیان سے تائب ہوجاتے۔ (ش) اسی وقت دنیا کا میلان انکے دلوں سے نکل جاتا اور ذکرِ ذاتِ حق قرار پالیتا۔ اسطرح کے سالہا سال میں جو چیز نہ ہوتی وہ ایک ساعت میں ہوجاتی یہ ایک

دو شخص کی بات نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو آپؑ سے ملتا خواہ وہ مرد ہو کہ عورت ُ امی ہو کہ عالم ُمملوک ہو کہ مالک ُ بالغ ہو کہ بچہ سب کی وہی حالت ہوتی اور آنخضرتؑ کا کمترین معجزہ یہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وان تعدوا نعمة اللہ لا تحصوھا یعنی اگر اللہ کی نعمتوں کو تم گنیو گے تو اس کو گن نہ سکو گے۔ میاں حاجی ُ شاہ عالم کے مریدوں میں سے تھے خدا کی بہت طلب رکھتے تھے دیدار کے شوق میں آئے اور دیدار سے مشرف ہوگئے اور کہا میں خدا کے دیدار کا بھوکا ہوں کسی جگہ مجھے مقصود حاصل نہ ہوا جب حضرتؑ نے انکو بہت طالبِ دیدار دیکھا تو فرمایا آ اور دیکھ۔ جیسے ہی یہ بات زبان سے نکلی قدمبوس ہوتے ہوئے کچھ اسطرح مجذوب ہوگئے کہ ہوش نہ رہا وہاں سے اٹھا کر حجرے کے اندر لے گئے حکم ہوا کہ میاں حاجی طلبِ کمال رکھتے تھے اپنے مقصود کو پالیا اور میاں حاجی گلفروش ہمیشہ عشقِ خدا کی وجہ مستی کی حالت میں باغ کے درختوں کو پانی نہیں دے سکتے تھے اور انکا چچا ان پر زبردستی کرتا تھا یہ طالبِ صادق تھے سن لیا کہ خدا کا گھر ہے۔ خانۂ خدا کا ارادہ کرلیا خواجہ خضرؑ نے ملاقات کر کے کہا اگر تم طالبِ صادق ہو تو احمد آباد کی مسجد کو جاؤ تاج پورہ میں تاج خان سالار کی مسجد ہے وہاں میراں سید محمد مہدی موعودؑ جیسی ہستی تم کو تمہارا مطلب دلائیگی۔ انہوں نے دو سہرے دو ہار ہدیۃً لیکر حضرتؑ کی خدمت میں گئے اور آپؑ کے دیدار سے مشرف ہوئے اسی وقت تجلی حق سے بے ہوش ہوگئے۔ میراںؑ نے اپنے ہاتھ سے اس ہدیہ سے ایک سہرا انکو باندھا اور ایک سہرا خود کو باندھ کر ذکرِ خفی کی تعلیم دی انکی ناک کو اپنی ناک سے قریب لاکر کلیمہ لا الہ الاّ اللہ کے ذریعے طالبِ صادق کو مطلوب تک پہنچادئے. اور اسی وقت بے پردہ ذوالجلال کے دیدار سے واصل کردیا. (ط) حضرتؑ کی ملاقات سے کعبة اللہ کا حج نصیب ہوگیا. اور حاجی کا لقب پالیا۔ کئی مرد سوداگر وغیرہ آپ کی خدمت میں آکر ترکِ دنیا کر کے مرید ہوگئے۔ اسی جگہ بندگی ملک برہان الدین از جماعتِ فضلاء و امام کے خلیفۂ ثالث تھے۔ امامِ ربانی سے آیت لن تنالوا البرّ حتیٰ تنفقوا کا بیان سنا۔ ایک بہتر گھوڑا اور عمدہ تلوار رکھتے تھے۔ آپؑ کے حضور پیش کر دیا اور کہا یہ دو چیزیں مجھے بہت زیادہ محبوب ہیں۔ حضرتؑ نے نہ قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ گھوڑا اور تلوار کس کیلئے ہیں۔ کہا جان کیلئے۔ فرمایا خدا تعالیٰ تمہاری جان مانگتا ہے نہ گھوڑا اور تلوار۔ اسی وقت ترکِ دنیا کر کے امامؑ کی صحبت اختیار کرلی۔ (ش) امامؑ نے بشارت دی کہ ملک برہان اپنی ذات خدا کو دی اور خدا کی ذات حاصل کرلی۔ (ت) میراںؑ نے فرمایا میراں سید محمودؓ و میراں سید خوندمیرؓ ہر دو ذاتی ہیں ان ہر دو ذاتی سے ایک صفاتی ملک مذکور ہیں (ش) ایک روز میاں ملک برہان الدینؓ اور بندگی میاں شاہ نظامؓ ہر دو صحابہؓ امامؑ کے درمیان کسی بات پر گفتگو ہوئی اور بحث ہوگئی اس بناء پر میاں شاہ نظامؓ نے کہا اے برہان الدینؓ ہوشیار ہوجاؤ کہ دریا میں قدم رکھے ہو۔ جواب میں ملک برہانؓ نے کہا "تم دریا جانتے ہو"۔ بندہ ایسے سات سات دریا پے لیتا ہے اور اوپر کا ہونٹ بھی تر نہیں ہوتا آخر میں یہ معاملہ حضرتؑ کے گوشِ مبارک تک پہنچا۔ آپؑ نے فرمایا ہاں میاں ملک برہانؓ نے جو فرمایا درست ہے۔

میاں نے جو کچھ کہا ایسا ہی ہے۔حضرتؑ کے وصال کے پانچ سال بعد میاں برہانؓ کا انتقال ہوا اور گجرات میں مدفون ہیں۔ذاتِ عالی صفات ملک گوہرؓ چہارم خلیفہء امام گجرات کے خاص لوگوں میں سے تھے جب آپ کو امامؑ کے ظہور کی خبر پہنچی تو آپ بہت خوش ہوئے۔ملاقات کی اور اسی وقت آپؑ کی تصدیق سے مشرف ہوئے۔ترکِ دنیا کر کے آنحضرتؑ کی صحبت اختیار کر لی (ش) جب فضلیتِ شیخ احمد کھٹوؒ کا ذکر ہوا تو آپؑ نے فرمایا پہلوانی کر کے اور دھنیگا مشتی کر کے ایمان لے گئے۔شاہ عالم کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ وہ عاشق اللہ ہیں۔روضہءشاہ عالم۔۔۔۔ھم عاشق اللہ ہیں اور ہم معشوق ہیں۔کچھ مدت بعد پروردگار کے حکم سے تاج خان سالار کی مسجد میں صحابہ کی جماعت کے سامنے فرمایا اللہ کا حکم ہوتا ہے کہ تو مہدی موعودؑ ہے۔مومنوں نے کہا آمنا وصدقنا۔اور منقاد ہوگئے۔واضح ہو کہ یہ دوسری بار اللہ کے حکم سے مہدیت کا دعویٰ ہوا ہے۔اسکے بعد آنحضرتؑ کی حیات سات سال کی ہوئی۔جس سے حدیث کے الفاظ **یعیش سبع سنین** (سات سال زندہ رہنگے) صحیح ہوئے۔چنانچہ انہی الفاظِ مبارک میں دعویٰ کی تاریخ نکلتی ہے۔**اِنّہ قال بامر اللہ عزاوجل انا مھدیٰ (الموعود)** یعنی ۹۰۳ھ دوسری صفت جو اخراج کے باب میں **فالذین اخرجوا من دیارھم:** کی آیت کے مطابق ہے جب علماء ومشائخین نے جو آنحضرتؑ کے حسد میں گرفتار تھے آنحضرتؑ کے ساتھ اس معاملہ میں مقاومت کی تاب نہیں رکھتے تھے اور دعویٰ مہدیت اور ثبوتِ رویت کے باب میں آنحضرتؑ کے مقابلہ میں کوئی جواب نہیں رکھتے تھے.آنحضرتؑ کے اخراج پر متفق ہوگئے۔سلطان محمود بیگڑہ اس شہر کا بادشاہ تھا۔علماء نے اسکے سامنے جا کر عرض کیا کہ یہ سید آئے ہوئے ہیں۔اور اکثر مردوں' عورتوں' اور لشکر کے سپاہیوں کو مرید کر رہے ہیں حقائق کا بیان کر رہے ہیں۔اس سے اس شہر پر بدی نازل ہوگئی بادشاہ نے پوچھا کہ کیا کرنا چاہیئے۔علماء نے کہا کہ انکو شہر سے باہر نکال دینا چاہیئے۔علماء اور مشائخین کے کہنے پر بادشاہ نے اپنے آدمیوں کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ آج ہی حضرتؑ کسی اور جگہ تشریف لیجائیں۔جب بادشاہ کے لوگوں نے یہ خبر حضرتؑ کو پہنچائی میراںؑ نے پوچھا کہ کیوں؟ بادشاہ کے لوگوں نے کہا کہ علماء اور مشائخین نے بادشاہ سے کہا ہے کہ یہ سید اس شہر میں حقائق بیان کرتے ہیں۔اور جس جگہ حقائق بیان ہوتے ہیں وہاں کے شہر اور اس مقام کے بادشاہ کو تکلیف پہنچتی ہے۔حکم ہوا کہ کیا حقائق ایسی چیز ہے۔وہ بے خبر لوگ حقائق کو کیا جانتے۔بندہ شریعت کو بیان کرتا ہے اگر حقائق کا بیان کروں تو تم جل جاؤ گے۔اسکے بعد میراںؑ نے خدا کے حکم سے وہاں سے روانہ ہو کر سولہ ساتیج پہنچے۔اسمقام پر آنحضرتؑ کے پسخوردہ کی تاثیر سے کھارے پانی کا کنواں میٹھا ہوگیا۔

قصہءتصدیق وملاقات حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ

حضرت شاہ نعمتؓ گجرات کے اکابرین سے قبیلہ بنیائی سے تھے۔بڑے سرکش' خونریز' اور راہ زن تھے۔آپکے

فتنے سے ہر ایک خوف زدہ تھا ایک روز حبشی کے بیٹے کو قتل کر دیا انکی فریاد پر بادشاہ نے اپنے لوگوں کو انکی گرفتاری کیلئے بھیجا ۔اس خبر کو سنکر میاں نعمتؓ ۲۵ سواروں کے ساتھ بھاگ نکلے۔ جب انکے کان میں نزدیک سے اذاں کی آواز پہنچی تو انکے ساتھیوں نے کہا کہ بادشاہ کے لوگ ہماری گرفتاری کے درپے ہیں۔ بہرحال بھاگنا چاہئے۔لیکن میاں نعمتؓ اسی وقت گھوڑے پر سے اتر پڑے اور نماز میں مشغول ہوگئے۔ بادشاہ کے لوگ جب پہنچے تو خدا نے حضرتؓ کا رنگ اور ہیت بدل دی تھی (وہ) نہیں پہچانے اور آگے بڑھ گئے۔میاں نعمتؓ نے قریہ کے لوگوں سے پوچھا کہ اس قریہ میں اذاں کس نے کہی۔انہوں نے کہا کہ متوکلوں کی ایک جماعت آئی ہوئی ہے۔جب میاں نعمتؓ نے میراںؑ سے ملاقات کی تو آپؑ نے بغیر نام پوچھے فرمایا۔آؤں میاں نعمت پر نعمت۔ میاں نعمت اسی وقت مرید ہوکر ترکِ دنیا کر کے طالبِ مولیٰ ہوگئے اپنی تمام ملک واملاک خدا کی راہ میں دے کر آنخضرتؑ کی صحبت اختیار کرلی اور ماضی کے اپنے تمام واقعات آنخضرتؑ کے سامنے پیش کیا۔اس بناء پر آنخضرتؑ نے فرمایا کہ اللہ کے حقوق کی نافرمانی کو خود اللہ معاف فرمائیگا لیکن مخلوق کے گناہ کو مخلوق سے ہی معاف کروانا چاہئے۔میاں نعمتؓ اسی وقت میراںؑ کے حکم سے اپنے مخالفوں کے پاس گئے سب سے پہلے اس حبشی کے پاس گئے جس کے بیٹے کو قتل کیا تھا۔تاکہ قصاص میں خود کو قتل کروائے جب اس حبشی نے آپ کو دیکھا تو جلتے دل اور روتی آنکھوں سے کہا ''تو وہ نعمتؓ نہیں ہے تجھ سے قصاص طلب کروں جب تو نے اپنی ذات کو خدا کے حوالے کر دیا ہے میں نے بھی اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے خون معاف کر دیا ہے''۔وہاں سے ہر ایک دعوی دار کے پاس پہنچ کر اپنے آپ کو پیش کیا اور اللہ نے ہر کی زبان سے معافی کے الفاظ کہلوائے۔اسکے بعد میاں نعمتؓ آنخضرتؑ کی خدمت میں آکر صحبت اختیار کی اور مبشیر ہوئے۔(ش) جب حضرت میراںؑ احمد آباد اور پیراں پٹن کے درمیان واقع موضع سودہ پہنچے تو وہاں ایک مخدوم زادہ کا بیٹا آپ کی کشش سے آپ کے پیچھے پیچھے ہوگیا۔اس بیٹے کی ماں نے اپنے شوہر سے کہا کہ جلدی جاؤں اور سید محمدؑ کے پاس سے بیٹے کو لاؤ۔ورنہ ہم نہیں رہینگے باپ غصہ میں بھرا ہوا گھر سے باہر نکل کر کہا کہ سید محمدؑ سے کہوں گا کہ تم لوگوں کے بچوں کو میٹھی باتیں کہ کر ساتھ لیجاتے ہوتا کہ فروخت کرسکیں۔اور اسکے بعد یہ کہتے ہیں کہ امامؑ لوگوں کو توحید کے بیان سے اللہ کی طرف بلاتے ہیں جب اس نے مہدیؑ کا چہرہ دیکھا تو وہ تمام حکایت جو سوچا تھا بھول کر پوری توجہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔حضرت مہدیؑ نے سوار ہوکر سب کو رخصت کر دیا مذکور لڑکے نے باپ سے بھاگ کر امامؑ کے سامنے آگیا باپ جس طرف آیا بیٹا وہاں سے بھاگ جاتا باپ نے کہا کیوں بھاگتا ہے۔ان مبارک قدموں سے میں بھی جدا نہیں ہوتا۔اسکے بعد دنیا ترک کر کے آپ کی صحبت اختیار کی اور اپنی بیوی کو کہلا بھیجا کہ ان مبارک قدموں سے ہرگز جدا نہیں ہونگا اگر ہماری ضرورت ہو تو آؤ ورنہ تمہارا اختیار تمہارے ہاتھ میں ہے۔(ش) شہر نہر والہ عشق حوالہ یعنی پیراں پٹن میں حضرت امامؑ خان سرور کے حوض کے کنارے قیام پذیر تھے شاہ رکن الدین

مجذوب جو ہمیشہ برہنہ رہتے تھے کشفِ باطنی سے اس شہر میں حضرتؑ کے آنے سے پیشتر ہی معلوم کرتے ہوئے عمامہ طلب کر کے اپنے ستر کو چھپا کر فرمایا کرتے تھے مردِ دین وائے قعلہ دین خوش آمدی وصفا آوردی۔حضرت شاہ رکن الدین فرماتے تھے اولورے جھول اور شریعت کا دھنی اور شریعت کا رکھوالہ آ گیا۔حضرت امامؑ نے گوشۂ چشم سے دیکھا لیکن کچھ نہ کہا جب رخصت کیا تو انہوں نے اپنے خادموں کے ذریعہ چند نان اور کیلے بھجوائے۔حضرت امامؑ نے فرمایا تقسیم کردو۔ہر کو ایک نان اور دو موز ہر ایک کے حصے میں آئے نہ کم نہ زیادہ حضرت امامؑ نے فرمایا کہ لوحِ محفوظ میں دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔شہر کے علماء نے شاہ رکن الدین کے پاس جا کر مہدی کی مہدیت کے بارے میں بشارت طلب کی آپ نے فرمایا۔۔۔کہ سب اوندری مل ہار گوندھی پن پیتل نے کلی کہال' علماءِ شہر ناکام ہو کر واپس پلٹ گئے۔

نقل ہیکہ ملاں بڑے ایک مردِ عالم وفاضل تھے۔انکے دروازے پر ایک جوگی رہتا تھا۔اسنے جمعرات کے دن طلوعِ آفتاب کے وقت بلند آواز سے نعرہ مارا کہ مہدی موعودؑ پیدا ہو گئے مہدیؑ پیدا ہو گئے۔جب وہ آواز خان مذکور کے کانوں تک پہنچی تو انہوں نے وہ دن۔تاریخ اور سنہ لکھ کر کتب خانہ میں رکھدیا تھا۔اور یقین کرلیا کہ مہدیِ موعودؑ خاتمِ ولایت اس دنیا میں پیدا ہو گئے ہیں۔جب حضرت میراںؑ اس شہر میں تشریف لائے اس وقت ملاں کے دو بیٹے حاضر تھے ایک کا نام میاں یوسف تھا جو اس شہر کے نامور عالم تھے۔آنحضرتؑ کے آنے پر اس نوشتہ سے تاریخ ملا کر یقین کرلیا کہ یہی ذات مہدی موعودؑ ہے۔حضرت کی خدمت میں آئے لوگوں سے منقطع ہو کر حضرتؑ کی تصدیق وتلقین سے مشرف ہو کر صحبت وہجرت اختیار کی اور تھوڑی ہی مدت میں وصال پا گئے۔دوسرے لڑکے میاں تاج محمد حضرتؑ کی خدمت میں آ کر تلقین وتصدیق پا کر آپؑ کے ساتھ ہو گئے. ملاں معین الدین نے میراںؑ کو دعوت کہلوائی تھی آپؑ نے قبول نہیں کیا اور فرمایا ''پہلے حق کو قبول کرو اور اسکے تابع ہو جاؤ''۔(ش) جب حضرت مہدیؑ پیراں پٹن میں خان سرور کے حوض کے کنارے قدم رنجہ فرمائے تھے تو اسوقت اس شہر کے بارے میں فرمایا ''اس جگہ ایمان کی بو آتی ہے. بشارت دوم فرمایا عشق جیونپور سے اٹھا اور گجرات نے اسے لے لیا. بشارت سوم فرمایا کہ ملکِ گجرات کانِ عشق ہے. بشارت چہارم تمام ممالک میں گجرات کی مثال انگشتر میں نگینہ جیسی ہے. بشارت پنجم یہ گجراتیاں مجھے تنگ کر رہے ہیں''۔ہر چند کہ اللہ کی طرف سے دیا جاتا ہے مگر یہ بس نہیں کرتے۔جان لو کہ جسطرح محمد رسول اللہ والذین معه کی آیت میں عموماً سب صحابہ مراد ہیں لیکن مخصوص صدیق اکبرؓ ہیں اسی طرح یہاں گجراتیوں سے تمام صحابہ کی تعمیم ہے لیکن تخصیص حضرت بندگی میاںؓ کی ہے۔جو موصوف بصفاتِ امام الکائیناتؑ ہیں اور بندگی میاںؓ کے اجداد ساداتِ عظام زماں اور افضالِ کرامِ جہاں تھے۔بندگی میاںؓ کی کرسی' میراںؑ کی دسویں کرسی پر سید اسمٰعیل کے پاس ایک ہو جاتی ہے۔میراںؑ اور بندگی میاںؓ کے اجداد سمرقند اور بخارا سے ہندوستان کی طرف آئے تھے۔مہدیؑ کے اجداد شہر جونپور میں اور بندگی میاںؓ کے

اجداد شہر باڑی بیانہ' پٹن میں مقیم ہوئے تھے اور انکا سلسلہ حضرت مہدیؑ کی بعثت سے پہلے قادریہ تھا بندگی میاںؓ کے والد میاں سید موسیٰؒ منصب داری اور وزارت پر فائز تھے۔قلعہ چرارہ کے نیچے شہید ہو گئے۔ بندگیمیاںؓ کے دادا کا نام بھی سید خوندمیر تھا۔ بندگی میاںؓ کے ایک اور چھوٹے بھائی تھے جن کا نام میاں سید عطن تھا۔انکی ظاہری پرورش ملک نصیر الدین مبازرالملک کے ذمہ تھی جو انکے ماں کے چچا تھے اور ملک مذکور ابو بکر صدیقؓ کی اولاد سے صاحبِ منصب تھے۔اور پیراں پٹن انکا۔۔۔تھا اور انکے تمام برادرزادے بڑے بڑے امراء تھے جب ملک نصیر الدین نے میاں سید عطن کو انکے والد کی وزارت جو پانچ سو سواروں کی تھی اور بندگی میاں سید خوندمیرؒ کو اپنا منصب جو دو ہزار گھوڑوں کا تھا دلا کر چاپا نیر سے پٹن پہنچے تو بندگی میاںؓ نے برعاداتِ قدیم انسے ملاقات نہیں کی۔جب ملک خدا بخشؓ اور ملک بخنؒ نے آپؓ سے وجہ دریافت کی تو آپؓ نے فرمایا کہ ''میرے بھائی کا چہرہ دیکھا ہوگا کہ میرا بھائی دنیا کا طالب ہو گیا ہے''۔ ہر دو ملک اس بات کو سنکر متعجب اور متحر ہو گئے کہ یہ کیا بات ہے' کیونکہ اس وقت حضرتؓ کی عمر بارہ برس کی تھی۔تمام دین داری اور ارکانِ اسلام اور ایمان۔۔تھے۔ابھی حضور مہدی موعود خاتمِ ولایت صاحبِ دعوتِ ترکِ دنیا کا ظہور نہیں ہوا تھا۔اور بندگی میاںؓ مہدی موعودؑ کا کلام فرمارہے تھے۔مبازرالملک نے ملک خدا بخش سے پوچھا کہ اس ذات کے معاملہ کو تم نے دیکھا ہے' تم کو کیسا نظر آتا ہے۔ملک خدا بخش نے جواب دیا میرے دل میں آتا ہیکہ یہ ذات کسی کے سامنے جھوک کر سلام کرنے والی نہیں ہے۔یا تو بڑا بادشاہ بنے گا یا بینہء آخرالزماں ہوگا۔چودہ سال کی عمر میں ہر ایک عالم مرد دیندارِ وقت کے پاس جاتے اور کہتے کہ ''کون ہے جو مجھے خدا دیکھائے۔ہمیشہ یہ حق کی طلب تھی۔پس زبانِ میاںؓ سے نوکری کے بارے میں قطعی جواب سن کر مبازرالملک نے دیگر بھانجوں سے مشورہ کرنے کے بعد سوچا کہ بندگی میاںؓ کو کسی جگہ مرید کروانا چاہئے تا کہ پیر کی بات سنکر نوکری قبول کر لینگے۔اس بناء پر بندگی میاںؓ کو شاہ مودود چشتی کے پاس لے گئے.انہوں نے کہا کہ اب لے جاؤ ملک بخن! اسلئے کہ باڑی والوں کا تمام خاندان شیخ احمدؒ کی طرف ہے.کل روزِ جمعہ ہے میں مبازر الملک سے پوچھ کر تربیت کرونگا۔وہاں سے واپس آکر رنجیدگی کے ساتھ بندگی میاںؓ نے کہا ''ہم کو ایسی جگہ کیوں لیگئے تھے کہ وہ کہتا ہیکہ کل ملک کو پوچھ کر تربیت کرتا ہے شاید قیامت کے دن بھی ملک کو پوچھ کر شفاعت کریگا۔پیر ایسا ہونا چاہئے کہ قیامت کے دن مرید کو عذاب کے فرشتے دوزخ میں کھنچیں تو پیر مرید کا ہاتھ پکڑ کر اللہ کے فضل سے ان فرشتوں کے ہاتھوں سے رہا کروائے اور یہ کہے کہ یہ ہماری آن سے ہے''.چھوڑو میں ان کا مرید نہیں ہوتا.اسکے بعد بندگی میاںؓ کو شیخ ماہ الملقب بہ شیخ الاسلام کے پاس تلقین کی غرض سے لے گئے۔انہوں نے میاںؓ کو دیکھ کر کہا کہ ''میاںؓ اب خوب جوان ہو گئے ہیں''.اب میں بادشاہ کے پاس جاؤں گا تو انکے والد کا منصب انکو دلا دونگا.میاںؓ یہ سخن سنکر دلگیر ہوئے اور بغیر وداع کہے وہاں سے چلے گئے۔ملک بخنؒ نے میاںؓ سے رنجیدگی کا سبب پوچھا تو میاںؓ نے کہا کہ ''ہم تو وہاں خدا کی

طلب اور اسکے دیدار کے لئے گئے تھے وہاں تو مقصودِ خدا اور اسکی طلب ہی نہیں تھی اٹھ کر چلا آیا''۔ اسیطرح شیخ احمد کھٹو کے مزار پر بھی مرید نہ ہونے کی روایت مشہور ہے طوالت کے خوف سے مختصر بیان کیا گیا ہے۔ اسوقت بندگی میاںؓ اٹھارہ سال کے ہو چکے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ راجے فتح 'ملک بخن کی بیوی کا انتقال ہو گیا تھا۔ ملک مذکور بہت رنجیدہ کوئ ہوکر اپنی بیوی کی قبر بنانے کے کام میں مشغول تھے کہ شاہ رکن الدین کے خادموں نے امامؑ کی مہمان داری کی کیفیت اور امامؑ کی تشریف آوری کی کیفیت جو کچھ تھی بیان کی. ملک بخنؓ کا اصل نام ملک برخوردار تھا لیکن شہر میں کسی کو یہ نام معلوم نہیں تھا ۔ملک مذکور بھیلی میں سوار ہوکر مقام مذکور پر آئے۔ ایک جماعت کو امامؑ کے ساتھ دیکھ کر پوچھنے کی غرض سے سواری سے اتر آئے۔ جب ملک بخنؓ سے امامؑ کی ملاقات ہوئی تو حضرتؑ نے فرمایا ''آیئے ملک برخوردار''. کلام اور بیانِ حق کے بعد ملک بہت خوش ہوئے' اسی وقت تربیت ہوگئے. اور دل میں خیال کیا کہ میاں سید خوندمیرؓ جس قسم کا پیر چاہتے ہیں یہ ذات ویسی ہی ہے۔ ملک نے مبہم طریقے پر بغیر نام لئے بندگی میاں کی صلاحیت کی تعریف کی. بناء بریں مہدیؑ نے فرمایا کہ ہاں اللہ نے بندے کو انہی کے واسطے یہاں لایا ہے۔ قصہ مختصر ملک مذکور گھر آ کر بندگی میاںؓ کو مبارکباد دی اور کہا کہ جیسا پیر کامل و مکمل تم چاہتے ہو ایسا ہی پیر خان سرور کے حوض کے کنارے ٹھہرا ہوا ہے' لیکن پردیسی (غیر ملکی) ہے ۔بندگی میاںؓ نے اسوقت عنادل اور لہوے کی جنگ دیکھ رہے تھے ایک بلبل تریاقی تھا حاملِ بارِ امانت کو جوشِ باطنی نے مشتاق کر دیا اور انوارِ الٰہی کی طرف کھینچ لیا. تماشائے مذکور کو چھوڑا اور ابھی ملک بخن کا کلام پورا نہیں ہوا تھا کہ بدرِ منیر روانہ ہوگئے اور کہا '' ہے ہے ماموں نہ خدا کو دیس ہے نہ بندگانِ خدا کو''۔ اسی بہلی میں سوار ہوکر میاںؓ اور ملک دونوں منزل کی طرف چل پڑے۔ بعد میں منزل کے قریب پہنچ کر سواری پر سے اترے۔ نقل ہیکہ حضرت میراںؑ کو حق تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہو چکا تھا کہ اے سید محمدؑ ہمارا بندہ تیرے نزدیک آرہا ہے اپنے خیمہ سے باہر آ اور چند قدم استقبال کر ۔حضرت میراںؑ خیمہ سے باہر آئے۔

جب چار نظریں ایک ہوئیں تو مہدیؑ نے فرمایا آیئے برادرم سید خوندمیر. اس ایک نظر میں ظہورِ حق تعالیٰ کا کامل معائنہ ہوگیا۔ بندگی میاںؓ بیخود ہو گئے

مقابل آئے جب مہدیؑ پر یہ کہا۔ نظر کرتے خدا بن کچھ نہ دیکھا۔ حضرتؑ فوراً تیز قدموں سے حضرت بندگی میاںؓ کے نزدیک گئے اور فرمایا اے میرے بھائی سید خوندمیرؓ یہ بیہوشی کی روش ہمارے خاندان کی نہیں ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ اور بندگی میاںؓ کا سرِ مبارک اپنے مقدس زانوں پر اٹھا کر رکھ کر ذکرِ خفی کی تلقین اپنی ناک کو میاں کے سامنے لے جا کر کی ۔پان کا پسخوردہ اپنے منھ سے نکال کر میاںؓ کے منھ میں ڈالا بقول اصّح میراںؑ نے اپنا لعابِ دہن بندگی میاںؓ کے منھ میں ڈالا اور میاںؓ کے مونڈھے پر ہاتھ مار کر فرمایا'' واصلانِ خدا بصحو مانند مستانِ حق حضوری مستان باشند۔ شریعت کے کام

میں ہشیار کر کے فرمایا جو کچھ معاملہ ہوا کہو بندگی میاںؓ نے کہا پھوٹ جائیں آنکھیں جو مہدیؑ کو دیکھی ہوں میں نے اپنے خدا کو دیکھا۔

مہدیؑ نے فرمایا ہاں جو خدا ہوتا ہے وہ خدا کو دیکھتا ہے۔ تاریخ سلیمانی میں ہے کہ سالک کے لئے تین مقامات ہیں۔ فنافی الشیخ ' فنافی الرسول ' فنافی اللہ۔ بندگی میاںؓ کو ایک نظر میں ہی یہ تینوں مقامات حاصل ہو گئے۔اسکے بعد حق تعالیٰ نے دستِ قدرت سے میاںؓ کا سرِ مبارک لے لیا۔اور میرانجیؑ نے اپنے مبارک ہاتھ سے بندگی میاںؓ کا ہاتھ پکڑ کر جائے نماز پر کھڑا کیا۔(ر) بعض روایتوں میں ہے کہ نمازِ عصر سے پہلے صف پر بیٹھے ہوئے تھے کہ مظہرِ حق ہو گئے۔نماز میں بندگی میاںؓ کا معاملہ ہوا کہ چار فرشتے اللہ کی جانب سے آئے اور آپ کے سرِ مبارک پر آرہ رکھ کر آپکے وجودِ مبارک سے دو ٹکڑے کر دئے۔اور سیدھے طرف کے ٹکڑے ایک خوبصورت نورانی صورت بنائی اور بائیں جانب سے کہ صورتِ بشر تھی بندگی میاںؓ کے سامنے کھڑا کر کے خدا کا حکم ہوا کہ اے سید خوندمیرؓ دیکھو تمہاری ذات سے کسطرح کثافتِ بشری کو ہم نے دور کر دیا۔ یہ ہمارا تم پر احسان ہے پس اس احسان کی شکر گذاری کے طور پر ہمارے دربار میں کیا تحفہ لائے ہو ۔بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ اے بارِ خدا نہ بیوی رکھتا ہوں نہ بچے کہ تیرے دربار میں قربان کرو۔مگر گجرات میں ایک مسلہ کہتے ہیں کہ سر کے اوپر کچھ نہیں۔وہ بھی عشرتن ہے جو تجھ پر سے قربان ہے۔حکم ہوا کہ اے سید خوندمیرؓ ہم تیرا وہی سر چاہتے ہیں جو کوئی ہماری ذات چاہتا ہے اس کو سر سے گذرنا پڑتا ہے۔اگر تو ہماری ذات چاہتا ہے تو اپنا سر دے۔بندگی میاںؓ نے کہا اے خدا ایک سر کی کیا قیمت ہے اگر سو سر ہوں تو وہ بھی تجھ پر سے قربان۔پس جان اے مصدق کہ جو شہداء بندگی میاںؓ کے ساتھ اللہ کے راستے میں محض اللہ کیلئے اپنا سر دئے ہیں انکی تعداد برابر سو ہے۔نقل ہے اپنے چچا سے کہ جن کا نام میاں سید سلام اللہ ہے۔نقل ہیکہ بندگی میراں سید یعقوبؒ کے فرزنداں میاں سید یوسفؒ اور میاں سید خوندمیرؒ نے فرمایا بندگی میاںؓ کی زبان سے جو کلام نکلا وہ بیکار نہیں ہوا جیسا کہ نبیؑ اور مہدیؑ کا کلام جیسے قصہء سخن بندگی میاںؓ ' میراںؑ کی ملاقات کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے کلام کے جواب میں کہ ایک سر کی کیا حقیقت ہے اگر سو سر ہو تو وہ بھی تیرے قربان بالکل سو سر بندگی میاںؓ کے ساتھ شہید ہوئے۔دوم دو مرتبہ شہیدوں کی گنتی کے بارے کا قصہ ایک بار جالور میں اور دوسری بار کھانبیل میں جن لوگوں کو گنا تھا وہی شہید ہوئے تیسرا قصہ دو سردار بنانا اور کبڈی کھلانے میں دو جماعت کرنا حیات پانے والوں کو میاں سید شہاب الدینؒ کے حوالے کرنا اور شہیدوں کو میاں سید جلالؒ کے ساتھ کرنا جیسا بندگی میاںؓ نے فرمایا ویسا ہی ہوا۔(ش) حق تعالیٰ نے اپنی قبضہء قدرت بندگی میاںؓ کا سر قبول کر لیا۔پس بندگی میاںؓ نے تین وقت کی نماز بغیر سر کے ادا کی یعنی عصر ' مغرب اور عشاء۔اس کے بعد حکم ہوا اے سید خوندمیرؓ یہ سر امانت ہے۔جس وقت میں طلب کرونگا بے عذر اسی وقت ادا کرنا ہوگا۔اسکے بعد وہی سر میاں کے مبارک جسم پر اللہ نے رکھ دیا۔(ش) بندگی میا

لؓ نے التماس کی کہ اے بارِ خدا کیوں سر واپس ہوا اور کس لئے قبول نہیں کیا۔حکم ہوا یہ سر ہماری امانت کے طور پر تجھ پر رکھا ہوں جس وقت میں چاہوں گا میرا سر مجھے دے پھر حکم ہوا اے سید خوندمیرؓ جو چاہتا ہے مجھ سے چاہ میں دے دوں گا. اسطرح کا حکم تین مرتبہ ہوا تینوں مرتبہ بندگی میاںؓ یہی جواب دیا اے خدا میں تجھ سے تیری ذات چاہتا ہوں.دیگر کچھ نہیں چاہتا۔(ش) اسی روز بعدِ نمازِ عشاء میراںؑ کے گرداگرد مہاجرین رضوان اللہ اجمعین عادتِ شریف کے مطابق حلقہ باندھ کر بیٹھے ہوئے تھے۔میراںؑ نے تمام التفات وکرم سے بندگی میاںؓ سے فرمایا کہ اے سید خوندمیر تمہارا جو معاملہ ہوا بیان کرو۔میاںؓ نے عرض کیا کہ خوندکار پر سب روشن ہے .امامؑ نے فرمایا تم اپنی زبان سے کہو تا کہ اجماع گواہ ہوجائے۔پس میاںؓ نے تمام ماجرائے مذکور بیان فرمایا۔میراںؑ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا۔اے مہاجرین جیسا کہ بندے کو حکم ہوا تھا اے سید محمدؑ ہم نے تجھے مہدی موعود گردانا ہے.دعویٰ کر اور مخلوق سے مت ڈر آگاہ ہوجاؤ کہ فیصلہ جاری ہو چکا اگر تو صبر کریگا تو اجر پائیگا اور اگر تو جزع کریگا تو مہجور ہوجائیگا.اسی طرح تم پر بھی ہوگا القضےٰ سے لیکر مہجور تک بیان فرمایا ۔(س۔ش۔ف) آنحضرتؑ نے فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ کُل استعداد کے ساتھ آئے ہیں. چراغدان' بتی 'اور روغن بس ایک کام جلنے کا باقی تھا۔چراغ ولایت محمدی سے روشن ہوگیا۔پھر فرمایا حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ' سید خوندمیرؓ کے حق میں اس آیت کو بیان کر کہ یہ آیاتِ کلام اللہ اس مرد کے حق میں ہیں۔پس آپؑ نے آیات اللہ نـــور السّمٰوات کا بیان آخری رکوع تک فرمایا اور فرمایا یہ خاص تمہاری ذات ہے۔بشارات میں اس کو لکھا گیا ہے.اسوقت بندگی میاںؓ کی عمر اٹھارہ سال کی تھی کہ تمام بہرۂ ولایت اور ذات کی چوتھی صفت آپ نے پہلی ملاقات میں پالی۔اسکے بعد بندگی میاںؓ نے امامؑ کی خدمت میں رہنے کا ارادہ کیا.اس بناء پر آنحضرتؑ نے فرمایا اب جاؤ تم ہر حال میں بندے کے نزدیک ہو تم کو اللہ تعالیٰ اپنے مقصود کیلئے لایا ہے اور خود دین کو روشن کریگا۔ملک برخوردار بحسب حکمِ امامؑ بندگی میاںؓ کو گھر لائے.لیکن انکو اس دنیا کا کوئی شعور نہیں تھا۔جب عادت کے مطابق کھانا پینا نہیں ہوتا تھا اور کسی سے بات نہیں کرتے تھے اسی جذبہ کے عالم میں بیہوش و مدہوش رہتے۔جب ہوشیار ہوتے میراںؑ کی خدمت میں جاتے پھر گھر کو لایا کرتے تھے۔حضرت میراںؑ نے باڑی والوں کے حق میں امرت بیل فرمایا تھا.یعنی آبِ حیات اس سے مراد اولاد اور باڑی والوں کی خصوصیت یہ تھی کوئی قبیلہ انکی طرح جواد اور بزرگ اور حق کا مطیع نہیں تھا۔ملک یعقوب کو سات بیٹے تھے ۔ایک ملک مودود' دوسرے ملک احمد' تیسرے ملک محمد' چوتھے ملک نصیر الدین' پانچویں ملک یوسف' چھٹے ملک عیسیٰ 'ساتھویں ملک وزیر الدین.ملک نصیر الدین کو مبازر الملک کا خطاب تھا۔اور منصبِ وزارت دو ہزار سوار کا تھا شہر نہروالا انکی تنخواہ میں تھا۔جب انکو میراںؑ کی خبر پہنچی کہ ذاتِ کامل ولی مثل حضرت علیؓ آئی ہوئی ہے اور بندگی میاںؓ انکے مرید ہوگئے ہیں۔انہوں نے آپؑ کی خدمت میں جانے کا ارادہ کیا۔اس وجہ سے کہ ملک مذکور بندگی میاںؓ کے محبّ اور عاشق

تھےاوروہ کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر میاںؒ بینہ کا دعویٰ کریں تو ہم اس کی تصدیق کرینگے. جب یہ معاملہ سنا تو بہت دلگیر ہوئے ۔اور یہ اندیشہ کیا کہ شاید میراںؑ کے ہمراہ چلے جائینگے اور خود آنحضرت امام الکائیناتؑ کی ملاقات کر کے چلے جاتے تھے۔اسکے بعد چونکہ ملک برخوردار خدمتِ امام الابرارؑ میں مشرف ہوگئے تو آنحضرتؑ نے اپنی زبانِ گوہر نثار سے پوچھا کہ جب ملک مبازر الملک یہاں سے واپس ہوئے تو کیا کہا ملک بخنؒ نے کہا کہ جب ملک گھر آئے تو کہا سبحان اللہ روئے میرانجیؑ پر کیا شجاعت ہے۔یہ سنکر میراںؑ نے فرمایا ہاں جی ملک بھی اسی طرح مردِ شجاع اور دلیر ہیں ۔بندۂ خدا اسی طرح آئینہ ہے. جو بھی آتا ہے وہ اپنی صورت دیکھتا ہے۔کہتے ہیں کہ آخر عمر میں تصدیق روزی ہوئی تھی ۔اور بعض بالعکس کہتے ہیں۔پس جان اے مصدق میں کہتا ہوں اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے اور ہمارا اعتقاد نجات کے باب میں امام اولی الالبابؑ کی تصدیق پر ہے. (ش) ملک مودود بن ملک یعقوب ایک دختر کہ انکا نام بوا تاج والدۂ بندگی میاںؒ اور ایک فرزند کہ انکا نام ملک خدا بخش صاحبِ کمال تھے جو آنحضرتؑ کی تشریف آوری سے پہلے وصال پا گئے تھے۔حضرتؑ نے انکے حق میں عاشق اللہ فرمایا تھا۔(ش) حضرت امیر الابرارؑ نے اپنی زبانِ در بار سے فرمایا کہ انکا چہرہ خوب ہے۔۔۔گوشت وروغن وآب سب ہموزن ہونا چاہئے۔۔۔۔۔۔

اس بناء پر ملک برخوردارؒ نے حضرت میراںؑ کے حضور عرض کیا کہ بندہ حضرت میراںؑ کی طلب میں آیا ہوا ہے ۔جیسا فرمایا گیا تھا اسی طرح ملک مذکور نے طعام ُگوشت اور نان پکا کر آنحضرتؑ کی خدمت میں رکھا۔آنحضرتؑ نے فرمایا کہ علماء باللہ کو درباب ِنہادِن عرس کیا ہی خوب مقصود تھا کہ اس کھانے سے جو میت کی روح کی نیت کرتے ہیں اگر بہت سے لوگوں میں سے اگر کوئی بندۂ خدا کھاتا ہے تو جب تک وہ بندۂ خدا کھانے میں مشغول رہتا ہے اگر وہ میت معذب ہوتا ہے ُخدا تعالیٰ اس شخص سے عذاب دور کردیتا ہے۔اس بناء پر ملک مذکور نے عرض کیا کہ میرے والد کی قسمت کہ انکا عرس ہے اور میراںؑ اسکا کھانا کھارہے ہیں۔فرمایا کہ ہاں خدا کا فرمان ہورہا ہے کہ تمہارے والد ابدالآباد میں ہیں ۔نقل ہے کہ ملک برخوردار نے ترکِ دنیا کر کے امام الابرارؑ کی صحبت اختیار کی تھی ایک روز بوقت نوبت رات کے آخر میں ملک بخنؒ کے دل میں خطرہ آیا تھا کہ اے بخنؒ راحتِ نعمت اور دولتِ دنیا کو چھوڑ کر یہ کیا محنت و مشقت اور فقر و فاقہ اور ذلت اختیار کی ہے۔اچانک حضرت شاہنشاہؑ فرمانِ الٰہی سے وہاں حاضر ہوگئے اور فرمایا ملک برخوردار کیا افسوس کرتے ہو جو کچھ چھوڑ کر آئے ہو وہی یہاں موجود ہے جاؤ وہ اسی وقت وہاں سے روانہ ہوئے اور دنیا میں مشغول ہو گئے اسی وجہ سے ملک کا شمار صحابہ ءامامؑ میں نہیں ہے۔مگر مبشروں میں شامل ہیں ایک مدت کے بعد ایک شخص گجرات سے آیا تو بندگی میاںؒ نے احوالِ ملک پوچھا تو عرض کیا کہ وہ دنیا میں مشغول ہیں اس کے بعد حضرت میراںؑ نے انسے پوچھا کہ بھائی ملک برخوردار کے کیا احوال ہیں۔اس شخص کے جواب دینے سے پہلے بندگی میاںؒ نے عرض کیا کہ میرانجی ملک

برخوردار کفر تک پہنچ گئے ہیں۔حضرتؑ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیرؓ تم اپنی زبان سے یہ کہتے ہو کہ ملک برخوردار یہاں کھائے اور وہاں لے گئے اگر یہاں ہوتے تو دو اور چار کے درمیان ہوتے اب وہ منظورِ مہدی ہیں خدائے تعالیٰ ناچیز نہیں کریگا۔ آخرالامر وہ حضرت بندگی میاں سید نجیؓ بن صدیق ولایتؓ کے دور میں ترکِ دنیا کر کے مہدی موعود کی روش کو اپنایا۔حاصل الامر بندگی ملک الہدادؓ اور بندگی ملک حمادؓ بن ملک احمد بن ملک یعقوب باڑی وال پیراں پٹن میں ذاتِ پیمبرِ صفات سے ملاقات کی اور از روئے تحقیق تصدیق سے مشرف ہوئے یا ور بندگی ملک شرف الدین بن ملک محمد بن ملک یعقوب باڑی وال پیراں پٹن میں تصدیق کی اور تربیت ہوئے۔اور بندگی میاںؓ کے ساتھ شہید ہوئے اور ملک فخرالدین خطاب قتلو خان بن ملک محمد بن ملک یعقوب باڑی وال جو اسوقت بڑے وزیر تھے تصدیق مہدی کی تھی اور بندگی ملک الہدادؓ کی خلافت میں وفات پائے۔بندگی ملک کے حق فرمایا کہ تمام گجرات کو تر و بالا کرنے سے اللہ کا مقصود یہ تھا کہ ان دونوں مردوں کو بندے نزدیک لانا تھا اور انکی بی بی کا نام بوا گوہر بنتِ ملک نصیرالدین مبازر الملک تھا۔نقل ہیکہ گجرات کے خلل کا باعث دہلی کے بادشاہ ہمایون کا آنا تھا کہ معتقدِ میراں سید محمد مہدی موعودؑ تھا اس نے بندگی ملک الہدادؓ کے ساتھ ایک فرمان امن نامہ لکھ دیا تھا کہ جو شخص بھی میری نسل سے ہوگا وہ مہدی موعودؑ کی تصدیق کریگا اور اس گروہ کو اذیت اور ایذاء نہیں پہنچائیگا .آخر کار ہمایون بادشاہ کا وہ کاغذ حسینِ ولایتؓ کے عہد میں اکبر بادشاہ کے زمانہ میں طلب کیا گیا تھا جو گم ہوگیا۔ملک لطیف خطاب شرزہ خان بن ملک محمد بن ملک یعقوب باڑی وال مرید ہوگئے تھے اور حضرت بندگی میاں سید حمید بن بندگی میراں سید محمد مہدی موعودؑ کے ساتھ موضع بادل گوڑہ میں شہید ہوگئے اور ملک یعقوب کے جو بندگان کہ باقی تھے اور امامؑ سے تربیت نہیں ہوئے تھے وہ اس زمانے میں تصدیقِ مہدیؑ کر کے مقبول ہوئے .بندگی ملک معروف صحابی کبیر بھی باڑیوال ساکن پٹن تھے اور دخلی اصحابِ اثناء عشر مبشر اور بندگی میاںؓ کے خالہ کے بیٹے تھے .آپ نے بھی پٹن میں تصدیق کر کے دنیا ترک کر کے ہمیشہ امامؑ کی صحبت میں رہے .نیز بندگی میاں سید خانجی از اولاد مخدوم سید محمد گیسو درازؒ جو فضلاء گجرات سے تھے ساکنِ پٹن تھے .اسی زمانے میں تصدیقِ مہدیؑ سے مشرف ہوئے۔بندگی میاںؓ نے انکو برادرِ حقیقی فرمایا اور آپ بھی حضرتؓ کے ساتھ شہید ہوگئے۔پیراں پٹن شہر میں دروازے پر ایک مجذوب میاں یوسف سہیتؓ ایک مدت سے ٹھہرے ہوئے تھے۔اچانک وقتِ چاشت آواز آئی کہ مہدی موعودؑ پیدا ہوگئے۔جب یہ خبر میاں یوسف سہیت کو پہنچی تو آپ نے ایک کاغذ پر سنہ' تاریخ' روز اور ساعت لکھدی۔قصہ مختصر جب حضرت میراں مہدی موعودؑ پٹن میں تشریف فرما ہوئے .میاں یوسفؓ نے ملاقات کر کے بیان قرآن سنا اور سوچا کہ یہ بیان سوائے مہدی کے کوئی نہیں کرسکتا۔اور وہ رقعہ جو میں نے لکھا تھا نہیں پارہا ہوں گھر آ کر تمام کتابوں کی ورق گردانی کی نہیں پایا۔دوسری بار امامؑ کے پاس بیان کی محبت میں گئے رقعہ کے بارے میں متفکر تھے .امامؑ نے فرمایا میاں یوسفؓ

کیا فکر کرتے ہو۔آپ نے رقعہ کا قصہ بیان کیا۔فرمایا کہ کتب خانہ کے فلاں طرف فلاں طاق ہے اس طاق میں چند کتابیں ہیں چند کتابوں کے نیچے فلاں کتاب ہے اس کتاب کے چند اوراق پلٹو وہاں تمہارا رقعہ ہے۔مخبر صادقؐ کے حکم کے مطابق اسی حاشیہ پر پایا اور اسکو آنحضرتؑ کے حضور میں پیش کیا اور پوچھا کہ میرانجیؒ کی عمر کیا ہے۔آپؑ نے فرمایا میاں ابوبکرؓ سے پوچھو جو کہ آنحضرتؑ کے داماد تھے انہوں نے امامؑ کی عمر بیان کی مقابلہ کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ کچھ فرق نہیں ہے۔اسی تاریخ ٫روز ٫سنہ اور ساعت امامؑ کی پیدائش ہوئی تھی۔اسی وقت دل میں آپؑ کی تصدیق کر لی تھی (لیکن دل میں سوچا) کہ بیشک آپؑ کی پشت مبارک پر مہرِ ولایت مثل مہر نبوت ہوگی۔اس کو دیکھ کر تصدیق کرونگا۔چند دنوں کے بعد حضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ بندہ کی آرزو ہے کہ آپؑ اس کمینے کے گھر تشریف لائیں تا کہ مجھے شرف حاصل ہو۔حضرت امامؑ نے قبول فرما کر انکے گھر تشریف لے گئے۔میاں یوسفؓ نے کہا میرانجی پانی گرم ہے چاہتا ہوں کہ آپؑ کی خدمت کروں آنحضرتؑ نے قبول فرما کر غسل کی کرسی پر بیٹھ کر اپنے کپڑوں کو جسم سے الگ کیا۔میاں یوسفؓ گھوم کر پیچھے سے آکر آپؑ کی پشتِ مبارک پر مہرِ ولایت کا نقش از مثل خال نوشتہ دیکھکر مشرف ہوئے اور عرض کیا کہ حق ظاہر ہو گیا اور باطل دور ہو گیا۔حضور دعوئے مہدیت فرمائیں میں حجت دونگا۔میاں مذکور داخل اصحاب نہیں ہیں اور داخلِ مبشر ہیں۔ملک اعظم واکرام ملک برہان الدین نو کارِ خیر کئیے ہوئے شاہانہ لباس پہنکر شمس ولایت کے انوار پر پروانہ وار حاضر ہوئے۔تمام مال و منال کو چھوڑ دیا صفتِ انسانی سے گذر کر محل روحانی اور سر معانی میں متوجہ ہو گئے اور رازِ خفی میں دنیا سے دور ہو گئے۔انکو وقتِ سفر زحمتِ جسمانی اس حرارت کے سبب۔۔اور چپ کرنے لگے اس حالت میں حضرت میرانؑ کے یاروں نے کہا اے ملک سراسرار کشف و کشاف میں اتنی بلند پروازی کرتے ہو حالانکہ تھوڑی زحمت کی بھی طاقت نہیں رکھتے اور صبر نہیں کرتے۔اس حالت میں میرانؑ نے جواب دیا کہ انکے سامنے تمام بہشت حور و قصور آراستہ پیراستہ ہو کر آتے ہیں اور حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا کہ اے میاں برہان الدینؓ یہ سب تمہارے لئے ہے۔میاں برہان الدینؓ انکار کرتے ہیں اور منہ پھیر لیتے ہیں.اور یہ کہتے ہیں کہ اے بارِ خدایا مجھے اسکی حاجت نہیں ہے۔مگر میں تیرا دیدار چاہتا ہوں بعد میں حضرتؑ نے انکی نازداری سے واقف ہو کر انکے حق میں تعریف کے الفاظ کہے اور شادماں ہوئے جب وہ واصل حق ہوئے اسوقت بھی میرانؑ نے فرمایا بادشاہ آیا اور ایک بادشاہ گیا۔

اکثر صحابہ کرامؓ جیسے میاں عبدالمجیدؓ ٫میاں دلاورؓ ٫میاں لاڈ شاہؓ ٫میاں کمال شاہؓ ٫میاں یوسفؓ میاں ملک جی ٫سے پٹن میں اور بعضے کہتے ہیں جالور میں ملاقات کی اور پٹن میں جن جن بزرگ وزیروں اور کامل امیروں نے امامؑ کی تصدیق کی اگر ان تمام کے نام لکھے جائیں تو ایک طویل کتاب ہو جائے گی اس لئے کہ گجرات آنحضرتؑ کی بشارت کے مطابق کانِ عشق و ایمان ہے۔ملک مبازرالملک ٫میاں سید خوندمیرؓ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے جب مذکور کو یقین

ہوگیا کہ بندگی میاںؓ ۔میراںؑ کے ساتھ مبادا چلے جائینگے اور انکو اندیشہ تھا کہ اس ملک کے علماء حضرتؑ کو اخراج کے لئے بادشاہِ چاپانیر سے جو اسوقت تختِ شاہی تھا فرمان حاصل کرینگے ۔فرمان ہوا کہ اخراج کر دیا جائے ۔ملک مذکور سے چاہا کہ وہ فرمان حضرتؑ کے سامنے پیش کریں ۔اسکے بعد ملک مذکور وہ فرمان اپنی آستین میں رکھ کر حضرتؑ کے پاس آئے اسی وقت حضرتؑ نے فرمایا اچھے جی اچھے جی آپ نے کیوں جلدی کر کے یہ نیک نامی لی ۔اس لئے میرے صاحب (خدا) کا حکم ہو چکا ہے کہ اے سید محمدؑ آگے بڑھ ۔اسکے بعد آپؑ وہاں سے بڑلی کو جو وہاں سے تین کوس کے فاصلے پر ہے تشریف لے جا کر وہیں ٹھیرے رہے ۔

مبازرالملک نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو مہدی موعودؑ کے ساتھ چلے جانے کے اندیشے سے بالا خانہ پر روک رکھا تھا ۔آخرالامر بندگی میاںؓ چھے مہینے کے بعد رسی کے ذریعہ بالا خانہ سے نیچے اتر کر اپنے آپ کو مہدی موعودؑ کی خدمت میں پہنچادیا ۔اور امر حق تعالیٰ ففروا الی اللہ کی تعمیل کی ۔حضرت میراںؑ کھرنی کے درخت کے نیچے بوقت چاشت روز دوشنبہ اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسوقت صحابہ سے آنخضرتؑ کے کان میں یہ آواز آئی کہ میرانجیؑ میاں سید خوندمیرؓ آ رہے ہیں ۔میراںؑ نے یہ سنکر خوش حال ہو کر چند قدم استقبال کیلئے گئے اور یہ بشارت دی میرے بھائی سید خوندمیر آؤ ۔خوشی کے ساتھ آؤ ۔اللہ تعالیٰ اپنا مقصود خود پورا کرتا ہے ۔

حضرت میراںؑ نے فرمایا برادرم سید خوندمیر تمہاری ذات سلطان النصیر ناصرِ ولایتِ مصطفیٰ ہے ۔حضرت مصطفیٰؐ نے اپنی نصرت کیلئے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی واجعلی من لدنک سلطاناً نصیراً ۔وہ تمہاری ذات ہے ۔اسوقت بندگی میاںؓ کی عمر اٹھارہ سال اور امامؑ کی عمر مبارک اٹھاون سال کی تھی ۹۰۵ھ (نوسو پانچ) اسوقت حضرت امامؑ نے اللہ کے حکم سے وضاحت کے ساتھ بار بار فرمایا کہ جذبہ کے اول روز سے ۱۸ سال (اٹھارہ) تک اللہ کا فرمان بے واسطہ ہوتا رہا اے سید محمدؑ تو مہدی موعود ہے مہدیت کے دعویٰ کا اظہار کر ۔بندہ ہضم کرتا رہا اور اللہ کے دربار میں عاجزی کی زبان سے عرض کرتا رہا کہ اے اللہ اس بارِ گراں کو تو جسے چاہتا ہے نوازتا ہے ۔نیز نقل ہے کہ حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ یہ بات الہام یا خواب کی بناء پر نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اللہ کے حکم سے کہہ رہا ہوں ۔کئی سال ہو گئے کہ امر حق ہو رہا ہے کہ تو مہدی موعود ہے اظہار کر ۔لیکن بندے نے اپنے نفس پر تہمت کے سبب سے اس سخن کو آشکار نہیں کیا ۔اب خدا سے تاکیدی حکم ہو رہا ہے کہ جاؤ اظہار کرو اور دعوت دو اور تو خلق سے ڈرتا ہے اور مجھ سے نہیں ڈرتا یعنی مخلوق کا معاملہ مہدیؑ سے ایسا ہی ہوگا جیسا کہ امتوں کا سابقہ رسولوں کے ساتھ یعنی عداوت بے سبب ۔

نقل ہیکہ نیز حضرتؑ نے فرمایا اب اللہ سے خطاب باعتاب ہو رہا ہے کہ الاا ن القضیٰ قد مضی فان صبرت فانت ماجور فان جزعت فانت مھجور ۔معنی یہ ہیں کہ آگاہ ہو جاؤ کہ تحقیق جو چیز قضا بود وہ ہو چکی پس

اگر صبر کریگا تو تجھے اجر ملیگا اور اگر تو قضا پر جزع کریگا اور حق کو آشکار نہ کریگا پس تو مجھ سے دور کر دیا جائیگا۔ ہندوستانی زبان میں فرمایا کہ فرمانِ حق ہوتا ہے اے سید محمدؑ دعویٰ مہدیت کہلائیگا تو کہلا نہیں تو ظالموں میں کا کرونگا یعنی فرمان ہوتا ہے کہ دعویٰ مہدیت آشکارا کر اور اگر آشکارا نہ کریگا پس تیرا اشمار ظالموں میں کرونگا پس اس وقت حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ بندہ کو بندگی کے سوائے چارہ نہیں ہے اور سوائے گردن جھکانے کے تدبیر نہیں ہے۔ پھر فرمایا '' بندے کو صحت ہے مرض نہیں۔ عقل ہے جنون نہیں۔ غنا ہے فقر نہیں۔ ہشیار ہے بے ہوش نہیں''۔ اسکے علاوہ فرمایا '' حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے۔ اے سید محمدؑ تو مہدی موعود ہے اسکا اظہار کر اور مخلوق کو میری طرف دعوت دے. نیز فرمایا فرمان ہوا ہے اے سید محمدؑ افمن کا ن علی بینة من ربه و یتلو ہ شاهد منه الآیت تیری حجت ہے۔ نیز دعویٰ فرمایا کہ حق تعالیٰ سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ چند آیات میں لفظ من عام آیا ہے مثلاً قل هذه سبیلی ادعو الی الله علی بصیرة انا و من اتبعنی ا لآیت اور فقل اسلمت وجهی لله و من اتبعنی۔ اور و لانذر کم به و من بلغ اور لکن جعلنا نوراً نهدی به من یشاء اسطرح اٹھارہ آیاتیں ان میں بعض تیری ذات کے حق میں اور بعض مہدی کے گروہ حمیدہ صفات کے حق میں ہیں اور وہ مہدی میں ہوں۔ نیز فرمایا کہ قرآن کے معنی سے جو کچھ میری زبان سے بیان ہوتا ہے وہ اللہ کے حکم اور اسکی تعلیم سے ہے۔ اگر بندہ خلوت میں بیٹھ کر قرآن کا مطالعہ کر کے معنی پر غور کر کے باہر آ کر بیان کرتا ہے تو بندہ ظالم اور اللہ پر افتراء کرنے والا ہے۔ بندہ جو کچھ کہتا ہے ' کرتا ہے ' پڑھتا ہے۔ اللہ کے حکم سے کرتا ' پڑھتا اور کہتا ہے. جو کچھ بندہ کو بتلایا جاتا ہے بندہ پڑھتا ہے۔ اور جس بیان کی تعلیم ہوتی ہے بندہ بیان کرتا ہے۔ علمت من الله بلا واسطة جدید الیوم بندہ کا حال ہے۔ نیز فرمایا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہوتا ہے ثم انَّ علینا بیانه تیرے حق میں ہے. تجھ کو میں نے ولایتِ محمدی کا خاص وارث بنایا ہے اور تجھ کو اتباع روزی کی ہے پھر فرمان ہوا کہ علم الاولین وآخرین اور معنی قرآن کا علم تجھ کو دیا ہے۔ اور تجھ کو ناصرِ دینِ محمدی بنایا ہے اور ایمان کے خزانوں کی کنجیاں تجھے دی ہیں۔ جا اور دعوت کر۔ جس نے تجھے مانا وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے. نیز فرمان ہوتا ہیکہ جس نے تجھے پہچانا مجھے پہچانا اور جس نے تجھے نہیں پہچانا مجھے نہیں پہچانا۔ نیز فرمایا کہ سید محمد بن عبداللہ عرف سید خان کی مہدیت کا انکار کرنا کفر ہے۔ نیز اپنی انگلیوں سے اپنا گوشت پکڑ کر فرمایا کہ جس نے اس ذات کی مہدیت سے انکار کیا وہ کافر ہے۔ نیز فرمایا انکارِ مہدیؑ انکارِ محمدؐ ہے۔ انکارِ محمد رسول اللہ انکارِ قرآن ہے. اور انکارِ قرآن انکارِ خدا ہے۔ نیز فرمایا انکارِ مہدی انکارِ محمد ہے انکارِ محمد انکارِ جملہ پیغمبراں ہے اور انکارِ جملہ پیغمبراں انکارِ خدا ہے۔ نیز فرمایا انکارِ مہدیؑ انکارِ کتب وصحائف جمیع انبیاء پیشیں ہے. فرض کہ جب حضرت شہنشاہ نے خدا تعالیٰ کے فرمان سے ہمت اور تقویت کے ساتھ تضرع وزاری کرتے ہوئے محض اللہ کے فرمان وآرزو کی تعمیل میں اولالباب کے مجمع کے سامنے خطاب کرتے ہوئے دعوتِ مہدیت فرمائی تو صدیقِ اکبر اور

تمام صحابہ نے باآوازِ بلند آمنا وصدقنا کہا جنکی تعداد تین سو ساٹھ تھی رضوان اللہ علیہم اجمعین کہ وہ لوگ اولئک هم الصدیقون و الشهداء الکاملون تھے۔ انہوں نے اس باب میں اپنی معلومات کو حضرتؑ کے سامنے عرض کیا کہ اللہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے مرشد کو ہم نے مہدی موعودؑ بنایا ہے جاؤ تصدیق کرو پس آپ کی ذات مہدی موعودؑ ہے۔ حضرت میراںؑ یہی جواب دیا کہ جاؤ اپنے کام میں لگے رہو جس وقت اللہ کو منظور ہوگا آشکار کریگا۔ حد یہ تھی کہ امر مہدیت کے اظہار سے پہلے ہی جس شہر میں آپؑ تشریف لے جاتے غیب سے آواز آتی کہ مہدی موعودؑ آ گیا ہے۔

ایک روز میاں سید سلام اللہؓ نے خلیفۃ اللہ کے حضور لوگوں کی بات کو بطریق شکایت پیش کیا کہ جہاں میں جاتا ہوں لوگ پوچھتے ہیں کہ مہدی موعودؑ یہی ذات ہے لیکن لوگ آپ کی ذاتِ مبارک کو مہدی موعودؑ سے مشابہت دیتے ہیں مگر ذاتِ مہدی آپ کی ذات سے افضل ہوگی۔ حضرت نے تبسم کرکے فرمایا کہ مہدیؑ سے افضل خدا کی ذات ہے قصہ مختصر یہ کہ تمام اصحابِ مہدی موعودؑ نے آپ کے دعوے کے وقت مطیع ہوکر فرمایا (آمنا وصدقنا) ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنو بربکم فامنا الاخر بحکم شواہد المنقول اور جمیع کتبِ اصول ثابت ہو چکا ہے کہ ایسی ذاتِ پیغمبر صفات کو مفتری نہیں کہنا چاہئے پس ضروری ہے کہ صادق کہا جائے۔

بحکم نقل شرح العقائد فانّ العقل یجزم بامتناع هذه الامور فی الانبیاء (یعنی ایسے امور کہ غیرانبیاء میں نہ ہونے کو عقل مانتی ہے) پھر تیسری بار امام الابرار نے بفرمان حضرت غفار نے اس جلی عبارت میں فرمایا کہ انا مہدی مبین مراد اللہ چنانچہ حضرتؑ نے رب العزت کے فرمان سے مہدیت کے دعویٰ کو آشکار فرمادیا کہ اسطرح کہ بندے نے بحالتِ صحت ذات وثباتِ عقل اضطرارِ فقر کے بغیر رب العزت کے فرمان سے مہدیت کا دعویٰ کیا ہے۔ اگر تم طالبِ حق ہو تو اس بندے کو پکڑو اور کلامِ خدا اور رسولِ خدا سے تفہیم پاؤ۔ پس جان اے مصدق کہ اسوقت تصدیقِ امامؑ کے بارے میں دو جماعتیں ہوگئی تھی ایک اہلِ انقیاد دوسری اہلِ عناد۔ جیسا کہ اللہ نے انسان کی پیدائش کے بارے میں فرمایا تھا۔ جو کچھ گذشتہ انبیاء اور مرسل کے زمانوں میں ہوا وہی رونما ہوا۔ اللہ نے فرمایا هو الذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مومن

اور آیت شریفہ ولو شاء اللہ ما اقتتل الذین من بعد ما جاء هم البینٰت ولکن اختلفو افمنهم من آمنا ومنهم من کفر وقد بعثنا فی کل امة رسولا أن اعبدو اللہ وا جتنبو الطاغوت فمنهم من یهدی اللہ ومنهم خفت علیهم الضلالة اسکے باوجود کثرتِ اہلِ انکار کے اعتبار سے فرمایا وما آمن معه الاقلیل یہ مہدی علیہ السلام کی سچائی پر ہماری دلیل ہے جیسا کہ فرمایا رب الجلیل نے وقلیل من عبادی الشکور وقلیل ماتشکرون وقلیل ما یذکّرون وما یومنون و کثیر منهم من لا یومن جیسا کہ فرمایا حق تعالیٰ نے لقد حق

القول علی اکثر هم فهم لا یومنون ۔اورآیت ولو شاء الله لاتینا کل نفس هد یها ولکن حق القول منی لا ملئن جهنم من الجنة والناس اجمعین ۔مختصر یہ کہ ان دو جماعتوں میں ایک محمودہ ہے بہت سے علماء مرضیۃ الاقوال وصلحاء پسندیدہ براخلاق امام الآفاق کہ علماء باللہ وفقہاء للہ سلف وخلف نے باب ثبوت نبوت شخص انسان میں شرط کرتے کہا ہے ایسے صاحبِ اخلاق سے کفر واقع نہیں ہوگا اور ایسے شخص پر غلط اور سہو غالب نہ ہوگا فقط اسی طرح اخلاق نبوت کہ علماء باللہ کے اتفاق سے مصطفویہ تھے ذات میرانسید محمدؑ کو جمیع صفات انبیاء ورسل سے متصف پایا اور مخبر صادق جان کرازروئے سچائی ویقین داخل زمرۂ اولئک الذین انعم الله علیهم من النبین و الصدیقین والشهداء والصالحین ہوگئے .علماء کا دوسرا گروہ جو حسد،تعصب،اورعناد سے مبشر تھا اس نے مخالفت کی جیسا کہ حدیث میں آیا ہے فرمایا آنخضرت نے کہ جب وسط زمان میں مھدی آئیں گے تو علماء اور فقہاء خاص کر آپ کی مخالفت کریں گے.اوراسی طرح فتوحات مکّیہ میں ہے کہ جب یہ امام مھدی خروج کریں گے تو نہیں ہوں گے آپ کے کھلے دشمن مگر علماء اور فقہاء اس لئے کہ ان کی ریاست باقی نہ رہیگی جسطرح کہ یہود اور نصاریٰ کی ریاست باقی نہ رہی ۔علماءِ پیراں پٹن نے اپنے سردار ملا معین الدین علیہ الخذ لان کے ساتھ حضرت امام مھدی علیہ السلام سے مباحثہ میں کامیابی کی بشارت پانے کی غرض سے مجذوب رکن الدین کے پاس آئے تھے شاہ رکن الدین نے فرمایا کہ سید محمدؑ کا خنجر اسقدر تیز اور دراز ہے کہ مقعد سے تمہارے گلے تک پہنچ جائے گا اور تمہارے آنت اور پیٹ کو پھاڑ دیگا .تمام علماء خوار وخجل ہوکر منفعل ہوئے اور مباحثہ سے باز آئے اور بحکم اذاجاء الحق وزهق الباطل حجت کی طاقت ان میں نہ رہی جب یہ خبر امام البر والبحر کو پہنچی تو آنخضرتؑ نے بفرمان رب العزت قصبہ بڑلی سے پیراں پٹن میں ملا معین الدین کے گھر گئے اور اسکو طلب کیا تاکہ اس باب میں جو کچھ اشکال وسوالات ہیں انہیں مسجد جامع میں بیٹھ کر دلیل وحجت سے ان کی افہام وتفہیم فرمائیں ۔اور حق کو نصرت دیں.جب ملاں کو اسکی خبر دی گئی تو ملاں نے اپنے گھر میں دیوار پر سوار ہوکر کہلایا کہ ملاں نے اپنے انعام کے ایک قریہ کی طرف جس کا نام ۔۔۔ ہے سوار ہوکر گیا ہے ۔میراں علیہ السلام نے تبسم کرکے فرمایا کہ ملاں ایسے مرکب پر ہے جو کبھی منزل ک ونہیں پہنچے گا .اور کلمہ کے بجائے اسی قریہ کا نام لیکر مرجائے گا ۔کہتے ہیں کہ آپؑ وہاں سے پھر بڑلی تشریف لائے ۔نقل ہے کہ شہر نہراوالہ میں حضرت میراںؑ کو ایک روز دروازے پر پایا میراں سید محمود ؓ سے میراںؑ نے فرمایا اگر پہلے کوئی کسب کرے پھر دنیا ترک کرکے راہ مولیٰ اختیار کرے تو افضل ہے.نقل ہے کہ چاپانیر سے جدا ہوکر ملک عثمان باڑیوال نے سلطان محمود بیگڑا سے آپ کی ملاقات کرائی.دوسو گھوڑوں کا منصب اور بیرم گاؤں اور سانچود جاگیر کے بطور دلائی.قصبہ بڑلی میں بعض علماء نے پوچھا کہ تم خود کو مھدی موعودؑ کہلاتے ہو.آپ نے جواب دیا بندہ نہیں کہلاتا بلکہ حق کا فرمان ہوتا ہیکہ تو مہدی موعودؑ ہے دعویٰ کر.پھر پوچھا کہ مھدیؑ کا نام محمد بن

عبداللہ ہونا چاہئے تمہارا نام محمد بن سید خاں ہے جواب دیا کہ خدا سے کہو کہ سید خاں کے بیٹے کو کیوں مھدی بنایا۔ خدائے تعالی قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے پھر فرمایا حضرت رسالت پناہ صلعم کے والد مشرک تھے .عبداللہ کیسے ہوں گے۔ یہ سہو کاتب ہے. عبارت دراصل یوں ہونی چاہئے محمد عبداللہ مھدی بھی عبداللہ ہوگا۔ پس جان اے مصدق کہ حضرت مھدی موعودؑ کے باپ کا نام میراں سید عبداللہ عرف سید خاں ہے لیکن مدعی کو ملزم گردانے اور سائل کے سوال کا جواب دینے کی غرض سے یہ طریقہ اختیار کیا. پھر انہوں نے پوچھا کہ مھدیؑ پر تمام مخلوق ایمان لائینگی اور کوئی شخص منکر نہ ہوگا۔ آپ نے جواب دیا مومن ایمان لائینگے یا کافر. علماء نے کہا مومن ! آپ نے فرمایا تمام مومن ایمان لا چکے اور اطاعت کی ۔ پھر انہوں نے بطریق امتحان سوال کیا اللہ تعالی فرماتا ہے وماتشاء ون الا ان یشاء اللہ تم نہیں چاہتے مگر وہ جو اللہ چاہتا ہے پس ہونا یہ چاہئے کہ بندہ جو چاہے وہ ہوجائے حالانکہ بہت سی چیزوں کو بندہ چاہتا ہے مگر ہوتی نہیں ۔ آپ نے جواب دیا جسکو علم شریعت کا تھوڑا سا علم ہے وہ یہ سوال نہ کریگا۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے جسطرح بندوں کے اقوال وافعال اللہ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتے اسی طرح خواطر اور آرزوئیں بھی اللہ کی مشیت اور ارادے کے بغیر نہیں ہوتے ۔ پھر سوال کیا کہ تم ولایت کو نبوت پر فضیلت دیتے ہو۔ جواب دیا کہ بندہ فضیلت دیتا ہے یا رسول اللہؐ نے فضیلت دی ہے کہ الولایت افضل من النبوۃ علماء نے کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی کی ولایت نبی کی نبوت سے افضل ہے جواب دیا کہ میں نے کب کہا کہ میری ولایت نبی کی نبوت سے افضل ہے. یا میں نبی سے افضل ہوں یا ولی کو نبی پر فضیلت ہے پھر فرمایا کچھ تو معلوم ہونا چاہئے کہ نبوت کیا ہے اور ولایت کے معنی کیا ہیں ۔ پھر سوال کیا کہ تم ایمان کو نقصان وزیادتی کا متحمل کہتے ہو. امام اعظمؒ نے فرمایا کہ ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ جواب دیا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے مومن تو وہ ہیں کہ جب انکے سامنے اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور جب ان پر اللہ کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے. جو کچھ امام اعظمؒ نے فرمایا وہ انہوں نے اپنے ایمان کی خبر دی ہے کہ امام کا ایمان درجہ کمال کو پہنچ گیا تھا. کمال کے بعد نہ زیادتی ہوتی ہے نہ نقصان ۔ پھر کہا کسب کو حرام کہتے ہو۔ فرمایا مومن کو کسب حلال ہے مومن ہونا چاہئے ۔ پھر سوال کیا کہ تم علم پڑھنے سے منع کرتے ہو۔ جواب دیا کہ جس چیز سے رسول اللہؐ نے منع نہیں فرمایا بندہ کسطرح منع کرسکتا ہے لیکن بندہ ذکرِ دوام کو فرض کہتا ہے بامر اللہ وبحکم کتاب اللہ۔ جو چیز مانع ذکر ہے وہ ممنوع ہے کیا علم پڑھنا، کیا کسب کرنا اور کیا مخلوق سے اختلاط۔ اور کیا پینا اور کیا سونا۔ جو چیز موجب غفلت ہے حرام ہے. پھر فرمایا کہ مومن کو علم پڑھنا اور کسب کرنا حلال ہے۔ مگر ان کے شرائط پر نظر رکھنی چاہئے اور کلامِ خدا میں غور کرنا چاہئے کہ اس باب میں وہ کیا شرائط ہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا خدا کو دارِ دنیا میں جو کہ دارِ فانی ہے چشمِ سر سے دیکھا جاسکتا ہے۔ جواب دیا کہ اللہ کہتا ہے یا بندہ کہ جو اس دنیا میں اندھا رہیگا وہ آخرت میں اندھا رہیگا اور گمراہ ہوگا. پھر پوچھا کہ اہل

سنت کا اتفاق ہے کہ اس آیت سے مراد دارِ آخرت میں دیدارِ باری ہے. جواب دیا کہ اللہ کا وعدہ مطلق ہے. میں بھی مطلق کہتا ہوں مقید نہیں کہتا پھر فرمایا سنت و جماعت بھی دارِ دنیا میں ناجائز و ناممکن نہیں کہتے۔ان کے کلام کو اچھی طرح سمجھنا چاہیئے پھر پوچھا کہ تم رحمت ورجا کی آیتوں کا بیان کم تر کرتے ہو۔اور آیات خوف وقہر کو زیادہ بیان کرتے ہو. اس سے بندہ ناامید ہوجاتا ہے، جواب دیا **اخوک من حذرک لا من غرّک.**

تیرا دوست وہ ہے جو تجھے ڈراتا ہے نہ کہ وہ تجھے دھوکا دیتا ہے. پھر پوچھا کہ تم سے کس طرح بحث کریں کہ تم کسی ایک مذہب کے مقید نہیں ہو تم جو کچھ جواب دیتے ہو مطلق قرآن سے کہتے ہو. ہم قرآن سے تفہیم نہیں پاتے۔ہم امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کے مقید ہیں آپ نے جواب دیا کہ اگرچہ میں کسی مذہب کا مقید نہیں ہوں میرا مذہب کتاب اللہ واتباع محمد رسول اللہ. اسکے باوجود تم کو اتفاق ہے کہ جو شخص مذہب امام اعظمؒ سے باہر ہو اور مذہب کے خلاف عمل پیرا ہوگا اس کا کیا حکم ہے. بعدہ فرمایا کہ مذہب کے معنی رفتارِ امام کے ہیں تمام معاملات شرع کے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں گفتار پیغمبر ﷺ ہیں. امام کا مذہب امام کا عمل ہے. پھر پوچھا کہ تم مسلمانوں کو کافر کہتے ہو اور ان کو حکم کرتے ہو کہ مومن ہو جاؤ. جواب دیا کہ ہم کتاب اللہ کو پیش کرتے ہیں۔جس کو اللہ کی کتاب کافر کہتی ہے ہم بھی اسے کافر کہتے ہیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے ہم اللہ کی کتاب کے تابع ہیں پھر فرمایا کہ میں نے اللہ کی کتاب کو پیش کیا اور مخلوق کو توحید وعبادت کی دعوت دی اور میں اس کام پر اللہ کی طرف سے مامور ہوں. پھر سوال کیا کہ ہم کو آپ کی مھدیت کے بارے میں شک ہے کہ سچ ہے جھوٹ. ہم کس طرح قبول کریں امام اولوالالباب نے اسکے جواب میں یہ آیت پڑھی **ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ. وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم** .نیز بعضے علماء نے سوال کیا کہ ہم خدا سے ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے تمہاری تصدیق کرلی اور تم حقیقت میں مہدی نہ ہوں. جواب دیا کہ کیا مجھکو تمہارے بارے میں اتنا بھی خدا کا خوف نہیں کہ تم مھدی کو قبول کرنے سے ڈرتے ہو اور میں خدا کی جانب سے مھدی نہ ہوں اور مہدی کہلاؤں۔پھر یہ آیت پڑھی **فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ انہ لا یفلح المجرمون** .اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالی پر افترا کرے یعنی بینہ نہ ہو اور بینہ کہلائے یا اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے. پس تحقیق کہ گنہگار کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔پس جان اے مصدق کہ ان ممالک میں امام علیہ السلام سے بے شمار سوالات کر کے صحیح جواب پا کر بہت سے لوگ مطیع ہوگئے اور تصدیق کی اور بہت سے لوگ منہ پھیر کر شہر احمد آباد کے بادشاہ کے پاس فریاد کرنے لگے۔

سوم صفت اذیت در بیان اوذوا کہ اطاعت فرماں رحمان واوذوا فی سبیلی چنانچہ ابراھیم خلیل اللہ نمرود لعین کے مقابلے میں اسطرح تسلیم کا اظہار کیا کہ جبرئیل سے التجا نہیں کی اور خدا سے بھی جز خدا کے کچھ نہیں چاہا۔جبکہ جبرئیل نے

کہا کیا تم کو کوئی حاجت ہے؟ کہا نہیں! کہا پھر تم اپنے رب سے کیوں نہیں مانگتے؟ ابراہیم نے فرمایا حسبی سوالی علمه بحالی ۔جیسا کہ اللہ نے فرمایا ومن احسن دینا ممن اسلم وجهه لله وهو محسن واتبع ملته ابراهیم حنیفاً۔ نیز حضرت میراں علیہ السلام ہمیشہ یہ فرماتے تھے اپنی ذات کو خدا کے حوالے کرو بادشاہ احمد آباد نے اپنے لوگوں کو بھیج کر حضرت سے کہلایا کہ اس ملک سے نکل جاؤ حضرت میراں علیہ السلام فرمانِ حق سے خراساں کی طرف روانہ ہوگئے روانہ ہونے کے وقت فرمایا روز قیامت ان عالموں اور حاکموں کے منہ ہر دو طریق سے سیاہ ہوں گے کہ اگر میں حق پر تھا تو انہوں نے کیوں میری مدد نہیں کی اور اگر حق پر نہیں تھا تو مجھے اسکی خبر کیوں نہیں کی اور محضرہ کے ذریعہ میری تفہیم کیوں نہیں کی اور اگر میں تفہیم نہ پاؤں تو مجھے قتل کیوں نہیں کیا اسلئے کہ میں جہاں جاؤ گا حقیقت کو بیان کرونگا اور لوگوں کو دعوت دوں گا. آنحضرت کو فرمانِ رب العزت ہوا کہ اے سید محمدؑ یہاں کے علماء آپ کے علم کی داد نہیں دیں گے۔ خراساں کی طرف ہجرت کرو وہاں کے علماء آپ کے علم کی داد دینگے .اس فرمان کی بناء پر آنحضرت جالور تشریف لیگیے۔وہاں کی خلائق نے شرفِ تصدیق حاصل کیا خصوصاً وہاں کے امیر ملک عثمان نے آپ سے ملاقات کرنے کے بعد آپ کے مطیع ہوگئے اور مشرف بہ تصدیق ہوئے یہاں تک انکے تمام دوست احباب ملازم کہ کلمہ گو تھے سب کے سب امامؑ پر ایمان لائے اس طرح اس مقام پر کئی ہزار لوگ امام الابرار پر ایمان لائے۔جالور میں ایک شخص نے اپنا مروارید گم کردیا تھا اسنے آنحضرت سے پوچھا کہ مروارید کہاں ہیں۔آنحضرتؑ اسوقت بیانِ قرآن فرمارہے تھے۔آپ نے فرمایا کہ تیرے مروارید کو جلادے۔اب اللہ تعالیٰ جو کچھ فرمارہا ہے اسکو سن۔آخرکار وہ شخصِ مذکور جب اپنے گھر کو گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ مروارید اور گھر کا دوسرا سامان جو زمین کے ایک گوشہ میں چھپا رکھا تھا جلے ہوئے ہیں۔بندگی ملک جیؓ صحابی کبیر امام علیہ السلام کشمیر کے بادشاہ زادے تھے بادشاہت انکے ہاتھ سے نکل کر ان کے بھائی کو مل گئی تھی۔اس وجہ سے مدد حاصل کرنے کی غرض سے وہ بادشاہِ گجرات کے پاس آئے ہوئے تھے۔شکار کے وقت محافہ میں بیٹھے ہوئے شراب پی رہے تھے اور محافہ کے دوسرے طرف حضرت امامؑ تھے۔جب میراں علیہ السلام کی نظر مبارک ملک جی پر پڑی تو میراں علیہ السلام نے فرمایا آیئے اے شہزادۂ لاہوت ۔جب ملک جیؓ مذکور نزدیک ہوئے اسی وقت قدمبوسی کرکے تائب ہوگئے۔ہوشیاری کے بعد تصدیق مہدیؑ کی اور دنیا ترک کردی اور آنحضرتؑ کے ہمراہ ہوگئے۔اور آپ کا شمار اصحابِ کبار امامؑ میں ہوگیا۔جب آنحضرتؑ جالور سے روانہ ہوکر قصبہ جیسلمیر پہنچے اچانک آپ کے ایک صحابی نے عرض کیا کہ میرانجیؑ یہ سلطنت کافروں کی ہے۔ہمارا بیل مرا جارہا ہے آپ کیا فرماتے ہیں۔امام علیہ السلام نے توجہ کرکے فرمایا جاؤ ذبح کردو۔اگر کفار حملہ کرنا چاہیں گے تو رسول اللہ کا معجزہ ایسا ہی تھا کہ جب بھی کافروں نے آنحضرتؐ کو دیکھا تو یا تو بھاگ گئے یا پھر اطاعت کرلی فرمانِ حق تعالیٰ ہورہا ہے کہ اے سید محمدؑ ہم نے تجھے خاتمِ ولایتِ محمدیہ گردانا ہے۔کہا

مہدی کروتس ذبح ایک بار۔کہ ناہونا دھنے کا ملک مردار۔میاں عبدالمجیدؓ اسی وقت اونٹ سے اتر کر گائے کو ذبح کردیا اسکے بعد تمام لوگوں میں اسکی سویت میں مشغول ہوگئے۔وہاں کے کافروں نے بسیار شور اور غوغا کر کے راجہ کے پاس فریاد کی تو راجہ نے ایک بڑا لشکر تیار کر کے ایک شخص کو اس کا سپہ سالار مقرر کر کے جنگ کیلئے بھیجدیا.کفار کے لشکر نے اندیشناک ہوکر حضرتؑ کی طرف اشارہ کیا۔سردار مذکور نے دیکھا تو کہا بھایا کہ دھنے ابواب چھے کہری نی کا ہے ناراہری۔یعنی خدائے تعالیٰ خود خاصہ ہے خود پیدا کرتا ہے اور خود مار دیتا ہے۔قصّہ مختصر سردار مذکور نے آ کر آپ سے ملاقات کی۔بیانِ قرآن سنکر اپنا سر حضرت کے قدموں پر رکھدیا۔اور کہا

تجرسوں کہا دانائے اسرار کہ یہ وے بیل کا پیدا کرن ہار۔جنے پیدا کیا مارایا اسی نے + اسے کیوں مارنا بولو کسی نے۔اسکے بعد آپ کی خدمت میں حاضری دی اور روانہ ہوگیا۔بعض کہتے ہیں کہ اماں بھان متیؓ جو میراں سید علیؓ کی والدہ تھیں ُراجا کی دختر تھیں.راجا نے مطیع ہوکر اپنی دختر کو آپکی خدمت میں پیش کردیا۔اماں بھان متیؓ کے مناقب بسیار ہیں.اظہر یہ ہے کہ آپؑ کی زبان سے غیب کی خبر جاری ہوجاتی تھی.کچھ مدت تک خاتمِ ولایتؑ نے خدمتگار امام الابرار کی نظر کو گھر سے وابستہ کردیا تھا۔اس وجہ سے کہ وہ کسی پتھر کو دیکھ لیتیں تو وہ سونا ہوجاتا۔اسی بناء پر آنخضرتؑ نے فرمایا کہ اسکو گھر کے گوشے میں کردو۔اور انکی نظر بند کردو(ورنہ)لوگ پوجا شروع کردیں گے۔ایک روز آنخضرتؑ منہلے کنویں کے پاس جہاں کہ چار پائے پانی پیتے تھے، وہاں وضوء کیلئے بیٹھے ہوئے تھے۔اچانک ہزاروں کی تعداد میں جانور پیاس کی شدت سے مجبور ہوکر وہاں پانی پینے کیلئے آگئے۔آنخضرت نے آنکھوں سے اشارہ کیا وہ سب کھڑے ہوگے۔ امام علیہ السلام وضوء سے فارغ ہوگے۔الغرض حضرت امامؑ فرمانِ حق سے جیسلمیر سے روانہ ہوکر شہر ناگور پہنچے.بہت سے لوگ وہاں تصدیق سے مشرف ہوکر مخلصوں میں داخل ہوئے۔میاں شاہ نظامؓ حضرت امامؑ کو وضوء کروا رہے تھے۔اس وقت عرض کیا کہ حدیث میں دیکھا ہے کہ مہدی آخر الزماںؑ خشک درختوں کو سرسبز و تازہ کریگا۔حضرتؑ کے ہاتھ میں مسواک تھی۔اسے زمین میں گاڑ دیا۔خدا کی قدرت سے وہ ہرا بھرا درخت ہوگیا اس پر ڈالیاں پھول پتے نظر آنے لگے.پھر وہاں سے نکال کر اسکو پارہ پارہ کیا اور فرمایا یہ کام بازیگروں کا ہے.سرورِ انبیاء نے یہ جو کہا ہے کہ مہدی موعودؑ خشک درختوں کو سرسبز و تازہ کریگا.اس سے مراد یہ ہے کہ درختِ عشق جو غیر کی طلب سے خشک ہوگیا ہے اسکو عاشقوں کے دلوں میں سرسبز تر کر کے اسکی پرورش کریگا تاکہ وہ معرفتِ باری تعالیٰ کا پھل دے گا.نقل ہے بندگی ملک الہدادؓ سے کہ میراں سید محمد امام علیہ السلام نے ناگور میں آیت فا الذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا کو اپنی ذات کی مہدیت کی حجت اسطرح بیان کی کہ فا الذین ھاجروا شد. واخرجوا من دیارھم شد. واوذو فی سبیلی شد.وقاتلوا وقتلوا باقی ہے ماشاءاللہ ہوگا.یہ حکمِ مذکور ناگور میں ہوا۔لیکن آپ نے اظہار نہیں کیا کہ

یہ آیت کس کے حق میں ہے. پھر آنحضرتؑ اسمقام سے آگے بڑھ کر ملک سندھ میں شہر نصر پور میں تشریف لائے. چند دنوں کے بعد بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے عرض کیا کہ مجھ پر میری بیوی کا حق ہے. اگر اجازت ہو تو گجرات کو جا کر اسکو ساتھ لاؤں۔ حضرت امامؑ نے فرمایا بہتر ہے جاؤ. جب آپ جانے لگے تو میراں امام علیہ السلام نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے فرمایا تم بھی گجرات جاؤ.. پس بندگی میاںؓ نے عرض کیا میرانجیؑ گجرات کو جانے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے. آنحضرتؑ نے فرمایا تمہارے جانے میں مقصودِ خدا ہے تم جاؤ بندگی میاںؓ نے عرض کیا میرانجی فرماتے ہیں تو سر آنکھوں پر. اسکے بعد روانہ ہوگئے بعض لوگوں نے کہا میرانجی بندگی میاںؓ کو جانے نہ دیں کیونکہ انکے رشتہ دار اہل دنیا ہیں' آنے نہیں دینگے. فرمایا بندہ خدا کے حکم سے بھیجتا ہے اور خدا اپنے دین کی ترقی کیلئے خود لائیگا یا خدا تعالیٰ اپنے دین کو روشن کرنے کیلئے خود لائیگا.

یہاں سے ایک جماعتِ کثیر امام علیہ السلام کی خوشنودی کے بغیر آپ کی صحبت سے جدا ہوکر گجرات کی طرف گئی. آنحضرتؑ نے بفرمان رحمان ان پر منافقوں کا حکم لگایا. ان میں بی بی شکر خاتون اور میاں احمد شہ قدن ہیں. آخر کار انہوں نے بندگی میاںؓ کے حضور رجوع کیا. نقل ہیکہ اس جا چوراسی ۸۴/ اصحابِ امامؑ نے انتقال کیا. جو آنحضرت کی زبان سے انبیاء کے مقامات سے مشرف ہوئے. ان میں حضوصاً بندگیمیاں عزیز اللہ اور میاں مخدوم ہیں. جنکے متعلق امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اور زندہ ہونگے تو حضرت امام ابراہیم علیہ السلام کا مقام پاتے لیکن انہوں نے جلد اپنا سفر کر گئے. جب دعوت سے فارغ ہوئے تو ہر دو برادروں نے دست بوسی کر کے وداع ہوگئے ایک برادر تیسرے روز اور دوسرے بھائی نویں روز وفات پاگئے. سبحان اللہ امامؑ نے جو کچھ فرمایا اسی طرح ہوا. شہر ٹھٹھ کے راستے میں کسانوں کی فریاد پر وہاں کے حاکم نے آپؑ سے التجا کی کہ مہدی موعودؑ کی صفت تو ہے کہ شیر اور بکری ایک جگہ رہیں گے اور ایک دوسرے پر غلبہ نہیں کریں گے. آپؑ کی سواریاں ہماری زراعت کھا رہے ہیں. آنخضرت نے فرمایا تحقیق کرو کہ جو کچھ کھایا گیا ہے اس کا معاوضہ ہم سے لے لو. حاکم نے اپنے لوگوں کو خبر لینے کیلئے بھیجا. انہوں نے واپس آکر کہا کہ کچھ نہیں کھایا. وہاں کے اکثر لوگوں نے آپ کی تصدیق کر لی قیام آنخضرتؑ نگر ٹھٹھ میں اٹھارہ مہینے رہا جب آنخضرتؑ کی تشریف آوری کی خبر خاص و عام کو معلوم ہوئی وہاں کے علماء جمع ہوکر مباحثہ کیلئے آنخضرت کے پاس آئے. آنخضرتؑ قرآن کی آیت **و من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ** کا بیاں کیا. اور اس کے معنی یہ فرمائے کہ جس نے دارِ دنیا میں خدا کو چشمِ سر سے یا دل میں نہیں دیکھا وہ آخرت میں بھی نہیں دیکھے گا. علماء نے کہا کہ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ دارِ دنیا میں خدائے تعالیٰ کی کاریگری کو دیکھنا چاہئے اور آخرت میں اسکے دیدار کے امیدوار ہونا چاہئے. مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ معنی جو میں نے بیان کئے ہیں ممکن ہیں اگر نہ ممکن ہوں تو اسکی تاویل کرنی ضروری ہے. (ح دُ ت)۔ حضرت میراں فرمودند جو معنی میں نے

کہے ہیں جائز ہیں۔فقیران از جملہ فضیلا انست۔تمام علماء خاموش ہوگئے اور کہلایا کہ تمہارے مجمع میں سے کون گواہی دیتا ہے کہ میں نے خدا کو چشمِ سر سے دیکھا ہے۔اس معنی کی تحقیق کے لئے حضرت کی خدمت میں آئیں گے۔حضرت میرانؑ نے بندگی میاں شاہ نظامؓ سے فرمایا کہ قاضی رویتِ باری کیلئے شہادت طلب کرتا ہے تم گواہی دوگے؟ حضرت شاہ نظامؓ نے فرمایا میرانجی کے صدقے سے بینائی چشمِ سر کی گواہی دونگا۔پھر شاہ دلاورؓ سے فرمایا کہ اس معنی پر تم بھی گواہی دوگے؟ کیونکہ قاضی دو گواہوں سے راضی ہوتا ہے۔میاں دلاورؓ نے فرمایا میرانجی کے صدقے سے گواہی دونگا۔علماء نے اس گواہی کے بارے میں مشورہ کیا اور مصلحت اسی میں جانی کہ انکے پاس نہ جائیں.پھر قاضی اور علماء نے جمع ہوکر امیر ٹھٹھ کے پاس فریاد کی کہ یہ سیدؑ چند ناممکن باتیں کہتا ہے اور لوگوں کو فریفتہ کرلیتا ہے.اس جماعت کو قتل کردینا چاہئے.جب یہ خبر حضرت مہدیؑ کو پہنچی تو آپ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا کہ اپنے مجمع کے اطراف میں خاربندی کرلو.جب خاربندی کرلی گئی تو اصحابؓ نے کہا کہ اس خاربندی سے ممکن حفاظت نہ ہوسکے گی.آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جس جگہ ایک اہلِ دل ہوتا ہے وہ جگہ اسکی برکت سے ہزار لوگ ظاہری فتنوں سے محفوظ ہوجاتے ہے'یہاں تو بیشمار اہلِ دل ہیں کوئی شخص قادر نہ ہوسکے گا. بادشاہ نے تمام مجلس کے سامنے یہ طئے کیا کہ یہ سید ولی کامل ہے ان کے ساتھ جنگ کرنا ٹھیک نہیں اور اس معاملہ کو چھوڑ دیا. وہاں کے بہت سے لوگوں نے آپ کی تصدیق کی قاضی قادن عالم و عامل تھے. جب انہوں نے آنحضرتؑ کی آمد اور علماء کی آپ کے حضور پیش ہونے اور آپ کی فضیلت کی خبر سنی تو زنارداری کے لباس میں آنحضرتؑ کے سامنے پیش ہوئے.امامؑ نے نام پوچھے بغیر فرمایا'' قاضی قادن یہ کیا لباس ہے جو تم نے بنایا ہے''.انہوں نے کہا کہ بہت سے لوگ مسلمانی کا دعویٰ کرکے آپ کے پاس آتے ہیں اور حق کا معارضہ کرکے کافر بن کر جاتے ہیں.لہذا بندہ لباسِ کافری میں آپ کے پاس آیا ہے کہ تاکہ مہدیؑ کے صدقہ سے مسلمان ہوجاؤں۔لباس زناداری کو دور کرکے بیانِ قرآنِ امامؑ سن کر تصدیق سے مشرف ہوئے.حضرت میرانؑ نے قاضی قادن سے پوچھا کہ تم کہاں کہ قاضی ہو'' جواب دیا کہ سندھ کا قاضی'' پھر پوچھا کہ ''سندھ کس کا ہے'' جواب دیا جام کا. پوچھا کہ جام کس کا ہے.جواب دیا خدائے تعالیٰ کا ہے.پھر پوچھا خدا کس کا ہے.جواب دیا یہاں تک تو ہم نے اپنے علم سے جواب دیا اس جگہ ہمارا علم پورا ہوچکا.جو کچھ خوندکار فرمائیں وہی حق ہے.فرمایا اے قاضی خدائے تعالی اس کا ہے جو خدا کو حاصل کرتا ہے.(ش)نقل کہ شیخ صدر الدین صدر علمائے سندھ تھے.جب بادشاہِ سندھ نے ہند کی طرف سے امام (شہنشاہ) علیہ السلام کی آمد کی خبر سنی کہ سیدِ کامل مکمل ولی مثلِ علی مرتضی آئے ہوئے ہیں اور دعوی مہدیت کرتے ہیں اس بناء پر شیخ مذکور کو خبر کردی گئی کہ تم آنحضرت سے ملاقات کرو اور تحقیق کرو اگر حق ہو تو ہم کو اطلاع دو تاکہ ہم بھی قبول کریں.شیخ صدر الدین نے بادشاہ سے چھ مہینوں کی مہلت طلب کی تاکہ کتبِ معتبرہ کا مطالعہ اور امر مہدیت کی تحقیق کریں چھ ماہ بعد شہنشاہِ ولایت سے ملاقات کے لئے

آئے .اس وقت امامؑ اعلی درجہ کا شاہانہ لباس پہنے ہوئے دست مبارک میں تیر وکمان لئے ہوئے اور پاؤں میں لکڑی کے نعلین پہنے ہوئے تھے .جب شیخ نے امامؑ کو دور سے دیکھا کہ شیخ کے لباس میں نہیں ہیں بد اعتقاد ہوکر اپنے دل میں خیال کرلیا کہ یہاں خدا کا ظہور نہیں ہے .آنحضرتؑ سے ملاقات کئے بغیر واپس ہوگئے .راستے میں درخت سے آواز آئی کہ صدرالدین کہاں جارہے ہو .ایک مرتبہ مل تو لو پھر دیکھو کہ کیا ظہور میں آتا ہے .شیخ مذکور نے اس آواز پر لاحول بھیجا اور آگے بڑھ گئے .پھر پتھروں سے آواز آئی کہ صدرالدین کہاں جارہے ہو ملاقات تو کرلو پھر دیکھو کہ کیا ظہور میں آتا ہے . شیخ نے کہا کہ شیطان مجھے دغدغہ دے رہا ہے پھر لاحول پڑھ کر آگے بڑھ گئے .غیب سے آواز آئی کہ اے صدرالدین کہ یہ آواز رحمانی ہے نہ کہ شیطانی . پہلے ملاقات کرو پھر دیکھو کہ کیا ظہور میں آتا ہے .شیخ مذکور اس حکم ضروری کی بناء پر امامؑ کی خدمت میں آکر ملاقات کی 'کلام اللہ کا بیان سنا .بیانِ امامِ آخرالزماں سنکر فلاحِ دارین حاصل کی .قصہ مختصر امام علیہ السلام کے بیان کے دوران ہی اپنے دل میں مہدیت کے بارے جو کچھ علمی سوالات لائے تھے انکا جواب پا کر عرض کیا کہ جو کچھ فرمایا سب حق ہے لیکن خدا کا خوف ہونا چاہئے کہ مبادہ حضور مہدی نہ ہوں .حضرت مہدیؑ نے فرمایا تم کو جس طرح جھوٹے مہدی کو قبول کرنے میں خدا کا خوف آتا ہے تو کیا مجھے تمہارے اتنا بھی خدا کا خوف نہیں ہے کہ میں خدا کی جانب سے مہدی نہ رہوں اور جھوٹ کہکر خود کو مہدی کہلواؤں .اس کے بعد امام علیہ السلام نے اس باب میں یہ آیت پڑھی **فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذباًاو کذّب باآیاتہ انہ لایفلح الظالمون** . یعنی اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا کہ خدا پر جھوٹا افتری کرے یا اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائے بیشک ظالم کبھی فلاح نہیں پاتا .امامؑ نے شیخ مذکور سے فرمایا تم کو بندہ کی مہدیت کو قبول کرنے کیلئے کونسی (نشانی) چاہئے .اسلئے کہ ہم نے نئ شریعت نہیں لائی اور شرح حقیقی کے احکام میں تبدیلی نہیں کی ہمارے اور تمہارے درمیان درباب اتباعِ شریعت کچھ فرق نہیں .جیسے جسطرح تم کو کلمہ کہنا' پنجوقتہ نماز' ایک ماہ کے روضے' حج' زکواۃ' ادا کرنا ہے اور چار بیویوں کو حلال سمجھنا ہے ہم کو بھی کلیمہ' پنجوقتہ نماز' ایک ماہ کے روزے' اور حج' زکواۃ ادا کرنا ہے مگر مجھکو خدائے تعالی کا فرمان ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود ہے .تعجب ہے کہ صحابہ ءرسول اللہ ﷺ نے آنحضرتؐ کی تصدیق کی حالانکہ آپؐ نے انبیاء ماضی کی شریعت کو منسوخ کردیا اور ناسخ شریعت لائے .مثلاً اکثر کتب آسمانی تھے اور آنحضرت نے فرمایا کہ مجھکو وحی دل پر نازل ہوتی ہے دوسرا یہ کہ انبیاء اور رسل کا قبلہ بیت المقدس تھا اور آنحضرت کو کعبہ کی طرف (منہ پھیرنے) کا حکم ہوا دیگر یہ کہ امت کے مردوں کے حق میں چار عورتیں حلال ہوئیں اور خود اپنے حق میں ۹ عورتیں حلال ہوئیں دیگر یہ کہ خدا کی طرف سے یہ خبر سنائی کہ اے محمد ﷺ جو عورت تیری نظر میں پسند آئے میں نے اسے تیرے لئے حلال کردیا چنانچہ قصہ زینبؓ اور اسی طرح فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی تعریف کرنی چاہئے کہ ان تمام اشکالات کے باوجود مطیع ومنقاد ہوگئے اور تصدیق کی .بندہ نے تو کوئی چیز رسول اللہ ﷺ کے برخلاف

نہیں پیش کی کہ قبول کرنے والوں کو مشکل درپیش ہو. پھر شیخ مذکور نے حضور امامؑ کی خدمت میں عرض کیا کے میرانجی بندہ کو چھ مہینے آپ کی خدمت وصحبت میں رہنے کی اجازت عطا فرمائیں تا کہ بندہ آپ کی صفاتِ حمیدہ کی تحقیق کر کے تصدیق کروں. حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ نے کس وقت تم سے کہا کہ اسی وقت تم قبول کرو بندہ جو کچھ کہتا ہے وہ کام کرو جو حق ہے وہ بالآخر تم کو معلوم ہو جائیگا. القصہ حضرتؑ نے ذکرِ دوام کی ترتیب جو کہ آپ کا طریقہ تھا' دیکر ایک حجرہ دیدیا. تین دن کے بعد شیخ مذکور نے امام کے سامنے' تمام صحابہؓ خاص و عام کو جمع کر کے آپ کی تصدیق کی تحقیق کی اور کہا کہ ہم کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ اے صدرالدین ہم نے سید محمدؑ کو امام مہدی موعود گردانا ہے تم کافر ہو کر مت جاؤ اور تصدیق کرو. امامؑ کی تصدیق کے بعد تمام دنیاوی تعلقات جیسے وظیفہ' انعام کو ترک کر کے ہمیشہ مہدی علیہ السلام کی صحبت میں رہے. شیخ کی تصدیق کے بعد بہت سے لوگ زمرہء مخلصاں میں شامل ہوئے. جب حضرت میراںؑ نے فرمانِ رب العزت سے ٹھٹھ سے خراسان کی طرف روانہ ہوئے اثنائے راہ ایک جگہ پہنچے جہاں سے دو راستے تھے. ایک راستہ امن کا مگر تین دن کے چکر کے ساتھ. دوسرا راستہ سیدھا مگر سانپوں کے شر سے خراب ہو گیا تھا اور کوئی اس راہ سے گزرتا نہیں تھا. اصحابؓ نے دونوں راستوں کی کیفیت کو امامؑ کی خدمت میں پیش کیا فرمایا حق تعالیٰ تمہارا حافظ ہے. سیدھا راستہ چلو. جب سانپوں کی جگہ رات میں اترے تو اصحاب نے کہا کہ میرانجی یہاں کس طرح رات گزاریں اسی اندیشے میں تھے کہ حضرت میراں نے فرمایا کہ اللہ کا فرمان سانپوں کو ہوا کہ ہمارا محبوب اس راستے سے آ رہا ہے تم تین دن اپنے مسکن کو چلے جاؤ' باہر نہ آؤ. اسی طرح ہوا. بعض اصحابؓ نے کہا کہ ہم یہاں نہیں سوئینگے اور رات بیٹھکر ہوشیار گزاریں گے. حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کی رات فراغت سے سو جاؤ. نوبت کو منع کر دیا جو ہر رات کرتے تھے. چنانچہ جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوا. (ش) ـ علی الصباح بعض برادران دائرہ طہارت کے ارادے سے اٹھے اور دیکھا کہ حصار کے مانند کوئی چیز حلقہ کئے ہوئے ہے اس کی اطلاع حضرت میراںؑ کو کر دی گئی فرمایا کہ بڑا سانپ ہے جو اس سانپ کی نسل سے جو غار میں آنحضرت ﷺ کے مشاہدے کی غرض سے آیا ہوا تھا. حق تعالیٰ نے اس سانپ سے وعدہ کیا تھا کہ اسکی نسل سے کسی کو مہدی موعود کا مشاہدہ کروائیں گے اسی وجہ سے وہ سانپ متوجہ ہوا ہے. چاہئے کہ کوئی اسکے درمیان حائل نہ ہوتا' کہ اس کا زخم کسی کو نہ لگے جس طرح کہ ابوبکر صدیقؓ کو لگا تھا. جب میراںؑ اس سانپ کے نزدیک آئے اور اپنے دیدار سے مشرف فرمایا اور اپنا آبِ دہن اسکی طرف ڈالا اس سانپ نے اس آبِ دہن کو زمین سے اٹھایا اور اپنا گال زمین پر رکھکر چلا گیا. حضرتؑ نے فرمایا سانپ مسلمان ہو کر گیا ہے. اور اسی راستے میں آنحضرتؐ ایک درخت کے سائے میں آرام فرماتھے میاں شاہ نظامؓ اپنی دختر کو کپڑے میں لپیٹ کر درخت کی شاخ سے لٹکا دیا تھا بچی شیر خوار تھی. استغراقِ حق کی وجہ بچی کو وہیں چھوڑ کر حضرت امامؑ کے پیچھے روانہ ہو گئے تین فرسنگ راستہ طئے کرنے کے بعد وہ بچی یاد آئی. میراںؑ کے سامنے اس

معاملہ کو پیش کیا. حضرتؑ نے فرمایا اسی جگہ سلامت ہے . جاؤ اور لاؤ. اسکے بعد جا کر وہاں کیا دیکھتے ہیں ایک بڑا شیر اسکی نگہبانی میں ہے جب آپ نزدیک گئے تو وہ شیر سر اٹھا کر اپنا گلہ زمین پر رکھکر جنگل کی طرف چلدیا. میاں نظامؓ اپنی دختر کو لیکر امامؑ کی طرف رجوع ہوئے جس راستے سے حضرت میراںؑ کا گزر ہوا تھا تمام اشجار و احجار سے آواز آتی تھی ھٰذا مہدی موعود ہٰذا مہدی موعود. اس ماہیت کو حضرت کے سامنے پیش کیا. آنحضرت نے فرمایا. ہاں ایسا ہی ہے لیکن میاں نظامؓ کے جیسے کان ہونے چاہئے تا کہ یہ آواز سن سکے.

ایک روز میراںؑ بیٹھکر مسواک فرمارہے تھے میاں سید سلام اللہؓ آپ کے دستِ مبارک پر پانی ڈال رہے تھے ایسے میں تبسم کیا. میراں علیہ السلام نے پوچھا کہ تمہارے دل میں کیا بات آگی میاں سید سلام اللہؓ نے کہا کہ آج میں شہر گیا تھا بعض علماء کہتے ہیں کہ مہدیؑ کی ایک علامت یہ ہے اگر خشک لکڑی کو زمین میں گاڑ دے تو اسی وقت وہ سرسبز ہوجائے گی میراں علیہ السلام نے اسی وقت مسواک زمین میں گاڑ دی اسی وقت وہ مسواک ہری ہوگئ. اسی وقت میراں علیہ السلام نے اسکو نکال لیا اور فرمایا کہ علامتِ مہدی یہ نہیں ہے یہ کرامت ہے. اور مشابہتِ بازیگراں اور جادوگراں ہے. علامتِ مہدیؑ یہ ہے کہ موافقِ اخلاقِ رسول ہوگا. یہ لوگ نہیں جانتے۔

مہدیؑ تمام صحابہ کے ساتھ خاص و عام جس مقام پر نزول فرماتے دائرہ کے اطراف حصار فرماتے امام علیہ السلام اس بات کی خبر کسی کو نہ کرتے. ایک رات میاں حیدر مہاجرؓ کی سواری اپنے مقام سے نکل کہیں چلی گئ. آپ نے چاروں طرف دھونڈا کہیں راستہ نہیں پایا. اس بناء پر حضور امام علیہ السلام میں یہ معاملہ پیش کیا آنحضرتؑ نے اس روز واضع کر کے فرمایا جہاں کہیں میں اترتا ہوں اللہ تعالیٰ اس جماعت کے گرد اگرد حصار کر دیتا ہے چاہئے کہ کوئی شخص رات میں صبح کاذب تک باہر جانے کا ارادہ نہ کرے. حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ جس جگہ پر قیام کرتا ہے اسکے گرد اگرد حصار موجود ہوتی ہے اور اسکے کنگرہ پر (اسکے کنارے پر) اسکی نگہبانی کیلئے ایک فرشتہ رہتا ہے اور کسی ایسے مقام پر آپ پہنچے ہوں جہاں پانی نہیں ہوتا تو خدا کی قدرت سے آپ کے وہاں تشریف لانے سے پہلے ہی اس مقام پر اس قدر بارش ہوجاتی تھی کہ چند غار اور کنویں پانی سے بھر جاتے تھے. واضع ہو کہ اسی راستہ میں حضرت ولایت پناہؑ نے خدا کے حکم سے اپنے تمام اصحاب کو بہ نظر لطف و کرم ایمانِ ابدی کی بشارت دی جو کہ امام الابرار کے ساتھ سفر کرتے ہوئے خراسان کی طرف روانہ ہوئے تھے انکی تعداد نو سو (۹۰۰) تھی. فی الجملہ تین سو ساٹھ مہاجرین تھے. اس سفر میں آنحضرتؑ کے صحابہ پر اسقدر فقر و فاقہ پڑا کہ اسکے اٹھانے کی کسی میں بجز اصحابِ مہدی کے طاقت نہ تھی. چنانچہ بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ مہدیؓ سے نقل ہے کہ کسی نے حضرت بندگی میاںؓ کی خدمت میں مہدی موعودؑ کی صحبت کی ہوس کی کہ کاش ہم آنحضرتؑ کے زمانے میں ہوتے اور آپ کی صحبت سے مشرف ہوتے اسپر بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ شکر کرو کہ

حضرت کے زمانے میں نہیں تھے اگر حاضر ہوتے ,یا کافر ہوتے یا منافق .اس مشقت کا اٹھانا صرف اصحابِ مہدیؓ ہی کا حصّہ تھا. پھر فرمایا کہ مہدی موعودؑ کی صحبت میں اصحابِ مہدی پر تین چیزیں اسقدر گراں تھیں کہ اگر ہاتھی کی ہڈیاں ہوتیں اور فولاد کی ہوتیں تو محو ہو جاتیں ایک تو ہر وقت جبکہ خدا کی طرف سے سفر کا حکم ہوتا خواہ وہ دن ہو یا رات گرما ہو یا سرما روانہ ہو جاتے (دوسرا) فقر و فاقہ جو امام علیہ السلام کے چھوٹے بڑے صحابہ پر ہوتا. فتوحِ طیب کو تین بار واپس کر دیتے اور کبھی قبول فرماتے.(تیسرا) امامؑ کی جانب سے چھوٹے بڑے سب پر دن رات پنہاں و آشکار زجر و تنبیہ ہوتی کہ تم نے کیا حاصل کیا تم نے کیا دیکھا تم نے کیا سنا. جاؤ خدا کی طرف سے خالی ہاتھ نہ رہو. تمام اصحابِ کرامؓ امام علیہ السلام ان تینوں چیزوں پر راضی تھے چنانچہ میاں یوسف مہاجرِ کبیر اس فقر و اضطرار اور مشقتِ بسیار میں بیٹھے ہوئے تھے. باوجود کہ سترِ عورت کیلئے ایک کپڑا تھا سر پر رسی تھی اور غذا درختوں کے پتے تھے. ہر وہ درخت جو راستے میں آپکے سامنے آجاتا اپنے ہاتھوں سے اسکے پتے توڑ لیتے اور کھالیتے تھے. اور آپکے پاؤں زخمی ہو چکے تھے اور پیٹ جلندر کی وجہ سے بڑا ہو گیا تھا اسکے باوجود انہوں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ میراں جی وہ وقت کب آئیگا جو خاتمِ ولایت کے ظہور کے وقت بسیار مشقت لائے گا. آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میاں یوسف وہ وقت یہی ہے لیکن تمہاری قابلیت بڑی ہے اس وجہ سے تم کو معلوم نہیں ہو رہا ہے. خراسان کے راستے میں امام علیہ السلام نے خدا کے فرمان سے پیچھے مڑ کر ساتھیوں پر نظر ڈالی دیکھا کہ وہ جماعت جس کے عام لوگ افضل الاولیاء اللہ اور سب کے سب عباد اللہ محض للہ اور فی سبیل اللہ ہیں کوئی تو ٹوکرا سر پر رکھے ہوئے ہے کوئی بچہ بغل میں لیا ہوا کوئی فقر و فاقہ سے انتہا کو پہنچا ہوا گرتا پڑتا شوق سے امام علیہ السلام کے پیچھے چلا آرہا ہے. اس بناء پر ذاتِ پیغمبر صفات نے خدا کے دربار میں لطف و کرم سے اس جماعت کے حق میں دعا فرمائی کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے اس جماعت کی کوئی چیز نہیں لی کہ اسکی وجہ سے میرا پیچھا کر کے چلے آرہے ہیں یہ صرف تیری خوشنودی چاہتے ہیں. فرمانِ حق تعالیٰ ہوا کہ اے سید محمدؑ ان تمام کو چھوٹوں اور بڑوں کو میں نے ابدالآباد تک معاف کر دیا ہے اور ان سے خوش ہوا ہوں ان سبکو ایمانِ قطعی کی بشارت دے۔ جب حضرت امام علیہ السلام شہر قندھار کو تشریف لائے آپ کی مہدیت کی خبر وہاں سب لوگوں میں پھیل گئی کہ ایک سید آیا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ میں مہدی موعودؑ ہوں میری تصدیق تمام خلائق پر فرض ہے. اس بناء پر حاکم شہر مرزا شہ بیگ نے اپنے لوگوں کو آنحضرتؑ کو بلانے کیلئے بھیجا کہ آج کا روز روز جمعہ ہے یہیں آیئے اور علماء بھی یہیں ہیں تا کہ مہدیت کے مسئلہ میں تحقیق ہو سکے حاکم کے لوگوں نے دوسری بار پھر بے تابی کے ساتھ چلنے پر زور دیا اللہ کا فرمان ہوا کہ تسلیم کی راہ اختیار کرو کہ ہمارے راستے میں نبی آخر الزماں کو کافروں کی جانب سے بے انتہاء آزار و رنج پہنچائے گئے ہیں اور تمہارے ساتھ ایسا نہیں ہوا ہے. ہماری خوشی یہی ہے کہ ہمارے راستے میں تم کو کھینچا جائے حضرت ولایت پناہؑ خاموش ہو گئے. حاکم کے سپاہیوں نے اصحابؓ کی

تلواروں پر ہاتھ مار کر کہا انہیں دے دو. بھائیوں نے آپ سے لڑنے کی اجازت طلب کی.آپ نے لڑنے کی اجازت نہیں دی آپ نے فرمایا بندہ تمہارا یا اپنی فکر کا تابع نہیں ہے.تیسری بار پھر حاکم کی طرف سے لوگوں نے آپ کی طلبی کیلیئے آئے.اور دست درازی کر کے آپ کی کمر کو پکڑ لیا.اسوقت حکم خدا ہوا کہ اے سید(محمدؑ) اُٹھ جاؤ.صحابہؓ نے کہا کہ اگر حکم ہو تو گھوڑا حاضر کریں فرمایا کہ ایک ہزار کردہ باشد(ش ر).خدا کی باٹھ بندہ برہنہ پائے ہزاراں کوس ہمت سوں چلیا جائے .حضرت امام علیہ السلام بفرمان رب قلعہ کے دروازہ پر پہنچے جسے انہوں نے مقفل کر دیا تھا اس نیت سے اگر مہدی موعود ہوں گے تو مہدیؑ کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ قلعوں کو فتح کرے گا.جب مہدیؑ وہاں پہنچے تو وہ بغیر کنجی کے کھل گیا.وہا ں دربانوں نے مہاجروں پر ڈنڈے برسائے.میاں شاہ دلاورؓ کے سر پر ڈنڈے کی مار سے زخم بنا اور آپؓ گر گئے.

حضرت میراں علیہ السلام نے آیت۔ **ان الذین قالو ربنا الله ثم استقا مو اتتنزل علیهم الملائکةان لا تخافو ولا تحزنو وابشروبالجنةالتی کنتم توعدون نحن اولیاء کم فی الحیواة الدنیا والآخره ولکم فیها ما تشتهی انفسکم ولکم فیها ماتدعون . نز لا من غفوررحیم.** پڑھ کر آگے بڑھ گئے.جس وقت آپ مسجد میں تشریف لائے تو ساتھیوں نے کہا کہ شہ بیگ مستی میں ہے.تو آپ نے فرمایا کہ

جب مستانے دنیا کو وہ داتار.کرے لا سامنے بندے کے ہوشیار.

وہاں کے علماء نے یہ اتفاق کر لیا تھا کہ آپ کی تعظیم نہیں کریں گے.جب حضرتؑ مسجد میں تشریف لا کر ان کو دیکھا تو سب اٹھ گئے اسطرح جیسا کہ کسی نے انکا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر دیا ہو.حضرت میراں علیہ السلام نے ان کے سامنے قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے علماء نے بسیار گڑ بڑ کی.

کہیا شہ بیگ آپس کے خادمانکون + کرولیا جمع یہاں بیگی ملکیانکون

سولیا دہند دہند دکیی راسج یکبار + ملکیانکا صحن مسجد میں رچی بہار

تلگ اوقادرِ مظہرِ شہنشاہ +سکت بخشی آپ باصدوعزت وجاہ

زبان سوسوربسم اللہ کیے بول + آمین کہکر کہوکر بول اُٹھیا کھول

سگت یابات کا سیدھی حضور آ+ پیری ساریاں نیی بسم اللہ پورا

حضرت میراںؑ بیان قرآن فرمایا بیان سننے کے بعد اسی مجلس میں اس نے امامؑ کی تصدیق کی.حضرتؑ اس مقام سے اٹھکر شہ بیگ کے ہاتھ کو اپنے مبارک ہاتھوں میں لئے ہوئے اپنے مقام پر آئے.

ہو کر تلقین کر کر پائے بوسی + کیا اسلام لیی شکر مجوسی

طلقت الدین والدنیا علے الآن + لطلب للہ الآن کما کان

اسکے بعد شہ بیگ نے تین دن کی ضیافت میوہ جات مختلف کپڑوں ,نقدیات ,عنداللہ بھیجی. چوتھے روز فرمایا کہ سنت پیغمبرؐ تین روز کی مہمانی ہے. اب یہ تعین ہے یہ حقیقت شہ بیگ نے اپنے والد کہ جن کا نام میر ذوالنون تھا اور جو امیر شہرِ فراہ تھا معلوم کرائی. جب آپ قصبہء دلآرام پہنچے یہ بیت پڑھی.

ہر کہ دلآرام دید از دلش آرام یافت + باز نیاید بدیدہ ہر کہ دریں دام رفت۔

القصّہ مختصر قصبہء کوہ میں آپ تشریف فرما ہوئے علماء اور مفتیوں میں سے اکثر نے آپ کی تصدیق کی

(علماء کے نام باقی صفحہ نمبر ۱۹۹ اصل کتاب اخبار الاسرار)

اگر چہ ہند اور سندھ کے علماء علم میں غالب تھے لیکن حسد وعناد کی کثرت اور انصاف کی قلتِ رعایت سے انہوں نے حق کو جھٹلایا. اسی وجہ سے امام علیہ السلام نے ان جھٹلانے والوں کے حق میں فرمایا کہ ان عالموں اور حاکموں کے چہرے قیامت کے دن ہر دو جہت سے سیاہ ہوں گے. اگر میں حق پر تھا تو انہوں نے کیوں میری مدد نہیں کی. اور اگر میں حق پر نہیں تھا تو انہوں نے کیوں مجھ کو قید نہیں کیا اور قتل نہیں کیا. اہلِ خراساں کے علماء کے باب میں، علم وانصاف کی جہت سے فرمانِ رب العزت ہوا تھا کہ اے سید محمدؑ تیرے نہج علم کی داد اہلِ خراساں کے علماء دیں گے جیسا کہ مشکواۃ شریف میں آیا ہے. ثوبانؓ سے مروی ہیکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ سیاہ جھنڈوں کو یعنی نبی کی علامتوں کو اور وہ صفات ہیں جیسے تسلیم ۔ توکل ۔ فقروفاقہ ۔ تفویض اور حضرت کے دیگر تمام صفات کہا گیا ہے کہ سیاہ جھنڈوں سے مراد ذاتِ واہب العطیات کے بیان کے علامات ہیں اس لئے کہ سیاہ رنگ ذات کے رنگ کی علامت ہے. خراساں کی طرف سے آئیں تو تم ان کے پاس آؤ. کیوں کہ ان میں اللہ کا خلیفہ مہدیؑ ہے. یہ حدیث مشاہدہ سے صحیح ہو چکی ہے جیسا کہ کہا ہے خبر معائنہ کے مانند نہیں ہوتی اس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جائے وصال صاحبِ زماں ہے. جو جگہ کے خاتم الانبیاء و خاتم الاولیاء کی جائے وصال ہے اسکی فضیلت عیاں ہے. فرمایا آنحضرتؐ نے اللہ نے مروت کے دس حصے پیدا کئے نو حصے خراساں میں اور ایک حصہ اسکے غیر میں اور فرمایا اللہ نے علم کے دس حصے پیدا کئے نو حصے خراسان میں اور ایک حصہ اسکے غیر میں. الغرض امام علیہ السلام فراہ کہنہ میں تشریف فرما ہوئے. تو ملک حاجی سکندر ملک کیوان کے سرائے میں قیام پذیر ہوئے. آپ کے آنے سے پہلے ہی یہ خبر پھیل گئی تھی کہ ایک سید نے دعوئی مہدیت کیا ہے کہ میں مہدی موعود ہوں. ساری مخلوق پر میری تصدیق فرض ہے. اس زمانے میں فراہ عالی مقام کا حاکم بادشاہ کا وزیر معتبر و محتشم میر ذوالنون ارغوان تھا. ا س نے علی الصباح اس جماعت کے قتل کے ارادے سے اپنا لشکر لے کر آیا آلاتِ سیاست اور چوندار نا کنہا دائرے کے اطراف متعین کر دیا. اس دبدبے کے ساتھ کہ لشکر کے مزامیر کی آواز کو فقرائے آنخضرت سنتے تھے. اور دیکھتے تھے کہ لشکر دائرہ کو تاخت وتاراج کرنے کیلئے آیا ہے. ایک فقیر نے امام علیہ السلام کے پیچھے جا کر اطلاع دی کہ بادشاہ اس ارادے

سے آیا ہوا ہے. کیا کرنا چاہئے؟. اس سے تنگ آ کر امام علیہ السلام نے جواب دیا کہ بادشاہ ایک ہے جو وزیر نہیں رکھتا. اس دوران لشکر پہنچ گیا اور آپؑ کے حجرے کو گھیرے میں لے لیا. میر ذوالنون ہیبت' بے پروائی اور صلابت کے ساتھ مہدی علیہ السلام کے سامنے آ گیا. دیکھا کہ کوئی اسطرف توجہ نہیں کر رہا ہے. حیرت زدہ ہو کر گھوڑے سے نیچے اتر کر ہیبت اور ادب کے ساتھ بیٹھ گیا. حضرت مہدی علیہ السلام نے حسبِ عادتِ قدیم اطمینان سکینہ اور وقار کے ساتھ دعوت دینی شروع کی. اس آیت کے معنی بیان فرمائے **الله ولی الذین آمنو یخرجھم من الظلمات الیٰ النور... خالدون.** تک۔ اسکا ترجمہ یہ ہے اللہ دوست ان لوگوں کا جو ایمان لائے اللہ پر' اسکے رسولوں پر اور اسکے کلام پر' ان کو نکالتا ہے شرک' کفر' نفاق اور شک کی تاریکی سے نکال کر اسلام' ایمان' اخلاص' اور یقین کی روشنی کی طرف لے جاتا ہے. اور جو لوگ کافر ہیں انکے دوست طاغوت ہیں کہ جن کا نام شیطان ہے یعنی بہت نافرمانی کرنیوالا. وہ انکو اسلام 'ایمان' اخلاص' اور یقین کی روشنی سے نکال کر شرک' کفر' نفاق' اور شک کی تاریکی کی طرف لیجاتے ہیں یہ لوگ دوزخ والے ہیں اور یہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ داخل رہیں گے. تفسیر مہدی مراد اللہ جو اللہ کی تعلیم سے تھی اور لکھی ہوتی نہیں تھی بہت ہی ادب سے اس نے سننا شروع کیا. حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا نزدیک آ! وہ نزدیک ہوا آپؑ نے فرمایا اور نزدیک آ وہ اور نزدیک آیا لیکن اسکے دل میں آنحضرتؑ کے دیدار کی اور آپؑ کی دعوت کی ہیبت پیدا ہو چکی تھی. نزدیک آ کر اس نے کہا کہ سنا جاتا ہے کہ آپؑ مہدی کہلاتے ہو. اگر لغوی ہے تو ٹھیک ہے اور اگر اصطلاحی ہے تو حجت اور دلیل چاہئے. آپؑ نے فرمایا. کہ حجت اور برہان دکھلانا خدا کا کام ہے. بندہ کا کام تبلیغ ہے. یہ کہکر آپؑ جو نصیحت کر رہے تھے اسی کی طرف پھر آ گئے. اس نے پھر اسی بات کی تکرار کی' آپؑ نے وہی جواب دیا. پھر اس نے کہا کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ علاماتِ مہدیؑ میں سے یہ ہے کہ اس پر تلوار کارگر نہ ہوگی. آگ نہ جلائے گی. اور پانی نہ ڈبائے گا. آپؑ نے فرمایا تلوار کا کام کاٹنا' آگ کا کام جلانا' اور پانی کا کام غرق کرنا ہے. لیکن حدیث کے معنی یہ ہیں کہ مہدیؑ پر کوئی قادر نہ ہوگا. اسکے بعد اس نے حبشی کی طرف اشارہ کیا. وہ اسی وقت تلوار کھینچ کر ہاتھ اٹھایا تا کہ آپؑ پر وار کرے. خدا کی قدرت سے اس کا ہاتھ اسی طرح ہوا میں معلق ہو گیا. آنحضرتؑ پر وار کر نہ سکا. اور آنحضرتؑ جس طرح وعظ اور نصیحت میں تھے اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی. پس اس شخص نے تلوار پھینک کر رخسار زمین پر رکھدیا اسکے بعد بڑے بڑے علماء میں مولانا نور کوزہ گر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر مہدی موعودؑ آنا ہے تو یہی ذات ہے ورنہ مہدیؑ نہیں آئے گا. میر ذوالنون اور اکثر علماءِ میر ذوالنون جو مجلس میں تھے آپؑ کی ذات پیغمبر صفات پر ایمان لائے. اسکے بعد اکثر لوگ آپؑ کے مطیع ہو کر از روئے تحقیق تصدیق سے مشرف ہو گئے. رسم و عادات' و بدعت کو چھوڑ کر آپؑ کے فرمودات پر منقاد ہو گئے. حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حق کی تاثیر پہلے دن کے چاند کی طرح ہے کہ ہر روز زیادہ ہو کر کمال تک پہنچتا ہے اور باطل کی مثال

چودھویں کے چاند کی طرح ہے کہ ہر روز گھٹتا ہوا گم ہو جاتا ہے. جیسا کہ فرمایا اللہ نے **وھو الذی ارسل رسول بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ الآیۃ.** حاصل یہ ہے کہ میر ذوالنون در فنون نے ذاتِ پیغمبر صفات کی کل حقیقت بادشاہ مرزا حسین کو معلوم کر دی جو کہ امیر کامل و فاضل تھے. اس وقت وہ بادشاہ شہر ہریو میں تھا. بادشاہ نے حکم دیا کہ ثبوت مہدیت پر جو کچھ دلیل اور حجت چاہئے اسکی تحقیق کی جائے. آخر کار خراساں کے تمام علماء نے کتبِ اصول سے تفاسیر اور احادیث اور دیگر تصانیفِ بزرگان سے تین چار علمی سوالات کہ جن پر اثباتِ مہدیت کا مدار ہو سکتا ہے نکال کر چار زبردست منصف مزاج علماء کامل اور عامل کے وفد کو جن میں ملاں علی فیاض، ملاں علی شیروانی، ملاں محمد شیروانی، ملاں درویش ہروی تھے . پانصد سواروں اور خزانہ کے ساتھ سالارِ وفد ملا علی کو بنا کر روانہ کیا گیا. یہ وفد جب نزدیک پہنچا میر ذوالنون اور اس مقام کے تمام بڑے علماء نے آگے بڑھ کر امام علیہ السلام کا استقبال کیا. اس وقت خاتم ولایتؑ اس آیت کا بیان کر رہے تھے۔ **لقد ذرانا لجھنم کثیراً من الجن والانس لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لایبصرون بھا ولھم اٰذان لا یسمعون بھا اولٰک کا لا نعام بل ھم اضل اولٰیک ھم الغافلون** ۔ بیان سننے کے بعد ملاں درویش نے عرض کیا کہ علم و معرفت کے باوجود ہم آپؑ کے سامنے انعام کے مانند ہیں. اب ہم کو حق تعالیٰ آپ کے صدقے سے صفاتِ انعام سے باہر لایا. القصّہ ملاں علی فیاض نے آنحضرتؑ کے سامنے عرض کیا کہ آپؑ کی ذات مبارک کے صدقے سے تمام اشکالات حل ہو چکے ہیں. لیکن اگر اجازت ہو تو چار سوالات ہیں. آپؑ نے اجازت دی سوال (۱):۔ حضورؑ آپ مہدی موعود کس دلیل سے کہلاتے ہیں. (س۔ع)۔

جواب اس سوال کا دینا ہمن کو + دھریں موعود کا دعویٰ کہاں سو۔

یوسن بولیا خلیفہ وہ خدا کا + کرے نا نطق جو اپنے ہوا کا

جواب دیا کہ بندہ نہیں کہلاتا فرمانِ حق تعالیٰ تاکید کے ساتھ ہو رہا ہے جس کی بناء پر بندہ نے کہلایا ہے کہ

یو بندہ دھرے نہ کچھ خدا باج + کرے دعوی خدا کے حکم سو آج

علماءِ مذکور نے جواب کو صحیح سمجھا اور کہا کہ نبیؐ اور مہدیؑ **وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ**۔ خدا کے فرمان کے سوائے کوئی بات نہیں کرینگے.

سوال (۲)۔ چار مذہبوں میں آپؑ کس مذہب کے مقید ہیں۔ جواب دیا کہ ہم کسی مذہب کے مقید نہیں ہیں ہمارا مذہب مذہبِ مصطفیٰ واتباع کتابِ خدائے تعالیٰ

آپؑ نے فرمایا شریعت میں تابع محمد رسول اللہؐ اور حقیقت میں تابع بامر اللہ

اماماں چار ہیں گر صاحبِ ارشاد ہیں + و لے ہر چار صاحبِ اجتھاد ہیں۔

ہے انکے شان میں اقرار امت + کہ آں یتخطی ویصیب کا آیت۔

ولے مہدی میرا ہے شان عالی + کہ وہ صاحبِ فرمانِ عالی۔

جو ہے یقفو اثری اسکا شاہد + ولا یتخطی ہے جسکے حق میں وارد۔

سوال (۳) ۔حضور کس تفسیر سے بیان کرتے ہیں. جواب فرمایا کہ میں کبھی کسی تفسیر کا مطالعہ نہیں کرتا۔ بیان کے وقت جو آیت بے واسطہ سامنے آتی ہے اوراس آیت کے بیان کی تعلیم ہوجاتی ہے امر اللہ مراد اللہ کہا جاتا ہے. مضا وحال تصنیف و تفاسیر + موافق جيی دہری بندي سون تقریر

صحیح ہي وبیچ تسطیر سراسر + وگرنہ ھیے غلط سب دفتر ابتر

یو بندي کیے بیان سیتے موافق + ہواوي سو صحیح ہي وبیچ الحق

وگرنہ سگل تقریر رہي + غلط ہي گرچہ قولِ معتبر ہي

ہوي تسری گہر سون جب سرافراز + بچاري جي گہر تہاراز کا راز

فاما علمِ مہدیؑ ہوي خدا سون + بیان اسکا دہري عظمت خطا سون

حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ ہر تفسیر اوراس کا جز جو اس بندہ کے بیان کے موافق ہوگا وہ صحیح ہے ورنہ غلط ہے۔ میں اللہ کے حکم سے مراد اللہ بیان کرتا ہوں۔

کرین موعود اس معدن سے تحصیل + کہ جس معدن سے لیو درس جبرئیل

اول کر علم ذات حق سون واصل + ہوي جانب رسول اللہ کے نازل

ضرور اوس سون ہوا معلوم ہمکون + اچھي مہدی کا دعوي امر حق سون

پچھي لاچار ہوي جو کچھ موافق + بیان سیتے اوس حضرتکے موافق

صحیح القول ہے اور وبیچ ھے راست + وگرنہ جملہ ھیں اقوال ناراست

سوال چہارم ۔اس دار میں خدا تعالی کی رویت کے جواز پر آپ کیا دلیل رکھتے ہیں۔آپ نے جواب دیا

جو او آیات قرآن ہور عبارت + دھرین جو رویت اللہ پر بشارت

جو لاتدرک کي آیۃً معانی + کیا حل ھور جواب لن ترانی

ثبوت منع کي دو قسم ظاہر + جوھي اثبات پر رویت کیے دایر

غرض یوھي کہ ازروي شریعت + کیا دو وار میں اثباتِ رویت

کھا اس وجہ سون روشن دلایل + ہوي اثبات پر ھر چہار قایلی

ادک ھوني تجلي فیض موعود + ھوي اشکال کي ظلمات نابود

تجلي شارق معنے سون پاکر + رکھي کر صدر کون جون بدرِانور

کہ میرانجی کھي سوسب رواھي + ولیکن کون اوسکا گواہ ھیے

حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ قاضی کتنے گواہ طلب کرتا ہے. ملاں نے کہا دو گواہ معتبر.حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ ایک گواہ بندہ اور دوسرا گواہ محمد رسول اللہؐ جو سیدھے مونڈھے کی جانب کھڑے ہوئے ہیں میاں شاہ برہان الدین نے اپنی تصنیف میں لکھا ہے حضرت میراں نے فرمایا کہ ہرشئی کا ثبوت دو گواہ سے ملتا ہے۔محمد رسول اللہ اور ابراھیم خلیل اللہ اپنے سیدھے اور بائیں جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حاضر ہیں.اوراس باب میں شاہد ہیں جو کچھ پوچھنا ہے ان سے پوچھ لو.ملاں علی نے کہا واللہ' باللہ' تاللہ ایک گواہ بس ہے تین مرتبہ ایسا کہ کر تصدیق کی اور تلقین پائی.

اسلئے کہ انہوں نے امام علیہ السلام سے ملاقات سے قبل ہی ان سوالات کے جوابات کو تشخص کرلیا تھا کہ اگران سوالات کے جوابات اس کے سواء دیں گے تو مہدی موعود نہ ہوں گے اسلئے کہ علماء کے نزدیک یہ بات تھی کہ موعود کا دعویٰ ازخود نہ ہوگا بلکہ فرمانِ خدائے تعالیٰ سے ہوگا.دوسرا یہ کہ وہ کسی مذہب پر مقید نہ ہوگا.اسلئے کہ وہ خود صاحبِ مذہب ہوگا. تیسرا یہ کہ تفسیرِ کلام اللہ خدا کے حکم سے کریگا نہ کہ برحکم کلام مجتہداں کہ جس میں خطا اور صواب واقع ہوتا ہے.چوتھی بات یہ کہ دارِ دنیا میں رویت اللہ کے ثبوت کا بیان مہدی موعودؑ کا خاصہ ہے.جب علماء مذکور' حضرت کے ارشاد پر اٹھ گئے تو وہاں ایک عالم نے کہا کہ آپؑ سے حضرت محمد رسول اللہؐ کے بارے میں کچھ پوچھ لیتے تو اچھا تھا.ملاں علی فیاض نے کہا کہ مقلد کو مخبرِ صادق کا سخن دلیلِ قطعی ہے.اگرہم اس مرتبہ پر ہوتے تو پوچھنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی.اسی وقت مراد کو پہنچ جاتے.خدا کا شکر بجالائے کہ انہوں نے استفسار نہیں کیا محمد رسول اللہؐ وابراہیم خلیل اللہ حاضر تھے بمقام لطیف اللطف عالم ارواح میں ہیں ہم کو معلوم نہیں کہ پوچھنے کے بعد کیا جواب ملتا.اورہم کیا سمجھتے.چاروں علماء کبار صدق واخلاص کے ساتھ داخل مہاجرین حضرت امام علیہ السلام ہوگئے.اور ہر چار سوال وجواب کا مضمون لکھ کر بھیجا اور کہلایا کہ اگر تم ذاتِ پیغمبر صفات بعد رسول اللہ ﷺ کو اور تابعِ تام آنحضرتؐ کہ جن کا ایک بال برابر شریعت کی خلاف ورزی نہ ہوتی ہو کو دیکھنا چاہتے ہو تو اس ذاتِ گرامی صفات کو دیکھ لو.حضرت میراںؑ نے ملاں علی سے فرمایا بادشاہ کے پاس جاؤ اور تم کو جو کچھ حق معلوم ہوا ہو اس کا اظہار اس پر کرو.پس ملاں علی بادشاہ حسین کے پاس جاکر (حقیقت) معلوم کرتے ہوئے کہا میں نے تیس سال علم کی تحصیل کی اور ایک گھنٹہ حضرت سید محمدؑ کی خدمت رہا خدائے تعالیٰ نے مجھے معلوم کردیا کہ آپ کی صحبت فرض ہے.میں ان کے پاس جارہا ہوں.پس بادشاہ حسین مرزا نے ملاں علی سے کہا کہ تم گواہ رہو کہ میں نے سید محمدؑ کی تصدیق کی ہے کہ آپ کی ذات ہی مہدی موعودؑ ہے.حق ہے.اور آپ کا انکار کفر ہے.انشاءاللہ حضرت کے پاس

خود بھی حاضر ہوں گا. پس بادشاہ مذکور نے اپنے گھر سے نکل کر حضرت کی خدمت میں روانہ ہوا. چند منزل گیا تھا کہ اجل آئی اور رحمت حق کو پہنچ گیا. کہتے ہیں کہ فرشتوں نے سلطان کا جنازہ آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا برائے نمازِ جنازہ۔ پس مہاجرین نے کہا کہ یہ جنازہ کس کا ہے. حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ جنازہ سلطان حسین کا ہے خدا کے حکم سے فرشتے لائے ہیں. ایک روز فرح میں علماء نے سوال کیا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر ابوبکرؓ کا ایمان تمام امت کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو ابوبکرؓ کا ایمان گراں تر ہوگا. اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکرؓ کا ایمان تمام امت کے ایمان پر فاضل تر ہے. آپ نے فرمایا ایمان مصطفیٰؐ گراں تر ہے یا ایمان ابوبکرؓ علماء نے کہا کہ ایمانِ مصطفیٰؐ گراں ہے پس آپ نے فرمایا کہ ہمارا ایمان محمد مصطفیٰؐ کا ایمان ہے. علماء نے کہا کہ آپ آنحضرتؐ کی امت میں ہیں. پس کسطرح آپ کا ایمان محمد مصطفیٰؐ کا ایمان ہوگا. فرمایا کہ میں اس امت میں اسطرح داخل ہوں جسطرح کہ آنحضرتؐ اس امت میں داخل ہیں. جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وما کان معذ بھم وانت فیھم** ایک روز فرح میں جنات کا لشکر گذرتے ہوئے نمازِ عصر و مغرب کے درمیان امام علیہ السلام سے بیانِ قرآن کھڑے ہوکر سنا تو آکر ملاقات کی اور تصدیق سے مشرف ہوئے اور اپنی قوم کو تلقین پہنچائے. اسکے بعد بہت سے جنات آکر تصدیق کئے. ایک روز ایک عالم نے امامؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے بعض خادم نماز کے احکام نہیں جانتے. اس پر مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ وہ سیکھیں. آپ نے بہت تاکید کی. چند دنوں کے بعد کہا کہ تمہارے بعض لوگ نماز ادا کرنا نہیں جانتے. آپ نے فرمایا کہ ایسی نماز تو تم پڑھو. یعنی ترک دنیا، طلبِ خدا، عزلت از خلق وتوکل، تسلیم، اختیار فقر و فاقہ و صبر و قناعت کے ساتھ. پھر فرمایا کہ ضروری علم چاہئے تا کہ نماز و روزہ اور ان جیسے دوسرے افعال صحیح ہوں. پھر فرمایا معنی کو سمجھنے کیلئے نورِ ایمان بس ہے. ایک روز فرح میں حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ کے ہاتھ میں کتاب دیکھکر فرمایا کہ یہ کیا ہے. عرض کیا کہ یہ میزان ہے. فرمایا مت پڑھو. چند دن کے بعد پھر دیکھا منع کیا. اسکے بعد میاں نظامؓ نے یہ خیال بالکل اپنے دل سے نکال دیا. ایک مدت کے بعد حضرت میراںؑ نے فرمایا میاں نظام کچھ علم پڑھو. فرمایا کہ اللہ کی طرف سے سوائے امی کے کسی کو علمِ لدنی عطا نہیں ہوتا. امّی اصلی ہو یا امّی جعلی بندہ کو اس سے پہلے علمِ ظاہری تھا. اس علم کو فراموش کروا دیا گیا. اسکے بعد علم لدنی روزی ہوا. پھر فرمایا کہ امی کا تختہ صاف ہے جو کچھ سنتا ہے دل نشین ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ھو الذی بعث فی الامئین رسولاً منھم الآیۃ.** نیز نقل ہے کہ ایک روز فرح میں بندگی ملک معروفؓ نے صحابی کرام بندگی میاں نظامؓ غالب کو فرمایا علم سے کچھ پڑھتے ہو. کہا اگر کچھ صحبت ہو تو شغل (ذکر) کے بعد تھوڑا تھوڑا دیکھ لیتا ہوں میاں نظام نے کہا خوب ہوگا. ملک معروف نے کہا کہ میں جو کچھ کرتا ہوں میراںؑ کی اجازت کے بغیر نہیں کرتا. آؤ تا کہ ہم اجازت حاصل کریں ہر دو صحابہ کرام اس نیت سے میراںؑ

کی خدمت میں آئے جب حضرت کے سامنے ہوئے تو حضرت نے بغیر پوچھے یہ رباعی اپنی زبانِ مبارک سے پڑھی.

''علم بطلب کہ باتو ماند

آندم کہ تراز تو رہاند

تا آں فریضہ رانخوانی

تحقیقِ صفات حق ندانی''

فرمایا کہ بندہ جو کچھ کہتا ہے اس پر عمل کروتا کہ بینا ہوجاؤ۔ایک روز فرح میں میراں علیہ السلام صحراء کی طرف ندی کے کنارے روانہ ہوئے طہارت کیلئے گئے تھے .میاں سلام اللہؓ ساتھ تھے عرض کیا کہ علماء کہتے ہیں کہ علامتِ مہدی یہ ہے کہ جہاں ان کا گذر ہوگا پہاڑ سونا ہوجائیں گے .اور زمین کے خزانے جوش کھا کر باہر آجائیں گے اور لوگوں کو بخش دیں گے .امام علیہ السلام طہارت سے فارغ ہوکر واپس ہوئے تو فرمایا کہ دیکھو کیا دیکھتے ہیں کہ تمام پہاڑ سونا ہوگئے ہیں .اور ریتی جوہر ہوگئی ہے .آنحضرتؑ نے فرمایا بھائیوں کو خبر کردو کہ جس کو مال درکار ہے وہ لے لے .میاں سید سلام اللہؓ نے کہا مجھے درکار نہیں اگر فرمائیں تو علامتِ مہدیؑ بتانے کی غرض سے بھائیوں سے کہوں گا فرمایا ایک دومشت لے لو .میاں سید سلام اللہؓ نے مٹھی بھر کرلیا اپنے دامن میں باندھ لیا.اور تمام مردوں اور عورتوں کو دکھا کر فرمایا حضرت میراںؑ نے کہا کہ جس کسی کو مال درکار ہے وہ جائے اور لے لے .تمام لوگوں نے مردوں اور عورتوں نے بیک زبان کہا کہ ہم کو خدا کی ذات کے بغیر کچھ نہیں چاہئے ۔حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ جو طالبِ مال ہوگا وہ خدا تک نہیں پہنچے گا اور جو طالبِ خدا ہوگا وہ مال نہیں چاہے گا .پس مہدیؑ زمیں سے مال نکال کر کس کو دے گا .علماء اس حدیث کی اصل ماہیت سے محروم ہیں .مال کو زمین سے باہر نکال کردینا اور بے راہ کرنا دجال کی صفت ہے .اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ ولایتِ مقیدہ محمدی کو آشکارا کریگا .اور معنیٔ قرآن جو حضرت رسول اللہ کے حضور نہ سنے ہونگے بیان کرے گا .اور بے گمان فتوح کو تقسیم کریگا .تاکہ طالبان خدا اس سے مدد پائیں .ایک روز میاں سید سلام اللہؓ نے فرح سے میاں سید محمودؓ (ثانی مہدی) کو خط لکھا کہ یہاں تمہارے والد کے صدقے سے انبیاء اور اولوالعزم پیغمبروں کے مقامات عطا ہورہے ہیں .اور تم لائق فائق اور قابل وسزا وار ہو ہزار افسوس کہ تم یہاں حاضر نہیں ہو .اتفاق سے حضرت میراںؑ نے دیکھا کہ کیا لکھتے ہو۔کہا کہ ایک خط ہے میرانسید محمودؓ کے نام .جب آپ نے خط لیکر دیکھا اور ناپسندیدگی کے ساتھ فرمایا کہ ہمارے گھر اور میراث کا مالک وہی ہے .ان کو اسطرح نہیں لکھنا چاہئے .حضرت میراںؑ نے سر کو جنبش دیکر فرمایا کہ دوسرا خط اس مضمون کا لکھو کہ شہر ٹھٹھہ میں میرانسید محمودؓ ہیں اور چاپانیر میں سید محمدؐ ہیں اسکی تین مرتبہ تکرار فرمائی .پس میانسید سلام اللہ نے فرمایا کہ سیدن کسطرح میراں ہونگے خوندکار مہدی موعود میراں ہیں .میراںؑ نے فرمایا میاں سید سلام اللہ اگرچہ بندہ میراں ہے تا اول میراںؑ

میراں سید محمودؓ ہیں پھر زبانِ حقیقت بیان سے لکھوایا کہ ظاہری دوری کے سبب کچھ دغدغہ نہیں. اسلئے کہ تم مجھ سے دور نہیں ہو اور میں تم سے دور نہیں ہوں. جس جگہ تم ہیں وہیں میں ہوں، جس جگہ میں ہوں وہیں تم ہو. اور کسی حال میں بندہ تم سے جدا نہیں. کچھ دغدغہ نہیں. اور کچھ رنج نہ کرو. کیونکہ جس جگہ میں ہوں وہاں تم ہو اور جس جگہ تم ہو وہاں میں ہوں.

القصہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور بندگی میاں شاہ نعمتؓ حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس سے کچھ مدت تک کیلئے گجرات پہنچے. اور پیراں پٹن میں باڑی والوں کے باغ میں قیام پذیر ہوئے. جب برگزیدۂ الٰہی جماعت یعنی وزرائے باڑی وال نے ملاقات کرنے کے بعد اپنے گھر آنے کی دعوت دی کہ یہاں آیئے. تو بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ تم سے ملاقات کرنے کیلئے نہیں آیا ہے. مجھ کو مہدی علیہ السلام نے کارِ خدا کے لئے بھیجا ہے. انہوں نے کہا خوب 'اسوقت تک جب کہ وہ کام ہو جائے کسی دوسری جگہ ٹھہرتے ہو تو ہم پر احسان فرما کر ہمارے پاس ہی قدم رنجہ فرمائیں. پس بندگی میاںؓ پیراں پٹن میں قیام پذیر ہوئے اور بندگی میاں شاہ نعمتؓ احمد آباد آئے اور قصبہء تاج پورہ میں احمد شاہ قدن کے دائرے میں قیام پذیر ہوئے وہاں اٹھارہ مہینے قیام فرما کر پھر مہدی موعودؑ کی طرف سفر کیا. حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے ذریعہ بعض خدماءِ خاتم ولایت نے حضرت امامؑ کی خدمت میں کچھ بھیجا تھا. اور کچھ لوگوں نے حضرت شاہ نعمتؓ کی خدمت کی تھی اور کچھ لوگ دنیا ترک کر کے حضرت کے ساتھ ہو گئے تھے تا کہ حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ سکیں. اسی زمانے میں بندگی میاں سید عطنؓ کی شادی ملک مبازر الملک کی صاحبزادی سے ہوئی. ملک مذکور کا قصہ مشہور اور معروف ہونے کے باوجود بندگی میاںؓ نے ان سے ملاقات نہیں کی اور وہاں سے کوچ کر گئے. بندگی میاںؓ کے ساتھ کچھ لوگ دنیا ترک کر کے امام علیہ السلام کی طرف جانے کی غرض سے متوجہ ہو چکے تھے. اور خدمتِ بندگی میاںؓ اور خدمتِ صاحبزالزماں ------------ خصوصاً راجے سون اور راجے مرادی کہ بادشاہِ گجرات کی بیٹیاں اور سلطان محمود بیگڑہ کی بہنیں تھیں. امامؑ کی تصدیق کر لی تھیں. بندگی میاںؓ کے ذریعہ چند جوڑے کپڑے، زرین سکے اور دو تلواریں روانہ کی تھیں. اور اس مقام پر بہت نقلیات ہیں. القصہ بندگی میاں سید محمودؓ چاپانیر میں سپاہ گری کے طور پر مشغول مع اللہ اور ماسوی اللہ سے مستغنی تھے. سلطان محمود بیگڑہ اس محبت کی بناء پر جو اسکو آپکی ذات سے تھی آپ جب بھی اجازت طلب کرتے، اجازت نہیں دیتا تھا۔

حضرت بندگی میاں سید محمودؓ سوئے ہوئے تھے کہ خواب میں دیکھا کہ ذاتِ محمد مصطفیٰؐ اور ذاتِ میراں جیؑ ہر دو ذات آئے ہوئے ہیں حضرت میرانسید محمود کے دل میں یہ خیال گذرا کہ ان دونوں میں ذاتِ مصطفیٰؐ کونسی ہے اور ذاتِ میرانجیؑ کون ہے معلوم نہیں ہوتا. اس وقت حضرت میرانجیؑ نے فرمایا بھائی سید محمودؓ اپنے دادا سے ملوا سکے بعد معلوم ہوا. ہر دو ذات محمدین علیہم السلام نے میرانسید محمود کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا کہ بھائی یہ تمہاری جگہ نہیں ہے. آ ؤ۔ بعد میں

بیدار ہوکر خود کو خواب گاہ سے دور گھر کے صحن میں کھڑا دیکھا. اپنی بیوی سے جن کا نام بی بی کد بانو تھا فرمایا کہ ہم کو حضرت مصطفیؐ اور حضرت میرانؑ نے ہاتھ پکڑ کر یہاں لایا ہے میں پھر گھر میں نہیں جاؤں گا اسی وقت روانہ ہوجانا ہے.

میرانسید محمودؓ کو قرضداروں اور سپاہیوں کی تنخواہوں کی بڑی فکر تھی. عصمت پناہ بی بی کد بانوؓ نے تین قسم کی سونے کے زیورات کو جس میں کوئی مکرر نہیں تھا. کوشش اور اصرار کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کردیا جسکو آپ نے خرچ کر کے دیگر تقاضوں سے آپ فارغ ہوئے. تو ڈیڑھ سیر سونا باقی رہ گیا تھا جس میں چاپانیر سے روانہ ہونے کی تیاری، سواری اور ایک دو منزل کا خرچ ہوسکا. القصہ میراں سید محمودؓ احمد آباد پہنچ کر وہاں سے پیراں پٹن ہوتے ہوئے رادھن پور پہنچے. اسی مقام پر میراں سید محمودؓ ترکِ دنیا کر کے میراں علیہ السلام کی صحبت کا عزم فرما کر راستہ کا خرچ نہ ہونے کی وجہ شہر مذکور میں اقامت پذیر تھے. اچانک میاں شاہ نعمتؓ سے آپ کی ملاقات ہوگئی تو آپ نے میاں نعمتؓ کے پاس کہلایا کہ آپ کے پاس میراں علیہ السلام کے نام کی فتوح ہے. اگر بندہ کو بطورِ قرض کے دیں تو بندہ راستے کا ساز وسامان لیکر آپ کے ساتھ ہوجائیگا. میاں نعمتؓ نے جواب دیا کہ بندہ کے پاس خرچ تھوڑا رہ گیا ہے اور میرانجی کے نام کی فتوح میں خیانت کس طرح کی جاسکتی ہے. بندہ امانت دار ہے. اس بناء پر حضرت بندگی میاں سید محمودؓ دلگیر ہوگئے. جب بندگی میاں سید خوندمیرؓ وہاں پہنچے تو آپؓ نے سنا کہ میراں سید محمودؓ اور میاں شاہ نعمتؓ دونوں یہاں آئے ہوئے ہیں. میاں سید خوندمیرؓ ملاقات کیلئے آئے لیکن میاں سید محمودؓ نے ملاقات کرنے انکار کردیا. اس کا سبب وہ دلی رنج تھا جو بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے جواب سے ملا تھا. جب عصر کا وقت ہوا تو نماز کے انتظار میں وقتِ آخر ہوگیا تو میراں سید محمودؓ نے کہلایا کہ تم اپنے لوگوں کے ساتھ اپنی نماز پڑھ لو میں اسی مقام پر نماز پڑھتا ہوں بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے جواب دیا کہ بندہ کی نماز خوندکار کے ساتھ ہی ہوگی . بالآخر بندگی میاںؓ اپنی چادر سے گوشہ کرتے ہوئے میرانسید محمودؓ کے گھر میں جا کر آپ سے ملاقات کی. ہر دو ذات باہر آکر کہے کہ نماز پڑھو۔ لوگوں نے کہا کہ آفتاب غروب ہوگیا. میاںؓ نے مغرب کی سمت دیکھ کر فرمایا کہ وہ آفتاب ہے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا حتیٰ کہ آفتاب باہر آگیا اور نمازِ عصر ادا کی گئی. جو کچھ فتوح کہ حق تعالیٰ نے بندگی میاں کو دیا تھا اسکو بندگی میانسید محمودؓ کے سامنے رکھدیا. اور جو فتوح حضرت میراںؑ کی تھی سامنے رکھکر فرمایا کہ گجرات میں مثل ہے تیرے باپ کا مال. اس تمام مال کو آپ کے سامنے کردیا کہ میراں جیؑ کی ذات سے یہیں ملاقات ہوگئی. یہاں سے لیجانے کی کوئی ضرورت نہیں. میراں سید محمودؓ بہت خوش حال ہوئے اور جتنی کی ضرورت تھی لیکر ایک جا ہوکر روانہ ہوئے. تمام راستہ بندگیمیاںؓ کی یہی روش تھی کہ منزل کرنے کی جگہ پر خود جلدی سے پہلے جاتے اسکو درست کرتے، خیمہ ڈالتے ، سامان رکھتے، پانی فراہم کرتے، زمین پر پانی کا چھڑکاؤ کرتے اور میرانسید محمودؓ کو وہاں اتارتے تھے. یہاں تک کہ حضرت میراںؑ تک پہنچے. بندگیمیاں سید محمودؓ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ اور بندگیمیاں شاہ نعمتؓ ایک گاڑی میں بیٹھکر روانہ

ہوئے تھے ایک روز بندگیمیاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ حضرت میراںؑ کی صحبت سے جدا رہنا جائز نہیں اگر کوئی احمد شاہ قدن جیسا ہوتو اس کیلئے روا ہے.اس لئے کہ وہ مہدی موعودؑ کا تمام مدعا اور روش رکھتا ہے.اور اس کے بیان میں بھی وہ اثر ہے کہ ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں.اور بیان میں لوگوں کا ایک جذبہ رہتا ہے کبھی کوئی آہ وزاری کرتا ہے اور کوئی بے قراری کرتا ہے.بندگی میاںؓ نے جواب دیا کہ ہمارے سر پر میران سید محمد مہدی موعودؑ جیسا مرشد خود موجود ہے حاضر ہے اور اسکی صحبت فرض ہے.اگر کوئی اسکی صحبت ترک کر کے جدا ہو کر بیانِ قرآن کرے وہ منافق ہے.اس منافق کا نام کیوں لیتے ہو جب دونوں درمیاں مناظرہ ہونے لگا تو بندگی میاںؓ نے فرمایا ہم اور تم حاکمِ زماںؑ کی خدمت میں جا رہے ہیں.جو کچھ حکم حاکمِ زماں دینگے وہی حق ہوگا.بحث کی ضرورت نہیں.احمد شاہ قدن کا قصہ یہ تھا کہ اسکی ملاقات اور تربیت احمد آباد میں حضرت میراںؑ سے ہوئی تھی.جب آپ وہاں سے روانہ ہوئے تو یہ بھی وہاں سے روانہ ہونے کا ارادہ کئے.حضرت خاتمِ ولایت کی عادت ہمیشہ ایسی تھی کہ جب آپ روانہ ہوتے اور آپ کے نئے ساتھی آپ کے ہمراہ ہونے لگتے تو آپؑ فرماتے کہ یہیں ٹھرو.اگر وہ ٹہر جاتے تو آپ ان کو چھوڑ کر چلے جاتے.اگر وہ عرض کرتے کہ آپ ہم کو ان قدموں سے جدا مت کی جئے تو آپ 'اخ' 'اخ' 'باخدا لوگوں کے ساتھ رہو تو خدائے تعالیٰ آسان کریگا کہتے.اسی طریقے پر حبیبِ ذوالجلال نے احمد شاہ قدن سے کہا کہ ٹہرو' اور اس شخص کو وداع کہدیا.وہ شخص حضرتؑ کی راہ اور روش دیکھا ہوا تھا.مرشدی کا دعویٰ' بیان' تربیت' اور تلقین کرنا شروع کر دیا.باوجود اسکے کہ ان کے ظاہری غلغلہ کے جو اسقدر ہو گیا تھا کہ انکی تعریف میں بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرمایا تھا کہ ایسے شخص کے لئے صحبت سے جدا ہونا روا ہے.یہ انکے منافق ہونے پر حجتِ قطعی ہے.اور منافق اسکو کہا جاتا ہے جسکے بارے میں مومنوں میں دو گروہ ہو جائیں.ایک اسکو منافق کہے اور دوسرا مخلص سمجھے 'جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ۔فما لکم فی المنافقین ۔الخ.جب فرح کے نزدیک پہنچے تو امام علیہ السلام کو خبر ہوئی کہ میرانسید محمودؓ میاں سید خوندمیرؓ میاں شاہ نعمتؓ میاں شیخ محمد کبیرؓ ایک کثیر جماعت کے ساتھ نزدیک آئے ہوئے ہیں.اس بناء پر امام الابرارؑ حسبِ حکمِ پروردگار خوشحال ہو کر یہی کلمات بار بار ادا فرما رہے تھے.ابھی کتنی دور ہیں' ابھی کتنی دور ہیں.صحابہؓ عرض کرتے کہ نزدیک آ گئے ہیں.پھر حضرتؑ اپنے گھر سے باہر تشریف لا کر خوشی سے یہی الفاظ کہتے تھے ابھی کتنی دور ہیں اور صحابہؓ کہتے کہ نزدیک آگئے ہیں اس بناء پر حرم محترم بی بی بونؓ نے عرض کیا کہ میرانجیؑ کے چہرے پر بہت خوشی دکھائی دیتی ہے.کیا مہدی موعودؑ کو بھی اپنے بیٹے کی آمد پر خوشی ہوتی ہے.آپؑ نے فرمایا جسکا پوت پوت ہو کر آئے اسکو خوشی کیوں کر نہ ہووے معنی یہی کہ کیوں خوشی نہ ہو کہ بیٹا' بیٹا ہو کر آ رہا ہے.اور اس بات کی خوشی ہے کہ ایسی ذاتیں آ رہی ہیں کہ ان کے سامنے کئی مہدی ہوں گے.بی بی بونؓ نے پوچھا کہ وہ لوگ کون ہیں.فرمایا برادرم سید محمودؓ و برادرم سید خوندمیرؓ.جب میرانسید محمودؓ دائرہ کے قریب ہو گئے تو حضرت میراں علیہ السلام پچاس' ساٹھ قدم استقبال

کر کے اپنے گلے سے لگالیا.قصہ مختصر یہ کہ جماعتِ کثیر آئی تھی اور حضرت میراںؑ سے ملاقات ہوئی تھی اسلئے آپؑ کو بہت خوشی ہوئی اور آپ نے میرانسید محمودؓ کو آغوش میں کرلیا.اسوقت میراں علیہ السلام نے یہ بیت پڑھی

بایدشکست از ہمہ عالم برائے یار۔ آرے برائے یار دو عالم تواں شکست

اور دونوں طرف سے بہت رونا ہوا.اسوقت بحضور خاتمِ ولایتؑ میرانسید محمودؓ نے عرض کیا کہ میرانجیؑ میں آپؑ کی خدمت میں کیوں نہ آتا کہ سید خوندمیرؓ نے میرے ساتھ بہت بھلائی کا سلوک کیا.حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ اسمیں کوئی تعجب نہیں وہ تمہارے بھائی ہیں.پھرعرض کیا کہ میرانجیؑ اگر راستے میں بھائی سید خوندمیرؓ نہ ہوتے تو بندہ درمیان میں تلف ہوجاتا.لیکن سید خوندمیرؓ نے میرے ساتھ بہت زیادہ بھلائی کی.اگر بھائی سید خوندمیرؓ اس سفر میں نہ ہوتے تو بندہ یہاں تک نہ پہنچتا.حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ اسمیں تعجب کی کیا بات ہے سید خوندمیرؓ تمہارے حقیقی بھائی ہیں.نقل ہے کہ اسوقت میرانسید محمودؓ نے بطریقِ مبہم سوال کیا کہ ایک شخص تصدیقِ مہدی کرتا ہے ظاہراً روشِ مہدیؑ پر ہے قرآن کا بیان کرتا ہے لیکن آنحضرت کی صحبت سے جدا ہے اسکا کیا حکم ہے؟ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا بھایا عصرو مغرب کے درمیان بیان کے وقت بندہ کو یاددلاؤ.القصہ جب میرانسید محمودؓ نے وقتِ مذکور پر بطریقِ مبہم حضور نور علی نور سے استفسار کیا تو میراںؑ نے فرمایا بھائی اس شخص کا نام لیکر واضح کر کے کہو میرانسید محمودؓ نے احمد شاہ قدن کے نام کو آشکارہ بیان کیا. آپؑ نے فرمایا. بھائی اسکا نام کیوں لیتے ہو.یعنی اس نام کو دور رکھو یہ قران کے بیان کا وقت ہے وہ سرِ منافق ہے.

الغرض حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا امانت ادا کرنا اور راستے کے خرچ کا حساب دینے کا قصہ۔۔۔

ان لوگوں پر جو طالبانِ خدا اور تارکِ دنیا ہوکر آئے تھے مشہور ہے.آپؑ نے فرمایا حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ سے کیا تم کو یہ مسلہء بھی یاد نہیں آیا کہ یہ تیرے باپ کا مال ہے.کیا تیرے باپ کا مال ہے.(ت).پھر دلگیر ہونا میاں مذکورؓ کا اور دلاسہ دینا میاںؑ مذکور کو اور فرمانا گجری زبان میں توں مجھ لوڑ،نہ لوڑ،سہاگن ہوں تجھ لوڑ،نہار یعنی تو مجھے چاہے نہ چاہے میں تجھے چاہتا ہوں..میرانسید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ کے آنے کے بعد صاحبِ زماں کی زبانِ درفشاں سے بیانِ قرآن کے وقت اسرار وحقائق بیان ہونے لگے تو اس پر بعض اصحاب نے آنحضرتؑ کی خدمت میں کہا کہ اس سے پہلے بھی آنحضرت کے بیان میں شریعت اور حدودِ طریقت کے باوجود سب حقیقت کا بیان ہوتا تھا جسطرح اس زمانے میں ہورہا ہے لیکن اس سے پہلے کم تر تھا.حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں کیوں کر نہ ہوگا کہ اس بیان کے حاملین آگئے ہیں.اب کسکے واسطے اٹھا کر رکھا جائے..ایک دن فرح میں امام علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے آپؑ کا رنگِ مبارک متغیر ہوگیا اور آپ بہت ضعیف دکھائی دینے لگے.ایک ساعت کے بعد پھر آپؑ کا حال خوشحالی سے مبدل ہوگیا اور قوت میں آگئے.اس بارے میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت امام علیہ السلام سے استفسار کیا کہ میرانجیؑ

یہ کیا احوال تھے. فرمایا کہ اولین اور آخرین کے ارواح حاضر کئے گئے تھے. حق تعالیٰ کی جانب سے فرمان ہوا' اے سید محمدؒ ان سب ارواح کی پیشوائی قبول کر. بندہ نے اپنے آپ پر نظر کی اور کہا خداوندا بندہ کی کیا طاقت وہ قدرت کہ ان کی پیشوائی کروں. پھر خدا کے فضل اور عنایت پر نظر ڈالی جو مجھ میں تھی اور کہا خداوند تیرے فضل اور تیری عنایت سے پیشوائی کو میں نے قبول کیا اور اگر اسی طرح کئی سو ہزار ہوں گے تب بھی میں قبول کروں گا تیرے فضل سے. نیز نقل ہے کہ حضرت خاتمِ ولایت نے فرمایا کہ بندہ کو جمیع انبیاء و اولیاء کے مراتب اور جملہ بندوں کے مقامات اسطرح بتلائے گئے ہیں جسطرح کہ کوئی شخص ایک چیز اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے اور ہر طرف سے اسکو گھماتا پھراتا ہے تاکہ اسکو خوب پہچانے چنانچہ پھراتا ہے تاکہ اسکا کھرا پن اور کھوٹا پن اور چاندی سونا معلوم ہو سکے.. نقل ہے کہ ایک وقت حضور پر نور امام البر والبحر کے سامنے فضائل صدیقِ اکبرؓ اور فضل حیدرؓ کا ذکر ہوا اس بناء پر آپؑ نے فرمایا۔۔۔۔ اور حضرت علیؓ و معاویہؓ کے مقابلہ کے ذکر میں حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ حق علی کی طرف تھا اور معاویہؓ اجتہاد میں خطاء کر گئے. اس بناء پر فرمایا حکمِ صحابہء رسول اللہ ﷺ کہ مبشر تھے جانبین کیلئے حکمِ نجات ہے لیکن آئندہ آنے والے حضرت علیؓ کے طرفدار جو ہونگے وہ ناجی ہیں اور جو معاویہؓ کے طرفدار ہالک۔ حضرت خاتمِ ولایتؑ سے شرع کے باب میں کوئی نسخہ فرعی پوچھا جواب دیا کہ بندہ سے وہ چیز پوچھو کہ بندہ کو حق تعالیٰ خاص کر جس کے واسطے پیدا فرمایا ہے۔ اگر مقصودِ مسئلہ فرعیات ہے تو مجتہدوں و مفسروں کے کلام پر نظر کرو کہ وہ کیا خوب کہتے ہیں حضرت امامؑ نے فرمایا کہ چار مذاہب کے اصحاب کے درمیان امام اعظمؒ ستودہ ہیں اور امام اعظمؒ کامل تھے اور امام کا ایمان کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ اسی وجہ سے **الایمان لا یزید ولا ینقص** فرمایا تھا۔ نیز انکی واصلیت کے بارے میں گواہی دی۔ جان لو کہ احکام امامؑ 'امام اعظمؒ کے عملیات اور اعتقادات کے موافق آتے ہیں نیز امام شافعیؒ کی تعریف کئے ہیں اور بعض عمل امام شافعیؒ کے عمل پر کئے ہیں۔ عمل کیا ہے ۔نقل ہے خلیفۃ اللّٰہ سے تمام اولیاء اللہ کے بارے میں. ایک روز فرمایا کہ ہمارے بھائی جو ہم کے پیشتر تھے بہت کوشش اور بیشمار محنت کئے خدا کو حاصل کیا تھا۔ اور دھنگے اور مشتی کر کے اس عالم سے ایمان لے گئے تھے اگر وہ ہمارے زمانے میں ہوتے تو ہماری قدر جانتے ۔اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم نے ہمیں مفت پایا۔ باوجود صحابہ کی مشقت کے آنحضرتؐ نے اسطرح فرمایا۔ کیونکہ ہر نعمت کا پانا مشقت سے ہے۔ نعمتِ فیضِ ولایتِ محمدی کہ اسکے عوض میں اگر ہزار ہزار بار جان نثار کی جائے اور ہزار ہزار مشقت عمل کیا جائے اور ایک ذرہ فیضِ ختمِ ولایتِ محمدیؐ روزی ہو تو بھی مفت میں پانا ہوا۔ نقل ہے میراںؑ نے کہا بھائیوں نے کیوں نزدیک کا راستہ چھوڑ کر گردش کا راستہ گئے اور مقصود کو پا گئے ۔صحابہ نے پوچھا کہ میراں جیؑ 'نزدیک کا راستہ کونسا ہے اور گردش کا راستہ کونسا ہے ۔فرمایا پس کیو خدا کی راہ میں شرعِ محمدی کے موافق بے اختیار نہیں ہو گئے کہ نزدیک کا راستہ ہے اور کس لئے اپنے اختیار سے تمام عمر کے روزے 'ترکِ مباحات اور سالہا سال

کنوئیں میں الٹے لٹکنا کہ ان امور کو خدا تعالیٰ نے نہیں فرمایا ان لوگوں نے اپنے اختیار سے اس گردش کے راستہ کو اختیار کیا تھا۔ پس کس لئے بے اختیار نہیں ہوگئے۔ روزہ بارہ سال کا مقرر کر کے رکھے ہیں۔ پس کیوں تمام عمر کا روزہ نہیں۔ کہ جو **من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ** کے مصداق ہے۔ ایک سائل نے سوال کیا کہ میرانجیؒ سلطان بایزیدؒ کی نقل ہے کہ بایزید نے بارہ سال تک بایزید کو ڈھونڈا نہیں پایا۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اچھا غور کرو کہ ڈھونڈنے والا کون تھا۔ اگر ڈھونڈنے والا درمیان سے اٹھا جاتا تو بہتر تھا۔ ایک سائل نے حبیب ذوالجلال سے دنیا میں دیدارِ خدا کے بارے میں سوال کیا .جواب دیا کہ دارِ دنیا میں جائز ہے۔ سائل مذکور نے جواب دیا کہ علماء اہلِ سنت والجماعت دارِ آخرت میں جائز رکھتے ہیں۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کوئی جائز بھی رکھتے ہیں؟ کہا ہاں بعض صوفی لوگ یعنی اولیاء اللہ جائز رکھتے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ اچھا۔ ہم دیکھنے والوں کا مذہب اختیار کرتے ہیں .اور تم نابیناؤں کی طرف ہوجاؤ .اور روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خوب تم ان لوگوں کی طرف ہوجاؤ جو جائز نہیں رکھتے۔ اور ہم صوفیاء کی جماعت ہوتے ہیں۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت میرانؑ فراہ میں اصحاب کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت شہنشاہؑ نے خدا کے حکم سے آگے پیچھے نظر ڈال کر فرمایا تم بھی برے نہیں ہو تم بھی میرے نہیں ہو۔ اس جماعت میں داخل ہو۔ تھوڑی دیر اور صحابہ کے پوچھنے پر آپؑ نے فرمایا کہ ہفت سلطان کی ارواح حاضر ہوئی تھیں اور یہ آرزو کرتے تھے کہ کاش ہم میاں سید محمد خاتمِ ولایتؑ کے زمانہ میں ہوتے تاکہ فیضِ ولایتِ مقیدہ سے مستفیض ہوتے اسی بناء پر جواب دیا کہ تم بھی برے نہیں ہو .اس گروہ میں داخل ہو ہفت سلطان کے .نام سلطان ابراھیم ادھمؒ سلطان شبلیؒ سلطان عبدالقادر گیلانیؒ ' سلطان سنجر ماضی ' سلطان عبدالخالق نجد والی' سلطان ابوسعید ابوالخیرؒ۔ ایک روز آنحضرتؑ کے حضور میں یہ بات ہوئی کہ عین القضاۃ مردے کو قم باذنی کہہ کر زندہ کرتے تھے اور عیسیٰ روح اللہ قم باذنِ اللہ کہہ کر زندہ فرماتے تھے سائل کا مقصود یہ تھا کہ اولیاء اللہ اس حد تک تصرف کرتے ہیں .حضرت میران علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا کہ بے چارگان کوتاہ نظر اور درماندگان کم جز اس جگہ کہ باذن اللہ کہنا چاہئے . باذنی کہنے کی کیا ضرورت ہے .پھر فرمایا کہ وجودِ عیسیٰ ذاتِ معبود میں تمام فانی ہوگیا تھا اس وجہ سے اپنی طرف نسبت نہیں کی .اور عین القضاۃ کے وجود میں ہستی باقی تھی اس سبب سے اپنی طرف منسوب کیا .اس معنی سے افضل نہیں کہا جاسکتا .نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے شیخ محی الدین ابن عربی کے بارے میں بشارت دی کہ ابنِ عربی جو کچھ لکھتے ہیں پہلے لوحِ محفوظ دیکھکر پھر قلم تر کرتے ہیں نیز نقل ہے کہ ایک شخص نے امام علیہ السلام کے سامنے ابن عربی کی حکایت کی کہ ابنِ عربی فرعون کو **فالیوم ینجیکم ربی وربک** کی آیت سے حکمِ نجات دیتے ہیں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ابنِ عربی کا دوپہر کے وقت دوزخ پر سے گذر ہوا .فرعون اور اسکے لوگوں کو وہاں نہیں پائے . پس اجتھاد میں غلطی کر گئے .فرعون اور اسکے لوگوں کو صبح اور شام کے وقت دوزخ میں ڈالا جاتا ہے اور آخرت میں خلود اذن

ہوگی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے النار یعرضون علیھا غدوا وعشیاً الآیۃ .نیز فرمایا کہ کیا ہوگیا ابنِ عربی کو کہ فرعون کو ناجی بیان کردیا کیوں اس آیت پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں اسطرح فرما چکا ہے فاخذ اللہ نکال الآخرۃ والاولیٰ یعنی پس پکڑا اللہ نے انکو عقوبت میں اِس جہاں میں اور اُس جہاں میں .نقل ہے کہ حضور پر نور امام البر والبحور میں عبدالقادر گیلانی کا ذکر ہوا کہ انہوں نے کہا کہ میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے .اور شیخ صنعانی کا ذکر بھی ہوا کہ انہوں نے کہا کہ میں ان کا قدم اپنے کندھوں پر قبول نہیں کرتا .امامِ گروہ اولوا الالباب ملک وہاب کے حکم کے تحت کہنے والے نے فرمایا کہ ہاں عبدالقادر اسی طرح اپنے زمانے میں کامل اور صاحبِ زمان تھے شیخ صنعانی نے جب ان کے قدم قبول نہیں کیئے تو سور کے قدموں کو اپنے کندھوں پر اٹھایا .اور سور چرانے کا کام کیا .پھر فرمایا سید عبدالقادر گیلانی خود جنھوں نے اپنے کندھے پر تمام اولیاء اللہ کو اٹھایا .بہتر تھا کہ اسطرح فرماتے کہ اولیاء اللہ کے قدم میرے کندھے پر ہیں .نقل ہے کہ ایک شخص نے امام علیہ السلام کے سامنے منصور حلاج کے بارے میں سوال کیا کہ ان کو انا الحق کہنے کی بناء پر مارا گیا ہے .اور سولی پر چڑھایا گیا ہے یہ کیا ہے .فرمایا کہ ان پر ظلم ہوا .اور قاتلوں پر دیت نہیں .نیز نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اگر ہمارے لوگ پڑھیں تو مبتدی کو شیخ نور کی انیس الغرباء اور شیخ شمس الدین کی مرغوب القلوب پڑھنی چاہیئے اور منتھی کو زادالمسافرین اور نزہۃ الارواح .کلامِ ساداتِ حسینی پڑھنا چاہیئے .نیز نقل ہے کہ شیخ سعدیؒ کے بارے میں فرمایا گلستان اور بوستان میں عشق کے پندرہ پارے بیان کیئے ہیں .نیز نقل ہے کہ دیوانِ حافظ کے اس بیت الا یا ایھا الساقی ادر کائسا وناولھا.

کہ عشق آسان نمود اول وے افتادمشکلہا .کے جواب میں فرمایا کہ عشق مشکل نموداول وے افتادا سھلھا

نیز نقل ہے کہ ملا عبدالرحمٰن جامیؒ کے بارے میں فرمایا جب ان سے یہ بیت سنی جو جامی نے کہی تھی گفتم والسلام علی تابع الھدیٰ تو آپ نے جواب میں تین بار علیک السلام فرمایا .فرمایا بیچارہ جامی نے جو دیکھا کہا .نیز آنحضرت نے مولانا داؤد صاحب تصنیفِ کتاب کے بارے میں اسطرح فرمایا کہ ملاں کے دل کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں .جو کچھ لوحِ محفوظ پر دیکھتے تھے کہتے تھے .نیز نقل ہے حضور پیغمبر صفات تابع تام خاتم النبیؑ کے پاس یہ شرح ہوئی کہ چشتی یہ کہتے ہیں پیچھے کوئی چیز نہیں رکھنی چاہیئے .دیگ اور پیالہ اوندھا کردینا چاہیئے اور سہروردی کہتے ہیں کہ کمر میں ہمیانی باندھ کر درویشی کرنی چاہیئے .آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہر ایک خانوادہ کا مقصد خوب تھا .لیکن ہر دو قرار داد بخل اور اسراف تک لیجاتی ہے او راتباعِ رسولؐ اور متابعتِ قرآن سے محروم کرتی ہے . چنانچہ اللہ قرآن میں مومنوں کی صفات میں وعباد الرحمٰن کے ذیل میں فرماتا ہے والذین اذا انفقو لم یسر فو ولم یقترو او کان بین ذالک قواما .پھر فرمایا درویشی کا کمال تسلیم اور توکل میں ہے .یعنی بے اختیار ہو جاؤ .اقوال، افعال، احوال (اپنے) رسول اللہؐ سے ملے ہوں .اور موافقت کھاتے

ہوں.

پس جان اے مصدق کہ تمام اولیاء اپنی ہمت کے مطابق خاتم الانبیاء کی متابعت کی سعی کئے ہیں. اور اپنے حوصلے کے مطابق اپنے مراتب پائے ہیں. اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے کوئی چیز رسول اللہؐ کی مطابعت کے خلاف نہیں ہوئی. اسی لئے حضرت امامؑ کو تابعِ تام نبی علیہ السلام کہتے ہیں. نقل ہے کہ ایک روز آپ کے اصحاب میں سے ایک نماز با جماعت پڑھتے تھے کہ جس میں وہ شہباز بلند پرواز ایک رکعت کی ادائیگی کے بعد میں شامل ہوا جب امام علیہ السلام نے ایک طرف کا سلام پھیرا وہ مرد اسی وقت اٹھ کھڑا ہو کر دوسری رکعت پوری کر لی. حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے کیوں جلدی کی کہ ہر دو طرف سلامِ امام کے بعد اٹھنا چاہیئے تھا. اگر امام پر سجدۂ سہو ہوتا تو تمہاری نماز تباہ ہو جاتی. اس مرد نے کہا کہ میرانجیؑ مجھے حق تعالیٰ کی جانب سے معلوم ہو گیا تھا کہ امام پر سجدۂ سہو نہیں ہے. فرمایا کہ اسکو کشف نہیں کہتے کہ جس سے شرع محمدیؐ کی رعایت قائم نہیں رہتی. نقل ہے کہ ایک شخص نے حضرتؑ کے سامنے یہ نیت کر کے آیا تھا کہ مہدی موعود حق ہیں تو مجھے خربوزہ کھلائینگے. جب میراں علیہ السلام نے اسکو دیکھا تو زبانِ مبارک سے فرمایا مجھے خدا نے خربوزہ کھلانے کیلئے نہیں بھیجا. ہم اللہ کے حکم پر ہیں. جو حکم ہوتا ہے وہی کہتے ہیں. **قوله تعالى 'ان اتبع الاما يوحىٰ الى .**

نقل ہے کہ میراں علیہ السلام نے فرمایا صورت بے معنی مردود، معنی بے صورت نقصان، و معنی باصورت کمال. نقل ہے کہ میاں یوسفؓ و میاں امین محمدؓ فاحشوں کے گھروں کو جاتے ہیں اور حکایتیں کرتے ہیں. بعض بھائیوں نے میراں علیہ السلام کے سامنے یہ بات پیش کی. حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا وہاں مت جاؤ. انہوں نے عرض کیا میرانجی وہاں وصال کی حکایت ہم دیکھتے ہیں. پھر حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا جب کبھی ولایت پناہ کو اللہ نے واپس کیا مراتب جملہ انبیاء و اولیاء اسطرح مکشوف کر دئے جیسا کہ کوئی شخص اپنے ہاتھ میں رکھکر اچھی طرح دیکھتا ہے. اسکے باوجود تابعِ تامِ نبی صورۃً و معناً ہوگا. حضرت نے کہا مسلسل تین دن رات ہو گئے کہ بندہ کو فرصت نہیں ہر نماز کے بعد حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ جو ارواح باقی رہگئے ہیں انکا گذر بھی تجھ پر سے ہو جاتا ہے. ان تمام سے واقفیت اللہ تعالیٰ اسطرح کرایا ہے کہ تمام کی قد و قامت رنگ روپ اچھی طرح جانتا ہوں. بلکہ ان کے تل بھی پوشیدہ نہیں ہے. فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انکو حاضری میں لا کر فرماتا ہے کہ اے سید محمدؐ یہ تیرے ہیں. پس ہر ایک کی شناسائی اس طرح کرا دیتا ہے کہ اگر ان میں سے کسی کی پیٹھ دیکھوں تو اسکا ہاتھ پکڑ کر دیدوں کہ یہ فلاں شخص ہے. کہ حق تعالیٰ نے مجھے بتلایا ہے اور کہا کہ تمام ارواح اولوالعزم مرسل و ہمہ انبیاءؑ و اولیاء عالی درجات سے لیکر تمام مومنین و مومنات کی ارواح آدم سے لیکر ایں دم تک حاضر کر دئے گئے ہیں. اور اس حال میں بعض نے التماس کیا کہ ان پر تبلیغِ رسالت و اوامر و نواہی جو تھا وہ بقدرِ طاقت ناقص الغایت بجالائے. اور

اس دنیا سے جو کہ آخرت کی کھیتی ہے چلے گئے. اور آخرت کے مقامات سے پیوستہ ہوگئے. اب ان ارواح کے پیش کئے جانے کا کیا مقصد ہے. حضرت امامؑ نے فرمایا یہ ارواح اللہ کی جانب سے مامور ہوئے ہیں کہ مخزن سے اقتباس نور کر کے آئے ہو. پھر اس جگہ سے مقابلہ کر کے صحیح کرلو. فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے جو شخص یہاں مقبول ہوتا ہے وہ خدا کے پاس مقبول. اور جو یہاں مردود ہے وہ خدا کے پاس مردود. حضرت امام علیہ السلام نے ملک العلام کے حکم سے بعض صحابہءعظام کے بارے میں بشارتیں دی ہیں. لیکن ہر دو ذات رفیع الدرجات مہدی صفات کی بشارات (خصوصاً بندگی میراں سید محمودؓ و بندگی میاں سید خوندمیرؓ) خصوصی ہیں. خصوصیت کی علامت یہ ہے کہ جملہ بشارات جو صحابہ کے گروہ کے ہر ایک صحابی کے حق میں صادر ہوئے ہیں یہ ہر دو ذات اس میں موجود اور شریک ہیں. لیکن ان کی بشارات میں کوئی شریک نہیں. اور بعضے بشارات بطریقِ جدا گانہ ہر دو ذات کے حق میں اور بعضے بشارات بطریقِ جمع ہر دو ذات کے حق میں فرمائے ہیں.

قسمِ اول:۔ کہ ہر دو ذات سید السعادت کو بجہۃ القاطعات یک جا جمع کر کے بشارات دئے ہیں یہ ہیں

جان لو کہ ہمارا اعتقاد تسویت خاتمین محمدینؑ اور تفضیلِ سیدین صدیقین الدین المحمودین و ذکرِ جملہ اعتقاد صالحات صحاح کی بنیاد ہے. ہر نقل متواتر صدیق الصدیق بندگی ملک الہداد. ایک روز فراہ میں حضرت امامؑ نے فرمایا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہوتا ہے اے سید محمد ہر دو سیدان ہر دو برادراں ہر دو جوان ہر دو صالحان جو تیرے سیدھے جانب و بائیں جانب ہیں برگزیدہ ہوگئے ہیں. ان کو بے واسطہ فیض ہماری جانب سے پہنچتا ہے. اگر تم کو مہدی موعود نہ کرتے ’ومحمد رسول اللہ ؐ کو نہ بھیجتے اور آسمان و زمین پیدا نہ کرتے اور اپنی خدائی کو آشکار نہ کرتے یہ دونوں ذات جو اس مقام پر پہنچے ہیں اس مقام کے لائق ہوتے. لیکن یہ ہماری طرف سے تجھ پر احسان ہے کہ انکو تیرے تابع کر دیا ہے. ایک یہ کہ جب دونوں سیدین فراہ میں پہنچے حضرت میراںؑ نے ہر دو ذات کو بشارتیں دیں. بندگی میانسید محمودؓ سے فرمایا کہ بیٹا' بیٹا ہو کر آتا ہے. اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو پسرِ حقیقی فرمایا چنانچہ ضمناً نقل اوپر گذر چکی.

دوم:۔ یہ کہ فرمایا کہ ایسی ذاتیں آ رہی ہیں کہ انکے سامنے کئی مہدی ہونگے.

سوم:۔ یہ کہ ایک روز میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہوتا ہے دونو جوان تیرے نزدیک ہیں میں نے انکو برگزیدہ کیا ہے. جو تیرے سیدھے جانب اور بائیں جانب ہیں. جب میراں علیہ السلام نے نمازِ ظہر میں اپنے دونوں طرف دیکھا کہ ہر دو جوان اپنے مقام پر یعنی بندگی میراں سید محمودؓ سیدھے جانب اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ بائیں جانب تھے. اگر چہ سید محمدؑ تجھ کو مہدی موعود نہ کرتے پس یہ دونوں جوان صالح اسی قابلیت کے مالک ہوتے اگر چہ بے واسطہ ہر دو کو یہی قابلیت دیکر برگزیدہ کیا ہے. پھر فرمان ہوا اے سید محمدؑ کسی اولوالعزم مرسل اور نبی کو نہ بھیجتے. اور کوئی کتاب

نازل نہ کرتے ان ہر دو جوان کو ہمارے قرب میں یہی مقام ہوتا. یہ دونوں بے واسطہ تخصیص کئے ہوئے ہیں. یہ محض ہمارا فضل ہے اور ہمارا احسان ہے کہ تیرے سامنے لاکر تیرے فائز البرکات بنایا ہے.

چہارم بشارت:۔ ایک روز امام فرح مفرح المقام میں ہر دو سیدین صدیقینؓ کے بارے میں فرمایا کہ جس طرح فرشتوں میں مہتر جبرئیلؑ و مہتر میکائیلؑ مخصوص ہیں. اسی طرح ان دونوں جوان کی خصوصیت صحابہؓ میں درمیان مخصوص ہے.

پنجم بشارت:۔ حضرت امامؑ نے ان ہر دو سیدوںؓ ہر دو جوان کو ذاتی فرمایا.

ششم بشارت:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے بفرمانِ صمدی اس آیت کی تفسیر فرمائی کہ **والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنت النعیم ثلةمن الاولین وثلة من الآخرین** کہ مراد سابقون سے لاہوتی ہیں جو تجلی ءذات کو پہنچے ہیں. اور مراد **ثلة من الاولین** سے وہ جماعت ہے کہ بعثتِ خاتم الانبیاء سے لیکر خاتم الاولیاء تک ظہور پائے ہیں اور فرمایا خواجہ بایزیدؒ خواجہ ابراہیم ادہمؒ خواجہ جنیدؒ خواجہ شبلیؒ و رابعہ بصریؒ قدس سرہم اسی جماعت میں داخل ہیں اور خاتم الاولیاء کی بعثت کے بعد چند لوگ ہونگے چناچہ سید محمودؓ اور سید خوندمیرؓ

بشارت ہفتم:۔ کہ حضرت امامؑ ملک العلام کے حکم سے اس آیت کے معنی **ولولا فضل الله علیکم ورحمة لا تبعتم الشیطان الاقلیلا** فرمایا کہ مراد **الا قلیل** سے بھائی سید محمودؓ و سید خوندمیرؓ ہیں.

بشارت ہشتم:۔ ایک دن حضرت امامؑ فرح میں خلوت میں بیٹھے ہوئے تھے و مظہر خاص تجلیات سے مخصوص تھے. جب بندگی میاں سید محمودؓ وہاں حاضر ہوئے فرمانِ حق تعالیٰ پہنچا کہ اے سید محمدؐ ہمارا بندہ آرہا ہے تو جا اور استقبال کر کے لا. حضرت امامؑ جو کچھ امرِ ملک العلام تھا بجالا کر بندگی میراں سید محمودؓ کو اپنے نزدیک بٹھائے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ جماعتِ شہداء کے ساتھ اس مجلس معلا میں حاضر ہوئے اس طرح اپنے اپنے سروں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور خون ٹپکتا تھا. فرمانِ حق تعالیٰ پہنچا کہ اے سید محمدؐ تو جانتا ہے یہ کون ہیں. عرض کیا بارِ خدایا یہ وہ گروہ جس نے تیری محبت میں اپنی جان اور اپنے اہل وعیال تیرے نام پر فدا کر دیا ہے. فرمان پہنچا کہ اے سید محمدؐ جان لے آگاہ ہوجا کہ ہماری بارگاہ میں انکے برابر دوسرے کوئی نہیں.

نہم بشارت:۔ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا اگر روزِ محشر بندہ کو فرمان ہوگا کہ اے سید محمدؐ ہم نے تجھ کو مہدی موعود خاتم ولایتِ محمدی بنایا ہمارے لئے کیا تحفہ لایا ہے. بندہ عرض کریگا کہ خدایا تیری درگاہ جباری وقہاری میں کیا ہدیہ لاؤں کہ تیرے قابل ہو. مگر اپنی ذات کو مع دو جوان کے سید و صالح ہیں تسلیم تام کر کے تیرے دربار میں لایا ہوں کہ میراں سید محمودؓ و میاں سید خوندمیرؓ ہیں. حق سبحانہ وتعالیٰ قبول فرمائے گا. پس جان لے اے مصدق کہ قرآن اور احادیث کے حکم سے کوئی بشارت تسلیمِ تام سے بڑھکر نہیں ہے. کیونکہ انبیاء و مرسلین میں حضراتِ محمدین الخاتمین علیہما السلام قطعی طور پر

مسلمانِ تام ہیں. اور انکے تابعوں میں ہر دو سیدین و صالحین صاحبِ سیر و سلوک خاتمین علیہ السلام مسلمانِ تام ہیں. اور اس باب میں بندگی ملک جی مہریؒ مہاجر نے دیوان ثانی میں نظم کیا ہے

مسلمان زسرتاقدم جسم و جاں نشد کس جزاں مرسلِ دیں امام مگر طبع شان اولین و آخریں یکے یادواز روئے اسلام۔

کہ ایں بود متبوع و آں تابعش + کہ ایں مقتدی آمد و آں امام.

نقل ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا میں شبِ معراج میں گیا. ایک قوم کو دیکھا کہ عرش کے نیچے مراقبہ میں بیٹھے ہوئے ہیں میں نے انکو تین مرتبہ سلام کیا انہوں نے جواب نہیں دیا. مجھے رشک ہوا پوچھا کہ یہ کونسی قوم ہے فرمان ہوا کہ اے محمدؐ یہ قوم تیرے فرزند کی ہے جو تیرے پیچھے آئے گی. اسکا نام سید محمد مہدیؑ ہے. اسکے اطراف جو بیٹھے ہوئے ہیں وہ سب تیری امت ہیں. تیرا فرزند اور تیری امت میرے قرب میں اسطرح امان میں ہیں پیغمبرؐ نے خوش ہو کر دعا کی **اللھم احفظھم وانصر ھم علی من طابقھم نٰصرین بھم یوم القیمۃ** . ایک روز ماہِ رمضان طلوع ہوا چھبیس روز گذرنے کے بعد ستائیسویں شبِ رمضان میراں علیہ السلام نمازِ عشاء کی ادائی کے بعد اپنے مکان کو تشریف لے گئے تھے کہ نصف شب کے وقت فرمانِ ملک المنان ہوا کہ اے سید محمدؑ اٹھ اور گھر سے نکل یہ رات لیلۃ القدر ہے جو رسول اللہؐ کے بعد لوگوں سے پوشیدہ تھی ہم نے تجھ کو وہ رات دی ہے. اسکے بعد حاضرینِ صحابہؓ کے ساتھ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ چار دعائیں پڑھیں. **اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی یوم القیامۃفی زمرۃ المساکین بفضلک وبکرمک یااکرم الاکرمین وبرحمتک یاارحم الراحمین** . میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا اگر اس فیض سے فقیروں کو بھی یاد کرلیں تو کیا ہی سعادت حاصل ہوگی. اسکے بعد حضرت میراںؑ نے دعا اسطرح فرمائی **اللھم احینا مسکینا وامتنا مسکینا واحشرنایوم القیامۃفی زمرۃ المساکین وبرحمتک یاارحم الراحمین . اللھم صغر الدنیا با عینیناوعظّم جلالک فی قلوبنا لمرضاتک وثبتنا علی دینک وطاعتک ومحبتک بفضلک وبکرمک وبرحمتک یا الرحم الراحمین . اللھم ارنا الحق حق وارزقنا اتباعہ و ارناالباطل باطل و ارزقنا اجتنا بہ برحمتک یا ارحم الراحمین** . حکم ہوا کہ اے سید محمدؑ اٹھ اور گھر سے نکل اور مہاجرین و مہاجرات کو جمع کر تو خود امام بن کر دو رکعت نماز پڑھا کہ یہ رات لیلۃ القدر ہے. اور دادا محمد رسول اللہؐ نے اسی شب میں مسجد اقصیٰ میں دو رکعت نماز خود امام بن کر ارواح انبیاء علیھم السلام کو پڑھائی ہے. اور تو اسکا تابع اور قائم مقام محمد رسول اللہؐ ہے اور تیرے صحابہ انبیاء علیھم السلام کی ارواح کے بجائے اور انکے قائم مقام ہیں اسکے بعد میراں علیہ السلام حسبِ ارشادِ رب العباد دائرہ میں ندا کروا کر دو رکعت ادا فرمائے. امر عالی دربلد.۔ اور ایک قول میں آنحضرتؑ نے تین آدمیوں کے ساتھ اور بقولے آنحضرتؑ گیارہ اشخاص کے ساتھ گذاری. اول دوگانہ حاضر

الوقت جوصحابہ تھے انکے ساتھ گذاری اور ندا دوسرے دوگانہ کے موقع پر دوسرے سال کرائی واللہ اعلم بالصواب۔ لیلۃ القدر کی نیت سے دو رکعت کی ادائی اور سلام کے بعد آنخضرت نے دعاء کی ہے. اور وتر بھی جماعت کے ساتھ ادا کی ہے. اوراس دوگانہ کی ادائی کے بعد آنخضرتؐ فرح پہنچے ہیں. اور بعض لوگوں کے پاس آنخضرت نے دو رکعت کی ادائی کے بعد سجدہ نہیں کیا ہے اور بعض کا خیال ہے کہ ایک وقت آپ نے سجدہ کیا اور دوسرے وقت نہیں کیا لیکن صلاح یہی ہے کہ مصدقوں کو چاہیئے کہ مرشد کی پیروی پر رہیں. اوراس باب میں چوں چرا نہ کریں. کیونکہ صحابہؓ مہدیؑ میں بعض نے سجدہ کیا ہے اور بعض کہتے ہیں میاں شاہ دلاورؓ حاضر نہیں تھے فرح میں دو رکعت کی ادائی کے بعد پہنچے. اور افسوس کئے. حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا بندہ کی پیٹھ کے پیچھے دو رکعت گذارلو پس بندگی میاں شاہ دلاورؓ دوگانہ گذار کر تحیۃ الوضوء کی طرح سجدہ کرلیا لیکن حضرت میراں علیہ السلام نے سجدہ نہیں کیا تھا. جب دوسرا ماہِ رمضان پہنچا تو حضرت میراں علیہ السلام کا وصال ہوگیا تھا. بندگیمیاں شاہ دلاورؓ تحیت الوضوء کے دوگانہ کی طرح دوگانہ لیلۃ القدر گذارتے ہیں. اور دوسرے اس وجہ سے کہ میراںؑ نے سجدہ نہیں کیا تھا سجدہ نہیں کرتے.

جان اے عزیز کہ یہ قول سمجھ سے دور ہے کہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ ہر لیلۃ القدر میں حاضر نہیں تھے. ایک ملک سندھ میں او ردوسرا فراہ میں. اگر حضرت میراںؑ دوگانہ میں جوکہ اول آپ نے گذارا تھا سجدہ کئے ہونگے تو بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے پہنچنے کے بعد ایک دوگانہ ہوا جس میں سجدہ نہ کئے ہونگے واللہ اعلم بالصواب۔ بندگی میاں سید قاسم قدس اللہ سرہ نے لطیف اللہ پندسالی بدری کے جواب میں لکھا ہے. **فیصدق والاقراران ھذا کیلا ظھر اللہ علیہ واعطی المھدی وحکم المھدی علیہ السلام ان ھذہ اللیلۃ القدر امر اللہ لی ھذہ اللیلۃ القدر اعطیک علیک یاسید محمد وصل رکعتین فیھا کما یصلی صلواۃ الفجر آدم علیہ السلام صفی اللہ ویصلی صلواۃ الظھر ابراھیم خلیل اللہ ویصلی صلواۃ العصر یونس صلواۃ اللہ علیہ ویصلی صلواۃ المغرب عیسیٰ روح اللہ ویصل صلواۃ العشاء موسیٰ کلیم اللہ ویصلی صلواۃ الوتر محمد رسول اللہ وانت سید محمد صل ھذہ الصلواۃ لیلۃ القدر**. نیز روایت ہے کہ رات کے تیسرے حصہّ میں جوکہ باقی تھا میانسید سلام اللہؓ بھی حاضر تھے. اس رات آنخضرت علیہ السلام بی بی ملکانؓ کے حجرے میں تشریف رکھتے تھے. ہاتف نے آواز دی **یاعبدی قم باذن** پھر نکلے آپ بی بی ملکانؓ کے گھر سے اور آپ کے ساتھ میانسید سلام اللہؓ بھی چل رہے تھے. آپ مکہ آئے، پھر مدینہ، پھر اقصیٰ، پھر معمور عرش کرسی حوض کوثر وکل ارواح انبیاء اولیاء شہداء مومنین ملائکہ **زین الجنان والسماء السابع**. جب کلیم اللہ کی روح آئی تو میانسید سلام اللہؓ نے کہا کہ یہ موسیٰ ہیں پس اللہ نے موسی کو اٹھالیا پھر غصہ ہوا سید سلام اللہؓ پر۔ کہا مہدی موعودؑ نے یہ تمہاری بڑی خطا ہے. اگر تم سے نہ ہوتی تو تم کو اللہ میرے بارہ

صحابیوںؓ میں سے ایک بناتا۔ پھر وہاں سے آگے بڑھے اور کان قاب قوسین او ادنی اور کلام معانی در معانی وراز در راز عبد و معبود کے درمیان اور ہم کلامی رونماء ہوئی۔ حکم ہوا اے سید محمد ہمارے دربار میں کیا تحفہ لائے ہو۔ مہدی علیہ السلام نے عرض کیا کہ تیرے کلام اور تیرے رسول کی اتباع لایا ہوں۔ اور جو کچھ تیرا حکم ہے مخلوق تک پہنچاؤں گا جب حضرت میراںؑ کے سیدھے اور بائیں جانب ہر دو سید برادر تھے میراں علیہ السلام نے انکو دیکھا دو جوان صدیقوں سیدوں کے ہاتھ پکڑ کر پیش کر دیا ایک میانسید خوندمیرؓ دوسرے میرانسید محمودؓ کہ دونوں سید سرتاپا مسلمان۔ یہ تحفہ لایا ہوں۔ اور تیرے کلام اور تیرے رسول کی اتباع لایا ہوں۔ اور جو کچھ تیرا فرمان ہوگا اسے مخلوق تک امانت کے ساتھ پہنچاؤں گا۔ پھر حکم ہوا اے سید محمد دو جوان دو سیدوں کو ہم نے تیرے تابع کر دیا ہے یہ ہمارا تجھ پر احسان اور فضل ہے اگر تجھے نہ پیدا کرتے اور اپنی خدائی کا آشکار نہ کرتے تب بھی یہ دو جوان صالح جو اس مقام و اس منزل کے ہوتے۔ تیرے تابعوں کے درمیان اٹھارہ ہزار انبیاء کے مقام پر ہم نے گردانا ہے۔ اور سیدِ اولیاءِ سلطان رہبراں جس سے اللہ راضی ہوتا ہے تو بے شک بدعت کو مٹانے والا اور سنت و ایمان کو زندہ کرنے والا جس نے تجھے دیکھا اس کیلئے امن و امان ہے اور تجھ پر ایمان لایا اس کیلئے بخشش واجب اور جس نے تیرا انکار کیا اس پر دوزخ واجب۔ جسطرح مصطفیؐ کو خلعت تھی اسی طرح مہدی کو بھی ۔ اسی وقت اپنے گھر آئے۔ نہایت اختصار کے ساتھ چالیس نادر معجزے برائے اہل ابصار بعونِ ملک الوہابؓ شواہد الولایت کے معجزات سے اخذ و انتخاب کر کے لائے جاتے ہیں ان میں ساتواں معجزہ یہ ہے کہ حضرت شمس الولایت مظہر الہدایت ان ساتھ برسوں میں جب کہ الوہیت کے جذبہ میں غرق تھے کھانے پینے کے قسم کی کوئی چیز استعمال نہیں کی لیکن اسکے باوجود فرائض اور سنتوں کی ادائی ہوتی رہی۔ فرماتے تھے کہ اسطرح پے در پے الوہیت کی تجلی ہو رہی ہے کہ اگر ان سمندروں میں سے ایک قطرہ کسی ولیء کامل یا نبی مرسل کو دے دیا جائے تو تمام عمر اسے ہوش نہ آئے۔ فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمدؐ اس وجہ سے کہ تجھ کو خاتم ولایتِ محمدی بنایا ہے تجھ سے فرائض ادا کروا رہا ہوں۔ یہ ہمارا تجھ پر فضل و احسان ہے۔ نواں معجزہ عرضِ میاں شاہ نظامؓ کہ علماءُ علامتِ مہدی یہ کہتے ہیں کہ خشک درخت سر سبز ہو جائیں اسوقت مہدی علیہ السلام اپنے ہاتھ میں مسواک رکھے ہوئے تھے۔ زمین میں گاڑ دیا۔ فی الحال وہ ہری اور پتیوں والی ہوگئی پھر اس مسواک کو زمین سے دور کر دیا اور فرمایا کہ اے میاں نظامؓ یہ بازی گروں کا کام ہے۔ حدیث کی مراد یہ ہے کہ مہدی کے زمانے میں مردہ دل زندہ ہو جائیں گے۔ دسواں معجزہ یہ کہ آنحضرتؐ کا پیشاب و پیخانہ دکھائی نہیں دیتا۔ اگرچہ بعض لوگ امتحان کیلئے دیکھنے کا قصد کئے کہ یہ صفت ذاتِ پیغمبر صفات کی ہے۔ بالآخر سوائے پانی کے کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ گیارہواں معجزہ یہ کہ وہ ذاتِ پیغمبر صفات کو سایہ نہیں تھا جیسا کہ حضرت رسول اللہؐ سایہ نہیں رکھتے تھے۔ چودھواں معجزہ ۔ امام علیہ السلام کی ذات پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ بہت سے لوگ یہ معجزہ دیکھکر تصدیق سے مشرف ہوئے۔ سترھواں معجزہ

حضرت امیر شمس المنیرؑ نے فرمایا اگر کسی کو بندہ کی مہدیت کے بارے میں شک ہو تو توراۃ، انجیل، زبور اور فرقان لائے بندہ زبانی پڑھے گا اگر اس کتاب سے ایک حرف بھی غلط پڑھوں تو بندہ مہدی موعود نہیں ہوگا. اٹھارھواں معجزہ۔ آنحضرتؑ کی پشت مبارک پر مہر ولایت تھی. میاں یوسفؓ ومیاں شیخ مومن توکلی کہ عاشق اللہ تھے دیکھ چکے ہیں. بیسواں معجزہ مہدی موعودؑ کے آنے سے چالیس فرسنگ پہلے سے آواز آتی تھی کہ مہدی موعود آتا ہے. اور آنحضرت علیہ السلام جس طرف روانہ ہوتے تمام شجر وحجر یہی ندا کرتے کہ ھٰذا مہدی، ھٰذا مہدی جن لوگوں کے دلوں کے کان ہوتے وہ سن لیتے چنانچہ اس باب میں گروہِ اولوالاباب کا ایک محقق کہتا ہے۔

منادی بانگ میگوید بگرو ید یدمولی را۔ وے بے گوش بے دیدہ چہ شنود بانگ مہدی را.

اکیسواں معجزہ حضرت شمس المنیر بشیر ونذیر مخبرؑ الضمیرؑ ہر شخص کا نام، اسکا حسب ونسب بغیر پوچھے فرماتے تھے چنانچہ قصہ ملک بخنؓ وقصہ صدیق علی التحقیق سیرت مہدی حضرت امیر یعنی سید خوندمیرؓ کہ ان کا نام بغیر پوچھے فرمایا تھا کہ برادرم سید خوندمیرؓ ہم اور تم ایک جدی ہیں. جیسا کہا تھا ویسا ہی تھا اور یہ معاملہ ایک دو شخص کے ساتھ نہیں ہر اس شخص کے ساتھ ہوا جس نے آپ سے ملاقات کی یہ معجزہ دیکھا. بائیسواں معجزہ۔ ہر شخص کے ضمیر کو حق تعالیٰ کے فرمان سے آشکارا فرمادیتے خواہ وہ مصدقان ہو کہ مخالفان چنانچہ ایک صحابیِ امامؑ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ امام الابرارؑ کی عمر کتنی ہوگی. اچانک ولایت پناہؑ نے فرمایا کہ تیس سال ہم عاشقِ ذوالجلال تھے اور تیس سال ہوئے وہ بندہ کا عاشق ہے. تیسواں معجزہ ۔آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ کی ایک نظر ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے. اس بناء پر آپ کی جملہ تاثیر خواہ وہ نظر ہو یا پسخوردہ آنحضرتؑ خاتمِ پیغمبرؐ کے مانند تھی. جو شخص دربار میں حاضر ہوا اسی وقت دنیا کی محبت اسکے دل سے نکل گئی اور ذکر ِذاتِ حق وفکرِ حق اسکے دل میں قرار پکڑ گئی. اسطرح کہ سالہا سال کی ریاضت اور خلوت سے نہ ہوتی ایک ساعت میں ہو جاتی. نہ صرف ایک دو شخص بلکہ ہر وہ شخص جو آپ سے ملا واصلِ حق ہوگیا. ایک کتا آپؑ کی صحبت میں آیا جس کا نام بھائی بکہ ہوا. جہاں کہیں آنحضرتؑ قیام فرما کر منزل کش ہوتے پانچوں وقت مئوذن سے پہلے اذان کی بانگ کی طرح آواز دیتا اور فجر سے چوتھائی دن تک دوزانو ہو کر ذکرِ خفی کرتا اور نمازِ عصر سے سونے تک اسی طرح کرتا اور ان اوقات میں آواز نہ کرتا. اور رمضان کے مہینے میں روزے رکھتا اسکے سامنے کھانے کی کوئی چیز رکھتے تو ہرگز نہ کھاتا. اسکے بعد اسے ایک سویت مقرر کر کے ایک شخص کے حوالے کردیا گیا. کسی نے پوچھا کہ اس کتے کا کیا حال ہے. آنحضرت نے فرمایا یہ کتا اصحابِ کہف کے کتے کے ساتھ ہوگا. ایک روز اس کتے کو سانپ نے ڈس لیا تھا. صحابہؓ نے کہا میرانجی یہ سانپ کا ڈسا ہوا ہے. آنحضرت نے اپنا لعابِ دہن اس کتے کے منہ کے اندر ڈالا فوراً زہر کا اثر دفع ہوگیا. وہ نیکوکار کتا امامؑ کے وصال کے بعد فرح میں مرگیا. اسے روضۂ مبارک کی چاردیواری کے باہر دفن کردیا گیا. تیسواں معجزہ۔ شمس الولایت مظہر ہدایتؑ

خلاصہ مبداء وغایت جس کسی کو چاہتے خدا کے حکم سے ہدایت بخش دیتے. چنانچہ نقل ہے ایک دن ایک شخص نے امام علیہ السلام کے سامنے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہؐ کو خلق کی ہدایت کے واسطے بھیجا تھا.اور حکم دیا **ادع الی سبیلی ربک.** اسکے باوجود حق تعالیٰ فرماتا ہے **لیس علیکم ھدا ھم ولکن اللہ یھدی من یشاء** یہ کس طرح ہے.حضرت امامؑ نے فرمایا ایک ساعت ٹھہرو تمہارے سوال کا جواب واضح کرتا ہوں تھوڑی دیر بعد راستہ پر ایک زناردار ابر ورسم کافری کے ساتھ آنحضرت کے سامنے آیا.آنحضرتؑ نے زناردار کو اپنے نزدیک طلب فرمایا.اچانک اس شخص کو حکم دیا کہ ٹیلہ توڑ اور کافری کا نشان دور کر.کلمۂ طیبہ پڑھ.تصدیق بندہ کر کہ میں مہدی موعود ہوں اور منبر پر سوار ہو.اور کلام اللہ پڑھ.اس شخص نے تمام احکام بلاتوقف بجالئے.مصدق ہوکر حافظ کلام اللہ ہوگیا.بعد میں سائل مذکور سے کہا کہ دیکھا کہ اگر رسول اللہؐ اور انکے تابع تام چاہیں تو تمام اہل مشرق ومغرب کو ہدایت بخشیں اور مسلمان کردیں تمام عالم مسلمان ہوجائے لیکن انکا کام تبلیغِ رسالت ہے اور ہدایت دکھانا رب العزت کا کام ہے.بتیسواں معجزہ۔ایک روز کشتی میں بیٹھکر کعبۃ اللہ کی طرف روانہ ہوتے تھے ایک مہاجر کے دل میں خطرہ گذرا کہ فلاں اولیاء کا مزار راستہ میں ہے.حضرت امیرؑ نے زیارت نہیں کی.اگر زیارت کرلیتے تو اچھا ہوتا.اب روضہ کہاں اور اس طرف آنا کہاں.اس درمیان اچانک اس شہنشاہؑ نے تیز نگاہ ڈالی اور فرمایا کہ دیکھو۔جب نظرِ مبارک کی تاثیر سے مہاجر کے غیب کے پردے دور ہوگئے.کیا دیکھتے ہیں کہ تمام اولیاء اللہ جو ہندوستان میں آرام فرماہیں کشتی کی رسیاں اپنے کندھوں پر رکھ کر کھینچتے رہے ہیں.جب یہ معاملہ دیکھا بہت شرمندہ ہوئے.اور حضرت قبلہ گاہی سے عذرخواہی کی.حضرتؑ نے فرمایا اسکے بعد ایسی گستاخی مت کر وسینتیسواں معجزہ۔شہر فرح میں حبیبِ ذوالجلال نمازِ جمعہ کی ادائی کے بعد جامعہ مسجد میں مجمعِ علماء میں وتر کی نیت بآوازِ بلند فرمائی.کہ حضرت رسالت پناہؐ اسی طرح وتر ادا فرمائے تھے. بالآخر آنحضرتؑ کا وصال دوسری جمعہ سے پہلے ہی ہوگیا. انتالیسواں معجزہ۔کلام اللہ کے معنی جو بے واسطہ عطا ہوتے تھے جیسا کہ فرمایا مہدی علیہ السلام نے **علمت من اللہ بلا واسطہ جدید الیوم.قل ان عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ محمد مھدی الزمان وارث نبی الرحمان عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقہ والشریعہ والرضوان** .نیز فرمایا کہ ہماری تفسیر مراداللہ اور ہماری تعلیم اللہ کے امر سے ہے.یعنی تاءمل اور مطالعہ کتب سے نہیں ہے.بلکہ جو کچھ کہا جاتا ہے خدا کے حکم سے کہا جاتا ہے. اے طالبِ تحقیق اور اے سامعِ دلائلِ تصدیق۔صحابہءکرام میں سے کوئی خاص ہوکہ عام اسی طرح تابعین اور تبع تابعین سے لیکر آج تک کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں کلام اللہ کے معنی حق تعالیٰ سے سیکھتا ہوں.مگر وہ ذات جو موصوف باوصافِ انبیاء ومرسل ہے اسی کو سزاوار ہے.اس نے سچی بات کہی ہے اور تصدیق بھی کرنی چاہئے.اس لئے کہ مہدی موعودؑ من کل الوجوہ خاتم النبی کی ذات کے ساتھ ایک ذات ایک صفات اور ایک وجود ہیں.چالیسواں معجزہ.یہ کہ آیت اظہر

حجتِ انور معجزۂ بزرگ تر مہدویت امام البر والبحر کے ثبوت میں جنگِ بدرِ ولایت ہے.وہ جنگِ مذکور بفرمانِ حق تعالیٰ سید السادات امجد العادات بدرِ منیر سراج کبیر سلطان النصیر اولوامر بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حوالے کرتے ہوئے امام علیہ السلام نے کئی بار فرمایا کہ اگر مشرق ومغرب کا تمام لشکر آئے پہلے دن تمہارے سامنے تو اللہ کے حکم سے بھاگ جائینگے.اور دوسرے دن سید الشہدؓاء کی شہادت کی خبر دی.نیز فرمایا برادرم سید خوندمیرؓ مرد بنو اور خوشحالی کرو کہ خدائے تعالیٰ نے ولایتِ محمدی کا بارتم کو عطا فرمایا اور جس جگہ ولایتِ محمدی کا بار آیا ہے اسکا سر جدا' تن جدا' اور پوست جدا ہوا ہے.نیز فرمایا کہ اگر بندہ مہدی موعودؑ ہے تو یہ صفت تم سے ظاہر ہوگی بیشک وہ سچا وعدہ کرنے والا تھا چنانچہ جس طرح خبر دی اسی طرح واقعہ ہوا.نیز معانی قرآن میں امام علیہ السلام کا معجزہ یہ تھا کہ تمام معانی قرآن کلام اللہ الملک العلام ایک کلمہ لا الہ الا اللہ میں ادا فرمایا.چنانچہ نقل ہے ایک سائل نے پوچھا کہ میرانجیؑ تمام کلام اللہ کی مراد کونسی آیت میں ہے.آنحضرت نے فرمایا کہ وہ آیت ہمارے میاں دلاورؓ کہیں گے.بندگی میاں دلاورؓ نے عرض کہ ہاں میرانجیؑ خوندکار کے صدقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ توراۃ' زبور' انجیل' وفرقان کی مراد ایک کلمہ لا الہ الا اللہ ہے.سائل نے قبول کیا اور تصدیق کی.(ش) نقل ہے کہ حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ چار قسم کا ہے.ایک لا الہ الا اللہ گفتنی.دوم لا الہ الا اللہ دیدنی.سوم لا الہ الا اللہ چشیدنی.چہارم لا الہ الا اللہ شدنی ہے.یہ تین مرتبے انبیاء واولیاء کے ہیں یعنی علم الیقین' عین الیقین' اور حق الیقین.اور ایک قسم لا الہ الا اللہ گفتنی جو باقی ہے منافقوں کی صفت ہے کہ نفس ایمان بھی نہیں رکھتے خدائے تعالیٰ سے کسطرح ----مگر طالبِ صادق کے اپنے دل کے چہرے کو غیرِ حق سے بند کرکے مولیٰ کی طرف لایا ہے.اور ہمیشہ خدا کے ساتھ مشغول ہے دنیا سے اور خلق سے عزلت اختیار کیا ہوا ہے اور ہمیشہ خود سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہے.ایسے شخص کو بھی ایمان کا حکم فرمایا ہے.نیز فرمایا کہ ایمان ذاتِ خدا ہے.نقل ہیکہ حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کسی کے دل پر اسقدر ٹھہرتا ہے جتنی دیر کہ مونگ کا دانہ گائے کی سینگ پر مارنے پر ٹھہرتا ہے تو اسکا کام تمام ہوجاتا ہے.

چوتھی صفت قاتلو وقتلوا کہ خاتم الولایت مطلقہ کی ذات کی صفت ہے اسکے ساتھ خاتم الولایت علیہ التحیۃ والصلوات کی اولاد وزوجات کے احوال:۔اس ایک صفتِ چہارم میں ثبوتِ مہدیت کے اسقدر معجز نمایاں صادر ہوتی ہیں جو قاتلو وقتلوا کے بیان میں انشاء اللہ بیان ہونگے.(ع) حجۃ مہدیؑ بروگشتہ تمام تن تنا تن تنا تن تنا.بیشک اس میں مہدیؑ کی صداقت پر آیاتِ بینات وشہاداتِ قطعیہ ہیں.پس اسکے بعد تم اور کس آیتِ بینہ پر اور کس شہادتِ قطعی پر ایمان لاؤگے.اور پس اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلائیں گے.حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ اپنے خدا سے اپنے کان میں جو کچھ سنتا ہے تم سے اپنی زبان سے کہتا ہے تم باور کرو یا نہ کرو تم جانو یا خدا جانے.حضرت میراں امام آخرالزماںؑ فرح میں قدم سعادت رنجہ فرمائے.یہ علامات خاص وعام میں مشہور ہوچکے تھے کہ مہدیؑ کو آگ نہ جلائے گی.اور پانی نہ ڈبائے گا.او

رتلوار نہ کاٹے گی. حضرت مہدیؑ نے جواب میں فرمایا کہ یہ تینوں اپنے صفات پر مامور ہیں کہ اپنی صفت سے باز نہیں آتے لیکن مہدی موعودؑ پر ان میں سے کوئی قادر نہیں ہوگا کہ خدائے تعالیٰ محافظت کرے گا. نیز خراساں کے بڑے اور چھوٹے علماء نے کہا کہ ذاتِ مہدیؑ کی علامت یہ ہیکہ وہ آخر شہید ہوگا. اگر شہید نہ ہوگا مہدی موعودؑ نہ ہوگا. اسکے جواب میں مہدی موعودؑ نے کہا کہ ہاں حقِ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے اے سید محمدؐ یہ آیت **ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا** . تیرے حق میں ہے. پھر امام الابرارؑ نے علماء خراسان سے تکرار کرکے فرمایا کہ آج کے دن تک بندہ کو معلوم تھا کہ یہ موعود صفت **قاتلوا وقتلوا** ہے بندہ سے ہوگی (بندہ کو بھی) اس صفت کا زیادہ اشتیاق تھا لیکن فرمانِ حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ اے سید محمدؐ تجھ پر کوئی قادرِ دست نہیں ہے لہذا سید خوندمیرؓ کو ہم نے تیرا بدل کیا ہے. **قاتلوا وقتلوا** اس سے ہوگی. بدلہ یعنی وہ صفتِ چہارم کہ **قاتلو ا وقتلو ا** ہے اسکے واسطے سے وجود میں آئے گی. اور **قاتلو ا وقتلو ا** اس سے ہوگی. اس سے قائم ہوگی' اس سے قوت پکڑے گی' اس کا خاصہ ہوگی. اسپر حجت ختم ہوگی پس اسکی ذات بھی جملہ خواتم سے ہوگی اور چونکہ وہ نبی اور مہدی کے خاص خصوصیتوں سے مخصوص ہوگا ایک ذات ہوگا . چونکہ بندگی میاںؓ مہدی موعودؑ کی ایک خاصیت کو برداشت کئے ہیں اسی ذات کا حکم رکھتے ہیں مہدیؑ خدائے تعالیٰ کا بینہ ہیں اور بندگی میاںؓ بھی کلام خدائے تعالیٰ سے بینہ ثابت ہوتے ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **لیھلک من ھلک من بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ** جیسا کہ مہدیؑ کے حق میں منصوص ہے اسی طرح میاںؓ بھی منصوص ہیں کہ اس میں کسی دوسرے کو دخل نہیں. اگر چہ مہدیؑ کا آنا بہت سی احادیث سے ثابت ہے. ظہورِ بندگی میاںؓ احادیث سے بیان ہوگا. روی عن ارطاۃ وغیرہا.

خدا کا بینہ مہدیؑ بے شک شہ خوندمیرؓ بھی از آیتِ یک

اور بندگی میاںؓ کے ظہور کا بھی بعض احادیث میں بیان ہوا ہے. جیسا کہ مروی ہے ارطاۃ سے مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ مہدیؑ فاطمہ بنتِ رسول اللہؐ کی اولاد سے ہوگا. پانچ سال جیئے گا پھر انتقال کریگا. اپنے بستر پر پھر نکلے گا ایک شخص بنی فاطمہ سے جو سیرتِ مہدی پر ہوگا اسکی بقاء بیس سال ہوگی پھر اسکا انتقال ہوگا ہتیار سے مقتول ہوکر (ترمذی) حضرت امیرؓ نے ایسی نقل فرمائی لیکن نام کا اظہار نہیں کیا. امام علیہ السلام کی اس نقل کو سب نے سنا اور بندگی میاںؓ کے دل میں یہ بات آئی کہ اس بشارت کی تحقیق کرنی چاہیئے کہ وہ ذات کون ہے کہ جس پر چوتھی صفتِ موعودؑ تمام ہوگی اور جو شخص مصطفیٰؐ کی ولایتِ خاص کے چوتھے جز کا حامل ہوگا. وہ یقیناً صاحبِ فضل ہوگا. (ش)

شدہ چند بار از مبارک زبان + ز شرف صفت چہارمی را بیان

باصحاب شد شوق ایں پشتر + کدام است حامل ازیں بہرور

شہ نعمت کہ در عرض ممتاز بود + ز حضرت پر سید ہمہ وانمود

دریں عرض مخصوص بودہ میاں + کہ حمال اثقال باشد عیاں

بحفظِ ادایش بگوشم مدام + بمثل ادب ذات حضرۃ امام

شہ نعمت اللہ عرض کردہ زود + کہ بہم صحیحا جوابش کشود

ہر انکس کہ پرسید بروھت بار + ولی نام حامل نشد اشکار

پھر میاں سید خوندمیرؓ نے میاں یوسف مہاجرؓ سے فرمایا کہ مہدی موعودؑ سے پوچھو کہ وہ ذات کون ہے. جب امام علیہ السلام جماعت خانہ سے روانہ ہوئے میاں یوسف مہاجرؓ بھی حضرتؑ کے پیچھے آئے. حضرت میراںؑ نے پوچھا کہ میا ں یوسفؓ کچھ پوچھتے ہو. کہا. ہاں.

بنقل آمدہ چوں صدیق رشید + نہ از شاہ نعمت جوابی شنید

(ش) میاں یوسف کردہ عرض از امام + کند حملی بار امانت کدام

بداریم ماجملہ تعظیم او + چوں ذات مبارک بتکریم او

(س) کیا جاوے ادایوں اوسکا تکریم + بجالاتی ہیں جیوں حضرت کا تعظیم

وہ ذات کونسی ہے. جس پر صفتِ چہارم کہ موعودؑ ہے پوری ہوگی. حضرت امامؑ نے بطریقِ عتاب جواب فرمایا کہ ایسی فراست تمہاری نہیں ہے. تم کو اس بات سے کیا کام ہے؟ کہا کہ میں نہیں پوچھتا یہاں میاں سید خوندمیرؓ کھڑے ہیں وہ پوچھتے ہیں. آنحضرتؑ نے سامنے آکر (ط) اپنے دستِ مبارک کو بندگی میاںؓ کے کندھے پر رکھ کر فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ آہستہ رہو بندہ کی یہ صفتِ ذات تم سے ہوگی اور تم اس بارِ ولایت کے حامل ہیں. بندگی میاںؓ نے انکساری کے ساتھ عرض کیا کہ یہ ولایتِ مصطفیٰ کا بار ہے اور بندہ کی گردن ضعیف ہے. پھر میراںؑ نے فرمایا کہ ہاں بھائی سید خوندمیرؓ بندہ کو اس صفتِ قاتلوا وقتلوا کا بہت اشتیاق تھا. (ش) سب کو گمان تھا کا کہ ہوگی اب حضرتِ باری میں عرض کیا کہ یہ چوتھی صفت جو باقی ہے مجھ کو عنایت ہو. بندہ حاضر ہے. جان وتن حاضر ہے. (س) لیکن اب فرمان حق تعالیٰ اسطرح ہوتا ہے کہ قاتلوا وقتلوا تم سے ہوگا. بندہ قوی اور ضعیف کو کیا جانے فرمان اسطرح ہے. پھر فرمایا حق تعالی نے ولایت کا عظیم بار تم کو دیا ہے مرد رہو اگر سار کی پسلیاں ہوئے تو بھاگے اور ہاتھی کی ہار ہوئے گھسا جاوے۔ ہوشیار ہو. یعنی اس بارِ ولایت کے اٹھانے میں یہ بارِ عظیم ہے. اگر۔۔۔ آہنی ہوں گے شکستہ ہوجائیں گے اور ہاتھی کی ہڈیاں ہوں گی تو سرمہ ہوجائیں گی ہوشیار رہو. (ش) میاںؓ نے عرض کیا کہ میرانجیؑ یہ بار بڑا ہے. اسکے اٹھانے کیلئے میں لائق نہیں ہوں. فرمایا خدائے تعالیٰ نے یہ خلعت دی ہے. (س) پس حق سبحانہ تعالیٰ سمیع وعلیم حقیقی کسطرح نالائق کو عطا کریگا اور تم کو قابل ولائق بنایا ہے. اور

یہ بار رکھا ہے. یہ ولایت محمدی ہے. پھر فرمایا کہ حق سُحانہ تعالی اپنا بار نا قابل کو نہیں دیتا اور تم کو اس بار کے قابل پایا ہے. پھر فرمایا خوشی ومسرت کا اظہار کرو کہ اس بارِ ولایت کی تمام انبیاء اور اولیاء نے آرزو کی خدا نے تم کو عطا کیا. یہ بشارت دیکر گھر کو روانہ ہو گئے اور دو تلواریں جو کہ راجے مرادی اور راجے سون نے بندگی میاںؓ کے ہمراہ بھیجی تھیں وہ گھر سے لاکر اپنے دستِ مبارک سے بندگی میاںؓ کی کمر پر باندھیں. پھر فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ خدائے تعالیٰ نے بارِ عظیم دیا ہے. جس جگہ بارِ ولایتِ مصطفیٰ آیا ہے. سر جدا' تن جدا اور پوست جدا ہوا ہے. اسی وقت بندگیمیاںؓ نے بندگی گرہ لگائی کہ صاحبِ حقیقی نے جو پایا ہے وہی ہوگا. پھر فرمایا کہ بھائی سید خوندمیرؓ اگر بندہ مہدی موعودؑ ہے تو بندہ کی یہ صفت تم سے ہوگی. اور روزِ اول اگر تمہارے سر پر سارے عالم کا لشکر ہوگا اور تنہا تمہاری ذات ہوگی تم کو فتح ہوگی. اور دوسرے روز تم کو شہادت ملیگی. اگر ایسا ہوا تو تحقیق جانو کہ مہدی موعودؑ ہے اور جو کہا ہے فرمانِ حق سے کہا ہے. اور اگر ایسا نہیں ہے تو بندہ مہدی موعودؑ نہیں ہے. میں نے جو کچھ کہا ہے نفس کی جانب سے کہا ہے.

(ش) بشاراتِ بسیار بخشش شدہ + زمہدی بمیاں نوازش شدہ

بھیا سید خوندمیر ماوشماں + بذاتیم یک ویک وجودیم ماں

بماوشماں نیست فرقے میاں + نقلہا بجملہ کردہست عیان

کہئے بندہ جو کچھ رکتا ہے اثقال + تم اس اثقال کے ہوینگے حمال

(ظ)

بندگی میاںؓ نے معاملہ دیکھا کہ حضرت میرانؑ کا وصال ہو گیا ہے اور بعض لوگ بندہ سے مخالفت یا ضد کر رہے ہیں. اس معاملہ کو حضرتؑ کے سامنے پیش کیا. امامؑ نے فرمایا جو کچھ دیکھا حق ہے. بندہ کے بعد ایسا بھی ہوگا. اور تمہاری نسبت بے دینی کا الزام کریں گے اور تم حق پر مستقیم رہو. بندگی میاںؓ نے عرض کیا میرانجیؑ آپ نے فرمایا کہ جو شخص تمہارے نزدیک صحیح ہے وہ ہمارے پاس صحیح اور جو کہ تمہارا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے پھر انکا کیا ہے. حضرت میرانؑ نے فرمایا ہاں اسی طرح ہے کہ تحقیق تمہاری طرف ہے. اور یہ لوگ حق ہیں اور منظور ومبشرِ مہدی ہیں. بالآخر تمہاری طرف رجوع وافسوس کریں گے. انہ کان صادق الوعد. جیسا فرمایا وہی ہوا. (س'ش) کہ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ حضرت میرانؑ نے فرمانِ خدائے تعالیٰ سے چھ مہینے متواتر رات کو نمازِ عشاء کے بعد سے بندہ کے حجرے میں آتے تھے اور نمازِ فجر کے وقت باہر جاتے تھے. اور کبھی بندہ کی چادر حضرت میرانؑ اٹھا کر دیتے تھے اور کبھی بندہ حضرت کی چادر اٹھا کر خدمت میں پیش کرتا تھا. (ش). روز جمعہ حضرت امامؑ اپنی سرائے سے جامع مسجد واقع قصبہ رچ کو آئے تھے. (ش) کسی نے قدم بوسی کی غرض سے سامنے آکر قدم بوسی کی. میرانؑ نے اسکا سر اپنے بازو میں لے لیا. میرانسید محمودؓ حضرت میرانؑ

کے پیچھے تھے حضرت میراںؑ کے برابر کندھے کے مقابل آ گئے .حضرت میراںؑ نے میرانسید محمودؓ کی طرف نگاہ فرمائی اور کہا بھائی آگے بڑھ جاؤ یا پیچھے ہو جاؤ کہ ہر دو ذات برابر ہو گئی ہیں خدائے تعالیٰ غیور ہے کہ دو میں سے ایک کو اٹھا لے گا .(ع ‘ف‘س) جب حضرت امیرؓ راستہ میں اس مقام پر جہاں اب روضۂ مبارک ہے پہنچے .اس شہنشاہ نے فرمانِ حق تعالی سے وہاں اتر کر ایک ساعت کیلئے توقف فرمایا جب دھوپ تیز ہوگئی تو صحابہؓ نے کہا کہ توقف کا مقصد کیا ہے .فرمایا جب بندہ یہاں پہنچا تو خدا کی طرف سے نور کے طبق‘ رحمت کو اور فرشتوں کو اس طرح نثار ہوتے دیکھا تو فرمانِ حق ہوا کہ اے سید محمدؑ اس مقام پر ایک ساعت توقف کرتا کہ تیرے اصحاب اس نور سے مستفیض ہو جائیں .آخر الامر روضۂ مبارک آنحضرتؑ اسی جگہ ہوا ہے .الغرض وہاں سے روانہ ہو کر رچ کی جامعہ مسجد کو پہنچے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔.(ش) حضرت میراں علیہ السلام لوازماتِ نمازِ جمعہ کی ادائی کے بعد جامعہ مسجد میں تین رکعت وتر کی ادا فرمائی .اس پر میاں علی فیاض نے مطلع ہو کر بہت زاری کی حضرت میراںؑ نے فرمایا ملاں علی کیوں پر غم ہو .ملاں نے عرض کیا اس سبب سے کہ خوندکار نے جمعہ کے بعد وتر ادا کی ہے .کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری کم نصیبی سے آفتابِ عالم تاب یعنی ذاتِ عالی مقام برج غروب میں نہ چلا جائے .اور ہم کو ظلمتِ مہجوری و بے حضیری میں نہ ڈالدے .پھر حضرت نے پوچھا کہ کیا حضرت نبوت پناہ نے بھی وتر ادا کی ہے ملاں علی گفتند کہ ہاں صحیح احادیث سے متحقق ہے .حضرت خاتم الانبیاء آخری نمازِ جمعہ میں وتر گذاری ہے .

(طٗ دٗ) بجالیا رکعتین یک زیک دکہا بہید + ادا کیتا ۳ رکعت وتر خورشید

ن) ہوس بازی محال سخت تہا جن + نظر بازی میر ہوئی سہج تن

چندر سے کالبر کے کئے چکوراں + لگا یک تک رہے تھے صاف نظراں

ستري پر شرع کے چتر تا سکیے جی + رہی وحدت کے چپر اونچی چھجي تے

پشانے کے تجلے پر بہولي سو + اولوالعزماں کے تہے قائم مقام او

بہوانکی طاق کے جي احترائی + یکندر مرسلاں کی تہي مقامی

نین کے عاشقاں سو انبیاء پاک + نظر کے واصلاں سو اولیاء پاک

لبد ناسک پہ رہي سو اتقیاء بہول + چکوراں اصفیاء گالاں کی مقبول

بہنور مکہ پہولکي سو عاشقاں تہي + زنخداں کے کوئیمیں عارفاں تہي

موئي سو حکم موتو کے رشیداں + ہوئي دو پہانک سو کامل شہیداں

اپس کوں آپ جي دسیتے تن ہي صاف + دھریں وي رویت محبوب کالاف

نظر تس ایک ادک بہتر تھي معمول + سہس سالاں کے طاعت تے مقبول

اس مجلس میں علماء وصلحاء آنحضرتؑ کے نزدیک آکر پوچھے کہ آپ کی پیدائش کا روز کونسا ہے؟ فرمایا روز دوشنبہ پھر پوچھا آپ کی بعثت کونسے روز؟ فرمایا روز دوشنبہ پھر کہا کہ آپ کے دعویٰ مہدیت کی مدت کتنے سال کی؟ فرمایا پانچ سال. علماء نے کہا کہ بعثت کے بارے میں دوروایتیں آئی ہیں. ایک روایت پانچ سال اور ایک بیس سال کی. آنحضرت نے فرمایا ہر دوروایت صحیح ہیں بندہ کو اٹھارہ سال سے امر ہوتا رہا کہ تو مہدی موعود ہے دعوی کر. اور اظہار کر بندہ نے ہضم کرلیا. اور پانچ سال ہوئے کہ امر موکد ہوا اور عتاب ہوا کہ اے سید محمد تو مہدی موعود ہے. اظہار کر اور خلق سے ڈرتا ہے آشکارا کر ورنہ ظالموں کے زمرے میں جمع کرونگا اس بناء پر حکم کرنے لگا. بڑے علماء نے کہا کہ احادیث صحیحہ سے مہدی موعود کی علامت یہی ہے اس لئے کہ مہدی تابع تام رسول اللہؐ اور تولد آنحضرت ومبعث آنحضرت روز دوشنبہ کو تھی اور دعوی کی مدت ۲۳ سال کی تھی. (ش) پس چند لوگوں نے تصدیق کر کے صحبت اختیار کرلی. اور راستہ میں ۔۔۔۔ شروع ہوگئی کہ وجود مبارک گرم ہوگیا. میانسید سلام اللہؓ نے عرض کیا کہ میرانجی میرانسید محمودؓ کو آپ نے راستہ میں جو کچھ کہا اس سے وہ بہت روتے ہیں اور دلگیر ہوگئے ہیں. پس میراںؑ نے میرانسید محمودؓ کے نزدیک جا کر فرمایا بھائی کیوں ایسا کرتے ہو جس وقت کہ تم میرے بازو کے مقابلے میں آگئے تھے میں نے دیکھا کہ عرش پر میرا اور تمہارا مرتبہ ایک ہوگیا ہے. بسبب مہربانی کہا خدا تعالیٰ بہت رشک رکھتا ہے کہ دو میں سے ایک کو اٹھالیگا کہ ہر دو ذات ایک رتبہ ہوگئے ہیں (ف) فرح میں مہدی موعودؑ کے گھر کے دو دروازے تھے. میراں سید محمودؓ سے فرمایا کہ اگر تم ایک دروازے سے آتے ہو تو بندہ دوسرے دروازے سے آتا ہے اور اگر بندہ ایک دروازے سے آئے تو تم دوسرے دروازے سے آؤ کہ دو بادشاہ ایک ریاست میں نہیں ماتے. اور دو شمشیر ایک میان میں نہیں رہ سکتے اور دو ذات ایک مقام پر نہیں رہتے. (ف) حضرت میراں فرمودند بھائی سید محمودؓ میرے آزو بازو میں آمد ورفت نہیں ہونی چاہئے جس وقت بندہ ایک دروازے سے آتا ہے تم دریچہ سے آؤ اسلئے کہ حق تعالی غیور ہے ایک مقام ومرتبہ کے دو شخصوں کو اللہ دارِ دنیا میں نہیں رکھتا. البتہ ان میں کے ایک کو اس جہاں سے اٹھالیتا ہے. (ت) چار روز تک آنحضرتؑ کو بخار آیا اور حرارت روز بروز بلکہ ساعت بساعت بڑھتی گئی.

(ط) اپنے بزرگوں سے نقل کرتے ہیں کہ جب آنحضرتؑ نمازِ جمعہ سے فارغ ہوکر واپس پلٹے روضۂ مبارک کے مقام پر جو کہ فرح کہنہ اور رچ کے درمیان ہے پہنچے تو توقف فرمایا اور نزولِ رحمتِ حق کا ماجرا اس روضۂ مبارکہ کی زمین پر دیکھا جیسا کہ اوپر کی نقل میں بیان ہوا. اور وہاں سے روانہ ہوئے تو اسی وقت میانسید خوندمیرؓ کو وصیت کی کہ میرے وصال کے بعد فرح اور رچ والوں کے درمیان میرے دفن کے باب میں اختلاف ہوگا تم میرے جنازے کو تیار کر کے چھوڑ دو جس جگہ وہ قرار پکڑے اسی جگہ قبر بناؤ. پھر فرمایا کہ رحلت کے بعد اس ملک میں قہر نازل ہوگا تم گجرات کی طرف چلے جاؤ.

(س) نقل ہے وقتِ وصال کسی نے حضرت کے چہرئے مبارک کو چادر سے ڈھانپا. آنحضرتؑ نے اپنے مبارک ہاتھوں

سے دور کر کے فرمایا کہ مت چھپاؤ کہ خدائے تعالیٰ نے مہدی کو ظاہر کرنے کیلئے بھیجا ہے. بندے نے بجز فرمانِ حق تعالیٰ کچھ نہیں کہا ہے. ہوشیار رہو کہ ایک ایک سخن فرمانِ حق تعالیٰ سے ہے تمہارا دامن گیر ہوگا. (ش) نقل ہے حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ جو کچھ حق سے بندہ لایا تمہارے سامنے رکھدیا. اپنے ساتھ نہیں لے جا رہا ہوں جہاں کہیں رہو یادِ خدا کے ساتھ رہو. اور میرے حکم پر رہو. جو کچھ میں نے کہا اپنی طرف سے نہیں کہا مگر اللہ کے حکم سے. **و ما ینطق عن الھویٰ.**

بندہ جب ستی تم میں رہا ہے + بجز فرمانِ حق نہ کچھ کہا ہے

.پھر فرمایا جو لوگ ہمارے سامنے مر گئے ہیں وہ میدان سے گیند اٹھالے گئے ہیں. اور جو پیچھے رہ گئے ہیں ان بیچاروں کے سروں پر آفت ہے. (ش)

کہ جي مر گئے سولي میدان تھي کئے کوئی + پرتن سر کہ بچاري رہی کوئی

فرمایا خدائے تعالیٰ ان کو میں نے تیرے حوالے کیا ہے. اس وقت اصحابؓ نے بہت زاری کی.

(طؒ ش) دیکھت بچارگاں کون دردسون چور + دعاي کرني لکیا ہو مہربان سور

کہ اي غفار ہر نزدیک ہور دور + نجي سو نپیاں ہوں میں یک یک یو مجور

قبولیا عاشق آ معشوق کی بات + ہوا اس خدائي سوں سرب سات

اس طریق پر امامؑ نے فرمایا کہ اے لوگوں تمہارے حق میں فرمانِ حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا** . پھر فرمایا کہ **نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث** . اس فرمان کی بناء پر میراں سید محمودؓ نے آنحضرتؑ کے وصال کے بعد جامہ مبارک اور تلوار جوان صحابہؓ کے ہاتھ بطریق بار گیر تھی تمام فقراء کو بخش دیا اور وارثوں کو نہیں دیا.

نقل ہے کہ وقتِ رحلت حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ آنحضرتؑ کے سرہانے کھڑے ہوئے تھے آنحضرتؑ نے فرمایا تم کون ہو؟ کہا بندہ نعمتؓ. فرمایا حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے تیرے حق میں کہ تیرے اہل کو میں نے بخش دیا. نقل ہے. کہ جب امامؑ بی بی ملکانؓ کے گھر میں بورئے پر سوئے ہوئے تھے اور اپنا سرِ مبارک میاں امین محمدؓ کے زانوں پر رکھے ہوئے تھے جب بندگی میاں سید خوندمیرؓ آئے حضرت میرانؑ نے پوچھا کہ کون ہیں. بندگی میاںؓ نے جواب دیا کہ بندہ خوندمیر ہے حضرتؑ نے نزدیک بلا کر اپنا سر بندگی میاںؓ کے زانوں پر رکھا اور وصیتِ رحلت اور خصوصیتِ ذاتِ خود جو صفتِ بصیرتِ رب العزت تھی بندگی میاںؓ سے واضح طور پر فرمایا. اور آپ کے حوالے کیا. اور یہ آیت پڑھی **قل ھذہ سبیلی ادعو الیٰ اللہ علی بصیرۃ انا و من التبعنی** . اسکے بعد فارسی و گوجری ترجمہ فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ بندہ جو کچھ کہتا ہے تمہاری فہم میں نہیں آیا؟ پھر فرمایا **فسبحا ن ا للہ وما انا من المشر کین**. اس مقام پر سکوت فرمایا. بندگی میاںؓ نے دل میں کہا کہ

مہدی موعود یہ مشکل مسئلہ کہ آپ نے فرمایافسبحا ن ا للہ وما انامن المشر کین کس سے حل ہوگا کہ وہ کون شرک ہے اسی فکر میں تھے کہ حضرت امامؑ نے فرمایا بھائی سید خوند میرؓ جس نے خدا کو مقید دیکھا وہ مشرک ہے (ش)

مقید جی خدا کون آپ دیکھے + خدا اس مشر

کان میں سخت لکھے.

اور آنحضرتؑ کے فرمان کے مطابق ---ابتداء مرض آنحضرتؑ کو بخار تھا جو چھ یا سات روز رہا. اسکی حرارت و روش اسطرح تھی جسطرح کہ آنحضرت رسول اللہؐ کی تھی اسلئے کہ دونوں خاتمین ایک ذات وصفات تھے (س) نقل ہے کہ اسکے بعد آنحضرتؑ بستر پر تکیہ لیکر سر سے پاؤں تک چادر اوڑھ کر فرمایا اب مجھے قرار ہے. کوئی شخص بات نہ کرے تھوڑی دیر کے بعد بندگی میاں سید خوند میرؓ نے چادر کے اندر ہاتھ ڈالکر دیکھا کہ آنحضرتؑ امر ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیہ کے تحت سیر کرتے ہوئے فی مقعد صدق عند ملک مقتدر کے پاس پہنچ گئے. پس بندگی میاںؓ نے حدیث رضینا بقضاء اللہ یاد کر کے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا (ط) نقل ہے کہ حضرتؑ کی تجہیز وتکفین اسی مقام پر کی گئی.

جب جنازہ تیار ہوا تو اہل فضلاءِ رچ وفرح کے درمیان اختلاف وتنازع رونماء ہوا. اسکا سبب اہلِ فرح کا یہ دعویٰ تھا کہ امام علیہ السلام کی اقامت ووصال ہمارے پاس ہوا ہے دوسری جگہ روضہ بنانے ہم نہیں دینگے. اور اہلِ رچ کا یہ دعویٰ تھا کہ آنحضرتؑ نمازِ جمعہ کیلئے رچ تشریف لاتے تھے اور روضہء مبارک ہماری جگہ بنائیں گے. جب اختلافات کی نوبت مقاتلہ تک آگئی تو حضرت میراں سید محمودؓ و بندگی میاں سید خوند میرؓ وتمام صحابہ نے آپس میں اتفاق کیا کہ آنحضرتؑ کے جنازے کو لیکر ہم چلیں گے جہاں جنازہ رک جائے گا ہم وہاں روضہ بنائیں گے جب جنازہ لیکر پرانی عیدگاہ فرح پر پہنچے تو وہاں نمازِ جنازہ ادا کی. میاں سید خوند میرؓ اور میاں شاہ نعمتؓ نے اپنی کوشش سے میراں سید محمودؓ سے امامتِ جنازہ کروائی. پھر جب عیدگاہ سے آنحضرتؑ کا جنازہ اٹھا کر لے چلے تو رچ اور فرح کے درمیان کی زمین میں پہنچے تو جنازہٴ آنحضرتؑ اس قدر گراں ہوگیا کہ کسی شخص سے ہل نہ سکا. جب تمام اصحابؓ نے اتفاق کیا کہ روضئہ مبارک آنحضرتؑ اسی جگہ ہے. اور نقل صریح سے ثابت ہے کہ وہاں ایک شخص کا ایک باغ تھا جو دل کش تھا اس شخص نے کہا کہ میں نے یہ باغ فی سبیل اللہ آنحضرتؑ کو دیدیا. بعد میں وہیں آپؑ کی قبر بنائی گئی. رچ اور فرح کے دونوں قبیلوں والے خوش ہوگئے (ش) نقل ہے کہ نمازِ جنازہ، تعزیت، بیان وما محمد الا رسول تا آخر مشتِ خاک، اور قبر پر پھول، اور فاتحہ وغیرہ پہلے میراں سید محمودؓ نے کیا. دفن کے بعد اسی وقت میاں الہداد حمیدؓ نے بارہ غزلیں نعت میں درباب مرثیہ خاتمِ ولایت کہیں.

دویم ذاتش کہ رحمت ابدی ابود از صمد + واحسر تا کہ فوت شد از بخت ما زبد

رویش کہ نعمتِ ابدی بود برانام + واخجلتا کہ سیر ندیدم بسے ابد

خدش کہ سروء وحدت بوداز ریاض حق + وایا کہ برچمن بخز امید برصد

عمرش کہ دولت صمدي بود بر جہاں + ھیھات کنز جہاں بسری کردخود عہد

خلقش کہ درتخلق حق بود متصف + وایا کہ خلق دیرندیدندازان مدد

دورش کہ فضل دادزمان رابراولین + دردا کہ جدسادبیابند درعدد

فضلش کہ برجمیع پیغمبر شداز خدا + بادابروزِحشر شفاعت کراہد

فیضش کہ گشت فایض ایزد براہلِ دین + باداچنانکہ بودخدا بخش تاابد

قولش کہ جزبیان قرآن دم نمیزدي + حقا کہ آں بیان نشندیم ازاحد

فعالش کہ زجز خدائي دراں واسطہ نبود + حقا کہ کس نکرد ز والدوماولد

درویش کہ کس ندیدونہ بیند بہ ہیچ غم + ایددن بداد حق بصداندوہ صدالم

اب آنحضرتؑ کے وصل کی تاریخ وسال گوش ہوش سے سنو. تاریخِ ولادت آنحضرتؑ ۸۴۷ھ.اور ۹۰۱ھ میں امامؑ نے مہدیت کا دعویٰ خدا کے حکم سے مکہ میں رکن ومقام کے درمیان میں فرمایا. پھر دوسری بار آحمدآباد میں ۹۰۳ھ میں دعویٰ کیا. پھر تیسری بار تنکرار علی التکرار بفرمانِ خداتعالیٰ بڑلی میں دعویٰ ۹۰۵ھ میں فرمایا.اس دعویٰ کے بعد آنحضرتؑ کی حیات پانچ سال رہی. اسکے بعد آنحضرتؑ کا وصال شہرفرح میں جبکہ آپ کی عمر ۶۳ سال کی تھی روز پنجشنبہ ذی قعدہ کی ۱۹ تاریخ کو بوقت ضحیٰ وصال ہوا ظہر کے بعد دفن کیا گیا اس وقت ۹۱۰ھ کا سن تھا. چنانچہ تاریخ وصال کے بارے میں میاں الہدادحمید نے پانچ طریقوں سے فرمایا ہے.

اول. تاریخ رحلتش زخراسان شمارکن + لیکن دوسال بودن آں اختصارکن.

دوم. تاریخ ماہ بارکن ازحرف بسملہ + لحہ وغم بسملہ درسال یارکن

سوم. تاریخ ماہ درروز پنجشنبہ گرازفرح شمار + ہم روز ہم مقام ہم سال بارکن.

چہارم. ذی القعدہ رانیک الف آروبکن حساب + ہم سال وہم زمان وفاتش شمارکن

پنجم. چون عشق حق بدورشد جہاں اتم + تاریخ سال شدز وفاتش کہ عشق تم.

دیگر بندگی میاں ملک جی صاحبؒ دیوان مہری فرماتے ہیں اس سے تاریخ رحلت ہوگئی. کہ **اسلمت وجھی لرب الانام**

نوع دیگر چوں حکم قضائش بمہمہ داشت تقا+ تاریخ وفاتش بجہاں شدز قضیٰ

نوع دیگراز کثرتِ حق ہو یا وحدت نہاد + تاریخ رابشنو بدیں بر ما داد ھم

تاریخِ مہدی میں کہا چو بر جائے خورشش نہادامیر + ازآن ماند تاریخ درخوند میر

یہ فقیر حقیر سگ آستانہ ءحضرت امیرؒ .سال تاریخ وصال محبوب ذوالجلال کہتا ہے.

ذات پاکش رحمت اللہ بدویقین + سال تارتخش بجواز رحمت اللعالمین

.رحمت العالمین کے عدد بر حکم اجمال نوسودس ہوتے ہیں.(ش) جب حضرت میراں کو قبر میں رکھا گیا اور آنخضرتؑ کے ظاہری جسمِ مبارک کو سپردِ خاک کیا گیا تو میرانسید محمودؓ کی ریشِ مبارک جو بہت سیاہ تھی اسوقت دوموئے ہوگئی.اور آپؓ کی صورت تمام آنخضرتؑ کی صورت سے مبدل ہوگئی.سب سے پہلے بندگی میاںؓ نے آپؓ کی طرف دیکھکر فرمایاہمارا مہدی ہمارے درمیان حاضر ہے.ہم نے مہدی کوکہاں دفن کیا اسکے بعد تمام مہاجرین نے دیکھکر ثانیءمہدی فرمایا ہے.

(ت) سرپاباپ میں ہوبمو بموآپ + وہی چھب لے رہیا فرزند ہو باپ

سمجھ پڑتا نہتا کس جوگیاں کون + نہتا معلوم کس جو یورہیاں کوں

گیا اور پھر کو آیا سوخبر نین + کسے تس دیکھنے گویا نظر نین

نہتا معلوم کس نازک سمایا + کہ مہدی کیوں مکررجگمیں آیا

نقل ہے کہ جمیع صحابہؓ کے مجمع کے درمیان میرانسید محمودؓ نے تعزیت کیلئے آیت **وما محمد الا رسول -الاخیر** . ہم اللہ کی قضاء سے راضی ہونے کا بیان کہکر سب کو وداع کیا.(ط) نقل ہے کہ بندگی میاںؓ کا رنگ گندم گول تھا امام علیہ السلام کی رحلت کے بعد میاںؓ کا رنگ'طرح'اسلوب اور شکل'امام علیہ السلام کے مشابہ ہوگئی.(س) امام علیہ السلام کی رحلت کے چار پانچ دن کے بعد روح پرُفتوح امامؑ سے تاکید کے ساتھ تین بار سید سادات میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو معلوم کیا گیا کہ تم گجرات کی طرف متوجہ ہوجاؤ تاکہ وہ کام جو تمہاری طرف منسوب کیا گیا ہے وہیں ظہور پذیر ہوگا.پس بندگی میاںؓ نے میرانسید محمودؓ کواس سے آگاہ کیا.آنجنابؓ نے فرمایا آنخضرتؑ کی روح پرُفتوح سے آپ کو جس کام کا حکم دیا گیا ہے وہ کیجئے.پھر بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا اگر خوندکار بھی اسی طرف قدم رنجہ فرمائیں تو بندے کا مدعا یہ ہے کہ خدام (میرے) کے ساتھ آئیں.میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ جس جگہ آنخضرتؑ کی قبر ہے بندۂ مسکین کا ٹھکانہ بھی وہی جگہ ہے.مجھے دوسری جگہ سے کیا کام بجز اشارت وبشارت.آنخضرت میاں سید خوندمیرؓ دھم کے بعد رخصت ہوکر گجرات آگئے.(ط) پیراں پٹن کے قریب کامل پور کے دیہات میں اقامت فرمائی.جس طرح کے پہلی مرتبہ حضرت مہدی موعودؑ نے تمام امت خاص وعام کو دیدارِ ملک العلام کی طرف دعوی مہدیت مع علاماتِ تمام کے ساتھ اور خاص سنت کے طریقے پر دعوت دی تھی.اسی طرح دوسری مرتبہ حضرت صدیق امام اور نظرِ امام یعنی بندگی میاںؓ

نے اللہ کی قوت سے مخلوق کو دیدارِ خدا کی طرف بحکم مہدیؑ حضرت خلیفۃ اللہ دعوت دی. بعد اکثر خلق اللہ کا رواج جو

مہدی مراد اللہؑ کی تربیت اور صحبت سے باز رہ گئے تھے وہ آئے اور بندگی میاںؓ کی صحبت اختیار اور آپکے تربیت و تلقین ہوئے اور مطیع و منقاد ہوئے. اور ان میں کے اکثر نے ترکِ دنیا و مافیہا کی. اور دوسرے کہ ان سے ہزاروں کی تعداد میں تصدیق کا شرف حاصل کیا. اس باب میں مہری فرماتے ہیں.

حمد و شکر بیعد حق را کہ بعد از ذات او + برر ہی ادعوا الیٰ اللہ خلق رہبر یافتہ

تا کہ ذاتِ مہدی اندر مسند خلوت نشین + برشفا عتش خواست ذاتت فضل مفخر یافتہ

قصہ مختصر جب ملکِ گجرات میں حضرت صدیق امام الکائنات کی ذات سے مہدی موعود آئے اور گئے کا غلغہ صحیح اور ثابت ہو کر تازہ ہو گیا وہی چار صفتِ ذات کہ ہجرت' اخراج' ایذاء در راہ خدا' دوبارہ اس ذاتِ مہدی صفات سے ظہور پذیر ہوئے. بالآخر ملاؤں نے مہدیؑ کے عناد میں بادشاہِ گجرات کے پاس فریاد کی کہ سید خوندمیرؓ ملک گیری (بادشاہت) کا ارادہ رکھتے ہیں. اب چیز شاھی لیں لے گے. اگر ان کے معاملے میں جلد فکر کی جائے تو اچھا ہے ورنہ سمجھو کہ گجرات کا ملک تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گا پس شاہ مظفر نے کہا کہ کیا کرنا چاہئے؟. ملاؤں نے کہا کہ ان کو ملک سے باہر کر دینا چاہئے. اگر نہیں جائیں انکو قتل کر دینا چاہئے. پس بادشاہِ بے ایمان کا فرمان اسبابِ اخراج کے ساتھ لکھکر بندگی میاںؓ کے پاس بھیجے. بندگی میاںؓ اسی لمحہ اپنے متبوع کی متابعت میں ہجرت' اخراج اور ظالموں کے ایذاء کو اختیار کر لیا. اور بیس سال کی مدت میں میاںؓ کو ۲۷ مرتبہ اخراج کیا گیا. (ش) میاں سید خوندمیرؓ کھانبیل میں تھے کہ مظفر بادشاہ نے آپ کے مقابلے کے لئے اپنے وزیر عین الملک کے ہمراہ اٹھارہ ہزار سواروں اور چار ہزار حبشیوں کے ساتھ جو کہ لشکر کے انتخاب تھے بھیجا. جب بادشاہ کا لشکر قریب پہنچا تو لوگوں نے آپؓ کی خدمت میں آکر کہا بادشاہ کا لشکر آپ کے سر پر پہنچ چکا ہے. بہتر یہ ہے کہ آپ یہاں سے کسی اور جگہ چلے جائیں. میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ میراںؑ نے یہ آیت بندہ کے حق میں فرمائی ہے. قاتلو اور قتلو. اگر آج سات مظفر بھی میرے ساتھ جنگ کریں تو میراں جیؑ کے صدقے سے میں شکست دوں گا. یہ خبر عین الملک کو پہنچی تو کہا یہ ممکن نہیں کہ اس جماعت کے ساتھ یہ لوگ شکست دیں گے. چوں عینل فوج لیکر جنگ کے لئے آیا تو میاں سید خوندمیرؓ کے پاس ۱۱۲۵ اشخاص سوار و پیادہ تھے. شوال کی بارہ تاریخ کو جنگ ہوئی. میاں سید خوندمیرؓ کو فتح ہوئی اور عینل بھاگ گیا جب میاں سید خوندمیرؓ کا فرمان سچا ثابت ہو گیا تو کہا اگر اس بار جنگ ہوئی تو انکے کہنے کے مطابق مجھے فتح ہوگی. اس بناء پر اسی شوال کی چودھویں تاریخ کو پھر جنگ کی تیاری کر کے بندگی میاںؓ کے مقابلے پر آ گیا. بندگیمیاں سید خوندمیرؓ اپنے ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے. حضرت مہدی علیہ السلام کی وفات کے بیس سال کے بعد یہ واقع ہوا. اسی طرح حدیث میں آیا ہے چنانچہ ارطاۃ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں. کہا مجھے نبی ﷺ

سے یہ خبر ملی کہ مہدی فاطمہؓ بنتِ رسول ﷺ سے ہیں. پانچ سال کی حیات ہوگی پھر اپنے بستر پر وصال فرمائیں گے. پھر

فاطمہؓ کی اولاد سے ایک شخص نکلے گا جو مہدیؑ کی سیرت پر ہوگا. اس کی بقاء بیس سال ہوگی پھر ہتھیار سے مقتول ہو کر وفات پائے گا. اس کی تخریج ترمذی نے کی. پس اے مصدق جان کہ اس ذاتِ مہدی صفات جیسی ہستی منصور اور مخصوص ہوگی تو کیا تصور کرنا چاہئے. جبکہ وہ ہستی تابعِ تام محمد' مہدی' منصوص اور مخصوص ہو. اللہ انصاف کرنے والے پر رحم کرے. (ش) اے بھائی کہ جب کہ اس حدیث کے مطابق بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا قتال اور حضرت میراںؑ کی رحلت ہوئی تو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلائیں گے. نیز ان کے حق میں رسول علیہ السلام نے فرمایا ابنِ حجر سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے بعد دو مہدی ہونگے. مہدی اول امیر' عادل' فقط داعی الی اللہ ہوگا. دوسرا مہدی امیر' غازی اور لڑنے والا ہوگا. اسکے ساتھ کثیر لشکر ہوگا. اسطرح عقد الدرر میں ہے اے عزیز جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظاہر ہوا اسی طرح عیاں ہوگا. پس تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے. (ش' س) نقل ہے کہ میاں علی محمد اور انکے بھائی میاں پیر محمد حضرت میاشاہ دلاورؓ کے تابعین میں سے تھے اور بڑے بزرگ اور کامل اور مکمل تھے. نقل ہے کہ میاں علی محمد کو مسلسل تین دن رات جذبہء حق ہوا. جذبے کی حالت میں حضرت بندگی میاںؓ کی چھند کہتے رہے. اور میاں ملک پیر محمد نے قید قلم میں اسکو لاکر حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے حضور پیش کیا. حضرت نے دیکھکر اور سنکر فرمایا جس طرح تم نے کہا اور لکھا اسی طرح میں نے عرش کے سیدھے کنگرہ پر لکھا دیکھا. ایک حرف کا بھی فرق نہیں کیا. اس نقل کو چھند پڑھنے سے پہلے تمام بزرگوں نے اور ہمارے اسلاف نے پڑھا ہے. ایک روایت سے نقل ہے کہ آغازِ چھند امیر کبیر بدرِ منیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی صفتِ قتال میں ہے. نقل ہے بندگی علی محمد مہاجر کو جذبہء الوہیت ہوا. آپ کی زبانِ مبارک سے اس چھند کا آغاز ہوا. حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے اس بارے میں گواہی دی کہ جو کچھ لوحِ محفوظ میں دیکھا وہ کہا حق کی خواہش تھی زمین میں اسکا اظہار ہو آپ کی زبان سے صادر ہوگیا. حضرت بندگی ملک پیر محمد کو حکم دیا کہ اس چھند کو لکھکر رکھو اور اپنے تابعین کو یاد کرادو. یہ کسی مخلوق کا کلام نہیں ہے. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - چھندِ شریف. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پس جان لو اے مصدق کہ حضرت میراں علیہ السلام کی چار بیویاں کاملہ تھیں. ایک آپ کے چچا میاں سید جلال الدین کی دختر کہ خواجہ خضرؑ کی جانب سے امانت سپرد کرنے کے بعد نسبت کرکے شادی کی. جن کا نام فارسی میں بی بی کلاں اور عربی میں عطیۃ اللہ اور حضرت مہدی علیہ السلام کی زبان سے بی بی الہدایتؓ حق کی جانب سے معلومات کی بناء پر حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کی اور شہر چاپانیر میں سوم ماہ ذی الحجہ کو واصل حق ہوئیں. ان بی بی سے دو پسر اور دو دختر ہوئیں. ایک میاں سید محمودؓ المبشر بہ ہمسرِ مہدی موعود علیہ السلام دوسرے بندگی میاں سید اجمل کہ بعمر چھ ماہ شہر مانڈو میں

دیگ میں گر کر دوم ماہ ربیع الاول شہید ہوگئے .اور دو دختر ایک بی بی بڑن زوجہء ابوبکرؓ .میاں ابوبکرؓ اور بی بی بڑنؓ شہ کوٹ

کے مقام پر مدفن ہیں.ان سے ایک فرزند بندگی میاں ابوالفتح ہوئے تھے .دوسری دختر بی بی فاطمہؓ زوجۂ بندگی میاں سید خوندمیرؓ تھیں کھانبیل میں مدفون ہیں. بی بی الہداتیؓ کی وفات کے بعد دوسری زوجہ امام العالمین بی بی ملکانؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اولاد سے پیراں پٹن میں باڑی وال کی جماعت سے تھیں انکے ساتھ کارِ خیر کیا.ان سے ایک فرزند میاں سید حمیدؓ اور ایک دختر بی بی ہدنجیؓ جن کا نکاح میاں ابوالفتح بن میاں بدرالدین کے ساتھ ہوا.ان سے دو پسر ہوئے .ایک میاں سید یحییٰؓ دوم میاں تاج محمدؓ .شہر چھونڈ میں آسودہ ہیں.میاں سید حمیدؓ شب خونی کے حادثے میں مارے گئے .حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا جب میاں سید حمیدؓ کو زخم لگے وہاں روحِ مہدی علیہ السلام حاضر تھی .اپنا ہاتھ انکے زخموں پر رکھا اور انکو کھڑا کر کے فرمایا کہ تمہارے والد کی دعوت ترکِ حیاتِ دنیا کی ہے تم ترک کرو .اسکے بعد میاں سید حمیدؓ حضرت میراں علیہ السلام کے حضور ترکِ دنیا کر کے رحلت پائی.ان سے دو فرزند ہوئے ایک میراں سید میرانجیؓ دوم میاں سید منجو جیؒ .تیسری حرمِ محترم بی بی بونؓ حضرت امام علیہ السلام کے وصال کے بعد نین پورہ میں واصل حق ہوئیں .ان سے ایک پسر بندگی میاں سید ابراہیم ہوئے .(ش) انکی ماں نے حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے بعد مہاجروں کی صحبت کے بغیر نین پورہ واقع شہر احمد آباد میں علیحدہ مرشدی پر بٹھایا تھا وہاں چند طالب جمع ہوگئے تھے .اسکے بعد حضرت بندگی میاںؓ نے بی بی کو کہلایا کہ میانسید ابراہیمؓ کو روشِ مہدی علیہ السلام دکھاؤ.اور حضرت مہدی علیہ السلام کے کسی مہاجر کی صحبت میں رکھو ورنہ فتنہ پیدا ہوجائے گا.اس بناء پر میانسید ابراہیم حضرت بندگی میاںؓ کی صحبت میں آئے .

(ش) نقل ہے کہ ایک روز میاں سید ابراہیمؒ بندگی میاںؓ کے اوپر چادر پکڑ کر سایہ کئے ہوئے تھے کسی نے کہا کہ جس وقت میاں سید حمیدؓ آپ کے خدمت میں آئے تھے تو انکے ساتھ ایسی ایسی لطف و مہربانی کی تھی اور میاں سید ابراہیمؒ کے ہاتھ سے ایسی خدمت لے رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میاں سید حمیدؓ کے ساتھ لطف و مہربانی کی وجہ یہ تھی کہ وہ فرزندِ مہدی اور مرشد زادے تھے ۔اور میاں سید ابرہیمؒ سے اسلئے خدمت لے رہا ہوں کہ جو کچھ حضرت مہدیؑ سے میں نے لیا ہے ان کو دینا چاہتا ہوں ۔نقل ہے کہ بندگی میاںؓ نے میاں سید ابراہیمؒ کا کارِ خیر احمد آباد میں بہت دھوم دھام سے فرمایا. اور اس شہر میں سات قسم کے باجوں کے ساتھ شہر گشت کروایا.بعض مہاجرین نے اسباب میں بندگی میاںؓ سے مزاحمت کی اور کہا کہ ان بدعتوں کو کس طرح کرتے ہوں .فرمایا اس وجہ سے شہر میں ظاہر ہوجائے کہ مہدیؑ کے فرزند کا کارِ خیر ہو رہا ہے مہدیؑ کا نام آشکار ہوجائے گا.نقل ہے کہ جس وقت معاملہء قتال ہوا میاں سید ابراہیمؒ کو دو سالے اپنے ہمراہ دونگر پور۔۔۔تھالے گئے تھے .انکے جانے کے بعد یہاں کارِ قتال تمام ہوا بعد آخر وقت خود افسوس کے ساتھ فرمایا کہ میرے پاؤں میں رسی باندھکر بھائی دادو کے دروازے پر لے جاؤ کہ وہ بندگی میاںؓ کے خلیفے ہیں ۔حرمِ چہارم امامؑ بی بی

بھیکاؓ کو کوئی فرزند نہیں۔ امامؑ کی خدمتگار مسماۃ اماں بھان متی دختر راجہ جلسمیر سے ایک فرزند بندگی میاں سید علیؓ بھدر کے

دروازے سے واقع شہر احمد آباد میں شہید کئے گئے۔ مہدیؑ کے تینوں فرزند یعنی میاں سید حمیدؓ پسر بی بی ملکاںؓ۔ میاں سید ابراہیمؓ پسرِ بی بی بونجیؓ۔ میاں سید علیؓ پسر اماں بھان متیؓ۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے تربیت و تلقین پائے تھے۔ ایک روز بندگی میاںؓ تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے میاں سید حمیدؓ و میاں سید علیؓ میاںؓ کے سر پر آفتاب کی گرمی سے بچانے کیلئے چادر پکڑے کھڑے تھے. میاں سید ابراہیمؓ آپؓ کے سر پر پانی ڈال رہے تھے کہ یکا یک میاں شاہ نعمتؓ آ گئے. ملاقات کے بعد بیٹھے اور کہا اے میاں سید خوندمیرؓ تم نے فرزندان مہدیؑ کو خادم بنالیا ہے. میاںؓ نے فرمایا کہ اے میاں نعمتؓ یہ لوگ عقلمند ہیں انکے باپ کی میراث سے انکا حصہ میرے پاس آیا ہے یہ چاہتے ہیں کہ میرے پاس سے حاصل کر لیں. پس دیکھا کہ سوائے اس بندے کے وہ چیز انکے پاس نہیں آئیگی. اس سبب سے خدمت کرتے ہیں اور اپنا حصہ اپنے والد کی میراث سے چاہتے ہیں۔

بابِ دوم. بردہ فضیلت. فصلِ اول. در فضیلت بندگی میراں سید محمودؓ. حضرت مہدیؑ نے میراں سید محمودؓ کے حق میں جو کچھ فرمایا ہے اس میں سے چند تحریر کیا جاتا ہے اس تفصیل کے ساتھ کہ ۲۲ / سال کی عمر میں حضرت میراں مہدی علیہ السلام کے ہاں جب فرزند تولد ہوا فرمان پہنچا کہ اے سید محمدؑ اس پسر کو میں نے اپنے حبیب کا نام محمد رکھا ہے. محمدؐ کا نام میرے عرش پر محمود ہے اور محمدؐ کا نام آسمانِ چہارم پر سید مبارک ہے اور زمین پر انکا نام محمدؐ ہے اور میرے حبیب کا نام جو عرش پر ہے وہ نام اس پسر کا میں نے رکھا ہے تو بھی سید محمود پکار اس بناء پر حضرت مہدی علیہ السلام نے آپکا نام سید محمودؓ رکھا۔ (س) حضرت میراںؑ نے فرمایا مقام محموداً ولایت اللہ ہے. حضرت میراںؑ نے فرمایا میراں سید محمودؓ کا اسم مبارک صاحبِ مقامِ محمود ہوگا. (س) حضرت میراںؑ کو خدائے تعالیٰ کا حکم پہنچا. اے سید محمدؑ جاؤ اور سید محمودؓ سے کہو کہ ہمارے پاس تم سے زیادہ کوئی بزرگ نہیں. اگر سید اجمل زندہ ہوتے تو مہدی موعودؑ کے مقام کو پہنچتے. اور مقام مہدی موعودؑ تمام مقامات سے بزرگ تر ہے. (س) حضرت میراں سید محمودؓ کے جذبہ کے وقت مہدیؑ کو فرمانِ حق ہوا کہ سید محمدؑ باہر جاؤ ہمارا بندہ ہماری ذات میں فنا ہو کر پڑا ہوا ہے انکو خیمہ کے اندر لاؤ. (ف) میراںؑ نے فرمایا بی بی الہداتیؓ دیکھو بھائی سید محمودؓ کا گوشت 'پوست' ہڈیاں اور بال بال لا الہ الا اللہ ہو گیا ہے. (ف ش ع س) حضرت میراںؑ نے بی بی الہداتیؓ کا ہاتھ پکڑ کر تین مرتبہ اپنے سینہ پر مار کر تین مرتبہ میاں سید محمودؓ کے سینے پر رکھکر فرمایا جو کچھ یہاں ڈالا گیا ہے وہاں ڈال دیا گیا ہے. (س ش). اس وقت آپ کی عمر چودہ سال اور ایک روایت میں اٹھارہ سال کی تھی. (س) میراںؑ نے فرمایا میراثی ما میراں سید محمودؓ ہے۔۔۔ میراںؑ نے فرمایا ہمارے گھر کے خواجہ میراں سید محمودؓ ہیں. میاں سید سلام اللہؓ نے میراں سید محمودؓ کو ایک خط لکھا کہ یہاں تمہارے والد بزرگوار کے صدقے سے انبیاء و رسلِ الوالعزم کے مقامات عطا کئے جا رہے ہیں

حالاں کہ تم لائق تر قابل تر اور سزاوار تر ہو. ہزار افسوس کہ تم اس وقت حاضر نہیں ہو. اچانک حضرت میراںؑ نے دیکھ کر

پوچھا کہ کیا لکھتے ہو کہا کہ میراں سید محمودؓ کو ایک خط. آپؑ نے لیکر پڑھا اور تقریر مسطور پر مطلع ہوکر کراہت کے ساتھ فرمایا ہمارے گھر کا بڑا اور میرا میراثی وہی ہیں. انکو اسطرح نہیں لکھنا چاہیے بعد میں اپنی زبانِ حقیقت ترجمان سے لکھوایا کہ ظاہری دوری کے سبب کچھ دغدغہ نہیں اسلیئے کہ تم مجھ سے دور نہیں اور میں تم سے دور نہیں. جہاں تم ہو وہیں میں ہوں. اور جہاں میں ہوں وہاں تم ہوں. بہر حال بندہ تم سے الگ اور جدا نہیں کسی قسم کا دغدغہ نہ کرو. پھر فرمایا نگر ٹھٹہ میں میراں سید محمودؓ ہیں اور چاپانیر میں سید محمدؑ تین مرتبہ ایسا کہا نیز کہا کہ اسطرح لکھو کہ میراں سید محمودؓ یہاں ہے اور بندہ وہاں. میاں سید سلام اللہؓ عرض کیا کہ سیدن کس طرح میراںؑ ہو جائینگے. ہمارے خوندکار مہدی موعود میراںؑ ہیں. مہدی موعودؑ نے فرمایا اے سید سلام اللہؓ اگر چہ کہ بندہ میراں است تاھم اول میراں سید محمودؓ میراں ہیں. آخر الامر مہدی موعودؑ کی تقریر کے مطابق لکھ کر گجرات کو خط روانہ کیا. (ف ض س) ایک روز موضع چاپانیر میں میراں سید محمودؓ نے معاملہ دیکھا کہ حضرت مصطفیٰ ﷺ ومہدی مجتبیٰ علیہ السلام ہر دو بزرگوار آئے ہیں. میراں سید محمودؓ نے چاہا کہ رسول اللہ ﷺ کی قدمبوسی کریں لیکن دیکھا کہ ہر دو ذات بے مثال اپنے صفاتِ ذاتی کے ساتھ ایک طرح کے ہیں. شباہت' میں چہرہ میں' قامت میں' کوئی فرق نہیں پایا کہ جس کی وجہ پہچان سکیں. ارواح محمدینؑ نے معاملہ میں میراں سید محمودؓ کا ہاتھ پکڑ کر گھر کے باہر لا کر فرمایا بھائی سید محمودؓ یہ جگہ تمہارے لائق نہیں. جب بیدار ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ خود گھر کے باہر ہیں دنیا ترک کر کے میراں علیہ السلام کی طرف روانہ ہوگئے. (ض) بی بی بونؓ نے فرمایا روئے مبارک بہت خوشحالی فرزند کے آنے سے معلوم ہو رہی ہے. میراں علیہ السلام نے فرمایا اگر پوت پوت ہو کر آتا ہے تو کس طرح خوشحالی نہ ہوگی. حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا جس کا پوت پوت ہوئے اسے کاہے نہوئے خوشی. یعنی کیوں میں خوش نہ ہوں کہ بیٹا بیٹا ہو کر آرہا ہے. حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا فرزند تین قسم کے ہیں ایک پوتی' دوم پوت' سوم پوتندر. فرمایا پوتندر مرتبہ میں باپ سے بزرگ تر ہوگا. اور پوت باپ کے برابر اور پوتی باپ سے کم. یہاں فرمایا کہ بھائی سید محمودؓ پوت ہیں. حضرت میراںؑ نے میراں سید محمودؓ کے حق میں سورۃ النجم کے نو خصائیل فرمائیں. اس طرح کہ فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحی میراں سید محمودؓ. ما کذب الفوء ادوما راء ی میراں سید محمودؓ. افتمارونہ علیٰ ما یریٰ میراں سید محمودؓ. ولقد راہ نزالۃ اخریٰ میراں سید محمودؓ. عند سدرۃ المنتھیٰ میراں سید محمودؓ. عند ھا جنۃ الماویٰ میراں سید محمودؓ. اذ یغشیٰ السدرۃ ما یغشیٰ میراں سید محمودؓ. ما زاغ البصروما طغیٰ میراں سید محمودؓ. ولقد رای من ایات ربہ الکبریٰ میراں سید محمودؓ. ایک روز میراںؑ نے فرمایا میراں سید محمودؓ کی مثال دریا کی طرح ہے. جو کچھ دریا میں آتا ہے لولو ومرجان باہر آتے ہیں. سید ینؓ وشاہ نعمتؓ کے آنے بعد امامؑ نے بیانِ حقائق پر دقائق فرمایا جس پر بعض عزیزوں نے کہا اس سے پہلے حقائق

کم بیان ہوتے تھے.حضرت امامؑ نے فرمایاہاں کیوں نہ ہوگا اس بیان کے حامل آگئے ہیں اب کس کے واسطے رکھا جائے.

نقل ہے کہ فرح میں حضرت امام علیہ السلام چھ مہینے روزانہ میراں سید محمودؓ کے حجرے میں رہتے تھے.اور تعلیم مواہبِ لدنیہ فیضِ صوری و معنوی اور باطن کی پرورش ہوتی تھی.ایک روز میاں فخر الدین کو تجلی ہوئی اور جذبہ ہوا.میراں سید محمودؓ نے زاری کی کے ہم کو کیوں تجلی نہیں ہوتی.میاں سید سلام اللہ نے کہا میرانجیؓ میراں سید محمودؓ گریہ کرتے ہیں کہ ہم کو تجلی کیوں نہیں ہوتی میاں فخر الدین اور دوسروں کو تجلی ہوتی ہے.بس مہدی موعودؑ میراں سید محمودؓ کے پاس آکر فرمایا اے بھائی.میاں فخر الدین کو تھوڑی تجلی روحی ہوئی جس سے وہ آہ واہ کرتے ہیں تم بندہ کی ہوس کرو کہ جو کچھ خدا بندہ کو دیتا ہے تم کو بھی دے.فرح میں ایک وقت جبکہ میاں یوسف کو حق کی جانب سے کشف ہوااور بھائیوں نے آپ کا پسخوردہ پیا میراں سید محمودؓ گھر کے اندر آکر بہت گریہ وزاری کی.بعد میں بی بی بونؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میراں سید محمودؓ بہت گریہ کرتے ہیں دلگیر ہوئے ہیں خوندکار آئیں حضرت مہدی علیہ السلام آئے پوچھا کہ کیوں اسطرح کرتے ہیں.میراں سید محمودؓ نے کہا میرانجیؑ مجھے خوندکار سے تین نسبتیں ہیں.ایک پدری و پسری.دوم استاذی و شاگردی.سوم طالبی و مرشدی.اور میاں یوسف ایک نسبت طالبی و مرشدی ہے زیادہ نسبت نہیں ہے.میاں مذکور کو اسطرح حال ہوا ہے اور بندہ کو کچھ نہیں بعد میں حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا برادرم سید محمودؓ تم اسکی کیا آرزو کرتے ہو کہ تجلی روحی میں آہ واہ کرتے ہیں تمہارا حال اس سے بہتر ہے پھر مثال دیکر فرمایا کہ تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جو تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر تیزی کے ساتھ قطع مسافت کرتا ہے کہ اس کو نہ تو خود کی خبر ہے نہ راہ کی اور نہ راستے کے تماشے کی .اسکو بجز منزل کے کوئی چیز نظر نہیں آتی.اور میاں مذکور کی مثال بوڑی عورت کی طرح ہے کہ معذوری کے جہت سے کبھی تماشہ کی طرف دیکھتے ہوئے قطع منزل کرتی ہے.بعد میں میراں سید محمودؓ نے کہا کہ خوندکار کا کچھ صدقہ روزی ہوجائے جواب دیا کہ صدقہ خوار نہ ہونا چاہئے.مردانگی ہونی چاہئے.اور مرد ہونا چاہئے میاں یوسفؓ کے حال کی کیا آرزو کرتے ہو اگر ہوس کرتے ہو تو اپنے والد کی ہوس کرو.ورنہ میاں سید خوندمیرؓ کا حال دیکھو الوہیت کی تجلی پر تجلی ہوتی ہے مگر بشرہ سے معلوم نہیں ہوتا اور انکا رنگ متغیر نہیں ہوتا.نقل ہے کہ امامؑ و میراں سید محمودؓ ایک برتن میں کھانا کھائے میراں سید محمودؓ نے پانی پیا اور امامؑ نے شہزادے کا پسخوردہ پیا اور فرمایا الحمدللہ پانی گرم تھا.بھائی کے پسخوردہ کی وجہ سے ٹھنڈا ہوگیا.حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ میراں سید محمودؓ کو ذاتِ محمدؐ میں سیر ہے.ایک روز فرح میں میراں سید محمودؓ نے معاملہ دیکھا کہ مہدیؑ کی جگہ پر بیٹھ کر قرآن پڑھ رہے ہیں.اچانک دیکھا کہ میں نہیں ہوں مہدیؑ ہوگیا ہوں اور وہ دو آوازیں کس کی ہیں.پھر دیکھا کہ ایک ذات اور ایک آواز ہے حضرت میراںؑ کو فرمان پہنچا کہ آج کی رات میراں سید محمودؓ کو تیری ذات میں فنا بخشا ہوں.میراں سید محمودؓ سے کہا کہ تم عینِ سید محمد ہوگئے ہو.میراں سید محمودؓ حضرتؑ کے پاؤں پر گر گئے اور کہا میرانجیؑ یہ

محض کرمِ خدااور کرمِ حق ہے ورنہ سید محمودؓ ہرگز اس کے سالائق نہیں. حضرت امامؑ نے آپ کو اٹھا کر گلے سے لگا لیا اور کہا

بھائی بندہ بندہ است خدا نے مجھ کو بندہ کیا ہے اور خدا نے تم کو بھی کیا ہے خدافی الحال ہوگا لیکن بندہ ہونا محال ہے خدا کا شکر کہ اس نے بندہ کو اور تم کو بندہ بنایا. مالک نے اپنی مملوک بنایا. اور ایک روز میراں سید محمودؓ نے معاملہ دیکھا کہ آفتاب و مہتاب میرے دو دیدے ہوگئے ہیں' ان دو آنکھوں سے اپنے خدا کو دیکھتا ہوں ۔۔۔اس معاملہ کو میراںؑ کے روبرو پیش کیا. میراںؑ نے فرمایا بھائی آفتاب و مہتاب نبوت وولایت ہیں. ان دونوں چراغوں سے تم کو رویت ہوئی ہے. نقل ہے کہ ایک روز میراں سید محمودؓ نے معاملہ دیکھا کہ عرش کرسی ہُفت آسماں ہُفت ستارہ' لوح وقلم' بحر و بر تحت الثریٰ میرے وجود میں غائب ہوگئے ہیں. ہر چند دیکھتا ہوں میں نے نہیں دیکھا مگر یہ کہ میرے وجود کے جملہ اعضائیں حق کی ذات ہے. پھر دیکھتا ہوں میں خود بھی نہیں ہوں. ہر جگہ جملہ اعضاء خدا ہے. اس معاملہ کو میاں سید سلام اللہؓ کی زبانی میراں علیہ السلام کے پاس کہلایا سننے کے بعد میراں علیہ السلام نے فرمایا ہاں بھائی یہی قابلیت رکھتے ہیں. ایک روز مہدیؑ نے میراں سید محمودؓ سے فرمایا کہ بھائی سید محمودؓ کیا کبھی خطرہ گذرتا ہے کہ سید محمودؓ فرزند اور مہدیؑ پدر؟ ثانی مہدیؓ نے عرض کیا کہ میرانجیؑ ذاتِ الٰہی ہے. اور خداوند. سید محمودؓ کون ہے اس جواب پر مہدی علیہ السلام نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا شاباش شاباش تین مرتبہ فرمایا. حضرت میراںؑ نے فرمایا بھائی سید محمود بندہ کے دل میں یہ فخر پیدا ہوتا ہے کہ مہدی پدر اور محمود پسر ثانی مہدیؓ نے عرض کیا میرانجیؑ بندہ کے دل کے گوشہ میں کوئی چیز آتی ہے. آپ نے اپنے زبان سے پوچھا کہ کیا چیز ہے ثانی مہدیؓ نے عرض کیا کہ مہدیؑ بندۂ قربیت و بندۂ الوہیت و بندۂ ذات ۔ سید محمودؓ نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے یہ سننے کے بعد زبانِ مبارک سے شاباش تین مرتبہ فرمایا. حضرت میراںؑ نے فرمایا بارہا بندہ کو خدائے تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ تجھ پر ہمارا احسان اور ہمارا کرم ہے کہ تجھ کو خاتمِ ولایتِ محمدیؐ بنایا اور تجھکو علمِ مراداللہ دیا اور کوئی بزرگ نہیں یہ ہماری آن سے ہے کہ ہر دو جوانانِ صالحوں کو بے واسطہ کر کے تیرا تابع کر دیا . اور اے سید محمدؑ اگر تجھکو میں مہدی موعودؑ نہ بناتا تب بھی ازل سے یہ دو سید اسی مرتبۂ فضل اور قابلیت کے حامل ہوتے ۔

حضرت میراںؑ نے فرمایا بروزِ محشر بندہ کو حق تعالیٰ کا فرمان ہوگا کہ اے سید محمدؑ ہم نے تجھکو مہدی موعود خاتمِ ولایتِ محمدیؐ بنایا ہے. اب ہمارے پاس کیا تحفہ لایا ہے' میراںؑ نے کہا کہ عرض کیا جائیگا کہ اے بارِ خدا یہ دو سید وں صالحوں کو مسلمان تمام بنا کر تیری درگاہ میں لایا ہوں. حق تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے قبول فرمائیگا. حضرت میراںؑ نے فرمایا فرمانِ حق ہوگا یہ دونوں سیدینؓ صالحوں کو ہماری درگاہ سے بے واسطہ برگزیدہ کیا ہے. اگر سوالاکھ پیغمبر اور تین سو تیرہ مرسل محمد نبیؐ و محمد مہدیؑ اور تمام کتابیں اور صحیفے نہ آئے ہوتے ان دو کا یہی مقام ہوتا یہ ہمارا احسان ہے تجھ پر کہ تیرے قائم مقام تیرے سامنے زانوئے ادب تہ کر کے بیٹھتے ہیں. حضرت میراںؑ نے سید محمودؓ کے حق میں فرمایا کہ قولہ تعالیٰ و مـــــن

صلح آبا ئھم و ذریا تھم الآیہ.(ش ع)ایک روز حضرت امامؑ نے فرمایا جس جگہ سے بندہ قدم اٹھاتا ہے بھائی

سید محمودؓ وہیں قدم رکھتے ہیں.اور وہ میرے قدم پر قدم ہیں.حضرت میراںؑ نے فرمایا بندہ کہ اور سید محمودؓ کے درمیان نہیں فرق ہے مگر نام کا بندہ کو مہدی موعودؑ کہتے ہیں اور بھائی سید محمودؓ کو مہدی موعودؑ نہیں کہا جاتا.حضرت میراںؑ نے فرمایا بندہ مہدیؑ اور میراں سید محمودؓ بھی مہدی.حضرت میراںؑ نے بھائی سید محمودؓ کے نزدیک آکر فرمایا بھائی تم کیوں ایسا کرتے ہوں جسوقت تم میرے بازو کے مقابل ہوتے میں نے دیکھا کہ میرا عرش اور تمہارا عرش ایک مرتبہ کا تھا.ایک روز حضرت مہدیؑ فرح میں خلوت کی جگہ بیٹھے ہوئے تھے خاص تجلیات کے مظہر بنے ہوئے تھے.سید محمودؓ وہاں حاظر ہوئے فرمانِ حق تعالیٰ پہنچا کہ اے سید محمدؑ میرا بندہ آرہا ہے تو جا اور استقبال کر کے لا.حضرت میراںؑ نے اللہ کا حکم بجالایا اور میراں سید محمودؓ کو لاکر اپنے نزدیک بٹھایا.مہدی موعودؑ کے گھر کے دو دروازے تھے' میراں سید محمودؓ کو میراںؑ نے فرمایا تم ایک دروازے سے آؤ اور بندہ دوسرے دروازے سے آئیگا.اور اگر بندہ ایک دروازے سے آئے تو تم دوسرے دروازے سے آؤ کہ دو بادشاہ ایک سلطنت میں' دو شمشیر ایک نیام میں نہ رہ سکیں گے اور نہ دو ذات ایک مقام میں رہیں گے.کیوں کہ حق تعالیٰ غیور ہے ایک مقام اور اے مرتبہ کے دو شخصوں کو دنیا میں روا نہیں رکھتا.البتہ ایک کو دنیا سے اٹھائیگا.حضرت میراںؑ نے فرمایا بھائی سید محمودؓ آگے بڑھ جاؤ یا تو پیچھے رہ کر آؤ کہ ہر دو ذات برابر ہو گئے ہیں.حضرت میراںؑ نے فرمایا بھائی سید محمودؓ اور بندہ ہر دو ذات برابر ہو گئے ہیں.حضرت میراںؑ نے فرمایا حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے اے سید محمدؑ اگر تجھکو مہدی موعودؑ نہ کرتے تو سید محمودؓ کو مہدی موعود بناتے.حضرت میراںؑ نے سید محمودؓ کو سیر نبوتِ نبیؐ مقرر فرمایا.حضرت میراں نے فرمایا جس طرح سنار انگھوٹی کو آگ سے بھڑکاتا ہے بعضے تمام سلگ جاتے ہیں اور بعضے ناتمام اسی طرح آتشِ عشق سے بعضے تمام روشن ہو چکے ہیں اور بعضے ناتمام رہگئے ہیں اور وہ جو ناتمام ہیں بھائی سید محمودؓ سے پورے ہو جائینگے۔جب حضرت میراںؑ کو قبر میں اتار دیا گیا اور آنحضرتؐ کے جسمِ مبارک کو خاک کے حوالے کر دیا گیا میراں سید محمودؓ کی داڑھی کہ بہت سیاہ تھی اسی وقت کچھ سفید بال اس میں آگئے اور آپؓ کی صورت مہدیؑ کی صورت میں بدل گئی.سب سے پہلے بندگی میاںؓ نے آپؓ کی طرف نظر کر کے فرمایا ہمارا مہدیؑ ہمارے درمیان حاضر ہے ہم نے کہاں مہدیؑ کو دفن کیا بعد میں تمام مہاجروں نے دیکھکر ثانی مہدیؓ کہا.

(ت س) چندر آسور کی بیٹھک جو بیٹھا+ تجلی پیشتر میں اثر پیٹھا
کیا یا ناج جا نقش ایک آپایا+ خیالان عشق بعض انکی لو بہایا
بچار آخر کو ہر ایک نجم پایا+ محمد ہور مہدی کا سمایا
تجلیئ کی خیالان سون چلا عقل+ کی تاریئ سورجکی یادوئ نقل

کہ آپین ہور نبیؐ ہم عصر ہوتی + تو عالم نہ سمج سکہہ عقل کہوتی

شریعت بیچ مہدئی آپ خاصہ + اتم الفقر کا کہولیا خلاصہ
گیا موعودؑ آ محمود شاہ سنگ + حقیقے اور مجازئی نقش یکرنگ
بنیا جب صورت ومعنا جہب یک کہاٹ + تجلی وئی رچیا سینار پرداٹ
وہی بیٹہک وہی اقوال وئی حال + وہی صورت وہی اخلاق وی چال
بحمد اللہ کہ آ پر گہٹ ہو خورشید + حقیقت کا دیکہایا ظاہر بیچ بہد
سماہی جا کی جب سورج میں اودہوپ + دسیا بالذات یکیلا سور کا روپ
سجنجل میں آ سورج جہلک رہی + انا الشمس آ رسی نا کی تو کیا کی
ندئی کیا جوش کی کر بحر منجہار + انا البحر اوسن اپسی کہا سزاور
ہوئی بن محو کیوں آ کہی خبردار + انا الحق ہور انا لیلی کا اسرار
جلالت ہور جمالت ملکہ اظہار + کی دو ہر انوازش جلکیہ اظہار۔

حضرت مہدیؑ کے وصال کے ایک سال بعد روحِ پاک ہمرا لولاک یعنی مہدی موعودؑ سے میراں سید محمودؓ کو معلوم ہوا کہ تم یہاں سے گجرات چلے جاؤ کہ اس زمین پر رفض کا قہر نازل ہوگا۔ اس بناء پر میراں سید محمودؓ مہدی موعودؑ کے تمام اہلبیت اور جملہ مہاجرینِ عظام امامؓ کو لیکر ہندوستان کی طرف چلے گئے لیکن بعض اصحابِ مہدی موعودؑ جیسے ملاں علی فیاض وملاں علی درویش وملاں حاجی فراحی وحاجی محمد زاہد وہیں رہ گئے اور میاں عبدالغنی کابل کی طرف اور چند قندھار کی طرف القصہ جب میراں سید محمودؓ ملک گجرات میں آئے اکثر صحابہ ایک جگہ تھے۔ مگر ذاتِ بندگی میاں سید خوندمیرؓ جدا تھی اور بندگی میاں شاہ نعمتؓ وبندگی میاں شاہ نظامؓ اور بعضے مہاجرین علیھم الرضوان جدا تھے۔ ان ہر دو سیدین صالحین صاحب سیر خاتمین کے درمیان محبت واخلاص اسقدر تھا کہ نقل ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے میراں سید محمودؓ سے کہا بندہ کو جگہ دو آپ کے سامنے رہیگا فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ حضرت میراںؑ نے جو کچھ بندہ کے حق میں فرمایا ہے وہ تمہارے حق میں بھی فرمایا اور ہمارے اور تمہارے درمیان کچھ فرق نہیں کیا۔ بلکہ برادرانِ حقیقی فرمایا۔ نیز کہ تمہارے لوگ جو تم سے فیض حاصل کرتے ہیں بندہ کے سامنے نہیں رہیں گے حضرت میراںؑ نے تمہارے حوالے ایک کام کیا ہے بیشک مقصودِ خدا ہونے والا ہے اور وہ کام ایک جاہ رہنے سے نہیں ہوگا۔ ایسا کرو کہ میرے نزدیک رہو تا کہ وقتِ ضرورت تمہاری خبر بندہ کو اور بندہ کی خبر تم کو ایک روز میں پہنچے اس بعد میراں سید محمودؓ بھیلوٹ میں رہے اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کھانبیل میں درمیان میں ایک روز کا راستہ ہے۔ میراںؓ کی خلافت اپنے متبوع کی متابعت میں ہوئی مولانا احمد خراسانی چند مہینے اور

چند دن میراں سید محمودؓ کی صحبت میں رہے اور چند سال اور چند ماہ دوسرے اصحابِ مہدیؑ کی صحبت میں رہے تھے ایک

روز میراں سید محمودؓ سے پوچھا کہ منکرانِ مہدی کو کیا کہتے ہو فرمایا کہ کافر کہتا ہوں بعد میں سید احمد نے کہا اگر میں انکار کرو ں فرمایا اگر بایزید انکار کرے کافر ہے. چوں کہ میراں سید محمودؓ کی شہرت موضع بھلیوٹ میں بہت ہوگئی اور دینِ مہدیؑ جا بجا تازہ ہوا اور دائرے بہت ہوگئے. ملاؤں کی عداوت ہوگئی وایک جگہ ہوکر محمودؒ بیگڑہ کے پاس عرضی دئے ایک مردِ ہندوستانی نے اپنی مہدویت کا دعویٰ کیا تھا وہ خراساں میں مدفن ہیں ان کے فرزند سید محمودؓ نام شہرت و ازدھام کے ساتھ ملک گجرات سے ہمارے ملک میں اور انکے دعویٰ کو قائم کر کے مخلوق کو اسکی طرف بلاتے ہیں اور بہت لوگ اسکے معتقد ہوگئے ہیں. بادشاہ کو لازم ہے کہ انکی فکر کرے اور انکو یہاں سے دور کردے ورنہ بہت سی مخلوق انکی طرف متوجہ ہوجائیگی اور گمراہ ہوجائیگی. اس بناء پر سلطان محمود نے اپنے لوگ بھلیوٹ کو بھیجا یہ حکم دیکر کہ سید کے پاؤں میں زنجیر ڈال کر قید خانہ میں محبوس کردو اس کے بعد بادشاہ کے لوگ میراں سید محمودؓ کے پاس آکر کہا کہ بادشاہ کا حکم اسطرح کا ہے کہ پاؤں میں زنجیر ڈالکر قید خانے میں لاؤ. پس میراں سید محمودؓ نے اپنے پاؤں دراز کردئے اور کہا جو کچھ تمہارے بادشاہ کا حکم ہے بجالاؤ اسکے بعد آپؓ کے پاؤں میں زنجیر ڈال کر بھیلی میں سوار کرکے روانہ ہوئے آنخضرتؓ نے شاہ دلاورؓ کو اپنے ساتھ کرلیا اس وقت بندگی میاں شاہ نعمتؓ و بندگی میاں شاہ نظامؓ بھی حاضر ہوکر حضرت کے ہمراہ ہوگئے بادشاہ کے لوگوں نے انسے کہا کہ تم کو طلب نہیں کیا گیا ہے تم کیوں آتے ہو. انہوں نے کہا اگر یہ سید چور ہے تو ہم بھی چور ہیں. یہ ہمارے استاد ہے اور ہم اسکے شاگرد ہیں بعد میں آنخضرتؓ نے انکی طرف نظر کرکے فرمایا کہ تم نہ آؤ اسلئے کہ یہ حکمت نہیں ہے کہ ہم سب کے سب دشمن کے ہاتھ گرفتار ہوجائیں. جب میراں سید خوندمیرؓ آئیں تو انکو منع کرو اور کہو کہ اگر کچھ علاج کرنا ہے اسی جا رہکر کرو. بعد میں ان مہاجرین کو باز رکھا گیا اور میراں سید محمودؓ کو احمد آباد شہر لیجا کر زنجیروں کے ساتھ قید خانے میں قید کردیا بندگی میاںؓ نے دو مرتبہ زنداں میں جاکر میراں سید محمودؓ سے ملاقات کی اور کہا اگر خوندکار کی اجازت ہو تو زنداں کو توڑ کر خوندکار کو لے جاؤں بندگی میراں سید محمودؓ نے کہا بھائی سید خوندمیرؓ ہم چور نہیں ہیں کہ اسطرح جائیں. جس خدا نے ہمیں یہاں لایا ہے وہ اس بات پر قادر ہے کہ ہم کو یہاں سے چھٹکارا دلوائے جو کچھ تدبیر شرعی ہے کرو.

اسکے بعد بندگی میاںؓ نے راجے سونؓ و راجے مرادیؓ کو جو کہ سلطان کی بہنیں ہیں اور تصدیقِ امامؑ سے مشرف تھیں کہلایا اور میراںؓ کی خبر سے آگاہ کردیا. دونوں بہنوں نے جب اس واقعہ سے آگاہ ہوکر اپنے آپ کو گھر کے صحن میں ڈال دیا اور دھوپ میں جلتی رہیں اور دن رات کھلی ہوا میں رہکر روتی رہیں بھوکی اور پیاسی رہیں بادشاہ انکے پاس آکر انکے ساتھ رہکر مختلف قسم کی باتیں کیں اور شہزادہ کو قید خانے سے نجات دلائے. ۴۱ روز کے بعد قید خانے سے رہائی ہوئی. سلطان کے لوگ آکر پائے مبارک سے زنجیر دور کئے پالکی میں بیٹھا کر دائرے کو پہنچائے لیکن مبارک پاؤں میں زنجیر

وزنی تھی جس کی وجہ سے پاؤں پنڈلی تک زخمی ہو کر اس میں ناسور پڑھ گئے تھے.اور درد حد سے زیادہ تھا چنانچہ مہاجرین

مزاج پرسی کو آئے ان سے کہا تم آئے ہو مجھے دیکھ کر خاموش بیٹھے رہو میرے درد کے بارے میں کچھ نہ پوچھو.اس لئے کہ میں کہوں درد بہت ہے حق تعالیٰ کا گلہ ہوگا.اس کے بعد میاں سید سلام اللہؒ نے بہت کوشش کے بعد پوچھا کہ میرانجیؓ درد کے بارے میں کچھ احوال کہو اس کے بعد فرمایا اگر حق تعالیٰ کوہِ عظیم کی صفتِ بشیرت دے اور اس پر اس درد کا ایک زرہ رکھ دے پس وہ پہاڑ پارہ پارہ ہو جائے گا.گھر آنے کے بعد اسی درد سے ڈھائی ماہ کے بعد یعنی حضرت امامؑ کی رحلت کے دس سال بعد میراں سید محمودؓ نے حیات پائی نقل ہے کہ جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پاؤں کے درد سے وفات پائی اسی طرح میراں سید محمودؓ پاؤں کے درد سے وصال پائے. ماہِ رمضان میں چوتھی تاریخ کو آپؓ نے رحلت کی.آپؓ کی رحلت کے بعد مہاجرین نے کہا کہ اب مہدیؑ ہم سے جدا ہو گئے.میراں سید محمودؓ کی رحلت کے بعد تمام اہلِ بیتِ مہدیؑ و انکی آل میاں شاہ نظامؓ کے دائرہ موضع رادھنپور میں رہے۔نقل ہے کہ ایک روز میاں سید سلام اللہؒ نے آہ مار کر افسوس کے ساتھ فرمایا کہ فرزندانِ میراں سید محمودؓ چھوٹے ہیں اور انکے پیچھے کوئی خلیفہ نہیں ہے تو بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا بندہ میراں سید محمودؓ کا خلیفہ ہے حق تعالیٰ نے بندہ کو انکی صحبت سے دور نہیں رکھا. بندگیمیاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ تمام اصحاب کے سلسلے میراں سید محمودؓ کی آن کے سلسلے سے وابستہ ہیں کہ وہ علیحدہ نہیں رہے.حضرت میراںؑ نے فرمایا اولادِ سید محمودؓ ہمارے سر کا تاج ہیں. بندگی میاں سید محمودؓ کو ایک زوجہ نیکو صفات کہ جن کا نام بی بی کدبانوؓ ہے انکی اولاد اسطرح ہے دو پسر ہر دو مبشر.پسر کلاں بندگی میاں سید عبدالحئیؓ نقل ہے کہ بی بی ملکاںؓ نے حضرت میراںؑ کے حضور یہ خبر دی کہ خدائے تعالیٰ نے میرانجیؓ کو پوتا دیا ہے لیکن سیاہ فام ہے حضرت میراںؑ تبسم کرتے ہوئے تشریف لائے اور اس فرزند کو اپنے ہاتھ میں لیکر کان میں اذان کہی.پھر حضرت میراںؑ نے میاں سید عبدالحئیؒ کے حق میں فرمایا کہ بی بی کیوں کہتے ہو کہ سیاہ فام ہیں یہ روشن منور ہے اس رتن کو جتن کرو.

(س ش) اپین مهديؑ كرم سون كركلو كير + كيا تجه پروش وي نور كا شير
اوٹها تدريچ كرمهديؑ صحابي + ديا تجه مهد مين عز صحابي
(ن) ايضاً زماني مين او پنچين كهول انكهاں تون + بجز مهديؑ نديكها غير كا مون
هوا پيدا سوتون مهديؑ پو بهوليا + ديكها خوش معجزه مهديؑ قبوليا
قرار يك تلي تنها تجه باج ديدار + كها تو خوش هو مهديؑ اپنا يار
يو بر پن هي تو جي تيرا سزاوار + كه نهن پن مين هوا مهديؑ كيرا يار
كيا سورج سون جب تون عشق باري + ديسے تجه روشنے هر لحظه تازي

تیرا یکووقت اچھي ہردم لقامین + تنہا پردہ تیرے مین ہورخدامین

شرف مین کوئي برابرنین تیري سون + کہ پنچیا سوچہ تون دیکہا خداکون

کہامہديؑ ني جوروشن منور + رہي ہوتوج عینک تج نوانبر

دلیل اس بیي ھي حکمِ معجزایات + کہ نین تبدیل ابدلک جس کیسے دہات

قبولیاجي سہج موعودؑکي تین +اوس اس حجت میں لاکچہ خلل نین

مقلد بچہ راسخ اصل دہرنا+مشکلک سون عرض کیاباتہ کرنا

تیري روشن فضیلت کا کمالات + دہرئي اوصاف سورجوکا جلالات

خلف تون مہديؑ موعودکیرا + کہ وارث جیے شہي محمودؒکیرا

خداہرعضوروشن کرکہ تیرا+ سکت اپس دیکہایا فیض کیرا

(ن)ایضاًیقین مہديؑ لگاجي دم دیاتہا+سلکتادفن تون وي دم لیاتہا

چلیا ثابت قدم رفتارِمہديؑ + تیري سون ختم ھي کردارمہديؑ

(ن)ایضاًاولوالعزم اکي چل گئي جس کبلی باٹ+اولنگ ایااوسیي تون بات کا کہاٹ

آپؒ میرانؑ کے حضور چھے ماہ رہے حضرت امامؑ نے ذکرِ خفی کی تلقین کی ہے اور وہ آنجنابؒ اسی مشاہدہ پر ثابت رہے چنانچہ بندگی میاں سید سعداللہ کے سلسلے کے سالکین ذکر کرتے ہیں کہ روشن منورؒحضرت امامؑ کے تربیت ہیں صحبت کا علاقہ اپنے والد بزرگوار سے رکھتے ہیں اور وصیت سے خلافت اور کمال اور مراث اپنے والد کی پائے ہیں نقل ہے کہ کسی نے حضرت روشن منورؒ سے پوچھا کہ آپ کی عمر میرانؑ کے حضور چھے ماہ کی تھی کیا ذکرِ دمِ مقدس یاد ہے؟ تو اس منورِ دین نے فرمایا کہ اے عزیز مہدی موعودؑ کے صدقے سے بندہ کو روزِ قـالـوا بلیٰ یاد ہے.نقل ہے حضرت روشن منورؒ نے نہایت کمالیت اور خشوع وخضوع وخوفِ الٰہی ترکِ مقتدائی کی تھی . باوجود اس کے کہ خود مقتدائے زماں وشفیع المذنبیاں تھے اور جو لوگ آپ کے دمِ مبارک سے تربیت ہوئے مقتدائے زماں وزبدئے ساکاں ہوئے.نقل ہے کہ میاں سید سعداللہؒ کو شہاب الحقؒ کی ذات سے بہت عظمت تھی.شہاب الحقؒ نے فرمایا بابا جس جگہ سے بندہ کو عظمت ہے تم کو وہاں بھیج کر تلقین کرواتا ہوں اسکے بعد حضرت روشن منورؒ کے پاس بھیج کر تلقین کروایا چنانچہ روشن منورؒ نے اس باب میں ایک خط لکھا جو اس کے مقام پر لکھا جائیگا.نقل ہے کہ شہاب الحقؒ نے اپنے فرزند میاں سید یحییٰ کو اس رتن بے بہا کی خدمت میں بھیجکر تربیت کرایا.نقل ہے کہ شہاب الحقؒ نے چند سپاریوں کو روشن منورؒ کی خدمت میں بھیجکر پسخوردہ کروا کران میں سے خود کھاتے تھے اس حدتک کہ حضرت روشن منورؒ کا پسخوردہ کردہ سپاری کا ٹکڑا آپ کے آخری وقت میں شہاب الحقؒ کے منہ

سے نکلا.(س) تمام مہاجرین حضرت روشن منورؒ کو اپنے درمیان سویت دیتے تھے اور اپنے میں شمار کرتے تھے کہ یہ بھی

مہاجرین میں سے ہیں. حضرت میرانسید محمودؒ نے فرمایا اے روشن منور تم منظور اور مبشرِ حضرت میرانؑ ہو.(ف) نقل ہے روشن منور موضع پھلواری میں جو کہ کڑی کا ایک علاقہ ہے مقیم تھے. آخر وقت آپ نے میاں عبدالملکؒ کے فرزندوں کو پڑا اس سے طلب کر کے فرمایا مجھے اپنے والدِ بزرگوار کے روضۂ متبرکہ واقع بھیلوٹ میں پہنچادو. انہوں نے بہترین حیلے کے طریق راستے کا سفرخرچ کچھ طلب کیا. ان پر دلگیر ہو کر حضرتؒ نے فرمایا کہ اس وقت کوئی کھانبیلیوں میں سے نہیں ہے کہ مجھے سر پر اٹھا کر لیجاتے اس کے بعد اپنے فرزند میاں سید حسینؒ سے کہا کہ مجھے بھیلی میں بٹھا کر لے چلو انشاء اللہ راستے کے درمیان تمہیں کوئی زخم نہ ہوگا. اسکے بعد میاں سید حسینؒ اسی طرح بندگی میرانسید محمودؒ کے روضے میں لاکر آپ کو دفن کیا. ماہِ رجب بتاریخ ۲۹ بھیلوٹ میں آپ دفن ہوئے. آنحضرتؒ کو ایک فرزند میاں سید حسینؒ شہاب الحق سے تربیت اور بندگی میاں سید نجی خاتم المرشدؒ سے صحبت. ماہِ جمادی الاول بتاریخ ۲۵ وصال پائے. بیجاپور میں آپ کی قبر حظیرہ میاں سید سعد اللہؒ میں ہے.

اولادِ حضرت ثانی مہدیؑ:۔ بی بی کد بانوؒ سے تین فرزند ایک روشن منورؒ دوم میاں سید احمدؒ سوم بندگی میاں سید یعقوبؒ. ایک دختر بی بی خونزا گوہرؒ نقل ہے کہ فرزندِ دوم کے تولد کے وقت بی بی کد بانوؒ نے معاملہ دیکھا کہ خود کو تین لڑکے ہوئے ہیں ہر تین فرزند فراہ کی ندی میں تیر رہے ہیں. ان میں سے روشن منورؒ ساحل پر پہنچ گئے دوسرے پسر جو انکے پیچھے آئے ندی میں غرق ہو گئے. تیسرے فرزند بھی کنارے پر پہنچ گئے. حضرت میرانؑ نے فرمایا اس پسر کا نام احمد رکھو اور سید یعقوب اسکے بعد آئینگے. اس کے بعد میانسید احمد پیدا ہوئے. نقل ہیکہ ایک روز میراں سید محمودؒ نماز میں مشغول تھے میراں سید احمد چراغ سے کھیلنے لگے. اچانک آگ لگ گئی اور میانسید احمد کا وصال ہو گیا. اسکے بعد میرانسید محمودؒ نے شکرادا کرتے ہوئے فرمایا اے رشکا لو تو نے میرانسید احمدؒ کو میرانسید اجملؒ کا بدلہ بنادیا. اسکے بعد میانسید یعقوبؒ متولد ہوئے. میانسید یعقوبؒ میرانسید محمودؒ کے آخر وقت میں بعمر سات برس تربیت میرانسید محمودؒ کے ہوئے تھے. مشاہدۂ میرانسید محمود کیلئے بندگی میاں شاہ نعمتؒ کے پاس گئے. حضرت شاہ نعمتؒ نے حضرت ثانی مہدیؑ کے نام اور آپ کے مشاہدہ سے تلقین کی. نقل ہیکہ بندگی میاں سید یعقوبؒ کی سترہ برس کی عمر میں بی بی راجے رقیہ دختر بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے ساتھ شادی ہوئی. اس وقت ملک الہدادؒ ہجرت میں تھے. اور اس شادی میں گل تڑوڑ کا سہرا باندھا گیا. اور وہ بندگی ملک سے علاقہ باندھ کر آپ کی صحبت میں رہے اللہ جو انصاف کرے اس پر رحم کرے. ہمارا اعتقاد تسویتِ خاتمینؑ اور تفضیل سیدینؓ صدیقینؓ کا جو صدیق الصدیق بندگی میاں ملک الہداد سے متواتر منقول ہے. نقل ہے کہ حضرت بندگی ملک کے حضور ایک میراں سید یعقوبؒ اور دوسرے بندگی میاں ملک پیر محمدؒ اور بعض کہتے ہیں کہ ملک داؤد بن ملک بخنؒ جو نوبت

میں بیٹھے ہوئے تھے انکے درمیان سیدینؓ کے فضائل کے بارے مناظرہ ہوا. انکے شرف کے بارے بحث کی. اتنے میں

بندگی ملک الہدادؓ یہ سن کر حجرے سے باہر آکر معاملہ پوچھا ان دو میں سے کسی کو حضرت ملک الہداد کے سامنے طاقت و مقاومت نہیں تھی. اسلئے چلے گئے. میرانسید یعقوبؓ کو اپنے نزدیک بلاکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ تھا. انہوں نے ایک دومرتبہ کہا کہ ماموں کچھ نہیں تھا. اس کے بندگی ملکؓ نے قسم دے کر تکرار پر تکرار کر کے پوچھا؟. جواب دیا کہ فضائل میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے بارے میں کچھ گفتگو تھی. بندگی ملک الہدادؓ نے دانتوں میں انگلی دیکر کہا خوندکار زادہ تم کو حق تعالی نے فائدہ کے لئے پیدا کیا ہے. جس جگہ تم ہونگے مخلوق کو فائدہ ہوگا. اور اس گفتگو میں نقصان ہے اور تم کو اس قسم کی گفتگو نہیں کرنی چاہئے. اسکے بعد معتبر دلائل سے صدیق الصدیق نے دلاسے کے طور پر بندگی میراں سید یعقوبؓ کو جواب دے کر فرمایا کہ دیکھو حضرت میرانؑ نے انکے حق میں بعض بشارات ایکجا جمع کر کے فرمانِ خدا سے بیان فرمائی ہیں اور بعض بشارات میراں سید محمودؓ کے حق میں فرمائی ہیں وہی بشارات میراں سید خوندمیرؓ کو بھی دی ہیں اور بعض بشارات جو میراں سید خوندمیرؓ کو دی ہیں وہی بشارات میراں سید محمودؓ کے حق میں دی ہیں. اور بعض وہ بشارات میراں سید محمودؓ کو دی ہیں میاں سید خوندمیرؓ کو دی ہیں اور جو میاں سید خوندمیرؓ کو دی ہیں میرانسید محمودؓ کو دی ہیں پھر بندگی ملکؓ نے فرمایا کہ اس حجت سے یہ کہا جاتا ہے کہ محمدینؑ نبی اور مہدیؑ کے درمیان اور سیدینؓ میراں سید محمودؓ اور میاں سید خوندمیرؓ کے درمیان فرق نہیں. فرق کرنے والے کو نقصان ہے اللہ تم کو اس سے بچائے. کچھ مدت کے بعد میرانسید یعقوبؓ بعض برادرانِ دائرہ کے کہنے کے مطابق 'بندگی ملکؓ نے دائرہ سے نکل گئے اور ایک قریہ میں دائرہ میں رہ گئے. اس کے بعد بندگی ملکؓ نے فرمایا کہ میاں سید یعقوبؓ کی نہر اس طرح دوڑ رہی تھی کہ اس جیسی کسی اور کی نہر نہیں دوڑتی تھی لیکن انہوں نے اپنی نہر کو توڑ کر چلے گئے. نقل ہے کہ بندگی ملکؓ کی یہ بات بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو پہنچی تو شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ میاں دادو نے اپنی نیک ان سے کاٹ لی ہے. نقل ہے کہ بندگی میاں ملکؓ کے آخری وقت بندگی میاں سید اشرفؓ بعمر ۔۔۔ سال ملک الہدادؓ کے دائرہ میں حاضر تھے. کسی نے کہا کہ میاں سید یعقوبؓ اس وقت حاضر نہیں ہے. ملک نے فرمایا میاں سید یعقوبؓ کے بجائے میاں سید اشرفؓ ہیں اور انکے باپ کی تقسیم بھی انکو ملے گی. اس سے انکی صحبت کو اپنے ساتھ ثابت کیا. نقل ہے میاں سید یعقوبؓ نے معاملہ میں یعقوبؑ کے مقام کو دیکھا اسی حال میں اندیشہ کیا یعقوبؑ کو بارہ بیٹے تھے اور مجھے آٹھ بیٹے اپنی چار بیٹیوں کو دیکھا کہ دستاروں کو اپنے سر پر رکھے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ چاروں دختر 'پسروں کے قائم مقام ہیں. میاں سید یعقوبؓ دولت آباد میں دائرہ باندھ کر رہے شاہ علی کے لوگوں کو حسد پیدا ہوا. ایک روز دعوت پر میاں سید یعقوبؓ کو بلائے کھانا کھانے کے بعد لکڑی کے پیالے میں زہر ملا کر پسخوردہ کے لئے لائے. میاں سید یعقوبؓ نے فرمایا اسحاق جی تم ہی پسخوردہ کر کے دو. انہوں نے عذر پیش کیا بعد میں فرمایا کہ یہ میرا رزق ہے لاؤ اور خود نے پسخوردہ

کر کے دیا.گھر کو واپس آنے کے بعد کام پورا ہو چکا.ماہ ذی الحجہ بتاریخ ۲۳ دولت آباد میں آپ نے اپنی جان جاناں کے

سپرد کردی.میاں سید یعقوبؒ کی پانچ بیویاں تھیں.اولاد از شکم بی بی راجے رقیہ بنتِ بندگی میاں دو فرزند ایک میاں سید اشرف دوم میاں سید اسحاق.میاں سید اشرف تلقین وصحبت تمام بندگی میاں سید شہاب الدین (شہاب الحق) سے رائے باغ ماہ محرم ۱۳ تاریخ کو مدفن ہوئے.اور میاں سید میرانجی بن میاں سید اشرف تلقین اور صحبت اپنے پدرِ بزرگوار سے کی اور انکے فرزند مسمیٰ میاں سید جعفر بن میانسید میرانجی بن میانسید اشرف بنی اسرائیل.تربیت اپنے دادا سے اور صحبت بندگی میاں سید سعداللہ سے.۱۸ سال تک رہ کر اپنے مدعا کو پہنچے.اور میاں سید اسحاق بنی اسرائیل بن بندگی میراں سید یعقوبؒ .بندگیمیاں سید شہاب الدین شہاب الحقؒ سے تربیت اور آخر دم تک بندگی میراں سید یعقوبؒ سے رکھی

نقل ہے کہ میاں سید اشرف بنی اسرائیلؒ دولت آباد سے تین میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ٹھرے تھے بندگی میرا ں سید یعقوبؒ کے کفن دفن کے بعد میاں سید اشرفؒ بنی اسرائیل نے کہا میرے والد کی کفن سے خاک دور کرو تا کہ میں اپنے والد کا منہ دیکھو.میاں سید اسحاقؒ مانع ہوئے.بعد میں معذرت کے وقت میاں سید اسحاقؒ نے بندگی میاں سید اشرف کے سامنے زہر کی کیفیت کا عذر پیش کیا اور خود ان سے علاقہ باندھ کر انکی صحبت میں آخر وقت تک رہے.بعض کہتے ہیں کہ بندگی میاں سید اسحاقؒ میاں عبدالکریم نوری سے تلقین ہیں.بتاریخ ۲۲ ماہ ذی القعدہ رحلت فرمائی.اہلیہ بندگی میاں سید یعقوبؒ بی بی بواؒ بنت ملک گوہرشہ فولادیؒ سے دو پسر ایک بندگی میاں سید یوسفؒ دوم بندگی میاں سید خوندمیرؒ. ہر دو تلقین وصحبت بندگی میاں سید نجی خاتم المرشدؒ سے.اٹھارہ سال تک خاتم المرشدؒ کی صحبت میں رہے.اسکے بعد کسی سبب سے بندگی میاں سید نجیؒ نے انکو دکن کی طرف روانہ کیا.بندگیمیاں سید یوسفؒ نے دولت آباد میں صفر کی ۴ رتاریخ کو انتقال فرمایا آپ کو فرزندوں میں بندگی میاں سید قاسم بسا بزرگ اور اپنے والد سے اور بندگی میاں سید نور محمد نور اللہ سے فیضیاب ہوئے اور مجتہد گروہ سے موسوم ہوئے اور بندگی میاں سید خوندمیرؒ بنی اسرائیل نے دولت آباد میں ۸ ماہ ذی الحجہ اس عالم سے سفر فرمایا.آپ کے فرزندوں میں بندگی میاں سید نصرتؒ بسا بزرگ اور اپنے پدرِ بزرگوار سے فیض یاب اور بندگی میاں سید یوسفؒ بنی اسرائیل اور بندگی میاں سید نور محمدؒ سے بہرہ یاب ہوئے.میراں سید یعقوبؒ کی دختراں بی بی بواؒ سے ایک بی بی فاطمہ زوجہء میاں سید نور محمد گجراتی دوسری بی بی راجے مریمؒ زوجہ میاں عبدالمومن بن میاں عبدالرحمنؒ ۔

بندگی میرانسید یعقوبؒ کی تیسری زوجہ بی بی صاحبہؒ بنتِ عالم خاں میواتی.ان سے دو دختر اور دو پسر ایک میا ں سید ابراہیمؒ تلقین وصحبت بندگی میاں سید یعقوبؒ سے ماہ محرم ۱۱ تاریخ کو گوکاک میں مدفن ہوئے.اور فرزنداں بندگی میاں سید ولیؒ بسا بزرگ اور اپنے پدر بزرگوار سے فیضیاب اور میانسید نور محمدؒ سے بہرہ یاب ہوئے.دوم بندگی میانسید محمودؒ بنی اسرائیل تربیت وصحبت بندگی میاں سید یعقوبؒ سے.شوال کی ۷ تاریخ کو گوکاک میں مدفن ہوئے.انکے فرزندوں میں

میاں سید جلالؒ بہرہ یاب از بندگی میاں سید اشرفؒ بنی اسرائیل ہیں. ایک روایت میں تین. مناجی صاحبہ بی بی زوجہ میا

ں ابوبکر نبیرۂ میاں ابوبکر ہیں . بی بی موصوفہ کی رحلت کے بعد خونزاؒ سے شادی کی .تیسری بوجی صاحبہؒ بی بی زوجہ میا
ں اشرف محمدؒ بن کبیر ہیں.

بندگی میرانسید یعقوبؒ کی اہلیہ چہارم بی بی ساراں بنت ننھے میاںؒ کہ رسالۂ مہدیت لکھے ہیں. ان سے ایک لڑکا ہوا. جو فانی فی اللہ باقی باللہ اسم مبارک بندگی میاں سید عالمؒ بنی اسرائیل. آپ کا سلسلۂ تربیت وصحبت حضرت بندگی میاں سید نور محمدؒ سے ہے. رمضان کی ۱۹ تاریخ کو بیڑ میں مدفن ہیں.

اور بندگی میاں سید یعقوبؒ کی پانچویں زوجہ بی بی منجلے بنتِ ملک اسماعیل یعنی بندگی میاںؒ کی نواسی تھیں. ان سے ایک پسر نام دار عالی قدر بندگی میاں سید مصطفیٰؒ جو علمِ ظاہری و باطنی میں کامل تھے. بیجاپور میں مدفن ہیں. میراں سید محمود ثانی مہدیؒ کی ایک دختر تھیں جن کا نام بی بی گوہر جو ہمعصر حضرت محمدؒ کی زبانِ مبارک سے مبشر تھیں. آپ کو میاں محمود شاہ کے عقد دیا گیا تھا. ان سے دو پسر اور چند دختر اں ہوئیں. خصوصاً ایک فرزند بزرگ میاں شریف محمدؒ کے داماد بندگی میاں سید شہاب الدینؒ. انکے حق میں بندگی میاں شہاب الحقؒ نے بشارت دی کہ اگر قیامت کے دن حق تعالیٰ کہے گا کہ میری درگاہ میں کیا لائے ہو. میں عرض کروں گا کہ اس فرزند شریف محمدؒ کو لایا ہوں. انکے فرزند میاں راجے محمدؒ اور میاں خلیل محمدؒ و میاں عزیز محمدؒ جو کہ مقتدائے کامل تھے. عبارتِ شواہد الوالایت. کہ عارف کیلئے اشارۂ سوال اگر کوئی کہے کہ مہدی موعودؑ تابع تام حضرت رسالتؐ پناہ تھے وہاں نرینہ اولاد نہیں تھی. اور یہاں اولاد ہے یہ کس طرح ہوا.

پس جان تو اے مصدق کہ وہاں مرتبۂ نبوت ۔۔۔ دیا گیا تھا اگر تیرا فرزند زندہ رہتا تو پیغمبر ہوتا. اور تیرے بعد پیغمبری نہیں. اسی سبب سے رسول اللہؐ کے پسر وفات پا گئے. اور یہاں ولایت ہے مہدی موعودؑ کے بعد ہادیؑ اور خدا کے دوست ہونا ہے. یہ آیت اور قطعی شہادتیں مہدی کی حجتیں ہیں ظاہر طور پر.

دوسری فضیلت جو کچھ امام الکائنات علیہ السلام سید مہدی و۔۔۔۔ ذاتِ اعلیٰ جن کا نام بندگی میانسید خوندمیرؓ ہے انکے حق میں جو فضیلتِ بیان فرمائی ہے. ان میں سے چند یہاں لکھی گئی ہیں. اس تفصیل کے ساتھ جب میرانؑ پیراں پٹن میں تشریف لائے تو فرمایا کہ اس جگہ سے ایمان کی بو آرہی ہے. چونکہ حضرت میرانؑ نے فرمایا عشق جونپور سے اٹھا اور گجرات نے اسکو پالیا. حضرت میرانؑ نے فرمایا ملک گجرات کانِ عشق ہے. حضرت میرانؑ نے فرمایا تمام ملک میں گجرات کی مثال انگوٹھی میں نگینہ کی سی ہے. نقل ہے کہ حضرت میرانؑ کو حقِ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ اے سید محمدؑ ہمارا بندہ تمہارے نزدیک آتا ہے خیمہ سے باہر آؤ اور چند قدم استقبال کرو. جب بندگی میاں حضرت میرانؑ کے مقام سکونت کے قریب ہوئے تو حضرت امامؑ خیمہ سے چند قدم باہر تشریف لائے. جب آپکی نظر پڑی تو حضرت میرانؑ نے فرمایا آؤ

بھائی سید خوند میرؓ نقل ہے کہ اس وقت تابِ جلالیت حجاب نے بندگی میاںؓ کے ہوش اڑا دئے۔ اور فوراً مطلب کو پہنچ

گئے۔ آپؑ نے فرمایا بھائی سید خوند میرؓ یہ بیہوشی کی روش خود کے خاندان کی نہیں ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ اور کچھ دیکھو۔ بندگی میاںؓ نے عرض کیا یہ آنکھ پھوٹ جائے اگر مہدیؑ کو دیکھا ہو میں نے اپنے خدا کو دیکھا۔ میراںؑ نے جواب میں فرمایا جو خدا ہو خدا کو دیکھے۔ حضرت میراںؑ نے فرمایا خدا ہوگا خدا کو دیکھے گا۔ اور بندگی میاںؓ کے سرِ مبارک کو اپنے زانوئے مقدس پر رکھا اور اپنی ناک بندگی میاںؓ کی ناک کے سامنے لاکر ذکرِ خفی کی تلقین فرمائی۔ اور اپنے دہنِ مبارک سے پان کا پسخوردہ بندگی میاںؓ کو دیا۔ اور بقولِ اصح اپنا لعابِ دہن بندگی میاںؓ کے دہنِ مبارک میں ڈالا۔ اور میاںؓ کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ واصلانِ خدا ہوشیار رہتے ہیں۔ اور مستانِ حق حضوری مستان۔ اور شریعت اور عبادت کے کام ہوشیار رہ کر نماز ادا کرتے ہیں۔ تلقین اور پسخوردہ کے بعد میاںؓ کا سر مقبول ہوگیا۔ حضرت میراںؑ نے میاںؓ کو صف میں لا بٹھایا۔ حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ میرے بھائی سید خوند میرؓ فنا فی اللہ ہو کر بقاء باللہ کو پہنچ گئے۔ حق تعالیٰ اپنی قدرت سے بندگی میاںؓ کے سر کو قبول فرمائے۔ پھر بندگی میاںؓ نے تین وقت کی نماز بغیر سر کے ادا کی یعنی عصر، مغرب، اور عشاء۔ القصہ عشاء کی نماز کے بعد حضرت میراںؑ اپنی عادتِ مبارک کے مطابق دروازے پر بھائیوں اور مہاجرین کو وداع کرنے کی غرض سے کھڑے رہے جبکہ لوگ حلقہ کئے ہوئے تھے کہ حضرت خاتمِ ولایتؑ نے اپنے لطف وکرم کی نظر ڈال کر میاں سید خوند میرؓ سے فرمایا کہ میرے بھائی سید خوند میرؓ جو کچھ معاملہ تمہارے ساتھ ہوا ہے بیان کرو۔ میاں نے عرض کیا کہ میراں جیؑ پر سب روشن ہے۔ میراںؑ نے فرمایا ہاں لیکن برادراں بھی سنیں گے۔ جو کچھ معاملہ ہوا اپنی زبان سے کہو۔ اس بناء پر بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ جب میں نمازِ عصر کیلئے تحریمہ باندھا تو حق تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے سید خوند میرؓ ہمارے دربار میں تم آئے ہو کیا چیز تحفہ میں لائے ہو۔ اس بندہ نے عرض کیا کہ تیرے دربار کے لائق میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ بطورِ ہدیہ ہو سکے۔ فرمان ہوا کہ ہم تجھ سے کچھ نہیں چاہتے۔ اپنا سر ہم کو دے۔ عرض کیا کہ اے الٰہی میرا سر تیری درگاہ سے بخشش ہے اسکو تیری درگاہ میں دے دیتا ہوں۔ یہ تو ایک سر ہے اگر سو سر بھی ہوتے تو تیرے دربارِ بے نیاز میں پیش کر دیتا۔ بعد میں حق تعالیٰ اپنے قبضۂ قدرت سے میرے سر کو علیحدہ کر لیا۔ اور اس بندہ نے پوری نمازِ عصر امامؑ کے پیچھے بغیر سر کے ادا کی فرض کی ادائی کے بعد حق تعالیٰ نے میرا سر میرے تن پر بدستِ بے کیف رکھا۔ پس اس بندہ نے عرض کیا اے بارِ خدا میرا یہ سر کیوں قبول نہیں ہوا۔ فرمان حق تعالیٰ ہوا کہ تیرا یہ سر ازل سے ہماری بارگاہ میں مقبول ہو چکا ہے۔ لیکن تن پر دوبارہ رکھنا ہماری امانت کے طور پر ہے۔ جس وقت میں چاہوں بے عذر ادا کر دے۔ حضرت میراںؑ نے فرمایا ہاں جو کچھ دیکھا حق ہے۔ نقل ہے حضرت میراںؑ نے تمام معاملہ سننے کے بعد فرمایا۔ چراغداں، بتی، تیل، تمام تیار کر کے لائے ہو اب ایک ہی کام جلنے کا باقی تھا۔ اب چراغ ولایتِ محمدیؑ سے روشن ہو گیا۔ نقل ہے کہ میاں سید خوند میرؓ نے عرض کیا کہ آج عصر و مغرب کے درمیان قرآن کا

بیان سننے کے دوران میں نے دیکھا کہ ایک نورانڈے کے مانند آسمان سے نیچے اترا اور پیرہن کے مانند ہوکر میرے بغل

میں آگیا تو آنحضرتؐ امیر روشن ضمیر نے اس وزیر فیض پذیر میاں سید خوندمیرؓ کو خلافت کا اشارہ فرمایا کہ یہ جامہء خلعت خلافت اللہ کی بارگاہ سے پائینگے. حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ تمہارے تین خلافت حق نے دیا ہے. عطاء بوجھا وخلعت کیا ہے. پھر حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ سید خوندمیرؓ کے حق میں قرآن کی یہ آیت پڑھو کہ یہ آیتِ کلام اس مرد کے حق میں ہے. اللہ نور السمٰوات و الارض .خدائے تعالیٰ اہلِ آسمان وزمین کا روشن کنندہ ہے. یعنی عالمِ علویات وسفلیات کے عالمِ ارواح واجسام ہے اس نور سے منور ہے. مثل نورہ. اسکے نور کے مانند تمام عالم اس سے روشن ہے. کمشکواۃ. جس طرح کہ طاقچہ ہے اور اس طاقچہ سے مراد حضرت رسول اللہ ﷺ کا سینہ بے کینہ ہے. فیھا مصباح .اس طاقچے میں ایک چراغ ہے اور اس چراغ سے مراد نبوتِ محمدیؐ ہے. اس جگہ فرمایا کہ مشکواۃ سے مراد نبی کا سینہ ہے اور مصباح سے مراد تجلیءِ حق تعالیٰ. المصباح فی زجاجۃ. وہ چراغ آبگینہ اس سے مراد آنحضرتؐ کا قلبِ مبارک ہے. اس جگہ اس سے مراد تمہارا دل ہے. الزجاجۃ کانھا کوکب دری .تفریق آبگینہ فرمایا کہ وہ آبگینہ گویا چمکتا ستارہ ہے. یوقد من شجرۃ مبارکۃ. مرادِ شجرۃ بندہ ہے کہ آسمان چہارم پر بندہ کا نام سید مبارک ہے. زیتونۃ لا شرقیۃ و لا غربیۃ فثم وجہ اللہ. سلگایا گیا وہ آبگینہ درختِ بابرکت سے کہ زیتون ہے. اسطرح کہ نا جانبِ شرق ہے نہ جانبِ غرب. اس درختِ بابرکت سے مراد وہ سرورؐ ہیں. یکاد زیتھا یضی .نزدیک ہے کہ اس درختِ مبارک کا روغن غایتِ صفائی سے خود بخود روشن ہو. اور مراد اس روغن سے کہ شجرۂ مذکور کی صفت ہے امیر کبیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ کہ صفتِ ذاتِ مہدی ہیں. اور اپنی ذات سے استعداد روشنائی کی پوری رکھتی ہیں. اس امر کی کہ خود بخود روشن ہوجائے. لو لم تمسسہ نار اگرچہ مس نہ کرے اسکو آگ باوجود اس قابلیت کے اگر آگ اسکو پہنچ جائے .نورعلیٰ نور .روشنی پر روشنی زیادہ ہوگئی. اس جگہ فرمایا کہ تمہاری ذات رب العزت کے فیض کو بے واسطہ حاصل کرنے کی تمام قابلیت رکھتی ہے کہ خود روشن ہوجائے. لیکن مہدیؑ کے واسطے سے نورعلیٰ نور ہوگئی. کہ حضرت میرانؑ جس طرح چند آیتوں میں لفظِ 'من' عام کو دعوی خاص برذاتِ خود فرمایا جیسے انا ومن اتبعنی اور آیت فقل اسلمت وجھی للہ ومن اتبعنی. اسطرح یہاں فرمایا کہ من یھدی اللہ لنورہ من یشاء. سے مراد خاص تمہاری ذات ہے فقط نہ کہ غیر تا آخیر رکوع نقل متواتر بندگی میاںؓ کے حق میں بیان فرمایا. بندگی میاںؓ کو حضرت میرانؑ نے پسرِ حقیقی فرمایا. بندگی میاںؓ کو پہلی مرتبہ آپؐ کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہوئے حضرت میرانؑ نے فرمایا اب جاؤ بہر حال بندہ کے نزدیک آؤ گے. حضرت میرانؑ نے فرمایا خیر جی ہمارے بھائی سید خوندمیرؓ صدیق ہیں. حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ بندہ اور یہ ایک جدّی حسینی سید ہیں. حضرت امامؑ نے فرمایا کہ میرا اور بھائی سید خوندمیرؓ کا نسب سید اسماعیلؑ سے متصل ہے. موضع بڑلی میں

حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ سلطان النصیرا سے مراد تمہاری ذات ہے. حضرت میراںؑ نے فرمایا سلطانا نصیراً میرے لئے

سید خوندمیرؓ ہیں. بندگی میاںؓ کے حق میں فرمایا مردِ خدا ایسے لوگوں کو کہتے ہیں کہ دیوار کے پیچھے اٹھارہ مہینے رہے لیکن مبازرالملک سے ملاقات نہیں کی. (برائے خدا) نقل ہیکہ حضرت میراںؑ نے فرمایا میاںؓ کے حق میں کہ گجراتی بھائی نے مجھے بیزار کردیا کہ دریا پر دریا ڈالا جارہا ہے. لیکن پھر بھی لاؤ، لاؤ کہتا ہے.

حضرت میراں علیہ السلام نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حق میں فرمایا کہ خدا کی دین کا حساب نہیں اور کسی بشر کی عقل میں امکان نہیں کس کو دلاتا ہے کس کو دیتا ہے. جسطرح میاں سید خوندمیرؓ کو دیا. وہ جانتا ہے یا میاں سید خوندمیرؓ جانتے ہیں. الحال معلوم ہوگا کہ یہ دیا گیا ہے. حضرت میراںؑ نے فرمایا اے میاں سید خوندمیرؓ بندہ تم پر ہوگا یا تم بندہ پر ہونگے. حضرت میراںؑ نے فرمایا میاں سید خوندمیرؓ اللہ کی ولایت کے لئے اسد اللہ الغالب ہیں. بندگی میاں سید حمیدؓ نے ایک روز حضرت میراںؑ کے سامنے کہا کہ میرانجی میاں سید خوندمیرؓ اور میاں عبدالمجیدؓ پر ہاتھ رکھ کر باتیں کرتے ہیں. (ذکر میں) مشغول ہوکر نہیں بیٹھتے. فرمایا بیٹھنا تمہارا کام ہے انکا کام دوسرا ہے. تم کا سب ہو انکو عطاء ہے. نقل ہے کہ بندگی میاںؓ نے ایک روز میراںؑ کے سامنے عرض کیا کہ آج عصر و مغرب کے درمیان بیان سننے کے وقت میں دیکھا کہ آسمان سے ایک نور انڈے کے مانند نیچے اترا اور میرے پیرہن میں داخل ہوکر میرے بغل میں آگیا. یہ سن کر حضرتؑ نے بندگیمیاںؓ کو خلافت کی بشارت دی. کہ یہ جامۂ خلعت تم حق تعالٰی سے پاؤ گے. حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ بندہ کی ذات او ر بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی ذات ایک ہے. حضرت میراںؑ اور بندگی میاںؓ بیٹھے ہوئے تھے اچانک آسمان پھٹا اور ایک بڑا نور اسمیں پیدا ہوا. اور امامؑ کی ذات میں چلا گیا. ایک ساعت کے بعد وہ پھر امامؑ کی ذات سے باہر نکل آیا اور بندگیمیاںؓ کی ذات میں داخل ہوگیا اور وہیں رہ گیا. بعد میں امامؑ نے فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ تم نے سمجھا کہ یہ نور کیا ہے؟ میاںؓ نے عرض کیا کہ میرانجیؑ جانتے ہیں. حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ ولایت محمدیؐ ہے. پہلے مجھ پر آیا بعد میں تم پر آیا. حضرت میراںؑ نے فرمایا بندگی میاںؓ کے حق میں کہ دریائے الوہیت کی تجلی پر تجلی ہورہی ہے لیکن چہرہ بھی متغیر نہیں ہوتا. حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ گجراتی کو ہر چند کہ حق تعالٰی کی طرف سے دیا جاتا ہے لیکن وہ بس نہیں کرتا. حضرت میراںؑ نے بندگی میاںؓ سے فرمایا کہ دریائے الوہیت پی گئے لیکن ہونٹ بھی نہیں بھیگے. میاں یوسفؓ کے معاملہ پر حضرت میراںؑ نے میاں سید محمودؓ کو دلاسہ دے کر فرمایا کہ اسکی آرزو کیا کرتے ہو اگر ہوس کرنا ہے تو اپنے والد کی کرو اور میرے بھائی سید خوندمیرؓ کو دیکھو کہ الوہیت کی تجلی مسلسل ہوتی رہی ہے لیکن چہرہ متغیر نہیں ہوتا.

نقل ہے کہ بندگی میاںؓ نے فرمایا حضرت امامؑ بفرمانِ ملک العلام مسلسل چھ ماہ تک متواتر راتیں نمازِ عشاء کے بعد بندہ کے حجرے میں آتے اور نمازِ فجر کیلئے باہر آتے. کبھی حضرت میراںؑ چادر اٹھا کر عطاء فرماتے اور کبھی آنحضرتؑ کی

چادر یہ بندہ اٹھا کر پیش کرتا.نقل ہے کہ چونکہ راتوں کو میراںؑ میاںؓ کے حجرے میں گذارتے اور جب وقت نوبت کا ہوتا

میراںؑ اور میاںؓ دونوں شریف ذاتیں حجرے سے باہر آکر نوبت ادا کرتے پھر حجرے میں چلے جاتے.تعلیمِ مواہب 'آئینۂ صوری ومعنوی' اور باطن کی پرورش ہوتی تھی.نقل ہے کہ حضرت میراںؑ نے فرمایا بی بی بونجیؓ سے کہ فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ سید ینؓ کو چھ ماہ ہماری وحدانیت' وحدیت' اورازل سے ابد تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا اسکی تعلیم دو.اس وجہ سے یہ معاملہ ہے.آپ کا قول حق ہے اور آپکا کلام سچا ہے.آمنا وصدقنا.ایک روز بندگی میاںؓ نے حضرت میراںؑ کے سامنے معاملہ پیش کیا کہ میرانجیؑ میں نے معاملہ دیکھا کہ ایک بڑا دریا پورے زور سے بہہ رہا ہے اور اس دریا میں لوگ خاروخس کی طرح اور مرے ہوئے لوگوں کیطرح بہہ رہے ہیں.اور حضرتِ رسالت پناہؐ اور ذاتِ مبارک حضرت میرانجیؑ اس جگہ کمر بستہ کھڑے ہوئے ہیں.ہر اس شخص کو جو دریا میں ہاتھ پاؤں ہلا رہا ہے اور باہر آنے کا ارادہ کر رہا ہے اسکو حضرت مصطفیٰؐ اور حضرت مہدی موعودؑ ہاتھ پکڑ کر باہر لا رہے ہیں اور بندہ کو حکم کر رہے ہیں کہ بھیا سید خوندمیرؓ تم بھی کمر باندھو اور دیکھو کہ جو کوئی ہاتھ پاؤں اس دریا میں ہلا رہا ہے اس کو باہر کرو.بندہ نے اسی طرح کیا اور حکم بجالایا جب یہ معاملہ آنحضرتؑ کے روبرو پیش کیا تو حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ ہاں جو کچھ تم نے دیکھا حق ہے.دنیا پر جوش دریا کی طرح ہے اور خلائق دنیا کی طلب میں مردہ صفت خاروخس کی طرح اس میں بہہ رہے ہیں.اس دریا میں جو کوئی دنیا کو پر بلا سمجھ کر دن رات باہر آنے کا ارادہ کرتا ہے.اس کو حضرت مصطفیٰؐ اور بندہ اور تم دور تر کرتے ہیں ہم اور تم جدا نہیں ہیں ایک وجود ہیں (س.ع) معاملہ پیش کرنے پر حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ ہاں جو کچھ دیکھا حق دیکھا وہ دریا یہ دنیا ہے اس میں جو لوگ ہیں وہ دنیا کا طالب ہیں.بندۂ خدا عاشق کے سیوا کس کو باہر لاتا ہے جسطرح مجھ سے فیض جاری ہے اسی طرح تم سے بھی فیض جاری ہوگا.حضرت میراںؑ نے فرمایا سید خوندمیرؓ الوہیت کے سات دریا پی گئے لیکن لبِ بالا بھی تر نہیں ہوا.بی بی بونجیؓ کے سوال پر حضرت میراںؑ نے جواب دیا کہ فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ ہر دو سید ینؓ کو چھ مہینے ہماری وحدانیت کی تعلیم اور ازل سے ابد تک جو ہوا اور جو کچھ ہوگا اسکی تعلیم دو.اسکے سبب یہ ماجرا ہے.نیز بندگی میاںؓ سے منقول ہے کہ ہر بار امام علیہ السلام اسی طرح فرماتے کہ آج تمہارے حق میں اس طرح فرمانِ خدا ہوا ہے بندہ جواب دیتا کہ میرانجیؑ بندہ کچھ نہیں ہے.حضرت میراںؑ فرماتے کہ بندہ کیا جانے.خدائے تعالیٰ کا فرمان اسطرح ہوتا ہے.ایک روز فرح میں بی بی بونؓ نے چار دیواری کے گوشہ سے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے پاؤں کو دیکھا کہ بہت موٹے ہیں.اس بناء پر امام علیہ السلام کی خدمت میں بطریق رمز کہا کہ میرانجیؑ میاں سید خوندمیرؓ کے پاؤں کتنے موٹے ہیں.حضرت میراںؑ نے فرمایا ولایتِ مصطفیٰؐ کے بار کو اٹھانے کیلئے بھائی سید خوندمیرؓ کے پاؤں موٹے ہیں تا کہ بارِ گراں اٹھائیں.بندگی میاںؓ نے فرح میں بحضور حضرت میراںؑ معاملہ دیکھا کہ حضرت میراںؑ کا وصال ہو چکا ہے.بھائیوں نے غسل دے کر جنازے کو

تیار کر کے رکھا ہے اسکے بعد تمام برادراں جنازہ کو اٹھانے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن اٹھا نہیں سکتے. اسکے بعد بندہ کے دل

میں آیا کہ اگر برادراں مجھ سے کہیں تو بندہ اٹھائے گا اسکے بعد تمام برادروں نے مجھ سے کہا کہ اٹھاؤ بندہ نے نہایت آسانی سے جنازہ اٹھالیا. جب چند قدم چلا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میراںؑ جنازے میں نہیں ہیں. جنازہ میں اور بندے کے دونوں ہاتھ میرے سینے پر ہیں. اور میراںؑ کی ذات بندہ کی ذات میں غائب ہوئی ہے. جب اس معاملہ کو حضرت میراںؑ کے روبرو پیش کیا حضرت میراںؑ نے فرمایا ہاں جسطرح تم نے دیکھا ہے اسی طرح ہے یہ بارِ ولایت مصطفیٰ ﷺ ہے تمہارے سوائے کسی میں اسکے اٹھانے کی طاقت نہیں ہے. اور تم کو بندہ کی ذات میں فناء ہے. ہم اور تم ایک وجود اور ایک ذات ہیں ہمارے اور تمہارے درمیان کچھ فرق نہیں. حضرت میراںؑ فرح میں بندگی میاںؓ کا ہاتھ پکڑ کر حجرے میں لے گئے اور فرمایا کہ بھائی سید خوند میرؓ تین ماہ ہو رہے ہیں کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ جو کچھ بندے کے دل پر نازل ہوتا ہے وہی تمہارے سینے میں بھی آتا ہے. حضرت میراںؑ نے فرمایا تم کو ذاتِ بندہ میں فناء ہے. حضرت میراںؑ نے اپنی پانچوں انگلیاں بندگی میاںؓ کے سینے پر مار کر فرمایا کہ جو کچھ اس سینے میں ظاہر ہو رہا ہے وہی ظہور تمہارے سینے میں بھی ہو گیا ہے. پھر تین مرتبہ فرمایا کہ یہاں جوڑا لا گیا وہاں ڈالا گیا. حضرت میراںؑ نے متواتر چھ ماہ تک راتیں میاںؓ کے حجرے میں گذاریں اور علم لدونی کی تعلیم دی. حضرت میراںؑ نے بندگی میاںؓ کو فرمایا تم کو ظاہراً وباطناً بندے کی ذات میں فناء حاصل ہے. ہم اور تم ایک وجود ہیں. ہمارے اور تمہارے درمیان میں کچھ فرق نہیں ہے. حضرت میراںؑ نے فرمایا جو کوئی تمہارے جامئہ کے بند کا دشمن ہے وہ میری ذات کا دشمن ہے. بندگی میاںؓ کو حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ بندہ تمہاری طرف ہے بندگی میاںؓ سے حضرت میراںؑ نے فرمایا حق تمہاری طرف ہے. پھر فرمایا ہم اور تم ایک وجود ہیں جو کوئی تمہارا انکار کرتا ہے وہ بندے کی ذات کا منکر ہے. جو کوئی تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے جو کوئی میرا دشمن ہے وہ رسول خداؐ کا دشمن ہے. پھر آپ کے حق میں یہ آیت پڑھی . **قل من کان عدو اللہ و ملکتہ و رسلہ و جبرئیل و میکائیل فا ن اللہ عدو للکفرین** . حضرت میراںؑ نے بندگی میاںؓ سے فرمایا **اخری تحبون نصر من اللہ و فتح قریب** . تمہارے حق میں ہے. حضرت میراںؑ نے فرمایا بھائی سید خوند میرؓ تم مردِ خدا ہو. نقل ہے کہ حضرت میراںؑ نے فرمایا بھایا سید خوند میرؓ مردِ ربانی ہیں. نقل ہے کہ حرمِ محترم حضرت امام علیہ السلام بی بی ملکانؓ نے معاملہ دیکھا کہ صفتِ ذاتِ مہدی موعودؑ جو قاتلو و قتلوا ہے وہ مہدی کے بعد گروہِ مہدی میں ہوگی. حضرت میراںؑ کے روبرو یہ معاملہ پیش کیا کہ میرانجیؑ میں نے یہ معاملہ دیکھا اور اس گروہ میں سے ایک ذات کو میں دیکھتی ہوں کہ سید خوند میرؓ ہیں. حضرت میراںؑ نے فرمایا جو کچھ تم نے دیکھا حق دیکھا. وہی اس گروہ کے سردار ہیں. حضرت میراںؑ نے بندگی میاںؓ کے حق میں فرمایا سردار بندہ کے نزدیک اور گروہ حق تعالیٰ کے نزدیک. جس وقت وہ صفتِ موعودؑ سرانجام پائے گی گروہ کو سردار کے ساتھ جمع کرے گا. اور کام اتمام تک

پہنچے گا.(س) حضرت میرانؑ نے فرمایا جسطرح بندہ کے روبرو تصحیح ہوتی ہے اسی طرح پیشِ میاں سید خوندمیرؓ ہوگی. جو شخص

تمہارے پاس صحیح ہے وہ میرے نزدیک صحیح ہے.(س،ش) بندگی میاںؓ نے بحضور حضرت میرانؑ معاملہ دیکھا کہ حضرت میرانؑ کا وصال ہو چکا ہے اور بعض اصحاب بندہ کے ساتھ مخالفت کرتے اور ضد کرتے ہیں بندہ نے اس معاملہ کو حضرت میرانؑ کے روبرو پیش کیا. حضرت میرانؑ نے فرمایا جو کچھ دیکھا حق دیکھا. بندہ کے بعد ایسا ہی ہوگا. اور تمہاری نسبت بے دینی کریں گے تم حق پر مستقیم رہو. بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ جو تمہارے پاس صحیح ہے وہ میرے پاس صحیح ہے اور آپؑ نے فرمایا جو کوئی تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے. پھر انکا حکم کیا ہے. حضرت میرانؑ نے فرمایا ہاں تمہاری طرف حق ہوگا اور یہ لوگ طالبانِ حق ہیں اور منظورِ مہدی و مبشرِ مہدی ہیں آخرالامر تمہاری طرف رجوع کریں گے اور افسوس کریں گے وہ صادق الوعد تھے. جو کچھ فرمایا اسی طرح ہوا. حضرت میرانؑ نے فرمایا اے میاں سید خوندمیرؓ تم بےفکر نہ رہو اور سبیل ـ ـ ـ نہ رہو. میرے بعد تم سے بڑا کام ہے مضبوط رہو اور استقامت پکڑو. حضرت میرانؑ نے فرمایا بندگی میاںؓ کو سیر ولایت ہے. حضرت میرانؑ نے فرمایا سید خوندمیرؓ سیر ولایت. حضرت میرانؑ نے بندگی میاںؓ کے حق میں فرمایا کہ سید خوندمیرؓ ہماری آن سے فناء حاصل کئے ہیں اور بقاء باللہ کو پہنچے ہیں. حضرت میرانؑ نے فرمایا تم کو ذاتِ بندہ میں سیر ہے. بندگی میاںؓ سے حضرت میرانؑ نے فرمایا اولوالامر تمہاری ذات ہے. حضرت بندگی میاںؓ سے حضرت میرانؑ نے فرمایا تم بندہ کے قائم مقام ہو. حضرت میرانؑ نے فرمایا **اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسه ومنھم مقتصدومنھم سابق بالخیرات.** یہ تینوں خصال بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے ہیں. حضرت میرانؑ نے فرمایا آؤ بھائی سید خوندمیر خدا بخش' حضرت میرانؑ نے فرمایا حشر کے دن بندے کو حق تعالیٰ کا فرمان ہوگا کہ اے سید محمدؑ ہم نے تجھ کو مہدی موعود خاتمِ ولایتِ محمدی گردانا اب ہمارے پاس تو کیا تحفہ لایا ہے. بندہ عرض کرے گا کہ اے بارالہ دوسیدوںؓ صالحوںؓ کو مسلمانِ تام بنا کر تیری درگاہ میں لایا ہوں حق تعالیٰ اپنے لطف سے قبول فرمائے گا. حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ فرمان ہوگا کہ دو جوانوں' سیدوں' صالحوں' جو سید تھے اور بائیں جانب ہیں میری بارگاہ سے بے واسطہ برگزیدہ کیا ہوں. اگر سوا لاکھ پیغمبراں اور تین سو تیرہ مرسل اور محمد نبیؐ اور محمد مہدیؑ اور جملہ کتابیں اور صحیفے نہ آئے ہوتے ان ہر دو کا یہی مقام ہوتا. یہ تجھ پر ہمارا احسان ہے کہ تیرے قائم مقام زانو زدہ سامنے بیٹھے ہیں. بندگی میاںؓ کے حق میں حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ **انا عرضنا الامانةعلی السمٰوات والارض والجبال.** آسمانوں سے مراد انبیاء' زمین سے مراد اولیاء' اور پہاڑوں سے مراد علماء ہیں. **فابین ان یحملنھا** یعنی امر قتال **وحملھا الانسان** میانسید خوندمیرؓ **حملھا الانسان** ہیں. نقل ہے کہ میرانؑ نے فرمایا بینائی ذاتِ حق تعالیٰ بارِ امانت ہے. اور بارِ امانت کو تمام تر دو تنوں نے ادا کیا ہے. ایک محمدؐ خاتم النبی دوم خاتم الولیؑ. حضرت میرانؑ نے بندگی میاںؓ

سے فرمایا کہ حملھا الانسان سے مراد تمہاری ذات ہے۔ حضرت میرانؑ نے فرمایا میاں سید خوندمیرؓ شب و روز مسافر ہیں۔ ہر

روز عرشِ مجید سے اترتے اور چڑھتے ہیں۔ نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا بندہ فرح میں حضرت میرانؑ کے سامنے حاضر تھا۔ اور آنحضرتؑ ولایتِ مصطفیٰؐ کا بیان فرماتے تھے اثنائے بیان فرمایا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ جس جگہ ختمِ ولایت مصطفیٰ ہوگا اس جگہ بعض لوگ قائم مقام انبیاء ہونگے یعنی بعض کو سیرِ ابراہیمؑ بعض کو سیرِ موسیٰؑ بعض کو سیرِ عیسیٰؑ بندگی میاںؓ نے اسکے بعد پوچھا کہ میرانجیؑ کیا کسی کو سیرِ مصطفیٰؐ اور سیرِ مہدیؑ بھی ہوگی فرمایا ہاں تم کو بندے کی ذات میں سیر ہے اور تم میرے قائم مقام ہیں۔ حضرت میرانؑ نے حق تعالیٰ سے پوچھا کہ بارِ خدایا کامل ولی کی ایک خطاء بھی پوری خطاء ہوگی۔ مجھکو اس دنیا سے کس طرح اٹھائے گا جبکہ قاتلو وقتلوا نہیں ہوا ہے۔ فرمان خدا ہوا اے سید محمدؑ تیرے بجائے ایک نائب میں نے پیدا کیا ہے اس بار کو میں نے اس کے سر پر رکھا ہے۔ حضرت میرانؑ نے فرمایا حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ یہ چوتھی صفتِ موعودؑ جو تیری ذات کی ہے یعنی قاتلو وقتلوا ایک سید شائستہ سے ادا کراؤں گا۔ حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ چوتھی صفت کہ قاتلو وقتلوا ہے اسکے واسطے سے وجود میں آئے گی۔ قاتلو وقتلوا کی اس سے ہوگی اس سے قائم ہوگی اور اس سے قوت پکڑے گی اور خاصہ ہوگی اس سے مہدی کی حجت ختم ہوگی۔ پس اس کی ذات بھی جملہ خواتم سے ہوگی۔ ایک وقت جبکہ بندگی میاںؓ نے اپنے دل میں یہ خیال لے کر آئے تھے کہ اس بشارت کی تحقیق کرنی چاہئے کہ وہ ذات کون ہے کہ جس پر چوتھی صفتِ موعودؑ پوری ہوگی۔ اور وہ جو مصطفیٰ کی خاص ولایت کے چوتھے جز کا حامل ہوگا بیشک صاحبِ فضل ہوگا۔ اگر معلوم ہو جائے تو اسکی تعظیم اسی طرح کی جائیگی جسطرح کہ ذاتِ مہدی موعودؑ کی تعظیم (س) حضرت میرانؑ نے اپنا ہاتھ بندگی میاںؓ کے کندھے پر رکھ کر فرمایا کہ بھائی سید خوندمیرؓ جلدی نہ کرو بندہ کی یہ صفت تم سے ہوگی۔ حضرت میرانؑ نے فرمایا قاتلو وقتلوا بندہ کی صفت تم سے ادا ہوگی۔ حضرت میرانؑ نے فرمایا تم اس ولایت کے بار کے حامل ہو۔ بندگی میاںؓ نے انکساری سے فرمایا کہ میرانجیؑ وہ بارِ ولایتِ مصطفیٰ ہے اور بندہ کی گردن کمزور ہے پھر میرانؑ نے فرمایا کہ بندہ کو اس صفتِ قاتلو وقتلوا کا خاص اشتیاق تھا۔ لیکن اب اسطرح حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ تم سے وہ صفت پوری ہوگی۔ بندہ قوی وضعیف کیا جانے۔ حضرت میرانؑ نے بندگی میاںؓ سے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنا بار نا قابل کو نہیں دیتا اور قابل کو نہیں چھوڑتا اور تم کو اس بار کے قابل پایا نیز فرمایا کہ خوشی کرو کہ اس بارِ ولایت کی تمام انبیاءؑ اولیاءؒ نے آرزو کی اللہ نے تم کو عطاء کیا۔ نیز فرمایا کہ ازل سے قابل جانکر یہ بار تم پر رکھا ہے کہ یہ ولایتِ محمدیؐ ہے۔ حضرت میرانؑ نے فرمایا بندہ از خود نہیں کہتا بلکہ فرمانِ حق تعالیٰ یہ خلعت و بزرگی دیتا ہے اور حضرت میرانؑ نے گھر سے ایک تلوار لا کر اپنے دستِ مبارک سے بندگی میاںؓ کی کمر کو باندھا اور فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ خدا نے بارِ عظیم دیا ہے جس جگہ ولایتِ مصطفیٰ کا بار آیا سر جدا، تن جدا، اور پوست جدا ہوگا۔ حضرت میرانؑ نے فرمایا ہوشیار

رہو ولایتِ مصطفیٰ کا بار تمہاری گردن پر آیا ہے. دستِ مبارک میاںؓ کی گردن پر رکھ کر فرمایا سر جدا' تن جدا' اور پوست

جدا. نیز حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ ولایتِ مصطفیٰ کا یہ بار تمہارے سوا اٹھانے کی کسی کو طاقت نہیں ہے. حضرت میرانؑ نے فرمایا بھائی سید خوند میرؓ اگر بندہ مہدی موعود ہے تو یہ بندے کی صفت تم سے ہوگی روزِ اول اگر تمہارے خلاف تمام عالموں کے لشکر بھی آجائے اور تنہا تمہاری ذات ہوگی تو بھی فتح تمہاری ہوگی. روزِ دوم تمہاری شہادت ہوگی اگر اسطرح ہو تو جانو کہ بندہ مہدی موعودؑ ہے اور جو کچھ کہا ہے فرمانِ حق تعالیٰ سے حکم کیا ہے اور اگر اسطرح نہ ہو تو جانو کہ بندہ مہدی موعودؑ نہیں ہے. میں نے جو کچھ کہا اپنے نفس کی جانب سے کہا. ایک روز فرح میں حضرت امامؑ خلوت میں بیٹھے ہوئے تھے اور خاص تجلیات کا مورد تھے بندگی میاں سید خوند میرؓ اس مجلسِ معلیٰ میں شہدا کی جماعت کے ساتھ حاضر ہوئے اس طرح کہ سر ہاتھ میں پکڑے ہوئے اور خون ٹپکتا ہوا. فرمانِ حق تعالیٰ پہنچا اے سید محمدؑ تم جانتے ہو یہ کون ہیں آپؑ نے عرض کیا بارِ خدایا یہ وہ گروہ ہے جس نے تیری محبت میں اپنی جان اور اہل وعیال کو تیرے نام پر فدا کر دیا ہے. فرمان ہوا کہ اے سید محمدؑ آگاہ ہو جا اور جان لے کہ ہماری درگاہ میں انکے برابر کوئی نہیں. حضرت میرانؑ نے بندگی میاںؓ کو سرادرِ گروہ فرمایا. نیز بندگی میاںؓ سے فرمایا ناصرِ دین تم ہو. بندگی میاںؓ سے حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ بندہ قدم بر قدمِ مصطفیٰ ہے اسطرح تم قدم بر قدمِ بندہ ہو. بندگی میاںؓ سے حضرت میرانؑ نے فرمایا ختمِ ولایت تمہاری ذات پر ہے. بندگی میاں سے حضرت میرانؑ نے فرمایا ختمِ ولایتِ مصطفیٰ تمہاری ذات پر ہے. میاں سید خوند میرؓ نے فرمایا کہ حضرت میرانؑ نے کئی مرتبہ اس بندے کے حجرے میں کم وپیش ایک سو مرتبہ آئے اور ہر بار فرمایا کہ بھائی سید خوند میرؓ کہ تمہارے حق میں اسطرح حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ بارِ ولایت تم پر ختم ہے. حضرت میرانؑ نے بندگی میاںؓ سے فرمایا کہ جو کچھ بندہ کے دل میں آتا ہے وہی تمہارے سینے میں ظہور پاتا ہے. بندگی میاںؓ سے حضرت میرانؑ نے فرمایا ہم اور تم ایک ذات وایک وجود ہیں. ہمارے اور تمہارے درمیان کچھ فرق نہیں. حضرت میرانؑ نے فرمایا بھائی سید خوند میرؓ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے. قولہ تعالیٰ **انا عطینا ک الکوثر**. کوثر سے مراد تمہاری ذات ہے شرح پس جان اے مصدق کہ یہ ثابت ہو گیا کہ کوثر سے خیرِ کثیر ہے اور نام ہے اس ولایتِ محمدی کا جسے اللہ نے مہدیؑ پر ختم کیا. اللہ نے کوثر کیلئے گواہی دی اس لئے کہ جنت کی ہر لہر اس سے نکلتی ہے اور ہر چشمہ اس سے لیتا ہے اسی طرح انبیاء اور اولیاء کے فیض کی نہر ولایتِ محمدیہ سے جاری ہوتی ہے جو کہ صرف ذاتِ مہدیؑ ہے پھر مہدیؑ نے فرمایا اللہ کے حکم سے بندگی میاںؓ کے حق میں اے میرے بھائی میں اور تو ایک ہیں. اور تو ولایتِ محمدی کے بار کا حامل ہے. اس اعتبار سے یہ نقلیں صحیح ہیں. حضرت میرانؑ نے فرمایا جس طرح سید محمدؑ خدا بخش اسی طرح سید خوند میرؓ خدا بخش. حضرت میرانؑ نے فرمایا اے سید خوند میرؓ بندہ تم پر یا تم بندے پر ہونگے. حضرت میرانؑ نے فرمایا میں بندگی میاں سید خوند میرؓ کے ہاتھ کی مشتِ خاک کا طالب ہوں. حضرت میرانؑ نے فرمایا بھائی سید خوند میرؓ

اروحنا اجسادنا ، اجسادنا اروحنا حضرت میرانؑ نے فرمایا ذاتِ بندہ وذاتِ میاں سیدخوندمیرؓ ہے.حضرت

میرانؑ نے فرمایا الٰہی محمد رسول اللہؐ کو تو نے قرآن دیا بندہ کو کیا دیا فرمان ہوا اے سید محمدؑ تجھکو قرآن کے بدلے ہم میاں سیدخوندمیرؓ دیا حضرت میرانؑ نے میاں سیدخوندمیرؓ سے فرمایا خدا کی خدائی میں تم سے زیادہ فاضل کوئی نہیں بندگی میاںؓ سے حضرت میرانؑ نے فرمایا جس طرح بندہ کو حکم ہوا کہ اے سید محمدؑ تجھکو ہم نے مہدی موعودؑ کیا تو دعویٰ کر اور مخلوق سے مت ڈر. **الان القضےٰ قد مضی فان صبرت فانک ما جورہ وان جزعت فانک مھجوراً**. اسی طرح تم پر بھی ہوگا. **الان القضےٰ قد مضی** تا **مھجورا** تک پڑھا. مجمع البشارات امامؑ سے صادر ہوئے ہیں ایک صفت موعود کے **قاتلو و قتلوا** ہے دوسری یہ کہ نقل ہے حضرت میرانؑ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے بندہ کو مہدی موعودؑ بنا کر مخلوق کو احکام پہنچانے کیلئے بھیجا اسی طرح سے کہ نبیؐ کو حکم کیا ہے **قل ھٰذہ سبیلی ادعوا الیٰ اللہ علیٰ بصیرۃ انا و من اتبعنی**. پھر فرمایا پھر **انا علینا بیانہ** یہ بیان مہدی موعودؑ کی زبان سے ہوا ہے پھر فرمایا خدا تعالیٰ کو بچشمِ سر دنیا میں دیکھنا ہے دیکھنا چاہئے اور حق تعالیٰ کی رویت پر خود نے گواہی دی باذنِ خدا وبجہتِ مصطفیٰ چنانچہ نقل ہے کہ حضرت امامؑ در فرح مقام درمیانِ مجمع عظام بیان کیا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ کیا تو خدا کو دل کی آنکھوں سے دیکھا؟ فرمایا ہاں میں نے دیکھا. پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمدؑ خدا کو سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں میں نے دیکھا ہے پھر فرمان ہوا اے سید محمدؑ خدا کو بال بال سے دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں میں نے دیکھا. پھر فرمایا یہ رسول اللہؐ کھڑے ہیں گواہ ہیں. نیز نقل ہے حضرت میرانؑ نے فرمایا بینائی ذاتِ حق تعالیٰ بارِ امانت ہے اور بارِ امانت کما حقہٗ یہی دو تن ادا کئے ہیں ایک خاتم النبیؐ دوم خاتم الولیؑ. ہاں کیوں نہ ہوگا کہ برحکمِ **انہ یقفوا اثری و لا یخطی** حضرت امامؑ تابعِ تام نبیؐ ہیں حضرت میرانؑ نے فرمایا بندہ قدم بر قدمِ نبیؐ ہے آخر الامر پس جان اے مصدق حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ بندہ نے اللہ کے فرمان سے اپنی صفت کو جو کہ موعودِ حق قاتلوا وقتلوا تھی، اپنے تابعِ تام میاں سید خوندمیرؓ کو سونپا. اور اسی طرح اللہ کے فرمان سے اپنی صفت کہ بینائی خدا تھی، بوقت رحلت میاں سیدخوندمیرؓ کے حوالے فرمائی بندگی میاںؓ کو حضرت میرانؑ نے **انا و من اتبعنی** فرمایا. اس طرح کہ بندہ تابعِ تام حضرت محمد رسول اللہؐ اسی طرح تم بندے کے تابعِ تام. نقل ہے کہ بندگی میاںؓ کا رنگ گندم گوں تھا امامؑ کی رحلت کے بعد میاںؓ کا رنگ وطرح اسلوب امامؑ کے مشابہ ہو گیا. نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ فرح سے جالور کے موضع بھدروالی کو دائرہ کے ساتھ آئے. اور بعض عزیزوں نے میاںؓ کی اجازت کے بغیر شہر نہروالا کی طرف روانہ ہوگئے. جب میاںؓ کو معلوم ہوا تو آپؓ نے ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ بندہ بھی سفر کریگا اور دائرہ میں نہیں رہے گا. تم کو چاہئے کہ ایک اونٹ تیار کر کے فلاں مقام پر رکھو رات میں میں وہاں آجاؤں گا. میاں کے صدقہ خواروں نے حکم بجالایا. بندگی میاں نے آخر شب دائرہ کے باہر چلے گئے. کسی کو خبر نہ ہوئی مگر بندگی ملک حمادؓ کو معلوم

ہوا کہ آپؓ پیچھے ہوگئے اتنے فاصلے سے کہ آپؓ کوخبر نہ ہو.اور جس جگہ کا وعدہ کیا تھا وہاں پہنچ گئے. بھائیوں نے اونٹ

حوالے کردیا اور یہ سمجھ کر کہ دائرہ کے لوگ آئیں گے وہاں سے اونٹ کے ساتھ آگے ہوگئے. بندگی میاںؓ کو مستی با ہشیاری کی کیفیت میں دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے کھڑے ہیں اور مناجاتِ حق میں مشغول ہیں کہ الٰہی میں مرشدی کے لائق نہیں ہوں اور حضرت سید محمد مہدیؑ کی جگہ بیٹھنا اور پسخوردہ اور سویت دینا مجھے سزاوار نہیں.اسکے بعد غیب سے آواز آئی. اے سید خوندمیرؓ میں نے تجھے برگزیدہ کیا ہے.اور سید محمدؑ کی جگہ بیٹھنے کے لائق تجھے کردیا.اور میرے علم کی مراد کا تجھے الہام کیا.اسکے بعد میاںؓ نے تین مرتبہ عذر خواہی کی.اسی طرح جواب ملا کہ ان باتوں کو چھوڑ. مجھے تجھ سے عظیم کام ہے.واپس ہوجا کہاں جارہا ہے.پس میاںؓ نے مراجعت فرمائی.بعد میاں ملک حمادؓ نے پوچھا اے میاں ایک آواز تمہاری تھی دوسری آواز کیا تھی.جو میراںؑ کی آواز جیسی تھی.فرمایا وہ حق سبحانہٗ کی تھی. بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ میں ہر وقت حضورِ حق میں رہتا ہوں.جو کوئی مجھ سے سوال کرتا ہے تو خود کو بشریت میں لاکر جواب دیتا ہوں.میاں سید خوندمیرؓ نے ایک مرتبہ قہقہہ لگایا. مہاجروں نے کہا گناہِ کبیرہ ہے.میاںؓ نے فرمایا کہ کیا عجب ہوگا.مہاجرین نے کہا یہ جانتے ہوئے کیوں تم نے ہنسا.میاںؓ نے فرمایا کہ میری نظر میں کبھی دنیا نہیں آئی تھی.اور حق تعالیٰ سے فرمان پر فرمان ہورہا تھا کہ ایک چیز میری صفت ہے اسکو ایک بار دیکھ بندہ کو حق تعالیٰ کی حضوری سے فرصت نہیں تھی.اسی سبب سے میں نے عرض کیا اے اللہ کسطرح دیکھوں دنیا کو.تو اللہ کا حکم ہنسنے کے بارے میں ہوا.جب میں ہنسا تو چند پردے درمیان میں آگئے تو دنیا کو دیکھا.اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیا تعجب کہ گناہ کبیرہ ہوا ہوگا.دیکھا اے عزیز سیرتِ مہدیؑ کی حضوری کی طرف کہ میراںؑ کی ذات کے بدل کی طرح کہ اول کی طرح ایک لحظہ کا پردہ نہیں رکھتا.امامؑ کی رحلت کے بعد اصحابؓ نے ثانی مہدیؓ سے بیعت کی یہ مشہور ہے اور میراں سید محمودؓ کے وصال کے بعد بندگی میاںؓ سے بیعت کئے. چنانچہ نقل ہے کہ جالور کے موضع میں میاں سید خوندمیرؓ او رمہدیؑ کے صحابہؓ نماز ظہر کے بعد بیٹھے ہوئے تھے.اور فتح خان بڑو کہ بندگی میاں شاہ نظامؓ کے مرید اور بادشاہ کے وزیر تھے.اسوقت بیرم گاؤں میں مقیم تھے یہ خبر دیکر لوگوں کو بھیجا کہ نہروالا' سانچور' رادھن پور' و بیرم گاؤں کے علماء جمع ہوئے ہیں اور یہاں آئے ہوئے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ خوندکار کی خدمت میں آئیں تا کہ امام مہدیؑ کی ذات کے بارے میں تحقیق کریں.اور بحث کے لئے روانہ ہورہے ہیں معلوم ہوا کہ وہ لوگ جالور آکر اس مجمع میں خبر دے کر روانہ ہوگئے.پس بندگی میاںؓ نے سب کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا کہ دیکھو حجت کی سند یہ ہے کہ سب جواب دیں گے.ایک سائل ہوگا او رایک مجیب ہوگا.اگر سائل پوچھے کہ تم نے کسطرح تحقیق کرلی کہ میراں سید محمد مہدی موعود حق ہیں.پس اسکا جواب دینا چاہئے لیکن ہمارے درمیان بندگی میاں شاہ نظامؓ فصیح اللسان ہیں جواب دیں گے.لیکن کس دلیل سے جواب دیں گے .بندگی میاں شاہ نظامؓ نے فرمایا احادیثِ مصطفیٰ سے بندہ جواب دیگا وہ ایک حدیث پڑھیگا اور تم دو حدیث پڑھو گے.

احادیث میں بہت اختلاف ہے۔حدیث سے دلیل قطعی ثابت نہ ہوگی۔ پھر بندگی میاں شاہ نعمتؓ کیطرف متوجہ ہوئے کہ تم

کس عبارت سے دلیل دوگے۔انہوں نے کہا کہ بندہ ایک آیتِ قرآن اور ایک حدیثِ رسول اللہؐ پڑھونگا اگر تفہیم ہوجائے تو ورنہ تلوار سے تفہیم کرونگا۔میاںؓ نے فرمایاہاں بندہ مصدق ہے۔ بندہ کو حجت پوری ہوگی لیکن وہ مدعی ہے ایک آیت اور ایک حدیث سے کسطرح تفہیم ہوگی۔پھر بندگی میاں شاہ دلاورؓ کی طرف متوجہ ہوکر پوچھا شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ بندہ معلوماتِ خدائے تعالیٰ سے جواب دے گا۔میاںؓ نے فرمایاہاں بندہ مصدق ہے۔ بندہ کو حجت پوری ہوگی لیکن معلومات سے وہ حجت کسطرح قبول کرے گا۔پھر میاں ملک جیؓ کی طرف توجہ کی۔میاں ملک جیؓ نے فرمایاہاں تمثیلات سے ذاتِ مہدی موعودؑ کو ثابت کرونگا۔میاںؓ نے فرمایاہاں بندہ مصدق ہے قبول کریگا لیکن منکر کسطرح قبول کریگا۔پھر ملک جیؓ نے فرمایا تم کس دلیل سے ذاتِ مہدی موعودؑ کو ثابت کروگے۔تم کہو اس پر میاںؓ نے فرمایا اگر بھائیاں حکم کریں تو بندہ جواب دیگا۔پھر سب لوگوں نے کہا کہ تم جواب کہو۔پس میاںؓ نے فرمایا میرے خوندکار کے صدقے سے میں پورے قرآن سے یعنی الف سے سین تک میرے خوندکار کو ثابت کرونگا اور حجت دوں گا۔پس تمام صحابہؓ نے آنخضرت سے بیعت کی وار کہا کہ جس کے پاس یہ حجت ہے وہ ہمارے درمیان بزرگ ہے۔نقل ہے کہ زمینِ جالور سے ایک سفید گوں جس پر جانور اور بکرے چرتے تھے سفید گوں بیرم گاؤں کے راستے میں اس طرف کے جانور چرتے تھے۔اس وقت برادرانِ دائرہ نے کہا میں نے سفید گوں کو دیکھا کہ اکثر علماء آتے ہیں میاںؓ نے فرمایا خیر جی کوئی نہیں آئے گا لیکن خدائے تعالیٰ کا مقصود یہ تھا کہ ماجراء آیا گیا ہوگیا۔کوئی نہیں آیا۔نقل ہے جالور میں تمام مہاجرانِ مہدی ایک جگہ تھے۔ایک روز بندگی میاںؓ نے ایک تنکہ ہاتھ میں لیکرُ بندگی میاں شاہ نعمتؓ بندگی میاں شاہ نظامؓ بندگی میاں شاہ دلاورؓ اور بندگیمیاں ملک جیؓ اور دیگر تمام مہاجرین کو دکھا کر پوچھا کہ یہ کیا ہے سب نے کہا تنکہ۔ پھر تکرار کی کہ اچھی طرح دیکھو کہ کیا ہے۔فرمایا تنکہ ہے۔پھر فرمایا اچھی طرح دیکھو کہ کیا ہے ہر ایک نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ وہ تنکا ہے۔ بندگی میاںؓ نے فرمایا اسکو مہدی موعودؑ نے شاہ کہا۔ سب نے کہا یہ شاہ ہے پھر میاں نے کہا کہ یہ تو تنکہ ہے شاہ کسطرح ہوگا۔سب نے فرمایا کہ ہماری نظر میں خاشاکِ غیر پڑ گیا۔ہمارے دیکھنے کا کوئی اعتبار نہیں۔وہ شاہ ہے جو شخص' فرمانِ مہدیؑ میں شک لاوے یا تاول کرے وہ آن مہدیؑ سے نہیں ہے اور نہ ہوگا پھر بندگی میاں نے ایک سنگریزہ اپنے ہاتھ میں لیکر ان بزرگوں کے سامنے دکھایا کہ دیکھو یہ کیا ہے۔کہا کہ یہ سنگ ریزہ ہے پھر فرمایا اچھی طرح دیکھو فرمایا ہم نے دیکھ لیا کہ ظاہر سنگ ریزہ ہے۔پھر تکرار کی کہ یہ کیا ہے۔ ہر ایک نے کہا کہ سنگ ریزہ ہے پھر میاںؓ نے فرمایا کہ مہدی موعودؑ نے اس کو جوہر لاقیمت فرمایا تمام مہاجرین نے جواب دیا آمنا وصدقنا پھر میاںؓ نے فرمایا کہ اس سنگ ریزے کو کسطرح جواہر کہتے ہو۔کہا دیکھنے کا کیا اعتبار اور ہماری نظر میں غیر دکھائی دیتا ہے۔جو کچھ آپؓ نے فرمایا کہ وہ جواہر ہے حق ہے حضرت شافعیؒ نے فرمایا رفضیت امام شافعی کے بارے میں

سب نے کہا اگر حضرت علیؓ کی فضیلت کہنے والا اگر رافضی ہے تو بندہ رافضی ہے. نیز بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ

بندگی میاں کی فضیلت کا قائل رافضی ہے تو بندہ رافضی ہے. نقل یہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ جس میں عمرؓ وعثمانؓ کی صفت ہے اسکو چاہیئے کہ اس سے بیعت کرے جو ابوبکرؓ کی صفت رکھتا ہے اول فضل بیاں قرآن' دوم فضل آل رسولؐ .سوم فضل آلِ مہدی موعود امراللہ' چہارم فضل خصوصیت دو جواناں. وہ فضل میاں سید خوندمیرؓ کو حق تعالیٰ نے دیا ہے .بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ کلمہ محمد رسول اللہؐ وتصدیقِ مہدی امراللہؑ ومحبتِ میاں سید خوندمیرؓ بہشت کے دروازے پر لکھا دیکھا. میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ کے دوامر کے واسطے لیل ونہار ہوں کہ جو کچھ فرمایا فرمانِ خدا سے فرمایا ابھی تک نہ دوستی میرانجی کی طرف ہوئی ہے اور نہ کچھ قتال کی تیاری. اس فکر کے سبب ۔۔۔۔ بیٹھا ہوں جب ایک مدت کے بعد آپکا کارِ خیر بی بی فاطمہ خاتونِ جنتؓ (ولایت) سے ہوا' تو میاں نے اس روز فرمایا کہ مہدیؑ کے بعد آج کی رات مہدیؑ کی بو بی بی فاطمہؓ میں پایا. ثانی مہدیؑ کے انتقال کے بعد مہدیؑ اکثر اہلِ بیت صدیقِ اکبر کے پاس ٹھہرے تھے. چنانچہ نقل ہے کہ مہدی علیہ السلام کی ہردو بی بیاں اور کدبانوؒ اور جملہ اہلِ بیتِ مہدیؑ واولادِ مہدیؑ میرانسید محمودؓ کی رحلت کے بعد میاں شاہ نظامؓ کے دائرہ میں آ گئے تھے. اسی سبب سے میرانسید محمودؓ کی دختر بی بی خونزا گو ہرؒ ۱۴ سال کی عمر کو پہنچ گئی تھیں بندگی میاں شاہ نظامؓ کے فرزند میاں عبدالطیفؓ کے ساتھ ان کا کارِ خیر کردئے تھے. پس وہ ان پر قادر نہ ہو سکے. تھوڑی مدت کے بعد بی بی کدبانوؒ دلگیر ہوئیں پھر شاہ مذکور خود گھر آ کر فرمائے کہ عبدالطیفؓ نامحرم ہے انکو آنے مت دو. پس بی بی نے منع کر دیا لیکن دل میں شکررنجی پیدا ہوگئی پس اہلِ مہدیؑ نے بندگی میاں کے پاس کہلایا کہ اگر آپ ہم کو اپنے پاس لے جائیں تو ہم آئیں گے۔

پس میاں گاڑی اور چھکڑے لائے اور خود آ کر امام مہدیؑ کی اولاد کو کھانبیل لے گئے. بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ سے جو کچھ میں نے سنا اگر بیان کروں موافقاں مجھے سنگسار کریں گے. نقل ہے کہ میاںؓ سب سے پہلے خود سلام کہتے اور منتظر سلام نہ رہتے. نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ میں خدائے تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا لیکن حق تعالیٰ کی جانب سے کوشش (کشیش) ہوتی ہے جب چند دن سیرت المہدیؑ کا قیام پٹن میں رہا تو خلائقِ کثیر اس شہنشاہ کے پسخوردہ کی تاثیر سے ہدایت کی راہ پر آئے اور تلقین پائے اور اکثر ترکِ دنیا میں ایمان حقیقی سمجھ کر مستفید ہوئے. یہاں تک کہ علماء لصوص الدین کے سینوں میں حسد اور عداوت کا داغ بیٹھ گیا. چنانچہ فتوحات میں ہے. 'جب مہدیؑ نکلیں گے تو سوائے فقہاء کے ان کا کوئی کھلا دشمن نہ ہوگا. اسلئے انکی ریاست باقی نہ رہے گی اور جب وہ انکے مذہب کے خلاف حکم دیگا وہ اعتقاد کرینگے کہ وہ اس حکم میں گمراہی میں ہیں. اسلئے کہ انکا اعتقاد ہے کہ اجتہاد کا زمانہ منقطع ہو چکا. اور انکے بعد کوئی ایسا آدمی نہیں پایا جاتا جس کو اجتہاد کا درجہ ہو. اور اگر اسکے ہاتھ تلوار نہیں ہوتی تو فقہاء اسکے قتل کا فتویٰ دیتے اور اگر وہ مال و

حکومت والا ہوتا تو وہ اس کی طرف مائل ہو جاتے اور مطیع ہوتے اسکے مال کی طمع میں اور اسکی حکومت کے خوف سے اس

زمانہ تک کہ قاتلوا وقتلوا نہ ہوا تھا بعض منافقاں اور مرتداں سید محمدؑ کی مہدویت پر اعتراضات کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مہدویوں کے گروہ میں کارزار کی صفت بھی نہیں ہوتی ہے' نیز شرح عقیدہ میں لکھا ہوا ہے کہ حضرتؑ نے غایت شجاعت اور قربانیت سے پوری آرزو کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے بارِ خدا کیا یہ صفتِ چہارمی بھی مجھ سے پوری ہوگی جس طرح کہ وہ تین میرے اوصاف' میرے واسطے سے میری ذات سے اور میری گروہ کے ساتھ میرے طفیل سے تھے .اسطرح چاہئے کہ یہ چوتھی صفت بھی میری ذات سے ہو .جواب آیا کہ میرے علمِ قدیم میں ثابت ہے کہ خاتم النبیؐ اور خاتم الولایتِ محمدیؑ پر کوئی قادر نہ ہوگا .اور غالب نہ آسکے گا لھذا سید خوندمیرؓ کو تیری ذات کا بدلہ بنایا ہے اور اس پر اس چوتھی صفت کو رکھا ہے .پس قاتلوا وقتلوا اس سے ہوگی .اور اس سے وجود میں آئیگی .اور اس سے قوت پکڑے گی اور وہ اس کا خاصہ ہوگا.

ان موالفات کے سبب اس کو اس ذات سے باز رکھ کر دوسری ذات کو اسکا بدل قائم کر دیا ہے وہ مخصوص ذات ذاتِ دیگر کے برابر پوری کریگا پس ذاتِ ثانی بدلہء ذاتِ اول ہوگی .اسی طرح ہم کہتے ہیں .نیز شرح عقیدہ میں لکھتے ہیں کہ صفتِ چہارمی ذاتِ مہدی موعودؑ کہ قاتلوا اقتلوا ہے بحکمِ مہدیؑ جو امر خدا پر مشتمل ہے میاں سید خوندمیرؓ کے ساتھ مخصوص و منصوص ہے.

اے عزیز اگر یہ صفتِ چہارمی مہدیؑ کا خاصہ نہ ہوتی تو مہدیت مہدی کی صحت اس صفت کے پورے ہونے پر موقوف نہ ہوتی .اور بدل کی فضیلت اس طرح شہرت نہ پاتی اور اس ذات کی تصدیق کہ ثبوت کا مدار اس صفت کے وجود پر نہ ہوتا .اے عزیز ان چار صفتوں کے بارے میں یہ اعتقاد رکھنا ہے کہ مہدیؑ نے ان چار صفاتِ ذات کو اپنی گروہ کے حق میں قیامت تک قائم رکھا ہے .پس یہ صفات ذاتِ مہدیؑ پر اصلاً اور آپؑ کے تابعین پر تبعاً ہوئے ہیں .چنانچہ بعض امور پیغمبرؐ پر اصلاً اور آپؐ کی امت اور تابعوں پر تبعاً فرض ہیں چنانچہ اللہ کا فرمان . **فقاتل فی سبیل اللہ لا تکلف نفسک وحرض المومنین علیٰ القتال** ۔فی الجملہ جب آنحضرتؐ نے ان چاروں صفتوں کو اپنی گروہ کے حق میں لازم گردانا اور اپنی مہدیت کی تصدیق کی صحت' ان صفات کے وجود پر موقوف رکھا .پس ضرورۃً یہ ثابت ہوا کہ جو کوئی ان صفات کے موافق ہوگا وہ جملہ مصدقوں سے ہوگا .اور جو نہیں ہوگا وہ نہ ہوگا یہاں پوری ہوئی عبارت شرح عقیدہ.

جان لے اے عزیز یہ تمام مجاہدہ' مذاکرہ' خاتم الولایت پر صادر ہوا تا کہ اس کا قائم مقام اور اس کا تابع تام جو اس ذات کا بدلہ تھا' اس کو جو کچھ پہنچا' اسی کے صدقے سے پہنچا یعنی ہجرت' اور اخراج اسکی راہ ہیں .رسول اللہؐ نے علماء کی دو قسمیں فرمائی .قسمِ اول جو انبیاء کے وارث ہیں اور یہ وہ لوگ جنہوں نے دنیا کو چھوڑا اور اہلِ دنیا سے اعراض کیا .اور

دوسری قسم وہ ہے جس سے تو بچ .اسلئے کہ وہ دین کے چوراور رہزن ہیں .یہی وہ لوگ ہیں جو بادشاہوں ٗسلاطین ٗاور

ارباب ِدولت سے ملتے ہیں اور دنیا کی طرف مائل ہوگئے ہیں .پس جو علماء ورثۃ الانبیاء ہیں وہ مہدیؑ کے ذریعہ خلایق و شمائلِ ولایت سے آگاہ ہوکر انکے گرویدہ ہونگے اور وہ علماء جو دین کے چور ہیں ٗبمصداق لا یتخذ و ہ سبیلا حسداور عداوت رکھیں گے.نقل ہے کہ علماءِ گجرات کو آپؑ کی شہرت کی خبر سے وحشت ہوئی اور کراماتِ صدیق نے انکے دل میں حسد پیدا کر دیا. یہاں تک کے انہوں نے متفق ہوکر ایک محضرہ لکھا.اس عبارت سے کہ مہدویوں کی جماعت واجب القتل ہے .انکے سروں کو وہاں کاٹنا چاہئے جہاں پانی نہ ہو.جو کوئی مہدویوں کی خدمت کریگا ان کی نسل منقطع ہوگی جو کوئی انکو ایک دینار دیگا حق تعالیٰ اس سے سو دینار کفارہ لیگا.اور اگر کوئی ایک مہدوی کو قتل کریگا گویا اسنے سوڈاکوؤں کو مارا اور اگر مہدیوں کو بورے میں لپیٹ کراس میں کانٹے ڈال کر جلائیگا تو بہت ثواب پائیگا.اور اگر کوئی ایک مہدوی کو ماریگا گویا اس نے سات حج کئے .دیکھو اے عزیزان دیندار کے ناپکاروں کی یہ شقاوت بے دانشی اور بے دیانتی کے سبب بینائیِ حق سے منہ پھیرنے کے سبب ہے جس طرح کہ یہودی ونصاریٰ نے بینائیِ حق سے منہ پھیر لینے کی وجہ ہمیشہ اصنام کی پرستش کی اور ناپاک خنزیروں کو رکھنے لگے . بندگی میاںؓ فرمایا کہ یہ ہماری جماعت تھوڑی ہے لیکن روز بروز قوی ہوگی .اور منکروں سے بادشاہ اور انکی اولاد سے ٗمشائخوں سے اور انکی اولاد سے عزت جاتی رہگی اور اپنے ہی ملک میں ذلیل ہونگے .اور بے مقدار ہونگے اور روز بروز ہستی سے عدم کی طرف جائیں گے .اگر ایسا ہوا تو بالتحقیق جان لو کہ اس بندہ نے یہ کام خداٗ رسولؐ اور مہدیؑ سے معلومات کی بناء پر کیا ہے .اور اگر ایسا نہ ہوا تو جان لو کہ اپنے نفس کے کہنے کی بناء پر کام کیا ہے.

(س)نقل ہے کہ ملک حمادؓ اپنے نئے خریدے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوکر اس کو پھرا رہے تھے .میاںؓ چند لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوکر دیکھ رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ بھائی حمادؓ گھوڑے کو اس طرف لے جائیں گے اور اس طرف سے اس طرف آئیں گے اور اس طرف سے اس طرف جائینگے اور وہاں تھوڑی دیر کھڑے رہیں گے .پس جس طرح میاںؓ فرماتے جاتے تھے اس طرح ہوتا تھا اور کچھ فرق نہ ہوتا تھا.میاں سید عطنؓ نے پوچھا کہ جیسا خوندکارؓ فرماتے ہیں اسی طرح ہو رہا ہے اور کچھ بھی اس میں فرق نہ ہوتا ہے یہ تعجب کی بات ہے .میاںؓ نے فرمایا کہ یہ کیا تعجب کی بات ہے یہ کیا ہے اور دوسری بھی جو کچھ میری گفتار اور کردار ہے وہ میرے ربِ جلیل کے حکم سے ہے .میرے حرکات وسکنات و معلومات سے نہیں ہے

(ف ٗس).نقل ہے کہ بندگی میاںؓ نے قتال سے پیشتر تمام مہدیؑ کے اہل وعیال کو اور جملہ مہاجرین کو رخصت کر کے پٹن پہنچا دیا تھا.انہون نے بہت عجز وزاری کی کہ ہم کو آپ کیوں خدا کی رحمت سے باز رکھتے ہیں .میاںؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ کے سامنے کیا کہوں گا کہ جملہ اہلِ بیت اور مہاجرین کو اہل وعیال کے ساتھ میں نے ہلاک کروادیا.قاتلوا وقتلوا کا

حکم بندہ کیلئے ہوا ہے کہ بندہ سے ہوگا اور ان میں سے کوئی شریک نہیں ہے اور نہ شریک ہوگا اگر یہ لوگ مشترک ہوکر بھی

گئے تو جان لو کہ یہ امر قتال خالص میرے حوالے کئے ہیں. جب یہ لوگ سب کے سب جدا ہو گئے اور نہر والہ پہنچ گئے اس کے بعد میاںؒ کی جنگ ہوئی. ایک مہاجرؓ اور میاں خواجہؓ ہرگز نہیں گئے اور جنگ کے وقت ایک شخص سے گھوڑا لیکر اس پر سوار ہوکر ساتھ ہو گئے. میاںؒ نے فرمایا اگر چہ تم آگئے ہو لیکن تم کو ذرا برابر دکھ پہنچے تو جان لو کہ امر قتال خالص میرے نہیں تھا. آخر کار ایسا ہی ہوا اسی لشکر میں بلا خوف گھومتے تھے نہ کسی کو انہوں نے مارا اور نہ خود زخمی ہوئے. نقل ہے کہ ایک رات کھانبیل میں میاں سید جلالؓ کو ایک طرف اور میاں سید شہاب الدینؓ کو ایک طرف کھڑا کیا اور بھائیوں کو آدھے آدھے بانٹ کر ہر دو طرف کھڑا کئے اور توڑہ اپنے ہاتھ سے سیدھا کر کے دیا. اور حکم فرمایا کہ کبڈی کھیلو تا کہ معلوم ہو جائے کہ جنگ میں اپنے اور کفار کے درمیان کس طرح جانبازی دیکھاتے ہو. اور خود علیحدہ بیٹھ کر دیکھتے رہے. پس یہ لوگ آدھی رات تک کھیلتے رہے اس کے بعد میاںؒ نے ان کو حلوا کھلایا اس کے بعد نوبتیاں اپنی نوبت میں بیٹھ گئے (ف) نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے بی بی عائشہؓ اور دائرہ کی بہنوں نے عرض کیا کہ میاں جیؓ ہمیشہ شہادت ذاتِ مبارک رکھتے ہیں اور جو کچھ فرمایا ہے بیشک وہ ہونے والا ہے. لیکن اب ہمارے لئے کیا حکم ہے جواب فرمایا کہ اگر تم کو ظالم لونڈی بنا کر لے جائیں تو چلے جاؤ اور دل کی خوشی کے ساتھ انکی غلامی کرو اسلئے کہ بندہ کی آرزو ہے کہ قیامت کے دن اسطرح کا فرمان ہو کہ اس گروہ کو لاؤ کہ دنیا میں اور بازار و کوچے میں پڑے ہوئے تھے لیکن اس کے بعد تھوڑی دیر توقف کر کے فرمایا جو کچھ میں کہا میری آرزو تھی لیکن اب حق تعالیٰ کا فرمان ہو رہا ہے کہ اے سید خوندمیرؓ تیری جملہ اہل وعیال کو میرے امان میں دے اور تو امانت ادا کر. پس بندہ نے جملہ اہل وعیال کو اللہ کی امان میں رکھا ہوں. اور اس کے حوالے کیا ہے تم تک دشمن کے گھوڑے کے سم کی گرد بھی نہیں آئیگی اور اللہ دشمنوں کی نگاہ سے تم کو بچائیگا اور کچھ غم نہ کرو اور رنجیدہ نہ ہو.

(ض) نقل ہے کہ جنگ کے دن بندگی میاںؒ کے ساتھ سب لوگ چشم سر سے سوا گھنٹہ خدا کے دیدار سے مشرف ہوئے.

(ض) نقل ہے کہ جب صدیق ولایتؒ نے دشمنوں کے غول میں گھس گئے اور صمصام مہدی خدا بخش تک ہاتھ لیجا کر چار انگشت کی مقدار کھینچا خدا کا حکم ہوا او پر ہماری صنعت دیکھو اور ہماری قدرت کا معائنہ کرو. جب آپ نے سر اونچا کر کے دیکھا تو کیا دیکھا کہ آسمان پر تمام فرشتے اپنی تلواروں کو چار انگشت کی مقدار کھینچ کر جنگ کرنے کیلئے تیار ہیں میاںؒ نے عرض کیا اے ذوالمتعال اس میں تہدید اور ظہور حکمت صادر ہوئی ہے. فرمان ہوا اے سید خوندمیرؓ تیری تلوار میری تلوار ہے اگر تو تلوار مارے گا تو کوئی چیز زندہ نہ رہے گی اگر آج سات مظفر ہوں گے تب بھی وہ بھاگ جائیں گے. (ض) خدا کا حکم ہوا اے سید خوندمیرؓ اولولامر روشن ضمیرا اگر تو اس وقت مدعیاوں پر تلوار چلائے گا تو یہ سب مشتاق دیدار تیری اتباع میں تلوار چلائیں گے. اور یہ لشکر تمام جھاڑوں پہاڑوں کو کاٹ کر رکھدے گا. اور سورج کی قسم ہے کہ روشنی نہ دیگا پس اب تو جو

بہتر سمجھتا ہے وہ کر اس وقت صدیق نے اپنا ہاتھ تلوار سے جدا کر لیا. اور ہاتھ میں نیزہ تھا ایک کو مارا یہاں تک کہ وہ اس کے

جسم میں گھس گیا اور وہ مرگیا لیکن نیزہ ٹوٹ کر اسکا پکھان دشمن کے جسم میں رہ گیا. الغرض صدیق ولایت محمدی پر جلال برطریق کمال اللہ کی طرف سے ایسا ہی ہوا جسطرح کہ جنگِ بدرِ نبوت کے دور میں بحکم کلامِ ربانی **لیقضی اللہ امراً کان مفعولا لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حی عن بینۃ** خدا کا بینہ مہدیؑ ہے بے شک وشبہ خوندمیرؓ ہے از آیت ایک اور امام علیہ السلام کی ذات کی چوتھی صفت جو قاتلوا وقتلوا تھی صدیقؓ نے اپنا سر دے کر اسکو پورا کر دیا آپؓ کی شہادت شوال المکرّم کی چودھویں کو ہوئی آپ کا جسم سدراسن میں سرپٹن میں اور پوست سرچاپانیر میں مدفون ہوا ان تینوں جگہوں پر حاضر نقل ہے کہ امام علیہ السلام کی رحلت کے بعد بندگی میاں کی رحلت کے بعد بندگی میاںؓ کی حیات بیس سال رہی اس مدت میں ۲۷ جگہ دائرہ کئے اور کاملپور میں اپنی شادی ہونے کے بعد پیراں پٹن میں دائرہ باندھا منکروں کے اخراج سے سلطان پور میں دائرہ باندھا اور پیراں پٹن میں تین بار دائرہ باندھا اور بندر جیول ' جالور' اور موضع بہادری پور موضع میں اور پار کیر قریہ اور سلکھن پور موضع میں اور موضع کھانبیل میں اور سیتہ میں اور بھدر والی موضع میں اور بھولا واڑہ موضع میں اور جھنجواڑ کے قلعہ کے باہر اور موضع کا کرو اور موضع ہندل میں اور کھانبیل میں پہلی جنگ بدر قاتلوا ماہ شوال کی ۱۲ رتاریخ کو اور دوسری جنگِ بدر قتلوا سدراسن میں ۱۴ ماہ شوال کو ہوئی. نقل ہے میاں دلاورؓ نے ایک روز عبدالملکؓ سے فرمایا دوات قلم اور کاغذ لاؤ اور جو کچھ میں کہتا ہوں اسکو لکھ لو. جب وہ سب چیزیں لائے تو آپ نے فرمایا آدم صفی اللہؑ صفاتی 'نوح نجی اللہؑ ذاتِ ملکوتی وابراہیم خلیل اللہؑ ذاتِ صفاتی وموسیٰ کلیم اللہ وعیسیٰ روح اللہ عین ذاتی ویحییٰ۔۔۔۔ اللہ کبھی ان پر ذات کا پرتو پڑا اور تمام انبیاء ملکوتی ہیں چنانچہ حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ آدمؑ ناف سے لیکر سر کے اوپر تک مسلمان تھے اور نوحؑ حلق کے نیچے سے سر کے اوپر تک مسلمان تھے اور ابراہیمؑ وموسیٰؑ سینے سے سر کے اوپر تک مسلمان تھے اور عیسیٰؑ زیرناف سے سر کے اوپر تک مسلمان تھے جب دوسری مرتبہ جب آئیں گے تو پورے مسلمان ہوں گے اب نیم مسلمان ہیں اور اس نقل کی صحت اس سے ہوتی ہے کہ میرانؑ نے فرمایا جس نے مسلمان کو مقید دیکھیگا وہ مشرک ہے. اور دیوانِ مہری میں خود میاں ملک جی مہاجر مہدیؓ لکھتے ہیں

مسلمان زسرتا قدم جسم وجان نشد ۔ کس جز آں مرسل وایں امام

مگر تا بعش اولیں وآخریں ۔ یکے یاد واز روئے اسلام تام

نیز بندگی میاںؓ کے شرف میں ملک جی مہریؓ نے فرمایا

ہر کہ مخالف شود از فضل آں + گشت مخالف ز امام جہاں

اجماعِ بندگی میاںؓ اور آنحضرتؐ کی خلافت اور صدیقِ ولایتؓ کی آل وعیال کی محافظت کا سارا بار بندگی ملک الہدادؓ کے

حوالے کیا گیا. اور بندگی میاںؒ کے خلفاءدوسوفقراءان میں سے سومردان ربانی شہادت کا پیالہ پی لئے. ماباقی میں سے

ہرایک داعی الی اللہ تھا.ان میں سے مخصوص بندگی ملک الہدادؒخلیفہ گروہ مرد ربانی خلیفہءخاص حضرت شہید اکبرؒ تھے.

فضیلت سوم:۔ وہ بشارات جوحضرت سید محمد مہدی موعود امر اللہ مراد اللہ علیہ الصلوٰۃ وسلام نے حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؒ کی فضیلت کے بارے میں فرمائے ہیں ان میں سے چند یہاں لکھے جاتے ہیں اس تفصیل کے ساتھ کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے پہلی بار حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؒ کو دیکھا تو فرمایا اے بھائی نعمت آؤتم پرنعمت ہو.حضرت میرانؑ نے فرمایا میاں نعمتؒ مردمرداں ہیں.حضرت میرانؑ نے فرمایا میاں نعمتؒ مرد قلاش ہیں۔حضرت میرانؑ نے میاں نعمتؒ کے حق میں فرمایا مرد قلاش یعنی فانی فی اللہ باقی باللہ.حضرت میرانؑ نے فرمایا میاں نعمتؒ ہماری آن سے تین صفت رکھتے ہیں سرانداز، جانباز، وسرفراز.ان تین صفتوں کواللہ نے ان کودی ہیں.امامؑ نے فرمایا میاں نعمتؒ تم ایسے طالب ہوکہ مرشد کی ضرورت نہیں (س).حضرت میرانؑ نے فرمایا اے میاں نعمت تم ایسے ہوکہ اگرکسی کوایسا طالب ہوتواسکومرشدی کی حاجت نہیں.حضرت میرانؑ نے فرمایا میاں شاہ نعمتؒ مرد شجاع ہیں.حضرت میرانؑ نے فرمایا میاں شاہ نعمتؒ مقراص بدعت ہیں.حضرت میرانؑ نے بندگی میاں شاہ نعمتؒ کوشاہ نعمت فرمایا.حضرت میرانؑ نے میاں شاہ نعمتؒ کو برادرِعزیز بھی کہا ہے.حضرت میرانؑ نے میاں نعمت کو اخوان فرمایا.میاں نعمتؒ نے میرانؑ کے حضورعرض کیا کہ بندہ کچھ نہیں دیکھتا.میرانؑ نے فرمایا تمہاری قابلیت بڑی ہے ایک بارہی حق تعالیٰ دیدے گا کوئی مزدوری کرتا ہے اگررات کواجرت نہیں پاتا تو دوسرے دن پالیتا ہے.بڑے لوگ نوکری کرتے ہیں چندروز اگرنوکری سے اجرت نہیں پاتے تو عذرنہیں کرتے.جانتے ہیں کہ ایک دم دیدیں گے وہ میں جسکے میں لائق ہوں.

ایک روز میاں شاہ نعمتؒ فرح میں غسل کر کے بیٹھے ہوئے تھے فرمان پہنچا کہ اے سید محمدؑ جاؤاور ہمارے بندے کو ایمان کی بشارت دو.اوراپنے دامن میں اسکولو.پس میرانؑ ،میاں شاہ نعمتؒ کے نزدیک آئے اپنادامن پکڑا پس شاہ نعمتؒ نے اوپر دیکھا اور حضرت میرانؑ کی صورت سے مشرف ہوئے.اورفرمایا نعمتؒ اس مشاہدہ پرفدا ہے.فرمایا بندہ خدا کے فرمان سے آیا ہے خدا کے حکم سے ایمان کی بشارت دی ہے.میاں نعمتؒ نے فرمایا میرانجی خوندکار کے صدقے سے ایمان ہوگالیکن آپؑ کے ایمان کی بشارت دیجئے تب میرانؑ نے تبسم کے فرمایا میاں نعمتؒ نبی اورمہدی کا ایمان کسی بشرکیلئے روا نہیں لیکن خوش ہوجاؤ کہ طالب کولازم ہے حضرت میرانؑ نے فرمایا میاں نعمتؒ حیاء میں ثانیءعثمانؓ ہیں.میرانؑ نے فرمایا میاں نعمتؒ ہماری آن سے ولایت کے عمرہیں حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ یہ بشارت رسول اللہﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کے حق میں فرمایا کہ وہ وحدانیت کے میدان میں گھوڑا دوڑائے ہیں اور بندہ میاں نعمتؒ کے حق میں میدانِ توکل کہتا ہے.میرانؑ نے فرمایا بندہ اورمیاں نعمتؒ توکل کے میدان میں گھوڑے دوڑائے کوئی فرق نہیں مگرکان دوکان کا.بندگی میں شاہ

نعمتؓ کعبہ گئے ہوئے تھے ساتھیوں کے ساتھ وہاں بہت مشقت ہوئی معاملہ دیکھا کہ حضرت میرانؑ نے فرمایا ہمارے

توکل اور تمہارے توکل میں ایک دانے کا فرق ہے. حضرت میرانؑ نے فرمایا توکل کا ثمرہ میاں نعمتؓ کو دے دیا گیا. میرانؑ نے حضرت نعمتؓ کو جبروتی فرمایا. حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میاں شاہ نعمتؓ کے حق میں یہ آیت پڑھو. **ولا یاتلی اولی الفضل منکم الا یته** یہ آیت ابوبکرؓ کی شان میں تھی. حضرت میرانؑ نے میاں شاہ نعمتؓ کے حق میں تین مرتبہ تکرار کر کے فرمایا توں 'مجھ لوڑ نہ لوڑ ہوں تجھ لوڑ نہار. بعضے عزیزوں نے عرض کیا کہ میرانسید محمودؓ میاں شاہ خوندمیرؓ و میاں نعمتؓ کے آنے سے پہلے حقائق کم بیان ہوتے تھے. حضرت میرانؑ نے فرمایا اس بیان کے حامل آ گئے ہیں اب کس کے واسطے رکھا جائے. حضرت میرانؑ نے فرمایا حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے نعمتؓ کو اس کی آل کے ساتھ بخشد یا گیا. میرانؑ نے ایک وقت فرمایا کون بھائی ہے عرض کیا بندہ نعمت ہے حضرت میرانؑ نے فرمایا فرمان ہوتا ہے کہ نعمتؓ کو اسکی آل کے ساتھ بخشد یا. حضرت میرانؑ نے فرمایا نعمتؓ کو اس کی آل کے ساتھ بخشد یا میں نے. حضرت میرانؑ نے فرمایا میاں نعمتؓ کے نام کا سر حرف 'ن' ہے. سرتاپا نور خدا سے منور ہو گئے ہیں. ایک روز میاں نعمتؓ نے معاملہ دیکھا کہ حضرت میرانؑ اور خود دونوں دودھ اور روٹیاں کھا رہے ہیں. ناگاہ میں نے دیکھا کہ میرانؑ کا مغز سر کھا رہا ہوں میرانؑ کے سامنے پیش کیا میرانؑ نے فرمایا ہاں میاں نعمتؓ تم نے ولایتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کا مغز کھایا. بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے فرح میں معاملہ دیکھا میرانؑ کی ذات بندہ کی ذات میں غائب ہوگئی ہے مگر میرانؑ کا سر اوپر رہ گیا ہے یہ معاملہ حضرتؑ کے سامنے پیش کیا حضرتؑ نے فرمایا خدا تم کو بندہ کی پوری اتباع روزی کرے گا. ایک روز میاں نعمتؓ نے معاملہ دیکھا خود کی دونوں آنکھیں آفتاب ہوگئی ہیں جن سے عالم علوی و سفلی و بر و بحر کو دیکھ رہے ہیں اور قد بڑا ہو گیا ہے کہ سر عرش کے اوپر چلا گیا ہے اور عرش نیچے جیسا کہ تخت ہو گیا ہے. یہ معاملہ میرانؑ کے روبرو پیش کیا حضرتؑ نے فرمایا اے میاں نعمتؓ وہ آفتابِ ولایت ہے اور وہ ولایت خدا کی ذات سے ہے پس خدا کی نظر سے ہر چیز موجود ہے خدا کو تم دیکھتے ہو. حضرت میرانؑ یہ کہہ کر اپنی دستار اپنے ہاتھ سے اتار کر میاں نعمتؓ کے سر پر رکھے اور کہا اے میاں نعمتؓ یہ خلعت فرمان حق سے تم کو عطاء ہوئی ہے پس میاں نعمتؓ نے اپنی دستار نیچے اتار کر وہ کلاہ سر پر رکھی اسکے اوپر اپنی دستار باندھی. ایک روز فرح میں مہدیؑ میاں نعمتؓ کے پاس آ کر فرمایا **انا الله رب العالمین** میاں نعمتؓ نے کہا میرانجیؑ میں جانتا ہوں کہ آپ ذات اللہ ہیں فرمایا بندہ بندہ ہے لیکن بندہ ذات اللہ ہے. پھر تکرار کر کے پوچھا فرمایا بندہ بندہ ہے لیکن ذات اللہ ہے. بندگی میاں شاہ نعمتؓ سامنے سے ہٹ کر اپنے حجرے میں چلے گئے حضرت میرانؑ کھڑے ہوئے تھے پھر حجرے کے اندر سے سر باہر نکال کر دیکھا کہ میرانؑ اسی طرح کھڑے ہوئے ہیں تھوڑی دیر کے بعد حضرت میرانؑ نے آہ کر کے لفظ 'اللہ جی' کہہ کر بی بی ملکانؓ کے گھر میں چلے گئے. ایک روز حضرت میرانؑ بی بی ملکانؓ کے گھر سے باہر آ کر شاہ نعمتؓ کو بلا کر فرمایا اے

مشغوب الاذ نین فرمانِ حق سے بندہ نے تمہارے احوال پر گواہ ہوکر بشارت دی ہے. رباعی

عین را با عین دیدم عین من با عین اوست + عین وعین وعین شد حق را بہ بینم عین دوست ۔

عین با وعین جیم عین میم وعین وعین + عین لاھوعین مو بمو عین پوست .

میاں نعمتؒ تم ہو یہ کہہ کر پھر بی بی ملکاںؒ کے گھر میں چلے گئے. فرح میں ایک روز بندگی میاں نعمتؒ نے معاملہ دیکھا ہم دونوں کا وجود ہم آغوش ہوکر سو گئے ہیں میراںؑ کے سامنے پیش کیا حضرت میراںؑ نے فرمایا اے میاں نعمتؒ تم کو بندہ کی ذات میں پوری فناء حاصل ہے. بندگی میاں شاہ نعمتؒ نے کہا میں کمینہ بندہ ہوں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خدا ہو جاتا ہوں اور کبھی بندہ کبھی بندہ عین حق ہو جاتا ہوں اور عین حق کو دیکھتا ہوں اور کبھی حق تعالی کہتا ہے تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں روز قیامت اس بندے کا حال اس طرح ہوگا کہ قیامت کا دن ہوگا میزان کا پلہ رکھا جائے گا مخلوق جنت کیطرف جائے گی اور میں حق کی طرف دیکھتا رہوں گا. پھر یہ کہہ کر فرمایا بلکہ میرے خوندکار کا صدقہ اس سے زیادہ ہے کوئی ڈر نہیں.

ایک روز بندگی میاں نعمتؒ نے معاملہ دیکھا بندگی میاں شاہ دلاورؒ کے سامنے پیش کیا بندہ کو معلوم ہوا کہ قاتلوا وقتلوا تم سے ہوگا بحکمِ آیۃ نیز حضرت میراںؑ نے اشارہ کیا تھا کہ سائل ہے پس قاتلوا قتلوا مجھ سے ہے. شاہ دلاورؒ نے فرمایا قاتلوا وقتلوا تم سے نہیں ہوگا. وہ میاں سید خوند میرؓ کو دیا گیا ہے ان سے ہوگا. اور تم بیٹھے ہوئے مقتول ہونگے میاں نعمتؒ کو نو ماہ لوہ گڈھ میں تھے. ان نو مہینوں میں حکم کیا تھا کہ ہمیشہ عشاء کی نماز کی ادائی کے بعد تسبیح کہی جائے پس نو ماہ تک عشاء کی نماز کے بعد تسبیح کہتے تھے. اور حکم دیا تھا جو بلند آواز سے جواب دیگا ثواب پائیگا. میاں شاہ نعمتؒ کی عادت تھی کہ جب نئے ماہ کا چاند دیکھتے اور نیا ماہ شروع ہوتا سب اجماع آپس میں گلے ملتے اور معانقہ کرتے اور اس سے انکی غرض یہ تھی کہ اور کہتے بھی تھے کہ اس سے ہمارا مقصود یہ ہے اگر کسی کے دل میں کسی کے خلاف کوئی بری بات ہو تو اس طریقے سے ملاقات کروادیں. اور اسکے دل سے اختلاف نکل جائے. نقل ہے بندگی میاں نعمتؒ سے کہ چند لوگ طالبانِ حق تھے مخلوق نے ان پر زندیقی کا حکم لگایا تھا بادشاہ نے جلاد سے کہا جاؤ اور انکی گردن مارو. جلاد انکو اس جگہ لے گیا جہاں چوروں کی گردن مارتے ہیں. ان میں سے ایک سے کہا آتا کہ گردن ماروں. ایک نے آکر گردن جھکادی. دوسرے نے دوڑ کر آکر کہا پہلے مجھے مار تیسرا دوڑا آیا اور کہا مجھے مار. چوتھا دوڑتا آیا اور کہا پہلے مجھے مار سب کے سب گردن جھکادئے اور ہر ایک کہتا کہ پہلے مجھے مار. جلاد نے کہا ہشیار ہو جاؤ کہ یہ شمشیر ہے. انہوں نے کہا ہم ہشیار ہیں تو اپنا کام کر. بعد میں جلاد نے کہا اس میں تمہارا مقصد کیا ہے تم میں سے ہر ایک اسطرح کرتا ہے. سب نے کہا کہ ہر کا مقصود یہ ہے کہ اس وقت جب تو مجھے مارتا رہیگا دوسرا خدا کی یاد میں رہیگا. اس سے میرا بھی نقصان نہ ہوگا اور بھائیوں کا ایک دم بھی ضائع نہ ہوگا. بعد جلاد نے کہا تمہارا یہ دین ہے میں ابھی مسلمان ہوتا ہوں. بادشاہ کے پاس دوڑتا ہوا گیا تلوار واپس کردی اور کہا تو زندیق ہے ان پر زندیقی کا حکم لگایا ہے

جلاد نے پورا ماجرا بیان کر دیا. بادشاہ نے ان کو طلب کیا اور پوچھا تم کو لوگ زندیق کیوں کہتے ہیں. انہوں نے کہا آپ

جانتے ہیں. بادشاہ نے کہا تم سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں مجھکو جواب دو. کہا کیوں نہیں. پوچھا زکواۃ کتنے مال پر ہے. کہا تمہاری زکواۃ. بادشاہ نے کہا کہ اسی وجہ سے تم کو زندیق کہتے ہیں. شریعت میں جو زکواۃ ہے وہ کہو. کہا دو سو درہم میں سے پانچ درہم اے بادشاہ. کہا تمہاری زکات کیا ہے. کہا جو کچھ مجھے کیا ہے وہ سب دیدیں پھر پانچ درہم قرض دیں. پھر پانچ کوڑے خود کھائیں کہ متوکل اور طالب خدا کے لئے طریقت میں جمع کرنا روا نہیں. نقل ہے میاں شاہ نعمتؒ نے فرمایا گھر گھر مت پھرو. تارکِ دنیا اور طالبِ حق ہو کر خلوت گزیں ہو جاؤ. خدا مخلوق کے دل میں الہام کریگا وہ مطیع ہونگے اور خادم ہو کر خدمت میں آئیں گے انکو ہر چند باز رکھو. وہ رکیں گے نہیں. پس نو سو آدمی بلائیں حسنۂ میں ماخوذ ہو گئے اور آرام کو پکڑ لیا کہ بے اختیاری ہے اور بلا طلب ایک سو آدمی اس سے آگے ہو گئے. خلق سے اعراض کئے پس ملائکہ کو حکم ہوا کہ انکو عقبیٰ کی نعمتوں کی قسموں کو دکھاؤ. جب حور و قصور دیکھا تو ان میں سے نو دنے بدنی راحت کو پکڑ لیا. اور دس افراد آگے بڑھے کہ ہم کو بہشت اور نعمتوں سے کیا سروکار کہ ہم طالبِ خدا ہیں. پس انکو مقام لاہوت عطا ہوا نو آدمیوں کو جبکہ سیاہ پردے کے قریب پہنچے ہاتف سے آواز آئی کہ اس مقام تک پہنچنے اور یہ مقام پانے کا واسطہ کیا ہے. نو آدمیوں نے جواب دیا کاملوں کا واسطہ کیسا؟ اچانک محمدؐ کا پنجہ آیا اور انکو درکِ اسفل میں ڈالدیا مگر ایک شخص نے کہا کہ محض تیرے فضل و کرم اور ذات محمدؐ سبب سے. پس ان آدمیوں میں سے ایک شخص خدا کو پہنچا اور دیدار حاصل کیا. میاں ولی جی لکھتے ہیں. نقل ہے حضرت میرانؑ نے فرمایا ہزار طالبانِ خدا نے دنیا کو چھوڑ کر خدا کی راہ اختیار کی. فرمان ہوا فرشتوں کو کہ جسطرح دنیا ہے مزین کر کے ان کو دکھاؤ جب وہ اسطرح دنیا کو دیکھے یعنی رجوع اور فتوح انکو زیادہ ہوئی ہزار میں سے نو سو دنیا کی طرف مائل ہو گئے. پس خدا کی راہ میں ایک سو طالب رہ گئے. پھر فرمان ہوا کہ ان کو آخرت دکھاؤ جیسی کہ وہ ہے جب انہوں نے دیکھا نود طالب آخرت پر مائل ہو گئے. دس آدمی خدا کیلئے رہ گئے. انہوں نے کہا کہ ہم کو دنیا اور آخرت سے کوئی کام نہیں. ہم خدا کے طالب ہیں. فرمان ہوا ان پر بلاؤں کو نازل کرو. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومنین کی آزمائش بلاؤں سے کرتا ہے. جسطرح کہ تم میں کوئی سونے کو آگ سے پرکھتا ہے. بیت بلائے ہر دو عالم جمع کردند + پس آنرا عشق بازی نام کردند۔

پھر آٹھ آدمی بلاؤں سے بھاگ گئے دو آدمی درگاہ ایزدی میں پہنچے. آواز آئی کہ اس درگاہ میں پہنچے ہو کس کے واسطہ سے ایک نے کہا کاملوں کیلئے واسطہ کون؟ اچانک قدرت کی ضرب نے اس شخص کو درکِ اسفل سافلین میں ڈالدیا. اور دوسرے کو کچھ یہی آواز آئی اس نے کہا اس درگاہ میں جو پہنچا ہوں تو محض تیری عنایت اور محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطہ سے پس وہ خدا کو پہنچا. ہزار میں سے ایک شخص خدا تک پہنچا. نقل ہے اکثر بھائی حاضر الوقت نہیں تھے مگر چند بھائی کہ میدان

صف پر تھے .میاں نعمتؓ آسمان کی طرف دیکھکر تبسم فرمایا.حاضروں نے عرض کیا.کیا فرمان ہے میاں نعمتؓ نے فرمایا

فرشتے حوراور براق میرے نزدیک آئے ہیں .خدا تعالیٰ جو پیدا کرے گا دیکھ رہا ہوں .تھوڑی دیر ہوگئی لشکر آیا.عنادو حسد مہدویوں کا جو بیج مخالفوں کے دل خبیث منزل میں بویا گیا تھا. بادشاہ کے قبائل کی فوج کا گذر حضرت شاہ نعمتؓ کے دائرہ پر ہوا.اسطرح کہتے ہیں کہ حضرت عصر یا مغرب کی نماز کے بعد مشاہدہ ومکاشفہ کے سمندر میں غرق تھے ناظر مذکور سواری پر بیٹھکر دور ہو جاؤ' دور ہو جاؤ کی آواز لگانی شروع کی .فقیروں کو اس حکم کی خبر نہ ہوئی نہ اٹھے .ناظر نے قتل کا حکم دیدیا تھوڑی دیر میں حضرت شاہ نعمتؓ اٹھارہ فقیروں کے ساتھ شہید ہوگئے .نقل ہے کہ جنگ ہوئی موضع لوہ گڈھ کے قریب حضرت شاہ نعمتؓ بیاسی بھائیوں کے ساتھ شہید ہوگئے بتاریخ بیست ودو۔ماہ شعبان المعظم.

فضیلت چہارم :۔ جو بشارات حضرت بندگی میراں سید محمد مہدی موعود امر اللہ مراد اللہ موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحماں صلی اللہ علیہ وسلم .حضرت بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہٗ کے حق میں بشارات فرمائے ہیں ان میں سے چند لکھے جاتے ہیں .جب میاں شاہ نظامؓ 'میراںؑ کی طرف متوجہ ہوئے میراںؑ کو حکم ہوگیا کہ میرا بندہ آرہا ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر مجھ تک پہنچا.پس آنحضرتؑ نے باہر آکر یہ نظم پڑھی.

صورت زیبائے ظاہر ہیچ نیست ۔اے برادر سیرت زیبا بیار.

اسکے جواب میں میاں شاہ نظامؓ نے یہ پڑھا.

ہر جا کہ درنگرم صورت اوست .ہر کہ دیدہ ندارد کفارت جانب اوست

.حضرت میراںؑ نے اس وقت یہ پڑھا.

جہاں صورت است معنی دوست ۔اے برادر سیرت زیبا بیار۔

میاں نظامؓ نے جواب دیا

جہاں صورت است بمعنی دوست ۔در بمعنی نظر کہنی ہمہ اوست ۔

حضرت میراںؑ نے میاں نظامؓ کو اخ' اخ فرمایا.حضرت میراںؑ نے فرمایا

رباعی ہر کرامی خورم بے یار خویش ۔ترک دارم رنگ را بے یار خویش

خشک گشتم چوں سپاری در فراق ۔چوں بناشد ذوق من بے یار خویش

.جواب میاں نظامؓ

ہر کہ رامی خورم بایار خویش ۔ہم رنگ' ہر دم رنگ گشتم بایار خویش

خویش گشتم چوں سپاری داد مارا یارِ من ۔چوں بناشد ذوقِ من بایار خویش

حضرت شاہ نظامؒ کے باب میں میراںؑ نے یہ ابیات پڑھے.

عشق آمد وشد خون اندرگ و پوست ۔تہی کردم رااز من و بر کرد بدوست

اعضاء ووجودم ھمگی دوست دوست گرفت ۔ناست زمن برمنی باقی ہمہ اوست

حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایاتم تنہانہیں آئے ہو بلکہ صفات واخلاقِ رسول اللہ ﷺ لائے ہو.نیز میراںؑ نے فرمایا میاں نظامؒ چراغ کی پوری تیاری کے ساتھ آئے ہو.چراغدان فتیلہ موجود تھاالبتہ ایک کام جلانے کا باقی تھا.بندہ نے شمعِ ولایتِ مصطفیٰؐ سے روشن کردیا.حضرت میراںؑ نے فرمایا کشکِ ملامت میاں نظامؒ ہیں.حضرت میراںؑ نے فرمایا میاں نظامؒ مردحضوری ہیں.حضرت میراںؑ نے فرمایا میاں نظامؒ نظامِ دین ہیں.حضرت میراںؑ نے فرمایا میاں نظام حافظِ کلام اللہ شاہدِ رویت اللہ ہماری آن سے ہیں.میاں نظامؒ کے حق میں حضرت میراںؑ نے فرمایا گواہی دی اللہ کے رویت کی بچشم سردارِ دنیامیں.حضرت میراںؑ نے فرمایا میدانِ سکونت میں میاں نظامؒ خوب فقیر ہیں.حضرت میراںؑ نے فرمایا میاں نظامؒ مردِ ربانی ہیں.امام خیرالانامؑ نے فرمایا میاں نظامؒ کشکِ ملامت ہیں.حضرت میراںؑ نے فرمایا میاں نظامؒ مردِ قلاش ہیں.اصطلاحات صوفیہ میں اہل صفا کو کہتے ہیں انکو جولذتِ نفس سے نجات پالیتے ہیں.نیز فرمایا میراںؑ نے کہ حضرت نظامؒ کوحق تعالیٰ کی رویت بے پردہ ہوئی ہے.حضرت امام وقتِ طوافِ بیت اللہ میاں نظامؒ کے ساتھ فرمائے جوکہ اس سے پہلے بھی حج کے لئے آئے تھے پوچھا کہ اب کیسا ہے.میاں نظامؒ نے عرض کیا کہ بیت اللہ طوافِ آنحضرتؑ کرتا ہے اور پڑھ رہا ہے **فلیعبدو ارب ھذاالبیت** امامؑ نے فرمایا اللہ نے تم کوحق گوئی اور آنکھیں دی ہیں.حضرت میراںؑ نے فرمایا میاں نظامؒ کواللہ تعالیٰ نے آنکھ اورکان دئے ہیں.دیکھواورسنو.ایک روزحضرت میراںؑ کواللہ نے ایک چھوٹی تقطیع کا قرآن بخط نجاری پہنچایا.آنحضرتؑ نے وہ قرآن میاں نظامؒ کودیا.اورطلوع آفتاب سے وقت استوارتک تمام قرآن کی تعلیم ہوگئی.کہ پہلے میراںؑ پڑھتے اسکے بعدمیاں نظامؒ پڑھتے تھے کہ اس اثناء میں میاں فخرالدین اپنا کچھ معاملہ میراںؑ کے سامنے پیش کرنے کیلیئے آئے.اچانک حضرت میراںؑ نے دیکھااورمنع کیااوراپنے ہاتھ سے بازرکھا.جب نمازِ ظہرادا کئے میاں فخرالدین سے فرمایااے میاں فخرالدین تم جس وقت کہ آئے تھے وہ وقت خدااپنے بندہ کوخوداپنی زبان سے قرآن کی تعلیم دے رہاتھا.اگرتھوڑابھی آگے بڑھتے البتہ جل جاتے.نقل ہے.ایک روزانہوں نے حضرت میراںؑ سے عرض کیااگراجازت ہوتو بندہ خلوت میں رہے فرمایا میاں نظامؒ اس جگہ رہنا چاہئے کہ کسی سے تم کچھ سنو یاتم کہواور دوسرے تم سے سنیں.حضرت میراںؑ نے فرمایا روئے زمین پر مردہ کو دیکھنا ہوتو میاں نظامؒ کودیکھووہ زمین پر مردہ صدیقیت کی صفت ہے.حضرت میراںؑ نے میاں نظامؒ کے حق میں فرمایا دیدندوچشیدند.حضرت میراںؑ نے میاں نظامؒ کے حق میں فرمایا مست ہشیار ہشیار مست حضرت میراںؑ نے میاں نظامؒ کے حق میں فرمایا مست مست ہشیار

ہشیار.حضرت میراںؑ نے فرمایا میاں نظامؓ بلا میں صابر نعمتوں پر شاکر ہیں. بندگی میاں شاہ نظامؓ سے حضرت میراںؑ نے

فرمایا کہ فرمان حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ میاں نظامؓ کے حق میں یہ آیت پڑھو اور کہو کہ یہ تمہارے حق میں ہے **رجـــال لا تلھھم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ** یہ آیت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں ہے حضرت میراںؑ نے میاں نظامؓ کے حق میں حکمِ خدا سے فرمایا حضرت میراںؑ جب۔۔۔سے جلد روانہ ہوگئے تو میاںسید سلام اللہؓ میراں علیہ السلام کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر جا رہے تھے. یہ حکایت شروع کی کہ کتاب میں لکھا ہے کہ ایک روز جبرئیلؑ رسول اللہﷺ پر وحی لائے خدا کی نودیر نو صفات ہیں جو کوئی ان میں سے ایک صفت رکھتا ہے اسے خدا دوست رکھتا ہے. رسول اللہﷺ نے یہ بات مہاجرین و انصار کے درمیاں کہی ابوبکرؓ زار زار رونے لگے. اور کہا اس میں سے کچھ یا رسول اللہﷺ. رسول اللہﷺ نے فرمایا بلکہ سب کے سب ان میں ہیں. رسول اللہﷺ نے یہ تین مرتبہ کہا. وہ وقتِ زوال تھا. اور زمین کی ریتی گرم ہوگئی تھی. حضرت میراںؑ چلتے گھوڑے کو کھڑے کرے سنا اور دیکھا حضرت میراںؑ نے کہا اگر کسی نے مستقی کو نہ دیکھا ہو تو میاں نظامؓ کو دیکھے. حضرت میراںؑ نے فرمایا بھائی نظامؓ **ھل من مزید** ہیں. میاں نظامؓ کے حق میں میراںؑ نے فرمایا بینائی چشمِ سرٗ رویتِ حق تعالیٰ. حضرت میراںؑ نے شاہ نظامؓ کے حق میں مردِ قلاش فرمایا. ایک روز صدیق کے صفات تین سو اور چند کا ذکر ہوا. شاہ نظامؓ نے عرض کیا کہ میرانجیؑ بندے میں ان میں سے کچھ ہیں. میراںؑ نے فرمایا بلکہ کل کے کل تم میں ہیں. حضرت میراںؑ نے فرمایا ابوبکر صدیقؓ کے صفات میاں نظام میں ہیں. ایک روز فرح میں میاں نظامؓ نے اپنے گھر کو اللہ کے نام پر دے دیا اور کچھ نہ رکھا نہ اپنے لئے نہ اپنے اہل کیلئے. صرف پتلا لباس جسے کانٹوں سے باندھا تھا، جس سے بدن چھپایا تھا. حضرت میراںؑ بیٹھے ہوئے تھے کہ حکمِ حق تعالیٰ ہوا اے سید محمدؑ اوپر دیکھو جب اوپر دیکھا کہ تمام فرشتے پتلا لباس کانٹوں کے ساتھ پہنے ہوئے ہیں. فرمان ہوا کہ پیچھے دیکھو، جب میراںؑ نے پیچھے دیکھا بندگی میاں شاہ نظام کو اسی لباس میں دیکھا اور تعجب کیا کہ ایسے میں فرمان ہوا اے سید محمدؑ جس طرح ابوبکرؓ نے اپنے گھر کو نامِ خدا پر دیدیا تو جبرئیلؑ گلیم بے پارہ پہن کر آئے پیغمبرؐ نے پوچھا کہ اے جبرئیلؑ کیوں یہ لباس اختیار کیا ہے. پس جبرئیلؑ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اپنے پیچھے دیکھئے، پیچھے دیکھا ابوبکرؓ کو گلیم پارہ پوش دیکھا. پس جبرئیل نے کہا کہ تمام فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ اسی لباس میں رہو. سید محمدؑ کے لئے اسی لباس کو جملہ ملائکہ نے لیا ہے. جس طرح کہ میاں نظامؓ نے کیا ہے. تین شبانہ روز تک یہی لباس پہنے رہے اور تمام فرشتے بھی اسی لباس میں تھے. نقل ہے میاں ولیؓ سے کہ میاں نظامؓ اور دوسرے برادراں کو میراںؑ کے حضور میں بہت اضطرار تھا میاں نظامؓ اور دوسرے بھائیوں نے کچھ کام کیا اور اس سے جو ملا اسے دوسرے بھائیوں کو دیدیا خود نہ کھائے. حضرت میراںؑ نے فرمایا میاں نظامؓ تم یہ کام نہ کرو اس لئے کہ تم دوسروں کی نعمت کو خرید لیتے ہو اگر تم یہ کام کرو خدائے تعالیٰ بہشت کی نعمت ان لوگوں کو دیتا ہے جو اللہ پر رہتے ہیں. ایک وقت میاں نظامؓ نے حضرت

مہدی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر میراںؑ کی اجازت ہوتو بندہ خلوت میں رہے۔حضرت میراںؑ نے اپنی

زبانِ مبارک سے فرمایا

آنکس کہ نشانِ دل دہد گوید = قوی کہ زخود زہد گوید

بعد میں ہاتھ پکڑ کر فرمایا میرے جیسا بھائی تم کہاں پاؤ گے۔حضرت میراںؑ نے فرمایا اے میاں نظامؓ تم کو دیا گیا ہے اور تمام کر دیا گیا ہے۔تم جہاں کہیں رہو کوئی اندیشہ نہیں لیکن بندے کے جیسا بھائی کہاں پاؤ گے۔شاہِ مذکور دلگیر ہوئے اور کہا کہ لوگ کیوں جھوٹ بولتے ہیں فرمایا میاں نظامؓ ستاری خدا کی صفت ہے اس صفت میں رہو۔کچھ لوگ چھوٹے حوض ہیں، اور کچھ نے حوض ہیں، اور کچھ لوگ ندی ہیں، اور تم دریائے عمیق ہیں۔

حضرت میراںؑ نے فرمایا میاں نظامؓ خدا کی بے پردہ رویت رکھتے ہیں حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ کچھ لوگ حالِ حضور ہیں، اور کچھ وقتِ حضور ہیں، اور میاں نظامؓ دائم مدام حضور ہیں۔حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ شمع ولایت ذاتِ بھائی نظامؓ ہے۔حضرت میراںؑ نے فرمایا حق تعالیٰ نے میاں نظامؓ کو اسطرح کشف دیا ہے عرش سے فرش تک بلکہ فلک سے سمک تک میاں نظامؓ کے لئے ایسا ہے جیسا کسی کے ہاتھ میں رائی کا دانہ۔ایک روز ظہر کی نماز کیلئے میاں نظامؓ صف پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آہ کا نعرہ لگایا، حضرت میراںؑ نے فرمایا اے میاں نظامؓ تم آہ مت کھینچو کہ عرشِ اکبر لرز جاتا ہے اور نزدیک ہے کہ گر پڑے۔ایک روز فرح میں میاں نظامؓ نے معاملہ دیکھا کہ خود ذرہ، ذرہ ہوکر حضرت میراںؑ کے سامنے پڑے ہوئے ہیں۔آنحضرتؐ نے ان سب کو فرو کیا پھر باہر لائے نظامؓ ثابت وجود ہوگئے۔پھر اس نظام ثابت وجود کو حضرت امیرؓ نے فرو کیا پھر باہر لائے پھر دیکھا کہ حضرت میراںؑ پارہ پارہ ہوکر بندے کے سامنے پڑے ہوئے ہیں۔میراںؑ کے ان پاروں کو میں نے فرو کیا پھر باہر لایا ثابت وجود میراںؑ کا ہوگیا۔پھر ذات حضرت میراںؑ کو فرو لے گیا پھر باہر لایا تو ظہور محمد رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کا ہوا۔اور بندہ پارہ پارہ ہوگیا اور حضرت رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑ گیا۔رسول ﷺ نے ان کو فرو کیا پھر باہر لائے تو نظامؓ ثابت وجود ہوئے۔نظامؓ کو فرو لے گئے پھر میراںؑ کو لائے اور حضرتؐ پارہ پارہ ہوکر بندہ کے سامنے رہے بندہ نے پارہ ہائے رسولؐ کو فرو کیا پھر باہر لایا دیکھا کہ ثابت قدم تھے اور کھڑے تھے پھر ذاتِ رسول ثابت کو فرو لے گیا پھر باہر لایا تو ظہورِ حق کا ہوا۔خدا کے سامنے پارہ پارہ ہوکر گر پڑا جس طرح کے ہر دو محمد کے سامنے ہوا تھا۔اسی طرح ذاتِ باری تعالیٰ سے ہوا۔یہ معاملہ حضرت میراںؑ کے سامنے پیش کیا میراںؑ نے یہ سن کر فرمایا تم کو ذات کی تجلی ہوتی ہے اور تم بندہ کی ذات میں فانی ہو۔حضرت میراںؑ ھریو کے عالموں کے جواب میں فرمایا اگر تم شرع کے شاہداں چاہتے ہو تو میاں نظامؓ و میاں دلاورؓ ہیں اور اگر شاہدانِ حقائق چاہتے ہو تو یہ محمد رسول اللہؐ اور ابراہیم خلیل اللہؑ سیدھے اور بائیں جانب کھڑے ہیں پوچھو فی الحال وہ گواہی دیں گے۔نقل ہے کہ میراںؑ نے ملاعلی کے جواب

میں شرع کے موافق فرمایا کہ قاضی دو گواہوں سے راضی‘ ایک شاہد بندہ اور دوسرا میاں نظامؓ. پھر علمی جواب دیکر بینائی

کو ثابت کیا وہ بھی قائل ہو گئے. حضرت میرانؑ نے فرمایا میاں نظامؓ ذاتِ دریائے ہیں بلکہ دریا نوش ہیں. حضرت میرانؑ نے میاں نظامؓ سے فرمایا جس طرح بندہ ربوبیت کا دریا بہاتا ہے وہ اسکو پی جاتے ہیں. اسی طرح سات دریا بہائے وہ پی گئے اسطرح کہ ہونٹ بھی تر نہیں ہوئے. میاں نظامؓ کو حضرت میرانؑ نے دریائے وحدتِ آشام فرمایا. حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ میاں نظامؓ کے دادا شیخ فرید شکر گنجؒ ہوئے اور میاں نظامؓ رویتِ گنج ہیں. حضرت میرانؑ نے فرمایا اے میاں نظامؓ میرے بعد تم امام ہو نگے. سلطان حسین والی ھریو نے چار علماء حضرت میرانؑ کی خدمت میں بھیجے تھے ان کے ہمراہ ایک کمان بھی بھیجی تھی کہ تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے. اگر مہدی اصطلاحی ہو نگے تو اسکو زہ کریں گے. اور اگر نہ کریں تو وہ مہدی لغوی ہو نگے. جب وہ آئے اور کمان ساتھ لائے تو میرانؑ بیٹھے ہوئے تھے' بندگی میاں شاہ نظامؓ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور کمان کو زہ کرو. انہوں نے کہا میرانجیؑ یہ کام آپ کا ہے میرا کام کسطرح ہوگا فرمایا یہ میرا حکم ہے جاؤ اور کمان کو زہ کرو پس شاہ مذکور آئے اور اس مجلس میں اس کمان کو زہ کیا. اچھی طرح کھینچ کر. اور اس کمان کے ہر دو گوشوں میں دو مہرذر تھے انکو نکال کر مجمع کے سامنے ڈالدیا. انہوں نے تعجب کیا پس شاہ نظامؓ نے کہا کہ اے بھائیوں بندہ کو کوئی طاقت نہیں کہ اس کمان کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر زہ کروں لیکن یہ حکم تھا جس نے زہ کیا. حضرت میرانؑ نے فرمایا کوئی معاملہ بندہ کے سامنے پیش کرو یا میاں نظامؓ کے سامنے اپنا حال بیان کرو. حضرت میرانؑ نے اپنی حیات ہی میں بندگی میاں شاہ نظامؓ کو طلب کر کے فرمایا کہ میاں نظامؓ تم تربیت کرو. بلکہ اپنے حضور میں بلا کر کہا اور تربیت کروایا اور بیان کی اجازت بھی دی. ایک روز خدا کا حکم ہوا‘ اے میاں نظامؓ ہم نے تم کو مہدی کر دیا آپؓ نے عرض کیا اے خدا میرا مرشد سید محمدؑ ہے اسکو تو نے مہدی موعود کیا ہے وہ مہدی موعود حق ہے بندہ نظامؓ کمینہ اسکے مصدقوں میں سے ہے اسکا مصدق بنا کر اٹھا لے. او محشر کے صحن میں اسی طرح لا. پھر حکم ہوا اے نظامؓ تجھ کو مہدی موعود کیا پھر اسی طرح کا جواب دیا پھر حکم ہوا کہ خوش ہو جاؤ یہ وہ مقام ہے کہ بہت سے لوگ مغالطہ میں پڑ کر اسفل السافلین میں چلے گئے. تجھ کو حاملِ بارِ امانت ولایت محمدی گردانہ ہوں. تا کہ تجھ کو یہ توفیق بخشوں. ایک روز موضع انوندرہ میں بندگی میاں عبدالرحمٰنؓ آنحضرتؐ کے احادیث بروایت ابوذر غفاریؓ پڑھتے تھے جن میں یہ بات آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے اخوانی ھم بمنزلتی. یہاں تک پہنچے تھے کہ شاہ نظامؓ آگے پوچھا کہ کیا پڑھتے ہو‘ کہا ابوذرؓ کی روایات. فرمایا پڑھو جب یہ الفاظ مذکور پڑھے بندگی میاں شاہ نظامؓ عشق وشوق میں آکر اخ‘ اخ کرتے ہوئے فرمایا یہ صفت عام اصحابِ مہدیؑ کی ہے. اصحابِ کبار کی صفت اس سے کہیں بڑھکر ہے.

ایک روز اپنی اجماع میں ظہر کی نماز کے بعد بیٹھے ہوئے تھے کہ شاہ نظامؓ کے سامنے میاں عزیز محمدؓ بدخشانی نے

عرض کیا کہ میاں جیؓ یہ نقل کسطرح ہے کہ حشر کے روز خدائے تعالیٰ بی بی مریمؑ اور بی بی آسیؑا کو محمدؐ کے ساتھ جوڑا کر کے

دیگا کیا یہ صحیح ہے' فرمایا ہاں' درست ہے. قیامت کے دن حضرت رسولؐ و مہدیؑ ہر دو ایک مرکب نور پر جس کی صورت ہاتھی کی ہوگی اور جس کا نام محمودہ ہوگا اور اسکے اطراف اولوالعزم انبیاء کے اصحاب اور اسکے بعد امتِ محمدؐ اور کل اولیاء واصفیاء وصالحین' شہداء' حاجیاں' مومناں ایک دوسرے سے مخلوط چلیں گے اور ہر دو محمد اس محمود پر سوار رہیں گے اور خدا اسکے دانتوں کو اتنے بڑے بنادیگا کہ امام مہدیؑ کی تمام گروہ اس پر بیٹھ سکے گی. اس شہر گشت کے ساتھ خدا کے سامنے اسکا نکاح ہوگا. پس یہیں سے دو حمایت کو آئیں گے اور دو محمد کی شفاعت قبول ہوگی. حضرت میراںؑ میاں نظامؓ کے سامنے بینائی کے معنی بیان فرمائے تھے. میاں سید سلام اللہؓ نے میراںؑ سے عرض کیا کہ انکے سامنے نہیں کہنا چاہیئے میراںؑ نے فرمایا میاں نظامؓ حق گو ہیں حق کے سامنے حق چھپانا نہیں. نقل ہے کہ بیت الحرام میں وقتِ دعوت **من اتبعنی فھوا مومن**. حضرت شاہ نظامؓ نے 'انا تبعک' فرمایا. اور ملا علی سے بصیرت کی بحث کے دوران میراںؑ نے دو گواہوں کو دیکھایا. ایک شاہ نظامؓ دوسرے شاہ دلاورؓ. حضرت امامؑ نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے میاں نظامؓ کو خوب قوت دی ہے.

فرح میں حضرت میاں عبدالمجید نورنوشؓ نے میاں نظامؓ سے مسئلہ پوچھا کہ نمازی اگر نماز میں تین حرکت کرے تو نماز تباہ ہوتی ہے یا نہیں. شاہؓ نے فرمایا اے میاں عبدالمجیدؓ ایک فعل میں تین افعال واقع ہوتے ہیں. میاں عبدالمجیدؓ نے پوچھا اسکی صورت کیا ہے. فرمایا جب بندھا ہوا ہاتھ کھولا ایک فعل' جب کام کیا دو فعل' پھر جب ہاتھ باندھا تیسرا فعل اس سے صادر ہو گیا. پس تین افعال سے نماز تباہ ہوگئی. اور دوسری مرتبہ میاں عبدالمجید نے مسئلہ پوچھا کہ جب وجود سے خون جاری ہو جائے تو وضوء رہتا ہے یا نہیں. آپؓ نے فرمایا اگر خون جاری نہ ہو صرف نمودار ہو یا خون جاری ہو جائے ہر دو صورتوں میں وضوء ٹوٹ جائے گا. پس نماز اور وضوء کے یہ دونوں مسئلے کشف کے ذریعہ میاں عبدالمجیدؓ نے میراں علیہ السلام سے دریافت فرمایا امام علیہ السلام نے جواب دیا' اے میاں عبدالمجیدؓ جو کچھ میاں نظامؓ نے کہا ہے حق ہے اور راست ہے. بندگی میاں عبدالکریمؓ نے فرمایا جب تک بندگی میاں شاہ نظامؓ کے پوتے تا حیات ہیں اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ کو زمین پر نہیں بھیجے گا. دفن گاہِ حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ انوندرہ بتاریخ آٹھ ماہ ذی القعدہ ہے. نقل ہے کہ بندگی میاں شاہ نظامؓ کے خلفاء مشہور چار چراغ ہیں. بندگی میاں عبدالرحمٰنؓ بندگی میاں ملک الہدادؓ عبدالفتح واحمد شرقدن اور از روئے تحقیق صرف ایک میاں عبدالرحمٰنؓ ہیں جو حضرت کے اخص فرزند ہیں. بندگی میاں ملک الہدادؓ بندگی میاںؓ کے خلیفہ ہیں اور احمد شرقدن پر حضرت مہدی علیہ السلام کی زبان مبارک سے نفاق کا داغ ثابت ہے اور عبدالفتح پر عیبِ دیگر لازم ہے.

فرزندانِ میاں شاہ نظامؓ اسطرح ہیں:۔ ا) میاں عبدالرحمٰنؓ. (۲) عبدالقادرؓ. (۳) میاں عبدالطیفؓ. (۴) میاں

عبدالرزاقؒ.(۵)میاں صالح محمدؒ.(۶)میاں نور محمدؒ.اولاد حضرت شاہ نظامؒ اور چھ فرزندان حافظ تھے اور چھ کے چھ فرزند

رمضان کی تیس تراویح قرآن سنا کر خود پڑھاتے تھے.

فضیلت پنجم:۔ جو بشارات کہ حضرت سید محمد مہدی موعود خلیفۃ الرحمان صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؒ کی افضلیت کے حق میں فرمائے ہیں ان میں سے چند لکھے جاتے ہیں.

ایک وقت حضرت میرانؑ نے میاں دلاورؒ سے فرمایا دلاور نہیں بلکہ شاہ دلاور ہے.حضرت میرانؑ نے میاں دلاورؒ سے فرمایا ہم نے قبول کیا اور خدا نے اسے قبول' حضرت میرانؑ نے وضوء کر کے دوگانہ تحیت پڑھ کر بندگی میاں شاہ دلاورؒ کو خود طلب کر کے ذکرِ خفی کی تلقین کی. بایاں ہاتھ پکڑ کر تین مرتبہ فرمایا مرید اللہ ہو جاؤ' لا الہ ہوں نہیں.کہا پھر ہاتھ بلند کر کے فرمایا تین مرتبہ کہ مراد اللہ ہو جاؤ لا الہ اللہ خدا ہے کہا آنحضرتؑ کے ہر دو دم مبارک سے میاں شاہ دلاورؒ مکشوف ہو گئے.حضرت میرانؑ نے شاہ دلاورؒ کی طرف دیکھ کر ذکر خفی کی تلقین دم کے ساتھ کی تو لا الہ کہہ کر شاہ دلاورؒ کے ہر دو ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اپنے سیدھے ہاتھ کو بلند کیا تین مرتبہ کہا کہ مراد اللہ ہو جاؤ جب لا الہ اللہ کہا پھر میاں دلاورؒ کا سیدھا ہاتھ اونچا کرتے ہوئے تین مرتبہ کہا مراد اللہ ہو جاؤ پھر فرمایا اب اللہ تعالیٰ تم سے مراد چاہے گا یعنی جو جو کچھ چاہے خدائے تعالیٰ کرے.اسی وقت میاں دلاورؒ جذبہ حق میں مستغرق ہو گئے جس وقت کہ میرانؑ نے شاہ دلاورؒ کو تلقین کی جب کہا لا الہ زمین کے ساتوں طبق تحت الثریٰ تک کشادہ ہو گئے جب الا اللہ کہا تمام ساتوں آسمان' کرسی' عرش عیاں ہو گئے.اس نقل کہ مطابق حضرت میرانؑ میاں سید سلام اللہؒ کے زانوں پر اپنا سر رکھ کر بہت روئے.میاں سید سلام اللہؒ نے عرض کیا میرانجیؑ اسقدر رونے کا کیا سبب ہے میرانؑ نے فرمایا سترہ سال ہو گئے کہ دو دم برابر نہیں نفی کے دم کی سیر تحت الثریٰ تک ہے اور دمِ اثبات کی سیر عرش تک ایسی سیر ہے خدا باقی ہے اس وجہ سے رونا ہے. حضرت میرانؑ نے کہا میاں دلاورؒ عالمِ دل ہیں.حضرت میرانؑ نے کہا دل دفتر ہیں.ایک رات میرانؑ چند لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے بندگی میاں دلاورؒ آئے آنحضرتؑ نے پوچھا کون؟ جواب دیا' دلاورؒ حضرت امیرؑ نے فرمایا دلاور مت کہو شاہ دلاورؒ کہو.میاں دلاورؒ کو حضرت میرانؑ نے کہا جو کچھ ہمارے سامنے ہوا ہے تمہارے سامنے بھی ہوگا.پھر فرمایا میاں دلاورؒ دیندار و دیانت دار ہیں.پھر فرمایا روئے زمین پر مردوں کو دیکھنا ہو تو میاں دلاور کو دیکھو.

حضرت میرانؑ نے میاں دلاورؒ کو اہلِ دل فرمایا.ایک روز حضرت میرانؑ اپنے حجرے سے باہر آئے اور مہاجرین کے مجمع میں فرمایا کہ جس نے ابوبکرؓ کو نہ دیکھا ہو وہ میاں دلاورؒ کو دیکھے.حضرت میرانؑ نے میاں دلاورؒ سے فرمایا کہ سید زادیاں اور اشرف زادیاں تم سے نکاح کی آرزو کرتے ہیں.خدا نے رکھا ہے بندگی میاں دلاورؒ نے معاملہ دیکھا حق تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ تو۔۔۔مزراع ہے تیری زراعت میں حق الیقین.عین الیقین' اور علم الیقین پیدا ہونگے

اس معاملہ کو حضرت میرانؑ کے روبرو پیش کیا فرمایا ایسا ہی ہے میاں شاہ دلاورؓ نے کہا کہ یہ اشرفوں کا خاصہ ہے حضرت

میرانؑ نے فرمایا تم اشرفوں کے اشرف ہو. حضرت میرانؑ نے میاں دلاورؓ کے حق میں فرمایا کہ جس جگہ بندہ ایک ہے دوم میاں دلاورؓ ہیں. جس جگہ بندہ دو شخصوں کے ساتھ ہے وہاں میاں دلاورؓ تیسرے ہیں جہاں بندہ تین کے ساتھ ہے وہاں میاں دلاورؓ چہارم اور جہاں چار کے ساتھ بندہ ہے وہاں وہ پنجم ہیں. یعنی جس وقت بی بی الہدیٰؓ نہیں تھے خدمتِ میرانؑ میں میاں دلاورؓ دوسرے تھے اور جب بی بی برنؓ حضرت کی دختر کلاں پیدا ہوئے چوتھے آدمی بندگی میاں دلاورؓ اور جب بندگی میاں سید محمودؓ ہوئے پانچویں میاں دلاورؓ تھے میاں دلاورؓ کے باب میں حضرت میرانؑ نے فرمایا حکمِ خدا سے بندہ کہتا ہے از خود نہیں کہتا جس جگہ ایک ہے دوسرے تم جس جگہ دو ہیں تیسرے تم جہاں تین ہیں چوتھے تم جہاں چار ہیں پنجم تم ہیں عبدالرسولؐ میں نبوت تھی چار اصحاب ہوئے بندہ پر ولایت ہے اور بحکمِ حدیث الولایت افضل من النبوۃ. یہاں پانچ ہیں. نقل ہے جب میرانؑ نے دیکھا تو فرمایا میاں دلاورؓ طالب اللہ اور عاشق اللہ ہیں نقل ہے قندھار میں شہ ملک ارغواں سے بحث کے دوران میاں دلاورؓ کے سر مبارک پر لکڑی کی مار پڑی دوسرے دن شہ بیگ کی طرف سے ضیافت میں اقسام کے کھانے آئے. میرانؑ نے شاہ دلاورؓ کو بشارت دی. شہ کی چوٹ شکر کی موٹ. جس جگہ میرانؑ حجرہ بناتے میاں دلاورؓ میرانؑ کے حجرے کے سامنے بیٹھنے کی جگہ بناتے جب بیٹھتے تو نور شعلہ ایسا غلبہ کرتا کہ بیٹھنے کی طاقت نہ رہتی تین سال تک ایسا ہی ہوتا رہا. تین سال کے بعد نداء آئی کہ میاں دلاور پر میرانؑ کا جذبہ ہضم ہو گیا. اسکے بعد میرانؑ کے حجرے کے پیچھے بیٹھنے کی طاقت ہوئی میاں دلاورؓ کو حضرت میرانؑ نے فرمایا میاں دلاورؓ کو عرش سے تحت الثریٰ تک اسطرح روشن ہے کہ ہاتھ میں رائی کا دانہ ایک روز ایک پارسا عورت حضرت میرانؑ کے پاس آ کر کہی کہ میں نے حج کی نیت کی اگر اجازت ہو تو ادا کرنے کیلئے جاؤں گی. فرمایا جاؤ یاد خدا میں مشغول ہو جاؤ. چند دن کے بعد پھر آئی اور کہا بندی کو زادراہ موجود ہے راہ میں امن ہے اور تندرستی ہے اگر رضا دیں تو میں جاؤ. فرمایا نہ جاؤ تین مرتبہ میاں دلاورؓ کے حجرے کا طواف کرو اس نے ایسا ہی کیا تیسری مرتبہ حضرت حق تعالیٰ کا دیدار ہوا وہ اس میں مستغرق ہو گئی. حضرت میرانؑ نے اسکو پس خوردہ بھیجا تو وہ ہوشیار ہوئی. ایک روز حضرت میرانؑ کے سامنے میاں دلاورؓ نے عرض کیا کہ بندہ پر خوندکار کے صدقے سے عرش سے فرش تک بلکہ نو آسمان اسطرح روشن ہیں جسطرح کہ ہتھیلی میں رائی کا دانہ. میرانؑ نے فرمایا یہ مقام نہیں بلکہ اس سے بالاتر ہے. حضرت میرانؑ نے فرمایا اگر کوئی چاہے کہ زمین پر کسی مردے کو چلتا ہوا دیکھے تو اسکو چاہیے میاں دلاورؓ کو دیکھے. حضرت میرانؑ نے فرمایا بندے کے مہاجرین تین قسم کے ہیں. نفس حضور، بعض، وقتِ حضور، اور بعض ، حال حضور. بندگیمیاں دلاورؓ نے فرمایا نفس حضور امام علیہ السلام کے پانچ اصحابؓ ہیں انکو پلک مارنے کا بھی حجاب نہیں بعض حال حضور ہیں اصحاب عظامؓ انکو حال پیدا ہوتا ہے اور حضوری میں رہتے ہیں اور بعض وقتِ حضور عام اصحاب

مہدیؑ ہیں۔انکو کبھی وقت ہوتا ہے اور حضوری میں رہتے ہیں۔نقل ہے کہ ایک بھائی نے حضرت میراںؑ سے حج کی اجازت

چاہی۔حضرتؑ نے فرمایا تین مرتبہ میاں دلاورؓ کے حجرے کا طواف کروتو مقصود حاصل ہو جائیگا۔حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا اے میاں دلاورؓ تمہارے سامنے علمائے ظاہری و باطنی آئینگے۔آخرالامر جسطرح آنحضرتؐ نے فرمایا اسی طرح خلفائے میاں دلاورؓ مشہور ہیں۔اور سب علمائے ظاہری و باطنی جیسے عبدالملک سجاوندیؒ تابع ہوئے۔فرح میں ایک دن حضرت میراںؑ میاں دلاورؓ کے حجرے میں آکر یہ آیت میاں دلاورؓ کے حق میں پڑھی **التائبون العابدون تا بشر المومنین** ۔اور کہا یہ تمہارے حق میں ہے۔میاں دلاورؓ کو حضرت میراںؑ نے فرمایا راج متیؓ میری خدمت کے لائق ہے اسی لئے تم کو دیدیا۔میاں عبدالمجیدؓ نے حضرت میراںؑ کے روبرو عرض کیا کہ اس شہر کا قاضی خدا کی بینائی چاہتا ہے۔حضرت میراںؑ نے میاں دلاورؓ کے نزدیک آکر فرمایا تم نے چشمِ سر سے خدا کو دیکھا ہے گواہی دو۔شاہ دلاورؓ جذبہ میں مستغرق ہوگئے۔پھر ہوشیار کر کے فرمایا پھر بیہوش ہوگئے۔تین مرتبہ تکرار کر کے فرمایا اسکے بعد ہوشیار ہوکر فرمایا میرانجیؑ خوندکار کے صدقے سے اور آقا کے حکم سے چشمِ سر، چشمِ دل، موبموٗ اور ورائے موبمو سے بینائی کی گواہی دوں گا۔اس کے بعد میراںؑ نے فرمایا ایک گواہ میں اور دوسرا گواہ تم۔ایک سائل نے سوال کیا میرانجیؑ تمام کلام اللہ کی مراد کونسی ایک آیت میں ہے۔میراںؑ نے فرمایا کہ میاں دلاورؓ کہیں گے۔میاں دلاورؓ نے عرض کیا ہاں میرانجیؑ خوندکار کے صدقے سے معلوم ہوتا ہے کہ توراتؑ انجیل، زبورؑ اور فرقان کی مراد ایک کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔سائل نے قبول کیا کہ خاصۂ مہدی موعودؑ ہے۔حضرت میراںؑ نے فرمایا فیض بندہ قیامت تک باقی رہے گا۔حضرت میراںؑ نے میاں دلاورؓ سے فرمایا بندہ کو اور میاں دلاورؓ کو خدا کے سواء کسی نے نہیں پہچانا۔فرح میں خراسانی مرزا احمد مصدق تھے، ہمیشہ اس بات کی کوشش کرتے کہ بندہ کے گھر تشریف لاکر مجھے نوازیں۔ایک مدت کے بعد حضرتؑ کے دائرہ میں آکر دائرہ کے ہمسایہ خارج میں رہے اور کھانے کا انتظام کیا۔حضرت میراںؑ نے تمام مہاجرین کو حکم دیا کہ جاؤ مرزا احمد کے گھر میں کھانے کیلئے سب گئے مگر میاں دلاورؓ نہیں گئے۔جب سب واپس ہوئے تو میاں سید سلام اللہؓ نے میاں دلاورؓ سے کہا کہ میراںؑ کا حکم تھا تم کیوں نہیں آئے شاید تم کو یہ ہوس ہوتی ہے جو کچھ حضرت میراںؑ کرتے ہیں وہی کروں۔بندگی میاں دلاورؓ نے کچھ جواب نہیں دیا۔اس دوران حضرت میراںؑ نے سر بلند کر کے فرمایا جو لوگ گئے میرے حکم سے گئے اور جو نہیں گئے وہ اچھا کئے۔میراںؑ نے فرمایا جہاں بندہ ہے وہیں میاں دلاورؓ ہیں۔اور جہاں میاں دلاورؓ ہیں وہیں بندہ ہے۔ایک روز میاں دلاورؓ نے حضرت میراںؑ کے نزدیک آکر کہا کہ میرانجیؑ مجھے شہادت کے مراتب عطاء ہوں۔فرمایا اے میاں دلاورؓ تم ان لوگوں میں سے ہو کہ تم پر کوئی قادرِ دست نہ ہوگا۔اور ایک روایت میں ہے کہ تم پر تلوار کام نہ کریگی۔جسطرح مجھ پر نہ کرے گی۔حضرت میراںؑ نے فرمایا تم پر شمشیر نہ چلے گی جسطرح کہ مجھ پر نہ چلے۔فرح میں ایک دن شاہ دلاورؓ نے معاملہ دیکھا ایک بڑی گنبد ہے اسکو مٹی، کچی اینٹوں

سے پر کیا گیا. جب پر ہوگئی تو اسکو آگ لگی اور سکو پختہ کر دیا. اور وہ آگ بجھ گئی. حضرت میراںؑ کے سامنے یہ معاملہ پیش

کیا حضرت میراںؑ نے فرمایا وہ گنبد میں ہوں اور اینٹوں کا پختہ ہونا میرے اصحاب ہیں. اسی طرح تمہارے بھی اصحاب ہونگے اور پختہ ہونگے. حضرت میراںؑ نے فرمایا تصدیق بندہ عدم الوجود نابیناء کو بیناء، نامرد کو مرد، بخیل کو سخی، ظالم کو عادل، امی کو عالم، مریض کو شافی، کرتی ہے. میاں دلاورؓ اسی طرح تمہارے سامنے ہوں گے. حضرت میراںؑ نے فرمایا اگر بندہ کو نہ پاؤ تو اپنے خواب و معاملات میاں دلاورؓ سے حل کرلو. میراںؑ نے فرمایا اے میاں دلاورؓ جسطرح اثناء عشرہ مبشر ہمارے حضور ہیں اسی طرح تمہارے نزدیک بھی ہونگے. حضرت میراںؑ نے میاں دلاورؓ سے فرمایا بندہ اول و آخر تم.

حضرت میراںؑ نے کہا اے میاں دلاورؓ تمہارے سامنے خلفاء ذاتی و صفاتی ہوں گے. جسطرح بندہ کے سامنے ہوئے نقل ہے کہ میراں سید محمودؓ کے عہد میں ایک آدمی میاں یوسف تھے دوسرے میاں ولی یوسف کہ نقلیات کو جمع کئے، میاں یوسف نے کہا اگر اجازت ہوتو بندہ حج کر کے آئے. فرمایا جاؤ اور میاں دلاورؓ کے حجرے کا طواف کر کے آؤ. اگر تمہارا حج قبول نہ ہوا تو حج کو جاؤ اور میاں یوسف نے ویسا ہی کیا. گرتے پڑتے میرانسید محمودؓ کی خدمت میں آ کر کہا واللہ میں نے سر کی آنکھوں سے خدا کو دیکھا دو ہفتہ کے بعد میاں یوسف رحلت کر گئے. میرانسید محمودؓ نے فرمایا میاں یوسف ہماری آن مہتر شعیب تھے. شعیبِ ولایت ہیں. ایک روز بورکھیڑہ میں نماز کے بعد برادروں کے ساتھ صف پر بیٹھے ہوئے تھے میاں دلاورؓ جماعت کے سامنے کھڑے ہوئے تھے بی بی خونزا کو طلب کر کے فرمایا کہ یہ جماعت میں وہ لوگ ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا **ھم اخوانی ھم بمنزلتی** یہی ہیں. ایک روز اسی طرح تمام فقراء مسجد میں فجر کے وقت جذبہ کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے میاں شاہ دلاورؓ نے آ کر دیکھا کہ بیہوش ہیں سکو ہوشیار کیا. بی بی خونزاؓ کو طلب کر کے فرمایا دیکھو یہ لوگ مرسلین کے مقام کے ہیں مرسلاں انکو کہتے ہیں کہ مہتر جبرئیلؑ ان پر وحی لاتے ہیں. لیکن بارہ آدمی فاضل تر مقام رکھتے ہیں اور یہ انگشت نماں ہیں میاں راج مہاجرؓ کے دانہ پور سے شاہ دلاورؓ کے ساتھ آئے تھے وہ نگرٹھٹھ میں پہلے رحلت کئے. اسکے بعد اسی پر نو (۸۹) آدمی رحلت کئے. سب کو حضرت میراںؑ نے مقامِ موسیٰ وعیسیٰ فرمایا. نقل ہے حضرت میراںؑ اگر بندہ، محمدؐ و ابراہیمؑ ایک زمانے میں ہوتے تو کوئی فرق کر نہیں سکتا تھا. بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ بندہ کو خدا نے رسول اللہؐ ابراہیمؑ، اور مہدیؑ کو جسطرح دکھایا کہ ہرگز فرق نہیں کیا جاسکتا. پہلے حضرت ابراہیمؑ آئے اور گئے پھر محمد رسول اللہ ﷺ آئے گئے اور پھر مہدیؑ آئے گئے کوئی فرق نہیں کر سکتا مگر یہ کہ ایک ہی آدمی تین مرتبہ آ کر گیا. شاہ دلاورؓ نے فرمایا حضرت مہدیؑ میں جتنی فناء ہوگی اسی قدر پہچان ہوگی. شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ جس نے خود کو تمام فنا کیا ہے وہی نقل مہدیؑ کی دلالت اور آیاتِ قرآن سے مطابقت دیگا. نقل ہے شاہ دلاورؓ نے فرمایا جو شخص فناء کو پہنچا ہے وہی ہمارے خوندکار کے نقل کی آیاتِ قرآن سے مطابقت کر سکیگا. نقل ہے ایک روز میاں دلاورؓ کھڑے ہوئے تھے. اور

میاں راج محمدؒ روغن کیلئے گئے ہوئے تھے. میاں راجؒ کو میاںؒ نے اپنے پاس بلایا تھا میاں راج محمدؒ آئے تو کہا جاؤ' پھر کہا

آؤ تین مرتبہ تکرار کی پھر فرمایا جب سے داڑھی آئی ہے بندے سے کوئی بدعت نہیں ہوئی. میاں راج محمدؒ نے کہا بندہ صدقہ خواہ ہے کہ اس سے بدعت نہیں ہوئی. بندگی میاں سید نجیؒ سے کسطرح ہوگی فرمایا تم جسطرح سمجھا رہے ہو ویسا نہیں بندہ کے نزدیک بدعت وہ ہے کہ حق سے معلومات کے بغیر کام کرے. بندہ وہ ہے کہ بغیر از معلوماتِ حق کوئی کام نہیں کیا. شاہ دلاورؒ نے فرمایا نفس باقی' فساد باقی. نیز فرمایا اس جگہ نہیں بیٹھنا چاہئے جہاں کوئی اپنے مرشد کی مخاصمت کرتا ہے. شاہ دلاورؒ نے فرمایا بندے کے پاس لوگوں کے تین حال ہیں علم الیقین' عین الیقین' حق الیقین. عبدالکریمؒ کے حق میں عین الیقین' عبدالملکؒ کے حق میں علم الیقین' اور میاں یوسفؒ کے حق میں حق الیقین فرمایا. بندگی میرانسید محمودؒ نے بی بی کدبانوؒ سے فرمایا آخر شب میں حجرۂ میاں دلاورؒ کے پاس جاؤ اللہ کی رحمت آتی ہے تم کو بہرہ ملیگا. نقل ہے میاں عبدالکریمؒ نے شاہ دلاورؒ سے پوچھا کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ پر بہت محبت آتی ہے فرمایا جو محبت بندگی میاںؒ پر آتی ہے اسے رکھو. بندے کی محبت کھینچ' کھینچ کر لاؤ. نقل ہے ایک روز سورۂ اخلاص کا بیان ہوا تھا' میاں یوسفؒ نے سامنے قرآن پڑھا میاں دلاورؒ نے فرمایا. یلد یولد. پھر میاں یوسفؒ نے لم یلد ولم یولد پڑھا میاںؒ نے فرمایا یلد ویولد. اسکے بعد میاں عبدالملکؒ نے فرمایا میاں خاموش رہو. میاں جیؒ شرفِ ولایت بیان کرتے ہیں. جو کچھ فرمایا حق ہے. ایک روز شاہ دلاورؒ نے میاں یوسفؒ سے فرمایا کہ دیکھو تمام بھائی جو بیٹھے ہیں ھم اخوانی ھم بمنزلتی مقام رکھتے ہیں لیکن چار آدمی. پوچھا چار آدمی کون ہیں فرمایا' تم' بھائی عبدالمجیدؒ کے بیٹھے' میاں عبدالملک اور قاضی عبداللہؒ کہ یہ لوگ اس سے بلند مقام رکھتے ہیں. بندگی میاں شاہ دلاورؒ کے بارہ خلیفہ ہیں' نام یہ ہیں. (۱) میاں عبدالکریمؒ' میاں یوسفؒ' میاں عبدالملکؒ' میاں وزیرالدینؒ' میاں قاضی عبداللہؒ' میاں عبدوشاہؒ' میاں عبدالجلیل مغلؒ' میاں ملا علی شیخؒ' میاں ابن میاں شیخوؒ' میاں ابومحمد و میاں زین الدینؒ. مدفن:۔ میاں شاہ دلاورؒ بورکھیڑہ بتاریخ دوم ماہ ذی قعدہ کتاب تاریخ سلیمانی' گلشن چہارم' چمن چہارم' قریب اتمام. نقل ہے کہ مہاجرین نے امام آخرالزماں تین سو تیرہ ہیں. بحساب اصحاب طالوت. او رایک قول سے انبیاء و مرسلین کے حساب سے اور قول سے تین سو ساٹھ مہاجر آنحضرت امام علیہ السلام کے وصال پر موجود تھے اور سوائے بندگی میاںؒ کے باقی سب ایک سال تک زیرِ قدومِ امام رہے تھے اور آنحضرتؐ کے سب خلفاء اولیاء ہیں اور سب گروہ کے رہنماء ہیں' سب داعی اللہ ہیں. میاں سید حسینؒ عرف سیدن میاں صاحب جو حضرت خاتم المرشدؒ کی اولاد سے ہیں خاتمِ ولایت کے بارہ مبشر کے نام اسطرح لکھے ہیں اپنی کتاب تذکرۃ الصالحین فی مناقبِ اصحاب المہدیؑ میں بارہ باب ہیں. باب اول امیر کبیر بدرِ منیر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت نور اللہ وجھہ بانوار التجلیات الذات والصفات. باب دوم سید السعادات وزیر الامین المسعود دین خلیفۃ المہدی الموعود یعنی بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؑ

. باب سوم درذکر بندگی میاں ملک گوہرؓ. باب چہارم درذکر شاہ شہ عالی دین بندگی ملک برہان الدینؓ. باب پنجم درذکر

وزراء المہدی محی سنت و ماحی بدعت یعنی بندگی میاں شاہ نعمتؓ . باب ششم درذکر شہزادۂ لاہوت یعنی بندگی ملک جیؓ ناگوری. باب ہفتم درذکر شاہ ولایت بندگی میاں شاہ دلاورؓ. باب ہشتم درذکر نورنوش صمدی بندگی میاں عبدالمجیدؓ احمد آبادی . باب نہم درذکر پیشوائے اہل معارف یعنی بندگی ملک معروف پٹنی باب دہم درذکر وزرائے مہدی واعظم اصحابؓ امام بہرہ مندی بندگی میاں شاہ نظامؓ خداوندی. باب گیارھواں درذکر راہ نمائے بندگی میاں یوسفؓ. باب بارھواں درذکر خلاصۂ دوستان احمد یعنی بندگی میاں امین محمدؓ اور بارھویں باب میں ولایت کے بارہ مبشروں کے ناموں کی تفصیل لکھی ہے .اور تقدیم وتاخیر کا سب اختلاف کتابِ مذکور میں لکھا ہے .نیز لکھا ہے کہ خاتم المرشد نے اس طریق پر گنا ہے .بندگی میاں سید خوندمیرؓ ،بندگی میراں سید محمودؓ بندگی ملک برہان الدینؓ بندگی ملک گوہرؓ ،بندگی میاں شاہ نعمتؓ ،بندگی ملک معروفؓ بندگی میاں ملک جیؓ بندگی میاں شاہ دلاورؓ بندگی میاں یوسفؓ بندگی میاں شاہ عبدالمجیدؓ بندگی میاں شاہ نظامؓ بندگی میاں امین محمدؓ رضی اللہ عنھم اجمعین .نقل ہے کہ کسی نے بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؒ سے کہا بندگی میاں شاہ نظامؓ کے چھ فرزندوں کو بارہ مبشر کے حساب میں گیارھویں کی جگہ شمار کیا ہے. بندگیمیاں شاہ عبدالرحمٰنؒ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگر گیارھویں کی جگہ بھی شمار کیا ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے .دیکھ اے عزیز حضرت شاہ عبدالرحمٰنؒ کی تسلیم ،ودانش ،وحلم .بندگی میاں ملک جی مہاجرؒ نے اپنی تصنیف ملقب بہ دیوان مہری میں لکھا ہے وزرائے امام خاص منہ اند + کہ پس رحلتش مقوم دیں۔ ہرایک پاک از شک وتاویل + ہمہ لم یسوصفت بیقین .پیش از خاصگان اخص خلفاء۔ چوں بودند چہار یار از یسین بہرۂ ہر شش است تجلی ذات۔ یکدل اندر ظہور حقش دیں یکے بوبکر سال اخص ہمہ۔شاہ خوندمیر دور مہر یسین دوم محمود شاہ کامل انام۔حاکم دیں صاحب تمکین سیوم از شش کہ بہ ملک برہان۔صاحب حجۃ ویقین ومعین چہارم اے دوست بہ ملک گوہر۔صاحب عشق حق برشح بتین ہر چہار اند حق از شاہ نخست۔گفت یوسف پنجم باشد ایں۔الہداد شاعر است ششم ۔زخلیفہ کزیں نہ گشت مبیں.

فضیلت ششم :۔جو بشارات کہ بندگی میراں سید محمد مہدی امر اللہ مراد اللہ صل اللہ وعلیہ وسلم نے مرشد الارشاد بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کے حق میں فرمائی ہیں ان میں سے چند لکھے جاتے ہیں .حضرت میراں علیہ السلام سے بندگی ملک الہدادؓ نے پیراں پٹن میں ملاقات کی از روئے تحقیق کرکے مبشر مہدیؑ ہوئے لیکن پٹن ہی میں رہے .پٹن میں ملک بخن بندگی ملک الہدادؓ، بندگی ملک حمادؓ و بندگی ملک شرف الدینؓ و پسر بندگی ملک الہدادؓ ملک پیر محمدؒ یہ پانچوں تصدیق مہدیؑ کرکے تلقین پائے .حضرت امام البر والسجورؒ نے بندگی میاں کوں خدا کے حکم سے نصر پور سے گجرات کی طرف روانہ کیا اس وقت بندگی ملک الہدادؓ کو اپنی چادر اور ملک حمادؓ کو اپنا عمامہ بندگی میاںؓ کے ذریعہ بھیجا ایک روز بندگی میاںؓ نے صحابہؓ کے مجمع

میں فرمایا کہ جومہاجر نہیں ہیں وہ اٹھ جائیں تا کہ بھائیاں کچھ گفتگو کریں.پس سب اٹھ گئے ملک الہدادؓ بھی اٹھ گئے بعد

میں بندگی میراں سید محمودؓ نے آپ کے دامن کا گوشہ پکڑ بٹھا دیا، اور فرمایا کہ تم ہم میں سے ہو جس چشمہ سے ہم کو پہچانا ہے تم کو بھی اسی چشم سے پہچانا ہے. باوجود اس کے کہ اس وقت بندگی ملکؓ کسب کی حالت میں تھے بندگی ملک الہدادؓ نے روزگار کی حالت میں اپنے ہر معاملہ واشکال کو جو پیش آتا تھا ہاتف. کی آواز سے حل کر لیتے تھے. ایک روز بندگی ملک ترک دنیا اور اس راہ کے حجابات کا اندیشہ کر کے کہا کہ یہ نفس وہوا اگر میرے مطیع ہو جائیں تو خدا کی راہ اختیار کرلوں. اچانک نفس وہوا ہر دو خس ظاہر کی صورت میں آ کر کہا کہ ہم ہر دو تمہارے مطیع و فرمانبردار ہیں. خدا کی راہ اختیار کرلو. بندگی ملک الہدادؓ چونکہ بڑی عمر کے تھے اور بندگی میاںؓ کی عمر ظاہری حساب سے چھوٹی تھی اسلئے حضرت کے دل میں آیا کہ بندہ کی ڈاڑھی سفید اور آنحضرتؓ کی ڈاڑھی سیاہ ہے حضرت کے سامنے موافقت نہ ہوگی. البتہ حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ حضرت امامؑ کے صحابی کرامؓ ہیں اور عمر والے ہیں اور صحبت بھی زیادہ رکھتے ہیں اسکے بعد بندگی میاں ملک الہدادؓ و آپؓ کے فرزند ملک پیر محمدؓ ہر دو بزرگ نے ترکِ دنیا کر کے بندگی میاں شاہ نظامؓ کی خدمت میں جا کر صحبت اختیار کی تین سال کی مدت تک صحبت میں رہے. حضرت شاہ نظامؓ کو معلوم ہوا کہ ایک کو فیض بندگی میاںؓ کی جانب سے پہنچ رہا ہے. ملک کو بھی ظاہر ہوا کہ

ان کا بہرہ بندگی میاںؓ کے گھر سے مل رہا ہے. اس زمانے میں بندگی میاںؓ کیطرف سے جو خط بندگی ملکؓ کو آتا اس میں لکھا ہوتا کہ تنخواہ ایک گھر سے کھا رہے ہو اور نوکری دوسرے گھر کی کرتے ہو نعمت میں حضوری اور خدمت میں دوری نہیں چاہئے. ایک روز بندگی ملک الہدادؓ نے معاملہ دیکھا کہ ذات حضرت محمد رسول اللہ و محمد مہدی مراد اللہ صلی اللہ علیہما وسلم بندگی ملک کے حجرے میں تشریف لائے ہیں اور ایک قبائے عالی خلعت خاص ہر دو ذاتِ مظہر خاص نے آپ کے ہاتھ میں دیا اور بندگی ملک کو پہنایا اور فرمایا بھائی دادو جاؤ کہ تم کو بھائی سید خوندمیرؓ کی خلافت دی گئی ہے. یہ معاملہ جب بندگی میاں شاہ نظامؓ کے سامنے پیش کیا تو شاہ نظامؓ نے اسکو صحیح کیا لیکن روانہ نہیں کیا. بندگی ملک نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا کہ اللہ کی طرف سے معلوم ہو رہا ہے کہ اے میاں دادو بندگی میاں نظامؓ کی صحبت رکھتے ہو اور بہرہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی طرف سے دیا جا رہا ہے ایک روز احمد شاہ قدن نے بندگی میاں شاہ نظامؓ اور ملک الہدادؓ دونوں کو دعوت دی تھی. جب بلاوا آیا تو شاہؓ نے ملک سے کہا تم رہو. بندہ کو اللہ کا مقصود کسی کام کیلئے لیجا رہا ہے جسکو تم بھی جانتے ہو بندگی میاں شاہ نظامؓ ملک کو دیکھ کر وداع کیا. ملک نے کہا کہ مجھے بھی دعوت ہے فرمایا کہ تم اسکے گھر کیسے آتے ہو کہ وہ سرمنافق ہے. ملک نے عرض کیا خوندکار کس لئے جاتے ہیں فرمایا بندہ ڈھول ڈھانکہ کرتا ہے. اسکے بعد ملک نے واپس آ کر تمام ماجرہ جماعت خانہ میں بیان کر دیا. جس وقت بندگی میاں شاہ نظامؓ وہاں سے واپس آئے دیکھا کہ ہر جا احمد شاہ قدن کا چرچا ہے. اسکے

بعد شاہؓ نے بندگی ملکؓ کو طلب کر کے فرمایا تم بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے پاس جاؤ کہ شمشیر برہنہ ہے اور تمہارا حوصلہ

وہاں کے موافق ہے جب میاں شاہ نظامؓ کو حق تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ اے میاں نظامؓ تیرے دستر خوان سے بندگی ملک کا جو رزق مقرر کیا تھا پہنچا دیا لیکن اجازت دے دوں ان کو میں نے میاں سید خوندمیرؓ کی خلافت دی ہے. پس میاں شاہ نظامؓ نے اجازت دیدی رخصت کے وقت میاں نظامؓ نے اپنے ہاتھ بندگی ملک کی پیٹھ پر رکھکر فرمایا الہداد الہداد جو کچھ تجھے دیا نہ پہلے کسی کو دیا نہ بعد میں کسی کو دیا جائے گا. اس کے بعد سے جب تک میاں نظامؓ زندہ رہے قرآن کا بیان نہیں کیا یہی کہتے ایک سننے والا میاں دادوؓ اپنی جگہ چلا گیا. کس کیلئے قرآن کا بیان کروں. پس شاہ نظامؓ ملکؓ کے جانے کے بعد چھ ماہ تک قرآن کا بیان نہیں کیا. میاں شاہ نظامؓ نے کہا ایک شخص بیان کا سننے والا تھا چلا گیا اب بیان کس کیلئے کروں جب ایک روز بیان کیا تو فرمایا کہ بیان نہیں کرتا لیکن میاں عبدالرحمٰنؓ کی خاطر. القصہ جب بندگی ملک بندگی میاںؓ کی صحبت میں آئے آپ کی خدمت کے شرف سے مشرف ہوئے بندگی میاں بہت خوش حال ہوئے اور فرمایا بھائی نظام کے پاس ملک کی مثال ایسی تھی کہ جیسا بادشاہ زادہ چھوٹا ہوتا ہے اسکو مکتب میں بھیجتے ہیں جب وہ تعلیم و آدابِ بادشاہی سیکھ لیتا ہے تو اسکو تخت بادشاہی پر بٹھاتے ہیں اسی طرح بھائی دادو کو وہاں لیگئے تھے صحبت سے مستفید کر کے لائے ہیں اور بندگی ملک کے حق بہت سی بشارات وعنایات بے شمار فرمائے ہیں ان میں سے ایک یہ کہ اپنی خلافت کا حکم دئے ہیں اور ملک کی زندگی کی خبر دئے ہیں. دوسری یہ کہ یہ فرمایا کہ چونکہ تم کو میرے بعد حیات رہیگی اور مہاجروں کے ساتھ گفتگو ہوگی. جو کچھ پوچھنا ہے پوچھو اگر چہ بیانِ قرآن کا وقت ہو.

سوم بشارت یہ کہ بندگی ملکؓ سے فرمایا جو مہاجرین بندے سے مخالفت کریں گے وہ تم سے رجوع کریں گے. چوتھی بشارت یہ کہ ہمیشہ لفظِ مبشر فرمایا. پنجم بشارت یہ کہ بندگی میاں سید عطنؓ بندگی ملک حمادؓ نے چاہا کہ بیانِ قرآن کے وقت سوال و جواب سے منع کریں. جب بندگی میاںؓ نے سنا تو ملک حمادؓ کو بلا کر فرمایا جاؤ بھائی دادو کو ہمارا سلام پہنچاؤ اور کہو کہ حضرتؓ نے بندہ سے کہا تھا اور بندہ تم سے کہتا ہے کہ جو کچھ یہاں ڈالا گیا وہ وہاں ڈالا گیا اور جو کچھ بندہ کے سینے میں ظاہر ہوا اسکا ظہور تمہارے سینے میں ہوا ہے. نیز فرمایا کہ جو کوئی تمہارا دشمن ہے وہ بندہ کا دشمن ہے اور جو بندہ کا دشمن ہے وہ حضرت میراںؑ کا دشمن ہے اور حضرت میراںؑ کا دشمن وہ رسول خداؐ کا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے. بندگی ملکؓ نے صدیقِ ولایتؓ کے ساتھ شہادت کی آرزو کی تھی، بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ تم کو چند روز کی حیات ہے اور تمہاری حیات میں خدا کا مقصود ہے. جب آپ سوار ہوئے تو پھر بندگی ملک الہدادؓ نے ہمراہ ہونے کی آرزو کی. آپؓ نے اپنے ہمراہ کر لیا لیکن فرمایا بھائی دادوؓ تمہارے رہنے میں مقصودِ خدا ہے انکو اشارہ اپنے فرزندوں کی طرف فرمایا کہ انکو خدا کا نام یاد دلانا ہے تم دلگیر نہ ہو کہ تمہارا مقصود جو شہادت ہے وہ بھی تم کو حاصل ہوا ہے. کہ دیکھو تمہارے تن پر سر باقی ہے؟! جب نگاہ کی تو سر کو نہ

دیکھا پھر فرمایا کہ اس جنگ میں تم کو زخم آئینگے اور چند سال زندگی رہے گی.اور بعد انہیں سر کے زخموں سے کام سرانجام

ہوگا چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا.مقابلہ کے وقت بندگی میاںؒ نے بندگی ملکؒ کیطرف التفات کرتے ہوئے فرمایا کہ کچھ دیکھتے ہو؟ کہا ہاں! ہر دو جانب ظہورِ حق و نمائش ذاتِ مطلق ہے.حق تعالیٰ خود تماشہ دیکھ رہا ہے.القصہ جب سید الشہداءؒ کی شہادت واقع ہوئی بندگی ملک قیدِ حیات میں رہے.شہداء کے دفن کے بعد زنانہ سید الشہداءؒ کی عدت کے دنوں تک موضع سدراسن میں رہے.اسکے بعد بندگی ملک کی مدتِ خلافت پندرہ سال ہے.اپنے متبوع کی متابعت کی رو سے جو کہ فرمودۂ خدا اور رسولؐ و مہدیؑ پندرہ جگہ ہجرت و اخراج اور ایذاء موذیاں اختیار کیں.القصہ تمام فرزندان بندگی میاںؒ مع اجماع آں ثانی امیر زماں چھوٹے بڑے سب تابع بندگی ملکؒ رہے.بندگی ملکؒ کے فضائل پر تمام مہاجرین او رانکے تابعین متفق تھے.اس حدتک کہ تمام مہاجرین علیھم الرضوان نے جو قتال کے باب میں بندگی میاںؒ سے مخالفت کی تھی ذاتِ بندگی ملکؒ سے رجوع کئے.جو کہ خصومتِ اعظم ہے اور مخبرِ صادق کا قول کہ بندگی میاںؒ کی طرف ہوگا اور یہ یعنی مہاجرین طالبانِ حق ہیں تمہارے پاس رجوع اور افسوس کریں گے ثابت کئے ہیں و تمام چار اجماع بندگی میاںؒ کا و خلافت آنحضرت کا اور اس زبدۂ ولایت کے اہل و عیال کی محافظت و کفالت کا بندگی ملکؒ کے حوالے ہوا.بندگی میاں شاہ نعمتؒ نے ملک الہدادؒ کے حق میں یہ پڑھا

عین را با عین دیدم عین من با عین اوست . + عین و عین و عین شد حق را بہ بینم عین دوست ۔

عین با و عین جیم عین میم و عین و عین + عین لاھو عین مو بمو عین پوست .

موضع جالور میں بندگی ملکؒ کو بوقتِ بیان مغرب،آیات،احادیث،اقوال بزرگان و سویہ و سورٹو،وغیرہ حاضر ہوتے او رایک پر ایک زبان پر سبقت لے جاتے.ملکؒ کو مشکل ہو کر فرماتے کہ یہ خاصئہ نبیؐ و مہدیؑ ہے مجھ کو مغالطہ ہوا ہے.اس پر عصر و مغرب کے وقت قرآن کا بیان چھوڑ کر اپنی حقیقت کو لکھ کر بندگی شاہ دلاورؒ کے پاس پٹن کو لوگوں کے ذریعہ بھیجا اس خط میں یہ دوہرہ بھی لکھا.

یک سند یسو دین دوساتي بسنہاریں + ماو تا نین جہر میا ماو تاریں.

فی الجملہ بندگی میاں شاہ دلاورؒ اس خط کو دیکھنے کے بعد فرمایا کہ اس معاملہ کا حال بغیر ملاقات کے واضع کرنا ٹھیک نہ ہوگا .اسکے بعد بندگی ملکؒ اپنی بہلی میں سوار ہو کر بندگی میاں شاہ دلاورؒ کی خدمت میں پیش ہو کر اپنی زبان سے اپنی حقیقت حال کو پیش کیا بندگی میاں شاہ دلاورؒ نے فرمایا کہ تمہاری ذات میں فنا نیستی و نابودگی کس قدر ہے.بندگی ملکؒ نے اپنی نیستی و فناء کو اس دوہرہ میں بیان کیا تن پیو من پیو سیج پیئو پیئو روندے سب ٹھاؤں ۔واری پھیری بل گئی سوروں روں ترا ناؤں.اسکے بعد بندگی ملکؒ دوسری چیز زبان پر لا کر کہنا چاہا کہ اسی وقت بندگی میاں شاہ دلاورؒ نے ملک منھ کو پکڑ کر فرمایا

کہ بس میاں دادوؒ بجائی جی تم بیان قرآن فراغت کے ساتھ کرو اگر کوئی نقصان تم کو پہنچے تو بندہ کو پکڑو.اور حاشیہ میں فرمایا

شاہ دلاورؒ لجائی جی ہے. بندگی ملکؒ اپنا حال لکھکر بندگی میاں شاہ دلاورؒ کے پاس دکھن میں بھیجا اس مکتوب میں لکھا.

مانتھی پیرسر پر کرک کلیجی مانہ+ ہجر توٹ پران کیوسنہر تانہ

تم بیانِ قرآن کرو. اگر کچھ مشکل پیش آئے تو قیامت میں بندہ کا دامن پکڑو ملکؒ نے جو کچھ بیان اس پر شاہ دلاورؒ نے فرمایا کہ ملکؒ کو بینائی ہوگئی ہے اسلیئے کہ ملکؒ کو بندگی میاںؒ کے حضور میں بینائی سر ہوگئی تھی.شاہ دلاورؒ نے فرمایا کہ جو کچھ اصحابِ کرام کو دیا گیا.ملک الہدادؒ کو بھی دیا گیا.ملک الہدادؒ نے کعبتہ اللہ میں یہ دعا طلب کی یارب العالمین تیرے درمیان الہداد ہے الہداد کو درمیان سے اٹھالے.بندگی ملکؒ نے فرمایا کچرے کا ٹوکرا ڈال کر دائرے کے اندر رہو لیکن دائرے کے باہر جا کر گھوڑے پر سوار ہونے کی ہوس مت کرو.نقل ہے کسی نے بندگی ملکؒ سے پوچھا کہ باڑ کیا ہے فرمایا باڑ وہ ہے کہ کانٹوں کو سیدھا کر کے باندھتے ہیں.پھر پوچھا کہ اگر کوئی باڑ میں مرگیا وہ مومن ہوگا فرمایا کہ وہ مومن حقیقی ہے.نقل ہے بندگی ملک کے دائرہ میں ایک بڑھیا کتخدائی کیلیئے آئی تھی کہ دروازہ میں مرگئی.ملک کو خبر ہوئی پوچھا دروازہ کے اندر زیادہ ہے یا باہر، کہا دروازہ کے اندر زیادہ ہے فرمایا خدا نے اسکو بخش دیا اور ایمان عطاء کیا.بعد میں خود حضرت ملک الہدادؒ نے تجہیز و تکفین کر کے دفن کروایا فرمایا خدا نے اسکو بی بی رابعہؒ کا مقام دیا وہ قبول نہیں کرتی اور کہتی کہ میں مہدیؑ کی باڑ میں آکر مری ہوں مجھے یہ کیا مقام مجھے اس سے بڑا مقام چاہئے.نقل ہے بندگی ملکؒ کا دل ذکر حق سے زندہ ہوگیا تھا.بچے کی طرح علامت الا اللہ،الا اللہ کہا کرتے تھے.چنانچہ ہر شخص سنتا تھا.جب بندگی میاںؒ کے فرزنداں کمال کو پہنچ گئے.بر حکم **اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا** ان ہی زخموں سے جو جنگ بدر ولایت میں آپ کو لگے تھے.موضع کپڑونج میں چودہ ماہ رمضان کو امام علیہ السلام کے وصال کے پینتیس سال بعد یعنی بندگی بندگی میاںؒ کے قتال کے پندرہ سال بعد اسی سال جس سال کہ حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؒ کا وصال ہوا ۹۴۵ھ میں اس دنیا سے انتقال فرمایا.آپؒ کی اہلیہ مسماۃ بی بی میمونہ کو ایک لڑکا مسمی ملک پیر محمد مبشر و منظور حضرت امامؑ اور بندگی میاںؒ کی صحبت یافتہ تھے.اور انکے سات لڑکے ہوئے اور اٹھارہ مرشدان خدا بین کو جو حضرت بندگی ملکؒ کے صحبت یافتہ تھے.انکے نام.بندگی میاںؒ کے چھ فرزند بندگی میا سید شہاب الدینؒ.بندگی میاں سید شریف بندگی میاں سید قادنؒ،بندگی میاں سید محمودؒ بندگی میاں سید احمدؒ بندگی میاں سید خدا بخش اور دو فرزندانِ بندگی میاں سید عطنؒ.(۱) میانسید حسنؒ (۲) میانسید حسینؒ.اور ایک میاں ملک اسماعیلؒ اور دوسرے میاں احمدؒ بن ملک بندگی ملک حمادؒ اور ملک حمادؒ کے دو بیٹے بندگی ملک یوسفؒ و بندگی ملک سلیمانؒ اور میاں سید نجیؒ کے دو بیٹے میاں سید عبداللہؒ و میاں سید عمرؒ و ایک میاں ملک بڑےؒ بن میاں ملک گوہر شہ فولادی اور میاں سید خانجیؒ کے ایک فرزند میاں سید اسحاقؒ

.داماد امیر سید موسیٰ ومیاں علمشہ جالوری ومیاں عجب شیر رضی اللہ عنھم اجمعین .میاں خلیل جی فقیر بندگی میاں سید نجی خاتم

مرشدؓ نے بندگی ملک الہدادؓ مر دربانی کی منقبت میں لکھا ہے .ملک راخلائف کہ بودند شنو۔ جو سید شہاب است پیر ملک وسادات یعقوب سید کرام ۔ھم اوھست خائض زفیض ملک ۔ ومحمود شاہ است وتشریف حق ۔ بسا گشت انوار زفیض ملک ازیں ہادیاں گشت مھتد بسا ۔ نگر ایں نہرھائے جاری ملک .

تفصیل ہفتم :۔ حضرت بندگی میاںؓ کے آباو اجداد ے زوجات فرزنداں ودختراں کی فضیلت کے چند احوال :۔سید خوند میرؓ بن سید موسیٰؓ بن سید خوند میرؓ بن سید جلال الدینؓ بن سید خوند سعیدؓ بن سید عبداللہؓ بن سید عبدالقادرؓ بن سید عیسیٰؓ بن سید احمدؓ بن سید حیدر بن سید امیر نجم الدینؓ بن امیر سید اسماعیلؓ بن امیر سید نعمت اللہ بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام علی اصغر عرف زین العابدین بن حضرت امام حسینؓ بن امام شاہ سروراں شیرِ یزداں اسد اللہ الغالب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجھہ بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف تا آدمؑ ۔حضرت مہدی امر اللہؑ کے کرسی نامہ میں لکھا گیا ہے جان اے مصدق کہ میاں کے آباء واجداد ساداتِ عظام اور افاضل کرام تھے نسل سے امام موسیٰ کاظم کے اور اس فقیر کو سماع سے معلوم ہوا کہ بندگی میاںؓ کی کرسی بارھویں کرسی پر حضرت امامؑ سے ایک ہوجاتے ہیں یعنی امیر سید اسماعیلؒ سے اور آنحضرتؑ کے اجداد سمرقند و بخارہ سے ہندوستان کیطرف آئے اور امام علیہ السلام کے اجداد شہر جون پور کی طرف اور بندگی میاںؓ کے اجداد باڑی اور بیانہ میں اقامت گزیں رہے .تھوڑی مدت کے بعد پیراں پٹن تشریف لائے ان کا سلسلہ امام علیہ السلام کی تصدیق سے پہلے قادری تھا. بی بی بوا تاج عرف بوا صاحبہ بی بی وبی بی خدیجہؓ جو کہ ملک مودود بن ملک یعقوبؓ جو مبشرِ حضرت میراںؑ تھے ومیاں سید موسیٰ عرف سید چھجو کو بی بی بوا تاج کے بطن سے ایک بندگی میاںؓ کے سات سال بعد میانسید عطنؓ اور دو دختر خوند ابو بوز وجہء ملک احمد بن ملک اسماعیل اور بی بی بوبو جی زوجہ ملک پیارا بن ملک میٹھا تھے اور میاں سید موسیٰ منصب وزارت رکھتے تھے .قلعہ داؤد کے نیچے شہید ہیں .بندگی میاںؓ کے دادا کا نام میانسید خوند میر ہے اور یہ دو بھائی ہیں بڑے بھائی بندگی میاںؓ اور چھوٹے بھائی سید عطنؓ اور ان کی ظاہری پرورش ملک نصیر الدین عرف مبازر الملک سے ہوئی جو کہ ان کی ماں کے چچا ہوتے ہیں ملک مذکور صدیق اکبرؓ اولاد سے صاحب منصب تھے .اور پیراں پٹن ان کا۔۔ تھا اور انکے تمام بھتیجے بڑے امراء تھے .جیسے ملک بخن برخوردار ملک خدا بخش ملک الہدادؓ ملک حمادؓ ملک شرف الدینؓ وملک فخر الدینؓ قتلو خاں وملک حسین سرانداز خاں وملک لطیف شرزہ خاں وغیرہ .القصہ جب بندگی میاںؓ حضرت میراںؑ کے پاس سے گجرات آئے تو مبازر الملک نے میرانسید عطنؓ کو انکے والد کی وزرات پانسو سوار دلائی اور اپنی وزرات جو دو ہزار گھوڑوں کی تھی .بندگی میاں کو دینے کیلئے چاپانیر سے پٹن پہنچے .بندگی میاںؓ نے حسبِ عادت قدیم ملاقات نہیں کی اس مقام پر قصہ دراز ہے الغرض جب ملک خدا بخش

وملک بخن نے بندگی میاںؓ سے عرض کیا کہ کیا سبب ہے کہ ملک معظم سے ملاقات نہیں کی اور اپنے پرانے گھر کو آ گئے تو

فرمایا اس وجہ سے کہ بھائی کا چہرہ دیکھنا پڑے گا کیوں کہ وہ دنیا کا طالب ہو گیا ہے یہ عجب ہے جب ملک نے حضرت سے یہ جواب سنا تو بہت تعجب کیا اور متحیر ہو گئے کہ یہ کیا جواب ہے کیا معاملہ ہے اور کیا مذاکرہ ہے اسلئے کہ اس وقت بندگی میاںؓ کی عمر ۱۲ سال کی تھی اور تمام ارکانِ اسلام ایمان (پورے کر چکے) تھے ابھی ظہورِ مہدی موعودؑ کہ خاتمِ ولایت وصاحبِ دعوت ترک دنیا تھے نہیں ہوا تھا. بندگی میاںؓ مہدیؑ کا کلام فرمائے. نقل ہے کہ جب وارکتاب امیر اولوالالباب ملک مبازرالملک کے پاس پہنچے تو ملک بخن سے پوچھا کہ اس ذات عالی صفات کا معاملہ تمہاری نظر میں کیسا اور کیونکر ہے. نقل ہے کہ ملک خدابخش کو حضرت میراںؑ نے عاشق اللہ فرمایا. وہ صاحب حالات ومعاملات وکرامات والے تھے فرمایا کہ آدمی کو میں تین طرح پر پہچانتا ہوں، رفتار سے، دستار سے، گفتار سے، القصہ انہوں نے بندگی میاںؓ کے باب میں فرمایا کہ میرے دل میں یہ آتا ہے کہ یہ ذات کسی کے سامنے سر جھکا کر سلام نہیں کرتی یا تو بڑا بادشاہ ہو گا یا بینۂ آخرالزماںؑ ہو گی .جب آنحضرتؓ چودہ سال کے ہوئے تو ہر شخص کہتا تھا کہ تم بادشاہ کے ملازم ہو جاؤ اور وزرات کرو. آنحضرت ہر ایک کو قطعی جواب دیدیتے اور آنحضرت کی روش یہ تھی کہ ہر دیندار شخص کے پاس جاتے اور کہتے کہ کوئی ہے جو خدا کو دیکھائے ہمیشہ یہی طلبِ حق تھی. پس ایک وقت جب بندگی میاںؓ کی زبان سے یہ جواب سنا تو مبازرالملک اور ان کے بھتیجوں نے سوچا کہ انکو کہیں مرید کرا دیں تا کہ وہ پیر کی بات سن کر ملازمت ہو جائیں. اس بناء پر آپ کو مرید کروانے کیلئے تین جگہ لیجایا گیا پہلے شاہ مودود کے گھر، پھر شیخ ماہ جس شیخ الاسلام کہتے تھے اسکے پاس اور بعد میں مخدوم شیخ احمد کے ہاں. حضرت مہدی علیہ السلام سے مشرف و مستفیض ہونے کے واقعات تفصیلاً شواہد الولایت کے باب اول میں لکھے گئے ہیں. (ترجمہ کے کچھ صفحات چھوٹے ہوئے ہیں) نقل ہے کہ سید الشہداءؓ اٹھارویں سال میں حضرت مہدی موعودؑ کی تصدیق سے مشرف ہو کر چھ سال صحبتِ فقیری میں تمام وکمال کے ساتھ رہ کر احکامِ شریعت وحقیقت کا فیض اور حق کی رضاء مندی سے معمور ہو گئے اور حضرت امامؑ کی رحلت کے وقت بندگی میاںؓ کی عمر ۲۴ سال کی تھی. اور حضرت میراںؑ کے دہم کے بعد اپنے موئے مبارک سر کے منڈوا کر اپنے مقتداء کے روضے میں دفن کر کے حضرتؓ کی روح مبارک کی رضاء اورثانیٔ مہدیؓ کی خوشنودی کے ساتھ گجرات کی طرف روانہ ہوئے ملک گجرات قریۂ کامل پور میں جونہر والہ کے متصل میں ٹہرے. ایک سال کے عرصہ میں آپ کی شادی اپنی خالہ مسماۃ بی بی خدیجہ نام خسر ملک میاں جی بن ملک میرانجی کی دختر نیک اختر عالی درجات حضرت بی بی عائشہ عرف اچھی بی بیؓ سے ہوئی شادی کے وقت بی بی کی عمر ۱۲/سال اور عمر سید الشہداءؓ ۲۵ سال کی تھی اور یہ شادی پٹن ہوئی. آپؓ سے چھ فرزند اور پانچ لڑکیاں ہوئیں. بڑے فرزند میانسید جلال تحفۂ لایزال چودہ سال کی عمر میں شہادت پائے فرزند دوم بندگی میانسید شہاب الدینؓ عرف چھابو جی صاحب فرزند سوم بندگی

میانسید شریف عرف تشریف اللہؒ صاحب فرزند چہارم بندگی میاں سید عبدالقادر عرف میاں سید قادن خانجی میانصاحب

لقب تھا فرزند پنجم بندگی میاں سید احمد عرف خوب صاحب میاں صاحبؒ فرزند ششم بندگی میاں سید خدا بخش. دختر اول بوا فاطمہؓ زوجہ میاں ملک جی مصنف دیوان مہری، دختر دوم بوا امت العزیز زوجہ میانسید حسین بن میانسید عطن شہیدؒ دختر سوم بوا ہدن زوجہ ملک اسماعیل بن ملک حماد شہید دختر چہارم بوا خونذ ازوجہ ملک اسماعیل کاکریجی شہید دختر پنجم بوا راجہ رقیہ زوجہ بندگی میراں سید یعقوبؒ بن ثانی مہدیؑ اور حضرت بی بی فاطمہ خاتون ولایت بنتِ مہدی موعودؑ سے ثانی مہدی کے وصال کے بعد حضرت میراںؑ کی روح پرفتوح سے حکم محکم اور تاکید کے سبب عقد فرمایا. بی بی عالی درجات کے شکم سے فرزند اول قطب الاقطاب بندگی میاں سید محمود عرف بندگی میاں سید نجیؒ فرزند دوم بندگی میاں سید اشرفؒ جو کہ نو ماہ کی عمر میں وفات پائے. پچاس سال کی عمر میں ۹۲۸ھ بتاریخ ۲۸ ماہ شعبان بی بی فاطمہؓ کھانبیل کے موضع میں جہاں حضرت صدیق ولایتؒ واصل حق نے بنایا تھا. بی بی عائشہ زوجہ بندگی میاںؒ موضع کھانبیل میں حضرت بندگی میاں سے شہاب الدین قطب رب العالمین کے دورِ خلافت میں بتاریخ ۲ ماہ صفر انتقال کیں. آپ کا مرقد مبارک حضرت شہاب الحقؒ کے (روضہ) مشرق کی طرف ہے سوم اماں مرجانہ بندگی میاںؒ کی خدمتی تھیں. لاولد لیکن حضرت تشریف اللہؒ کو اپنے فرزند کیطرح پرورش فرمائیں. وفات ۱۲ رجب ہے.

تفصیلِ ہشتم:۔ در بیان فضیلت مرشد المرشدین قطب الاقطاب بندگی میاں سید شہاب الدین علیہ الرحمتہ العالمین مع تذکرہ آنحضرت ہر تینوں برادران آں ذات یعنی تذکرہ میانسید ۔۔۔ میاں سید ۔۔۔ بندگی میاں سید ۔۔۔ رحمۃ اللہ و بندگی میاں سید ۔۔ سنہ نوسو بیس میں تولد ہوئے. میاں کی شہادت کے وقت ۱۱ سال کے تھے. تربیت وصحبت بندگی ملک الہداد خلیفہء گروہ اور فقیر چودہ سال کی کی. وملک الہداد بندگی میانسید شہاب الدینؒ کا عقد ملک احمد کی دختر بی بوا ماں عرف بی بی مانجی سے کہا. بندگی میاں سید خوند میرؒ اپنی زبان مبارک سے میانسید شہاب الدینؒ کے حق میں بسیار بشارتیں اور بہت سی عنایتیں کیں. ان میں سے خاص یہ ہے کہ فرمایا کہ کہیں گے پسر ہوا. اور پسر ہمسر پدر کو کہتے ہیں. بشارت دوم یہ کہ کبڈی کے وقت آپکو زندہ لوگوں کے سردار بنایا تیسری یہ کہ مرشداں فرمایا. بندگی ملک بھی شہاب الحقؒ کے حق میں بہت سی بشارتیں دیں. ان میں سے یہ کہ ''بہت راحت پہنچائی اور خوشحال کیا. بندگی ملک حضورؒ میں بندگی میاں سید حسینؒ بن بندگی میاں سید عطنؒ جدا رہے. بندگی میاں سید حسینؒ بشارات پر اشارت کے موجب بھدری پور میں دائرہ باندھکر رہتے تھے. جب بندگی ملک الہدادؒ کی وفات ہوئی تمام اجماع بندگی میاں سید شہاب الدینؒ کی ارشاد میں تھی و بندگی میانسید شہاب الدین صحبت بندگی ملک پیر محمدؒ بن بندگی ملک الہدادؒ سے ڈھائی سال تک جدا نہ ہوئے. دو سال تین ماہ ایک جا رہے. بندگی میاں سید حسین بندگی میاںؒ کی اجماع سے اتفاق کرکے موجب بشارت پر اشارت بندگی ملک پیر محمدؒ

کے پاس سے بندگی میاں سید شہاب الدینؒ کو ایک طرح کی اجازت لیکر بلایا اور اپنا دائرہ اللہ کے نام پر دیدیا، اور اس

روز عصر و مغرب کے درمیان قرآن کا بیان باتفاق اجماع نے سنا اور سویت بندگی میاںؒ کے نام کی کی اور آواز دی کہ جو شخص بندگی میاںؒ کی آن سے ہے بندگی میاںؒ کو پکڑے سب آ گئے اور مطع ہوئے کچھ مدت بعد بندگی ملک پیر محمدؒ بھی بندگی میاں سید شہاب الدینؒ کی صحبت میں آ گئے .آنحضرت کے حضورِ صحبت میں اٹھارہ مرشدانِ خدا میں اپنے دائروں کو ترک کر کے آئے .اس موضع میں کم وبیش ایک سال رہے .پھر بعد موضع سیتہ تیرا سال اسکے بعد کھانبیل میں تشریف لائے ا ور باقی عمر اسی جگہ قیام فرمایا.ایک روز میاں سید شہاب الدین تکبر تحریمہ میں تھوڑی تاخیر کر کے چند بار تکرار کے ساتھ تکبیر کہی نماز کے بعد کسی نے پوچھا کہ میاںؒ کیا سبب آج ایسا ہوا فرمایا بندہ اپنے پروردگار کو دیکھے بغیر سجدہ نہیں کرتا آج کچھ تاخیر ہوئی اس وجہہ سے تاخیر ہوئی .ایک روز جماعت خانے میں ایک شخص بقال کے پاس قیمت مقرر کئے بغیر تیل لایا تھا جب میاں سید شہاب الدینؒ نماز کیلیئے آئے ایک پاؤں صف پر رکھ کر پھر کھینچ لیا اور فرمایا کہ آج رخصت کا کوئی عمل ہوا ہے پس اس بھائی نے ماجرا بیان کیا.پس پہلے اس تیل کا بھاؤ مقرر کر کے دلوا گیا بعد نماز ادا فرمائی.موضع کھانبیل سے ملک پیر محمدؒ و میاں سید شریفؒ و بعض برادراں دوا کی کسی چیز کے لئے موضع رسا نند گوداوری کہ حکیموں کی جگہ ہے جا کر واپسی پر موضع بڈھاسن میں میراں سید یعقوبؒ سے ملاقات ہوئی اور آپس میں ایک دوسرے کے معاملات کو پیش کیا.میاں سید یعقوبؒ نے فرمایا کہ ہر ایک شخص ایک ایک بات کہتا ہے لیکن چھابو جیؒ و سید نجیؒ کے پاس ہم جائیں وہ جو کچھ کہیں باور ہوگا .اس کے بعد یہ بزرگاں کھانبیل کی طرف روانہ ہوئے جب ایک موضع کو پہنچے وہاں سامنے ایک حوض تھا اس کے پاس آئے بعض بھائیوں کو سودا خریدنے کیلیئے بازار کو بھیجا بقالوں نے کہا یہاں آنے والوں کی یہی روش ہے کہ ویجا موری نام کا ایک شخص ہر اس مسافر کو جو یہاں قیام کرتا ہے اپنی طرف سے سودا دیتا ہے تم جو چاہو اسکی طرف سے لو. بھائیوں نے کہا ہم کسی کی خیرات نہیں کھاتے .ہم کو فروخت کرو۔ بقالوں نے کہا کہ ہم کو تاکید کی گئی ہے کہ مسافروں کو خریدنے نہ دو .بھائیاں واپس آگئے اور بقالاں ویجا موری کے پاس گئے اور انکی حقیقت بیان کی ویجا خود سوار ہو کر ملاقات کیلیئے آیا.ان کے حالات کی تفتیش کے بعد کہا کہ چھابو جیؒ کو کہو کہ وہ اسکو اپنا ہی سمجھیں.انہوں نے کہا کہ چھابو جیؒ کو تم کیا جانتے ہو. ویجا نے کہا کہ میں نے سیر کی حالت میں دیکھا ہے.میری سیر آسمان چہارم تک ہے و چھابو جیؒ کی سیر اس سے اوپر ہے جس وقت وہ آتے ہیں تو میرے اوپر سے آتے جاتے ہیں پورے آسمانوں میں غوغا ہوتا ہے.شہاب الدین' شہاب الدینؒ آرہا ہے انکی بزرگی وہاں بہت ہے.اسکے بعد انہوں نے کہا چھابو جیؒ ہمارے درمیان ہیں.ویجا نے دیکھنے کیلیئے نظر اٹھائی میاں سید شریفؒ پیٹھ کئے ہوئے حوض پر بیٹھے ہوئے وضو کر رہے تھے انکو دیکھ کر کہا کہ یہی چھابو جیؒ ہیں جب انکا چہرہ دیکھا تو کہا کہ یہ چھابو جیؒ نہیں ہیں.اسکے بعد بہت عاجزی کی کہ اسکی ضیافت قبول کریں.انہوں نے قبول نہیں

کیا۔اسکے بعد بقالوں کورخصت کر کے چلا گیا۔جب یہ بزرگ کھانبیل پہنچے تو میاں سید شہاب الدینؒ سے ویجا کا ذکر کیا

میاںؒ نے فرمایا کہ وہ فتنہ ہے آسمانوں کی خبر دیتا ہے مگر کھانبیل آ کر ملاقات نہیں کرتا۔اسکے بعد سید یعقوبؒ نے بہت کوشش کر کے کہا چھابو جیؒ بھائیاں کچھ کچھ کہتے ہیں۔بندے کے دل کو نہیں لگتا۔اگر آپؒ کچھ فرمائیں تو ہمارے کان ٹھنڈے ہوں۔میاں سید شہاب الدینؒ نے بہت عذر کیا اور نیستی کے ساتھ کہا کہ خواجہ زادے لوہا واڑی میں سویاں بیچنا کیسا ہے۔میاں سید یعقوبؒ نے فرمایا کہ میں اس مرتبہ کے جاننے کیلئے یہاں آیا ہوں کہ آپ کی زبان سے کچھ سنوں کچھ عذر نہ کریں۔البتہ وہ بات کہیں۔اس کے بعد میاں سید شہاب الدینؒ نے مجبور ہو کر اپنے احوال سے کچھ ظاہر کیا کہ جس وقت میں مجمع میں لوگوں کے سامنے بیٹھتا ہوں ان میں رہتا ہوں اور لذات دنیا کی کوئی چیز ہو تو اسکی مٹھاس معلوم ہوتی ہے لیکن جب کپڑا منہ پر ڈالتا ہو تو عرش سے فرش تک کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔بندگی میانسید یعقوبؒ بہت خوش ہو کر دست بوسی کیلئے ہاتھ لمبا کیا اور فرمایا الحمدللہ ایسے لوگ آج بھی ہمارے درمیان ہیں خدا ان کو سلامت رکھے اسکے بعد وداع کر کے اپنے گھر چلے گئے۔سفر کے دوران ایک روز میاں سید شہاب الدینؒ ایک درخت کے کنارے زوال کے وقت آ گئے تھے۔ملک پیر محمدؒ اپنی چادر اسی درخت سے متصل ڈال کر اس پر لیٹ کر کہا، ہو امیاں پیرو تیری یہی پیروتی نے یہی شاترا۔میاں سید شہاب الدینؒ نے یہ سخن اپنی۔۔۔سے نکال کر فرمایا۔پیرو بھائی کہ یہ کس قسم کا بستر ہے کہ اگر کسی کو یہ بستر ہاتھ آجائے تو اس کا کام پورا ہو جائے۔بعد میں ملک پیر محمد نے اٹھکر فرمایا چھابو جیؒ تم دوسروں کے اسرار ظاہر کرتے ہو کیوں اپنا کچھ حال ظاہر نہیں کرتے۔چھابو جیؒ نے خاموشی اختیار کی۔ملک نے کہا کہ کچھ اپنا حال کہتے ہو۔اب کچھ سید نجیؒ کا حال کہو۔میانسید شہاب الدینؒ نے کہا کہ سید نجیؒ کا حال کیا پوچھتے ہو جس وقت وہ چار سال کی عمر کے تھے آسمان چہارم پر اسطرح آیا جایا کرتے تھے کہ کوئی اپنے گھر کے آنگن میں آیا جایا کرتا ہے ملک نے کہا کیا آپ نے خود یہ حال دیکھا ہے میاںؒ نے فرمایا پیرو بھائی تم نے میرے ساتھ بہت دغا کی کہ اسطرح پوچھ لیا نقل ہے شہاب الحقؒ نے فرمایا کہ طریقہ صحبت یہ نہیں کہ پانچ چھ مہینوں میں پورا ہو جائے صحبت کی شرط مرشد کی آخر دم تک خدمت کرنا ہے۔اور احوال ذات بندگی میاں سید شہاب الدینؒ ایسے تھے کہ اس وقت کے تمام کامل لوگ آپ کو ثانیء بندگی میاں سید خوندمیرؒ کہتے تھے۔اور اٹھارہ مرشدان کامل دوزانو ہو کر آنحضرت کے فضائل اور شہادت کا بیان سنتے تھے۔دامن میں سویت لیتے تھے اور اس فضیلت کی گواہی دیتے تھے نقل ہے کہ بندگی میاں سید شہاب الدینؒ سے ملک قطب الدین نے سوال کیا کہ بندہ کی کیا مجال کہ میاںؒ کی فضیلت بیان کرے۔اگر کوئی انصاف سے دیکھے تو کلام اللہ کے تیس پاروں میں الف سے والناس تک ایک ایک حرف میاں کی فضیلت پر دلالت کرتا ہے۔پھر فرمایا کہ میں کون ہوں کہ میاں کے فضائل بیان کروں کہ حاکمِ زماں نے میا ں کی ہر فضیلت کہہ کر گئے ہیں۔میاں خلیل جی لکھتے ہیں کہ میاںؒ آیت ہیں تو مہدیؑ قرآن۔پس ایک حرف کا انکار قرآن

کا کفر ہے. نیز صاحبِ دیوان مہری بندگی ملک جیؒ لکھتے ہیں

ہر کہ مخالف شود از فضلِ آں ۔ گشت مخالف زامامِ جہاں

میاں سید شہاب الدینؒ خلافتِ ارشاد ۲۵ سال کی کی. اور آپ کی پوری عمر ۵۲ سال کی ۹۷۲ھ بتاریخ اٹھارہ جمادی الاول روز دوشنبہ بوقت دو پاس دن میں ملک الموت شہاب الحقؒ کی اجازت سے گھر کے اندر آ کر ادب وعظمتِ تمام کے ساتھ روح پرفتوح کو قبض کیا. جب شہاب الحقؒ کو مرض الموت ظاہر ہوا ملک پیر محمد کو آ گاہی ہوگئی. وہاں سے بیقرار ہو کر گجرات کی طرف روانہ ہوئے ابھی کھانبیل نہ پہنچے تھے کہ ملک الموت نے چھابو جیؒ کے دروازے پر آ کر دستک دی. چھابو جیؒ خود باہر آئے ملک الموت نے سلام کیا اور کہا اگر اجازت ہو تو روح کو قبض کروں. میاںؒ گھر میں آ کر میانجی کو گوشہ کر کے ملک الموت کو اجازت دی کہ آؤ اپنا کام کرو. جب آپکی روح پرفتوح مقبوض ہوگئی بندگی ملک پیر محمدؒ نے دور سے کھانبیل کو دیکھکر فرمایا کہ آج کھانبیل میں خیر نظر نہیں آتا کہ یہاں کوے اڑ رہے ہیں شاید کہ کھانبیل بیوہ ہوگیا ہے. بعد میں ملک نے خود جلدی آ کر حضرتؒ کو غسل دیا. اور اپنا ہاتھ پاؤں کے نیچے رکھکر آب شولہ پاؤں پکڑ کر پیا دوسروں نے بھی ایسا ہی کیا اس کو منع کیا کہ ہمارا کام تم نہ کرو. بندگی میاں سید جلالؒ نے نمازِ جنازہ کی امامت کی اور روزۂ اسلام پور عرف کھانبیل بھولا تی کے تالاب پر آسودہ ہیں. جب چھابو جیؒ کو قبر میں رکھا گیا تو ملک پیر محمدؒ نے میاں سید جلالؒ سے کہا کہ میرے دل میں ایک چیز آ رہی ہے کہ یہ تمہارے باپ ہیں اور تم انکے فرزند ہو دیکھو کہ وہ سر تا پا قدم گویا کہ بندگی میاں سید خوند میرؒ خواب فرما رہے ہیں وہ بندگی میاں سید محمودؒ و آپ کے بھائیوں نے میاں سید جلالؒ سے کہا کہ اپنے باپ کی جگہ بیٹھ کر قرآن کا بیان کریں کہ اگر بندگی میاںؒ کے فرزند بدل گئے تو اسی طرح دوزانو ہو کر آپ سے بیان سنیں گے جیسا کہ کوئی نیا ترکِ دنیا کر کے آتا ہے اور یہ ارشاد جو تم کو ملی ہے ہم کو نہیں ملی میاں سید جلالؒ نے عرض کیا کہ چچا میاں اگر اباجی کی زبان سے کچھ سنا ہوتا تو ایسا ایسا دل میں آتا. شہاب الحقؒ کی رحلت زوجہ مسماۃ بی بی ماجی بتاریخ ۱۲/ ماہ رجب شہاب الحقؒ کی رحلت کے بعد رحلت ہوئی. شہاب الحقؒ کو بی بی ماں جیؒ بنت ملک احمدؒ بن ملک شیخ سے چھے فرزند اور تین دختراں ہوئیں. بڑے فرزند میاں سید جلالؒ دوم میاں سید خوند سعیدؒ سوم میاں سید یحییٰؒ چہارم میاں سید عیسیٰؒ پنجم میاں سید ولیؒ ششم میاں سید اسماعیلؒ بچپن میں وفات پائی لڑکیوں میں بی بی بوجی کساںؒ زوجہ ملک یوسفؒ بن بندگی ملک حماد شہیدؒ دوم بی بی بوا فتح جفت میاں سید میرانجیؒ بن میاں سید خدا بخش بن حضرت بندگی میاںؒ سوم بی بی بوا سلام جفت میاں شریف محمد بن بی بی خونذا گوہر بنت ثانی مہدیؒ. خلفاء شہاب الحق (۱) بندگی میاں سید جلالؒ یعنی فرزند آنخضرت (۲) بندگی میاں سید سعد اللہؒ بن حضرت تشریف اللہ صاحبؒ (۳) بندگی میاں سید اشرفؒ بن بندگی میراں سید یعقوبؒ (۴) بندگی میاں سید یحییٰؒ فرزندِ آنخضرتؒ (۵) بندگی میاں سید عیسیٰؒ فرزند آنخضرتؒ (۶) بندگی میاں سید خوند سعید فرزندِ آنخضرتؒ (۷) بندگی میاں

سید ولی فرزندِ آنحضرت ۔انکے علاوہ اٹھارہ مرشدانِ خدا بین چشمِ سر اپنی مرشدی ترک کر کے آپ کی بیعت میں داخل

ہوئے ہیں بندگی ملک پیر محمدؒ بن بندگی ملک الہدادؒ و بندگی میاں سید حسین بن بندگی میاں سید عطن داخلِ بیعت ہیں.
حضرت بندگی میاں سید جلالؒ فرزندِ حضرت شہاب الحقؓ والدّین صحبتِ شہاب الحق میں رہے.

نقل ہے میاں سید جلالؒ کے نزع کے وقت بندگی میاں سید نجیؒ کی داڑھی اپنے ہاتھ میں لیکر مقامِ محمودہ کی آرزو کرتے ہوئے بار بار یہی سخن تکرار کے ساتھ کہتے تھے کہ صدقے محمودؓ اسوقت میاں سید قادنؓ نے کہا کہ میاں سید جلالؒ تو بھی کس ہستی سے اتنی عاجزی کرتا ہے میاں سید جلالؒ نے کہا خانجی جیؒ جنت و دوزخ کی کنجیاں چچا میاںؓ کے ہاتھ میں دیکھتا ہوں اس لئے اتنی عاجزی کر رہا ہوں اس کے بعد بندگی میاں سید محمودؓ نے فرمایا کہ میاں سید جلالؒ کو عقلِ نوری ہے ۔تیرے باپ کی جگہ اور تیرے دادا کی جگہ تیری جگہ ہے ۔اس کے بعد انکی روح پرفتوح قبض ہوگئی. بتاریخ ششم ماہ محرم کھانبیل میں مدفن ہیں. بی بی ۔۔۔ بنت ۔۔۔ کے شکم سے دولڑکے ایک میاں سید برہان الدینؒ دوم میاں سید ولیؒ ۔انکی اولاد سننے میں نہیں آئی .میاں سید برہان الدینؒ اپنے چچاؤں کے ساتھ شہید ہوگئے .تذکرۂ حضرت بندگی میاں سید خوندسعیدؒ بن شہاب الحقؓ والدّین تربیت بندگی میاں سید نجیؒ سے اور صحبت قبلہ گاہ سے اور پدر برزگوار کے بعد بشارت پا کر خاتم المرشدؓ سے علاقہ کیا اور خوشنودی حاصل کی . بتاریخ ۱۳/ماہ جمادی الاول رحلت کی .آنحضرتؓ کی اولاد بی بی ۔۔۔بنت ۔۔۔ کے شکم سے ایک فرزند سید محمدؒ اور دو دختراں ایک بی بی خونذا پیاریؒ زوجہء میاں سید برہانؒ شہید دوم بی بی لاڑلیؒ.

تذکرہ ۔میاں سید محمدؒ بن میاں سید خوندسعیدؒ تربیت پدر عالی قدر سے اور علاقہ بندگی میاں سید ولیؒ سے موضع چھونچوڑہ میں راہ زنوں کے ہاتھوں شہید ہوکر دساڑہ میں حضرت میاں بھائی مہاجرؓ کے حظیرہ میں مدفن ہیں.اولاد آپکی بی بی ملکاں عرف مانجیؒ بی بی بنت بندگی میاں سید ولیؒ خورد کے شکم سے تین لڑکے اور تین دختراں (۱) میاں سید خوندسعید (۲) میاں سید اسماعیل (۳) میاں سید ولی ۔نام دختراں (۱) نسوجی بی بی میاں سید ابراہیمؒ بن میاں سید گا چھوکو دئے (۲) بی بی ملکاں .میاں سید ہاشم بن میاں سید عثمان کو دئے (۳) ۔۔۔ بی بی ۔۔۔تذکرہ میاں سید خوندسعید بن میاں سید محمد راہ زنوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے

تذکرہ میاں سید اسماعیل بن میاں سید محمد بی بی بیناجی بنت ملک ابراہیم بن ملک قطب الدین سے ایک فرزند میاں سید محمد اور ایک دختر بوجی صاحبہ بی بی میاں میراں بن میاں سید اشرف کو دئے. پسر میاں سید محمدؒ اور باپ میاں سید اسماعیل دونو ں دساڑہ میں رحلت کئے وہیں مدفن ہیں تذکرہ میاں سید محمد بن میاں سید اسماعیل چھاباں بی بی بنت میاں سید ہاشم کے بطن سے دو پسر ایک دختر ایک میاں سید اسماعیل دوم میاں سید رکن الدین دختر راجہ راستی زوجہء میاں سید رحمت اللہؒ بن

میاں سید راجو شہید تذکرہ میاں سید ولی بن میاں سید محمد بن بندگی میاں سید خوند سعید بتاریخ ۲۶ / جمادی الثانی میاں سید

ولی پالنپور میں آسودہ ہیں حضرت کی اولاد بی بی مناجی بنت بندگی میاں سید میراں بن خاتم المرشد کے شکم سے ایک فرزند میاں سید خوند سعید اور چھے دختراں (۱) بی بی خونذا پیاری' میاں سید اسماعیل حاجی بن میاں سید عالم بنی اسرائیل کو دئے (۲) بی بی لاڑلی ملک میاں شہید کو دئے (۳) بی بی بوبناں' میاں سید میراں بن میاں سید اشرف کو دئے (۴) خونذا بی بی (۵) چتناجی بی بی خوب میاں بن میاں سید مرتضیٰ کو دئے چھٹی دختر کا نام معلوم نہیں تذکرہ میاں سید خوند سعید بن میاں سید ولی میاں سید راجو کے ساتھ شہید ہوگئے بتاریخ ۲۵ / ربیع الثانی. آنحضرت کی اولاد بی بی مانجی بنت میاں سید یحیٰ خلیفہء میاں سید نور محمد سے دو پسر ایک میاں سید حسن (۲) میاں سید معروف اور چار دختراں تذکرہ میاں سید حسن بن میاں سید خوند سعید صحبت اور سند میاں سید راجو شہید سے' پالنپور میں آرام فرما ہیں. آنحضرت کی اولاد بی بی بوما بنت چھاجا میاں کے شکم سے چند فرزند پیدا ہو کر فوت ہوگئے ان میں سے ایک سیدن میاں ڈبھوئی میں فوت ہوئے. تذکرہ میاں سید معروف بن میاں سید خوند سعید حیدرآباد میں بشیر پورہ میں حظیرۂ میاں سید یسین میں مدفن ہیں انکی اولاد زوجہ اول بی بی ۔۔۔ بنت میاں سید یعقوب بن میاں سید عطن کے شکم سے ایک دختر مانجا بی بی' میاں سید شرف الدین بن میاں سید ابرہیم کو دئے. اور زوجہء دوم مناجیہ صاحبہ بی بی بنت میاں سید یٰسین بن خوبمیاں پسر بندگی میاں حضرت خاتم المرشد کے شکم سے چار فرزند اور چار دختراں ایک میاں سید خوند سعید دوم میاں سید گاچھو سوم میاں سید ولی عرف سیدن میاں چہارم میاں سید محمد عرف خواجہ زادے میاں دختروں سے ایک راجہ فتح میاں سید گاچھو بن میاں سید ابراہیم کو دئے. دوسری بی بی خونذاجی ملک منجوجی بن ملک خانجی باڑی وال کو دئے. تیسری بی بی بواسلام زوجہء سیدن میاں بن میاں سید راجو شہید چہارم بی بی مناجی زوجہء میاں سید عبدالطیف بن میاں نعمت نوری سے دو بڑے فرزند میاں سید معروف کے ساتھ جنگ میں مارے گئے تیسرے فرزند میاں سید ولی کو بی بی صاحبہ بنت میاں سید زین العابدین کو دے دی گئی تھی لیکن اولاد نہیں. تذکرہ میاں سید محمد عرف خواجہ زادے میاں بن میاں سید معروف موضع ہروڑ میں ۲۲ / ذی الحجہ میں رحلت کی انکا علاقہ اپنے داماد میاں سید علی سے تھا. انکی اولاد بی بی اچھو صاحبہ بنت ملک عبداللہ زبیری کے شکم سے دو فرزند اور چار دختراں. ایک میاں صاحب دوسرے سیدن میاں. بیٹیوں میں ایک راجی صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید علی. دوسری خوزادی بی بی اچھے میاں کو دئے. تیسری ماں صاحبہ بی بی زوجہء خوب میاں. یہ ہر دو پسراں شکور میاں ۔۔۔ چوتھی بی بی صاحبہ بی بی زوجہء مٹھے میاں بن میاں سید علی تذکرہ حضرت بندگی میاں سید یحیٰ بن حضرت شہاب الحق والدّین تربیت روشن منورؒ سے اپنے پدر بزرگوار کی صحبت میں مبشر ہوئے پھر اپنے چچا دین دریہ سے علاقہ باندھ کر خوشنودی حاصل کر کے بتاریخ ۱۶ / ماہ شعبان دانتی واڑہ موضع میں شہید ہیں. اولاد آنحضرت بی بی حمیرہ عرف بی بی راجے بنت بندگی میاں سید شریف عرف

تشریف اللہ صاحب کے شکم سے تین دختراں دوفرزنداں .ایک بندگی میاں سید حسن انکی اولا دنا معلوم دوم بندگی میاں سید

اللہ بخش نام دختراں معلوم نہیں دانتی واڑہ کے شہیدوں کے نام .میاں سید موسیٰ مشارٌالیہ (۱) میاں سید یحییٰ (۲) میاں سید عیسیٰ (۳) میاں سید برہان (۴) میاں سید موسیٰ بن میاں سید احمد (۵) میاں سید موسیٰ مشارٌالیہ (۶) میاں سید پیرو بن میاں سید اسحاق بن میاں سید خانجی مخدوم زادہ (۷) میاں سید احمد کررانی (۸) میاں اسماعیل بن میاں احمد کررانی (۹) میاں زکریا (۱۰) میاں نعمت (۱۱) میاں سلیمان (۱۲) میاں عبدالوھاب (۱۳) میاں محمود جی (۱۴) میاں کداعلی (۱۵) میاں چاندشاہ (۱۶) میاں محمد (۱۷) میاں دولت غلام میاں احمد کررانی.

بندگی میاں سید یحییٰ کی جنگ کے وقت بی بی راجے جی کی آنکھ کوبھی زخم لگا تھابی بی موصوفہ جالور میں حضرت خاتم مرشد کی خدمت میں جالور میں پہنچ کرفرزندکوجنم دے کر بتاریخ ۱۷ر ماہ شعبان شہادت کا پیالہ پی لیا. بی بی کا مرقد جالور میں ہے .وہ فرزند میاں سید اللہ بخش ہیں .خاتم مرشد نے معصوم کولیکر اپنی انگلیاں چسوائے ہیں .بوبوصاحبہ بی بی فرمائیں کہ انگلیوں کے چٹانے سے جب زندگی ہوگی خاتم مرشد اپنی انگلیوں سے ایک انگلی سے دودھ پلایا اور دوسرے سے شہد اور دومشہور بشارت دیں .ایک بارہ بنی اسرائیل ہوں گے دوسرے بشارت یہ کہ دوفرزند ایسے ہوں گے کہ ایک کوشہاب الحقؒ کی عمر کے اور دوسرے کوخود اپنی عمر کے ہوں گے .یعنی موافق عمر خاتم المرشد. تذکرہ میاں سید اللہ بخش مبشر خاتم المرشد تربیت وصحبت بندگی میاں سید سعد اللہ سے آپکا مرقد بیجاپور میں حضیرہ ء بندگی میاں سید سعد اللہ میں ہے .وفات ۲۸ ماہ رمضان ہے .آپکی اہلیہ بی بی بوامنان بنت ملک فخر الدین نبیرہ ء ملک حماد شہیدؒ (بوامنان کا عرس ۸ ماہ شوال) سے آٹھ لڑکیاں ،چار فرزند (۱) میاں شاہ برہان الدین (۲) میاں سید جلال الدین (۳) خوب میاں (۴) میٹھے میاں لڑکیو ں کے نام سننے میں نہیں آئے .میٹھے میاں وخوب میاں کمسنی میں فوت ہوگئے .تذکرہ میاں سید برہان الدین بن بندگی میاں سید اللہ بخش تربیت بندگی میراں سید حسین بن حضرت روشن منورؒ سے اور صحبت بندگی میاں سید راجے محمد بن بندگی میاں سید سعد اللہؒ سے آپکی تصانیف بہت ہیں لیکن مشہور شواہد الولایت وشرح فتویٰ دودفتر آنحضرت موصوف ودوسرے چند رسالے ہیں وحضرت ملک دکھن سے شہر فرح پہنچ کر حضرت میراںؑ کے پاین گنبد کے باہر بتاریخ ۲۶ ماہ ذی قعدہ مدفن ہوئے .حضرت بی بی راجے مریم بتاریخ ۲۸ ماہ رجب بیجاپور میں بندگی میاں سید سعد اللہ کے پائین میں آسودہ ہیں. بی بی موصوفہ بنت ۔۔۔کے شکم سے دوفرزند ایک میانسید شہاب الدین عرف چھابوجی میاںؒ دوسرے میانسید سعد اللہ عرف سیدن میاںؒ تذکرہ میاں سید شہاب الدین عرف چھابوجی میاں تربیت وصحبت بندگی میاں سید راجے محمدؒ سے پھر صحبت اپنے والد بزرگوار کی بتاریخ ۲۵ ماہ ربیع الثانی بیجاپور میں آرام فرما ہیں. بی بی بنت ۔۔۔۔کے شکم سے چندلڑکے دو دختراں .ایک میاں سید عبدالحی عرف میانجی صاحب میاںؒ ایک دختر بوبوصاحبہ بی بیؒ زوجہ ء میانسید عیسیٰؒ بن میانسید میرانجیؒ

تذکرہ میانجی میاں صاحب میاںؒ بن چھابو جی میاںؒ تربیت پدر بزرگوار سے اور رحلت کے وقت ترکِ دنیا کی .اولا دراجہ

صاحبہ بی بی بنت حسّے میاں کے شکم سے ایک دختر بوانصرت عرف ماں صاحبہ بی بی جفت میاں سید نجیؒ بن میاں سید یوسف شہید کو دیئے .تذکرہ میاں سید جلال بن میاں سید اللہ بخش ؒمبشر خاتم المرشدؓ اور صحبت بندگی میاں سید راج محمد سے .انکے بعد بندگی میاں سید طاہر غازیؒ کی صحبت بیجاپور میں میاں کی زندگی میں واصل حق ہوئے .بتاریخ ۱۱ ماہ رمضان اور آپ کی اہلیہ چاند صاحبہ بی بی بنت ۔۔۔ بتاریخ ۱۴ ماہ رجب بیجاپور میں بندگی میاں سید سعد اللہؒ کے حضیرہ میں ہر دو صاحبان مدفن ہیں .اولا د ایک دختر ، چار لڑکے ایک میانسید یوسف دوم میانسید نعمت اللہ سوم میانسید برہان چہارم میانسید اللہ بخش دختر کا نام معلوم نہیں .تذکرہ میانسید یوسف عرف اچھا میاںؒ صاحب تربیت حضرت بندگی میاں سید طاہرؒ سے ادھونی میں حضرت میراں علیہ السلام کے نام پر بتاریخ دس ماہ جمادی الثانی کو شہادت پائی .ان کی اولاد بی بی فیروزہ بنت بندگی میاں سید ابراھیم بن بندگی میاں سید غیاث الدین کے شکم سے دو فرزند ایک میاں سید ابراہیم دوم میاں سید یحیٰی .دختر کا نام چاند صاحبہ بی بی شکور میاں صاحب کو دیئے . بی بی فیروزہ ۲۳ ماہ ربیع الثانی پالن پور میں اپنے والد کی مرقد کے قریب آرام فرما ہیں .تذکرہ میاں سید ابراھیم بن میاں سید یوسف شہید .تربیت میانسید شرف الدین سے اور علاقہ میاں سید میراں غازی سے بعد میں میاں سید اشرف غازی سے علاقہ کئے اور ۷ ماہ صفر ترچناپلی میں مدفن ہیں .آنحضرت کی اولاد ھدو بی بی صاحبہؒ بنت شاہ صاحب میانصاحب مخدوم زادہ سے ایک پسر میانسید نعمت اللہ اور ایک دختر بڑی بی بی میانسید یوسف کو دیئے ہیں .تذکرہ میانسید نعمت اللہؒ بن خوب صاحب میاں صاحب بن میانسید ابراھیم ، میانسید یحیٰی سے تربیت ہیں ۔۔۔ ترکِ دنیا کر کے بتاریخ ۱۸ ماہ رمضان میں رحلت کی اور ترچناپلی میں مدفن ہوئے .آنحضرت زوجۂ مریم صاحبہ بی بی بنت میانسید یحیٰی ۱۵ ماہ رمضان کو رحلت کئے .اور آپ کا مرقد کرگاول میں ہے اولاد آنحضرت دو دختراں ایک خواجہ زادی بی بی جنکو بابا صاحب میاں صاحب بن میاں جی میاں صاحب میاں نبیرۂ بندگی میاں سید نور محمدؒ کو دیئے ہیں .دوسری دختر راجہ بی بی جنکو شریف میاں بن میاں سید زین العابدین کو دیئے ہیں .تذکرہ میاں سید یحیٰی عرف چھجو میاں صاحب بن میاں سید یوسف شہید آپکا تولد پالن پور ہے تربیت بندگی میاں سید شرف الدین اور صحبت حضرت بندگی میاں سید میراں غازیؒ سے اور محبت وصحبت میراں سید اشرف غازی سے کر کے ترپاتور میں بتاریخ آٹھ ماہ رمضان رحلت کئے وہاں سے ترچناپلی لا کے سونپے اور کرگاول میں دفن کئے .اولاد آنحضرت کو بی بی بوانصرت عرف ماں صاحبہ بی بی بنت میانجی صاحب میاں سے تین فرزند ایک میانسید شہاب الدین بغیر شادی شدہ رحلت کر گئے ، دو میانسید میراں ۲۳ ماہ جمادی الاول کو رحلت کر گئے (۳) میانسید یوسف . بی بی بوانصرت کی رحلت ۲۵ ماہ شوال کو ہوئی اسکے بعد دوسری شادی بی بی الھدتی عرف بی صاحبہ بی بی بنت سید و میاں صاحب طرہ والا سے دو دختراں اور تین فرزنداں ایک میانسید ابراھیم

دوم میانسید خوندمیر سوم میانسید میرانجی صاحب بیٹیوں میں ایک دولت صاحبہ جنکو سیدن میاں صاحب بن میاں سید اللہ

بخش غازی صاحب کودئے.دوسری دختر مریم صاحبہ بی بی جنکو اپنے چھوٹے بھائی کے بیٹے خوبصاحب میاں کو دئے تذکرہ میانسید یوسف عرف چھابو جی میاں تربیت اور علاقہ اپنے پدر عالی قدر سے اسکے بعد میاں سید اشرف غازی سے جذبہء کمال کی شہرت اور بینائی خدا کی گواہی سے بتاریخ ۲۳ ماہ جمادی الاول رحلت اور کرگاول میں مدفن ہیں آپکی اہلیہ بڑی بی بی بنت بڑے میانصاحب بن میانسید یوسف شہید کی رحلت ۲۵ ماہ شوال اور آپکی قبر کرگاول میں ہے ان سے ایک دختر چاندصاحبہ بی بی جن کو بڑے میراں صاحب میاں صاحب بن میاں سید اللہ بخش غازی کو دئے.میانسید یوسف کی دوسری شادی صاحبہ بی بی بنت محبّ صاحب سے تین دختر اں ایک فیروزہ بی بی زوجہ قاسم صاحب میاں بن بڑے میراں صاحب میاں دوم دختر اچھا بی بی زوجہ عیسٰی میاں نبیرۂ سیدو میانصاحب طرہ والا سوم دختر نصرت بی بی زوجہ چھجو میاں صاحب بن سیدن میانصاحب میانسید یوسف کی تیسری شادی بڑی جی صاحبہ بی بی بنت روشن میاں صاحب جنکا انتقال صفر کی ۸ تاریخ کو ہوا اور ہمنا باد میں دفن ہیں ان سے ایک دختر اور ایک فرزند میاں سید برہان الدین حافظ.دختر کا نام بی بی صاحبہ بی بی زوجہ خانجی میاں صاحب از اولاد تشریف اللہ صاحبؒ.

حضرت کے خلفاء بڑے میاں صاحب،میانسید علی،ملک برہان،یہ ہر چار مرشد اول کے بعد داخل خلفاء ہو گئے میرانصاحب میاں حافظ و قاسم صاحب میاں و نبی شاہ میاں و بڑے میاں ملک زادہ اور جنازہ کی امامت حافظ میرا ں صاحمیاں صاحب نے کی.میاں سید برہان الدین عرف میٹھے میاں صاحب حافظ بن میاں سید یوسف تربیت اور علاقہ اپنے چچا بڑے میاں صاحب سے اور نیز جلال شاہ میاں صاحب سے اسکے بعد سید جی میاں صاحب اور ملک زادہ بڑے میانصاحب سے کئے تھے.اور حضرت کے تین خلفاء چھابو جی میاں صاحب خانجی میاں صاحب وشاہ میانصاحب.امامِ جنازہ چھابو جی میاں صاحب بتاریخ رحلت ۸ ماہ ربیع الثانی کرگاول میں مدفن ہیں اولاد زوجہ اول ھدو بی بی صاحبہ بنت اشرف میاں سے چار دختر اں ایک بڑنجی صاحبہ بی بی زوجہ بابا صاحب میاں صاحب نبیرۂ سیدو میاں صاحب طرہ والا دوم فیروز بی بی زوجہ اللہ بخش میاں بن چھجو میاں صاحب سوم بوا صاحبہ بی بی زوجہء باوا صاحب میاں نبیرۂ چھجو سیدن میاں صاحب.ھدو صاحبہ بی بی کی رحلت ۱۷/ ماہ محرم اور دفن کرگاول میں.مٹھے میاں صاحب کی دوسری شادی ھدنجی صاحبہ بی بی بنت اجی میاں صاحب نبیرہ بڑے شاہ میاں صاحب سے اولاد نہیں اور ایک کنیز سے ایک فرزند سید رحیم نوجوانی میں بغیر شادی رحلت کر گئے.تذکرہ میاں سید ابراہیم عرف بڑے میاں صاحب بن چھجو میاں صاحب تربیت وصحبت میاں سید یوسف سے اسکے بعد علاقہ جلال شاہ میاں صاحب سے.رہزنوں کے ہاتھوں سرہ میں ۸/ ماہ صفر کو شہید ہوگئے آپ کی اہلیہ آجا بی بی بنت میاں سید عثمان بتاریخ یکم ذی الحجہ کرگاول میں دفن ہوئی.

تذکرہ میاں سید خوندمیر عرف خانجی میاں صاحب بن چھجومیاں صاحب تربیت سیدو میاں طرہ والا سے اور

علاقہ سید جی میاں صاحب سے بن میاں سید اللہ بخش غازی صاحب سے بعد میں چھجومیاں صاحب میاں کے فرزند سے علاقہ کیا۔ بتاریخ ۸/ ماہ ربیع الاول پنکنڈہ میں رحلت ہوئی اور بیجاپور میں میاں سید سعد اللہؒ کے حظیرہ میں مدفن ہوئے۔ آپ کی اہلیہ ہدنجی صاحبہ بی بی بنت میاں سید اللہ بخش غازی بتاریخ ۱۹/ ماہ ربیع الاول مہندرگی میں مدفن ہوئیں۔ اولاد آپ کی چار دختراں اور تین فرزنداں۔ ایک اللہ بخش میاں جمعدار نا کتخدا پنڈار ہا کے سواروں کے ہاتھوں یداللہ باد میں مقتول ہوگئے ۔دوم سید جی میاں صاحب سوم میاں سید نعمت اللہ دختروں میں ایک صاحب بی بی زوجہء میرانجی صاحب از نبیرہگاں شریف صاحب میاں شہید دوم ساراں بی بی زوجہء ننھے میراں صاحب میاں از نبیرہ گاں بندگی میاں سید محمود بنی اسرائیل سوم بانو بی بی زوجہء راجے میاں نبیرہ میاں سید اللہ بخش غازی چہارم دختر ماں صاحبہ بی بی زوجہء بابا صاحب میاں ساکن مہندرگی۔ تذکرہ میاں سید میراں عرف سید جی میاں بن خانجی میاں صاحب تربیت میاں سید ابراہیم سے آپ کی اہلیہ پاچھابی بی بنت اشرف میاں ساکن مہندرگی رحلت حیدرآباد میں بتاریخ ۴/ ماہ شعبان ان کے دو دختراں ایک بڑی بی بی زوجہء مصطفیٰ میاں بن الہداد میاں از اولاد بندگی میاں سید محمود بنی اسرائیل دوم مریم صاحبہ بی بی عرف دولت صاحبہ بی بی زوجہء عالم صاحب میاں صاحب غازی بن بابا صاحب میاں ساکن مہندرگی۔ تذکرہ میاں سید نعمت اللہ عرف خوب میاں صاحب میاں بن خانجی میاں صاحب تربیت میاں سید برہان الدین حافظ سے۔ اہلیہ کا نام چنوں صاحبہ بی بی بنت اشرف میاں بن میاں سید مبارک شہید رائے چور آپکی رحلت ۱۹/ ذی قعدہ رائے چور میں دفن ہیں اولاد ایک دختر دو فرزنداں ایک اللہ بخش میاں دوسرے اشرف میاں دختر کا نام ہدنجی صاحبہ بی بی زوجہء لالہ میاں صاحب بن بابا صاحب میاں ساکن مہندرگی۔ دوسری زوجہ سمیہ سعد ماں سے دو فرزند ایک سید عمر دوم سید یٰسین اس کے انتقال کے بعد ایک کنیز کالی ماں سے ایک فرزند سید رحیم۔ تذکرہ اللہ بخش میاں بن خوب میاں صاحب میاں تربیت میاں سید برہان الدین سے آپکی اہلیہ مانجا بی بی بنت میاں سید برہان الدین مدفن رائے چور ۱۱/ ماہ صفران سے ایک فرزند خانجی میاں ترکِ دنیا مٹھے میاں صاحب سے اور علاقہ چھجومیاں صاحب سے اسکے بعد چھابو جی میاں صاحب سے۔ اللہ بخش میاں کی دوسری شادی راجہ بی بی بنت علی میاں از نبیرہگاں بڑے شاہ میاں صاحب سے ایک دختر جیون صاحبہ بی بی تولد ہوئیں۔ راجہ بی بی بنت علی میاں بتاریخ ۱۸/ ماہ جمادی الاول گنگاوتی میں مدفن ہوئیں۔ تذکرہ اشرف میاں بن خوب صاحب میاں صاحب تربیت چھجومیاں صاحب کے فرزند سے اہلیہ مریم صاحبہ بی بی بنت میاں سید یحیٰ بن حافظ میراں صاحب میاں صاحب اولاد ایک فرزند جلال شاہ میاں ایک دختر بی بی صاحبہ بی بی۔ تذکرہ سید عمر و سید یٰسین ہر دو تربیت میاں سید یحیٰ بن حافظ میراں صاحب میاں صاحب سے۔

تذکرہ میاں سید میرانجی عرف میراں صاحب میاں صاحب حافظ تربیت وصحبت سید و میاں صاحب طرہ والے

سے اسکے بعد اپنے بڑے بھائی میاں سید یوسف کی شرائط تمام کے ساتھ صحبت میں رہے اسکے بعد میاں سید عزیز محمد بن بندگی میاں سید نور محمد ساکن ارکاٹ کی صحبت تمام میں رہے اور تینوں مرشدوں کی خوشنودی حاصل کر کے اور تینوں مرشدوں سے امامتِ جنازہ کا حکم حاصل کر کے گذارے بیعت

مصحف عمر چوں شد ختم بحافظ میراں = یعنی از بہر تراویح بجنّت رسید

پا سراہ وفاتش بمصل صبحے = گفت دل حیف شد قاری فرقان حمید

بتاریخ ۱۱/ ماہ ربیع الثانی بمبئی بندر میں رحلت ہوئی لوہ گڈ میں بندگی میاں شاہ نعمتؒ کے پائیں میں مدفن ہوئے .آپ کی اہلیہ رشیدہ صاحبہ بی بی عرف منان جی صاحبہ بی بی بنت میراں خان خلجی ۱۵/ ماہ شعبان کرگاول میں مدفن ہوئیں .اولاد آنحضرت ایک دختر دو فرزنداں ایک چھابو جی میاں دوم چھجو میاں دختر ماں صاحبہ بی بی زوجہء خواجہ زادے میاں بن سیدن میاں صاحب .تذکرہ میاں سید یوسف عرف چھابو جی میاں صاحب تربیت اپنے پدر بزرگوار سے اور صحبت مٹھے میاں صاحب سے اور علاقہ چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند بن سیدن میاں صاحب سے کئے .اہلیہ آپ کی ماں صاحبہ بی بی بنت عیسیٰ میاں نبیرہ سید و میاں طرہ والا وہ بی بی بتاریخ یکم ماہ ربیع الثانی کرگاول میں مدفن ہوئیں اولاد دو دختر ایک صاحبنی بی بی زوجہء شاہ صاحب میاں صاحب بن میرانجی میاں دوم بوا صاحبہ بی بی زوجہء میانجی صاحب میاں بن ماں صاحب میاں بن میرانجی میاں صاحب .تذکرہ میاں سید یحییٰ عرف چھجو میاں صاحب بن حافظ میراں صاحب میاں تربیت سیدن میاں صاحب سے صحبت اور سند چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے ان سے خوشنودی حاصل کی اہلیہ اول چندہ بی بی بنت سید صاحب میاں از اولاد حضرتہ ہدنجی صاحبہ بی بیؓ سے ایک فرزند خواجہ زادے میاں تین دختر (۱) مانجی صاحبہ بی بی زوجہ میراں صاحب میاں بن خواجہ زادے میاں صاحب (۲) فتح بی بی زوجہء سید امیاں نبیرہ بڑے شاہ میاں صاحب (۳) مریم صاحبہ بی بی زوجہء اشرف میاں بن خوب میاں صاحب میاں بن مٹھے میاں چھجو میاں کی دوسری شادی مانجہ صاحبہ بی بی عرف آجا بی بی نبیرۂ میاں سید عالم سے چار فرزند۔ایک اچھا میاں جن کو اپنے بڑے بھائی کو (متبنیٰ) دیدئے دوم میٹھے میاں .سوم بڑے میاں . چہارم میراں صاحب میاں .تین دختر ایک بڑی بی بی زوجہء چھابو جی میاں .دوم چاند صاحبہ بی بی زوجہء اشرف میاں سوم نصرت بی بی .تذکرہ خواجہ زادے میاں بن میاں سید یحییٰ تلقین چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے' اولاد سائی بی بی بنت سید اسد اللہ نبیرۂ سید محمد قلعدار پٹن سے' ایک فرزند سید میانجی اور ایک دختر چندہ بی بی' خواجہ زادے میاں پہلی زوجہ کے انتقال کے بعد دوسری شادی سید اسد اللہ کی دختر سے کی .تذکرہ میاں سید نعمت اللہ عرف سید جی میاں صاحب بن میاں سید جلال مبشر خاتم مرشدؒ تربیت بندگی میاں سید طاہرؒ اور صحبت بندگی میاں

سیدمیراں غازیؒ سے .اس کے بعد آخر وقت علاقہ اپنے برادرزادہ یعنی چھچومیاں صاحب سے کئے .رحلت ۱۳/ ماہ صفر

کرگاول میں مدفن ہیں .آپ کی اولاد بوا امت العزیز بنت میاں سیدمیراں غازیؒ کےبطن سے دو دختراں ہوئیں.

تذکرہ میاں سیدعیسیٰ بن حضرت شہاب الحقؒ تربیت صحبت اور فقیری اپنے پدر عالی قدر سے' اسکے بعد خاتم مرشدینؒ کی صحبت میں رہے بتاریخ ۱۶/ ماہ شعبان دانتی واڑہ میں شربتِ شہادت نوش فرمایا .آپکے بعد حضرتہ بی بی بوا لولو بنت بندگی میاں سیدقادن بن بندگیمیاں سیدخوندمیرؒ کے شکم سے دوفرزند' ایک میاں سیدشہاب الدین دوم میاں سید سلام اللہؒ اور تین دختراں' ایک خونذا بوبوز وجہء ملک بابوکار دئے ہیں' دوم رنجی زوجہء ملک سلام اللہ' سوم بوا جیوز وجہء میاں سیدقادن بن میاں سیدخوندمیر بنی اسرائیل . بی بی لولو کی وفات ۲۰/محرم کو ہوئی .تذکرہ میاں سیدشہاب الدین بن میاں سیدعیسیٰ شہید بتاریخ ۳/ ماہ صفر کھانبیل میں مدفن ہوئے .آنخضرت کی اولاد بی بی اچھی بنت میاں سیدولی (اپنے چچا) سے ایک دختر ایک پسر میاں سیدیحیٰی عرف آجے میاں ۲۵/ ماہ جمادالثانی دساڑہ میں رحلت کئے اولادنہیں .دختر بی بی الہداتی زوجہء ملک قطب الدین بن ملک ابراہیم ہیں . بی بی اچھی ۱۰/ ماہ شوال پیراں پٹن میں مدفن ہیں .تذکرہ میاں سید سلام اللہ بن میاں سیدعیسیٰ شہید تربیت وصحبت بندگی میاں سیدنورمحمدؒ سے اور ایک روایت میں بندگی میاں سیدمیراں اور علاقہ بندگی میاں سیدسعداللہ سے تھا .آنخضرت نے اپنے پاس سے اجازت دی اسکے بعد بندگی میاں سیدنورمحمدؒ کے نزدیک آکر بیعت کی ۱۰۴۰ھ بتاریخ ۲۲/ربیع الاول پالنپور میں حق کی رحمت کو پہنچے تجہیز وتکفین فرزندگانِ میاں سیدقادن نے کیا اور مرقد حضرت صدیقِ ولایتؒ کے پائیں پیراپٹن میں بنائی اولاد آنخضرت بی بی راجہ حمیرہ عرف آجے بی بی بنت میاں سیدخوندمیر بنی اسرائیل کے شکم سے چار فرزند ایک میاں سیدقادن دوم میاں سیدمیرانجی سوم میاں سیدحبیب اللہ عرف جی جی میاں صاحب چہارم میاں سیدجلال الدین عرف خوب میاں دو دختر اول راجہ ملکاں عرف بوبوماں جفت میاں سیدہاشم دوم بی بی بوجی کساں عرف بوجی ماں جفت ملک قطب الدین باڑی وال .آجے بی بی یعنی آنخضرت کی اہلیہ بتاریخ ۱۴/ ماہ شعبان (وفات) مرقد منچپہ میں ہے .تذکرہ میاں سیدعبدالقادر عرف سیدقادن بن میاں سیدسلام اللہ تربیت وصحبت اپنے پدر عالی قدر سے' اولاد زوجہء راجہ عائشہ عرف راجہ سلام بنت محمد خان سے اولادنہیں .زوجہء دوم بوا صاحبہ بی بی بنت خانجی میاں صاحب بن بندگی میاں سیدنورمحمدؒ سے دوفرزند ایک میاں سیدمحمود عرف میانجی صاحب میا ں جو گجراتی میاں کے نام سے مشہور ہیں دوم اباجی میا ں اور دو دختراں اول مانجابی بی زوجہء میاں سیدمحمد عرف شاہصاحب میاں بن میاں سیدالہداد عرف منجھلے میاں دوم بی بی الہدتی عرف بی بی صاحبہ زوجہء میاں سیدحسین بن خوب میاں' میاں سیدقادن ۱۵/ربیع الثانی دساڑہ میں میاں بھائی مہاجرؒ کے پائین میں مدفن ہیں .تذکرہ میاں سیدمحمد لقب گجراتی میاں بن میاں سیدقادن تربیت وصحبت اپنے والد سے ،۲۵/ ماہ محرم رحلت کئے آپ کی اولاد زوجہء بی بی بوبو

صاحبہ سے ایک پسر سید یوسف تین دختر اں اول بو بو صاحبہ بی بی زوجہ اچھے میاں بن عیسیٰ میاں دوم بی بی صاحبہ زوجہ

میاں سید شریف بن میاں سید ابراہیم ایک کنیز کے شکم سے ایک پسر میاں سید حیدر تذکرہ میانسید یوسف عرف شاہ صاحب میانصاحب بن میانسید محمد تربیت باپ سے اور صحبت بندگی میاں سید برہان الدین سے کئے دائرہ مکان میں کئے تھے . بالا پور میں رحلت ہوئی اور جلگاؤں میں مدفون ہیں اولا د نہیں تذکرہ اباجی میاں بن میانسید قادن بن میانسید سلام اللہ مرشدی کئے ان کی زوجہ خواجہ زادی بی بی بنت میانسید میرانجی سے اولاد نہیں تذکرہ میانسید میرانجی عرف سید و میاں صاحب پیدائش سنہ ۱۰۲۴ ایک ہزار چوبیس میں. بندگی میاں سید نور محمد کے حضور ۸ یا ۹ سال رہے تربیت وصحبت اپنے پدر بزرگوار سے اپنے پدر کی صحبت میں بتیس (۳۲) سال رہے پدر نامدار کے بعد میانسید نصرت کے پاس آ کر علاقہ کر کے تین سال رہے نقل ہے کہ میانسید میرانجی بن میانسید سلام اللہ صفت چہارم درآیت فالذین ھاجروا مخصوص ہے صفت ذات مہدی کہتے تھے .اور بندگی میاں سید نصرت صفت گروہ کہتے تھے .ذات داخل گروہ اور گروہ داخل ذات ہے .جیسا کہ کلام اللہ اور عقیدۂ بندگی میاںؒ سے مفہوم ہوتا ہے اسی طریقے پر تین سال تک یہ قبضہ رہا .پھر سید و میاں صاحب نے گجرات جانے کی غرض سے کرایہ کرلیا تھا کہا جاتا ہے کہ محض ابجی میاں صاحب کی کوشش سے توقف ہوتا رہا چنانچہ چند بار بندگی میاں سید نصرت سے عرض کئے کہ خوندکار سید و بھائی کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات خود اپنے والد سے سنی ہے پھر حضرت کیوں منع کرتے ہیں .اس حد تک کہ ایک روز ابجی میاں نے حضرت کے پاؤں کا انگوٹھا اپنے منہ میں رکھ کر کامل ایک پاس پوری عجز و انکساری کے ساتھ کہتے رہے کہ خوندکار کو چچی صاحبہ کا منہ نظر میں رکھنا ہے جیسے کہ سید و بھائی کار کھتے ہیں پس حضرت آ جے بی بی صاحبہ کے گھر تشریف لیگئے اور پوچھا آجی بی بی کیا تم نے صفت قاتلوا وقتلوا مخصوص صفت ذات مہدیؑ ہونا میاں سے سنا ہے بی بی نے اپنے ہر دو ہاتھ اپنے کانوں پر رکھکر کہا واللہ میں نے میاں سے ہرگز نہیں سنا.اور سید و میاں صاحب کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔یہ کہتا ہے .پھر حضرت نے فرمایا سید و جو کچھ اپنے والد سے سنا ہے وہی اعتقاد رکھے .نقل ہے ایک شخص سجادہ قادر صاحب ایک بادشاہ سے اپنا وظیفے کے طور پر ایک قریہ رام گیر انعام پایا تھا زہد وتقویٰ میں کوشش کرتا تھا حتیٰ کہ ایک روز خوش قسمتی سے مہدی علیہ السلام اور آپ کی مجلس شریف کو خواب میں دیکھا بیدار ہونے کے چند دن کے بعد بڑا میاں بن بڑے شاہ میاں صاحب سفر کرتے ہوئے ٹھہرنے کی غرض سے اس قریہ میں نازل ہوئے اس نے کہا کہ مہدی علیہ السلام اور آپ کی مجلس کو خواب میں دیکھا اس محفل میں آپ بھی تھے .وہ مہدیؑ کہاں ہیں .پس بڑے میاں صاحب جو سید و میاں صاحب کے علاقے میں تھے اسکو سید و میاں صاحب کے پاس حیدرآباد لائے .قادر صاحب نے دور سے ہی آنحضرت کو دیکھکر کہا جس معاملہ میں ، میں نے مہدی کو دیکھا تھا وہ مہدیؑ بیٹھے ہوئے ہیں .اسی وقت قدموں پر گر کر تصدیق کر لی اور تربیت ہو کر اپنے مقام کو واپس

ہوا مہدیؑ ومہدیاں قیامت قائم ہونے تک باقی رہیں گے .اس کا قول حق اور اسکا کلام سچا ایک ہزار ایک اٹھارہ سن ہجری

۱۱۱۸ھ میں بتاریخ ۱۱ ماہ رجب روز پنجشنبہ رحلت ہوئی وصیت کے موجب کنجرہ سے جلگاؤں کو پہنچایا گیا اور حضرت تشریف حقؒ کی مرقد سے سمت سیرت بقدر۔۔دفن کئے ہیں .اولاد بی بی امۃ الرحیم عرف اماں بی بی بنت بندگی میاں سید نصرت سے جن کی رحلت ۲۴ رجب کو ہوئی .دو دختر اور دو فرزند ہوئے ایک میانسید سلام اللہ بلوغ کے بعد۔۔۔اولاد نہیں دوم فرزند سید جی میاں دختر اول خواجہ زادی بی بی زوجہ اباجی میاں بن میاں سید قادن دوم صاحبنی بی بی جفت مچھومیاں بن میانسید جلال ونیز سید ومیاں صاحب کو زوجہء دوم بی بی عائشہ عرف اچھی بی بی بنت میانسید عبدالحی بن بندگی میانسید نور محمد جن کی رحلت ۲۶ ماہ ربیع الاول کو ہوئی .ایک دختر اور تین فرزند ایک میانسید عیسیٰ دوم میانسید نور محمد عرف بڑے میاں سوم چھجومیاں .دختر کا نام راجے ملکاں عرف بوبو صاحبہ بی بی زوجہ میانسید ہاشم بن جی جی میاں صاحب اور دوسری زوجہ ہدو صاحبہ بی بی بنت ملک یعقوب سے ایک فرزند میانسید عطن اور تین دختراں ایک منان .جی صاحبہ بی بی زوجہ میانسید منجو بن بڑے شاہ میاں صاحب دوم بڑی بی بی زوجہ میرانصاحب میاں نوری سوم مانجی صاحبہ بی بی زوجہ خوب صاحب میاں نوری خلفاء آنخضرت میانسید برہان الدین ومیاں سید مبارک ومیانسید نعمت اللہ اور حضرت کے چھ فرزنداں بڑے شاہ میاں صاحب وجی جی میاں صاحب ومیاں سید عالم میاں سید طیب ومیانسید زین العابدین توکل آبادی ومیاں سید مصطفیٰ عرف مچھومیاں وجلال شاہ میاں وخوبصاحب میاں وملک یوسف ہمشیر زداہ شریف ومیاں ملک .جی وملک شرف الدین وملک اسماعیل وملک خان محمد وملک یوسف بن ملک قیام الدین وملک میراں نبیرۂ ملک میراں .تذکرہ میاں سید ولی عرف سید ومیاں صاحب بن میاں سید میرانجی ،تربیت وصحبت اپنے باپ سے اولاد راجے صاحبہ بی بی ،میانسید نعمت اللہ کی بہن سے دو دختراں ہوئیں ایک راجے صاحبہ بی بی زوجہ میاں سید شریف بن میانسید حسین دوم بی بی صاحبہ بی بی زوجہ میاں سید عبدالحی عرف جی جی میانصاحب تذکرہ میانسید عیسیٰ بن میانسید میرانجی تربیت وصحبت اپنے والد سے مرقد دولت آباد میں بندگی میاں سید یعقوبؒ کے حضیرہ میں دروازے سے متصل چار دیواری میں .اولاد ،پہلی بیوی بوبو صاحبہ بی بی بنت چھابو جی میاں صاحب بن بندگی میاں شاہ برہان الدین سے دو فرزند ایک اچھا میاں دوم میانسید محمد عرف بابا صاحب میاں ایک دختر راجہ سلام جفت حافظ سید ومیاں صاحب ساکن کرگاول .دوسری زوجہ دولت صاحبہ بی بی بنت نواب شرزہ خاں کے شکم سے تین فرزنداں ایک انجی میاں صاحب دوم سیدن میاں صاحب سوم خوبمیاں صاحب تیسری زوجہ ایک مومنہ سے نکاح کیا تھا نام تھا فاطمہ سلطان اس سے ایک دختر کوند صاحبہ بی بی زوجہ ملک محمود بن ملک خان محمد باڑی وال اور ایک خدمتگارہ کے شکم سے دو فرزند ایک سید عبدالکریم دوم سید عبدالرحیم .تذکرہ میانسید عبداللہ عرف اچھا میاں بن میانسید عیسیٰ بن میاں سید میرانجی تربیت وصحبت پدر عالی قدر سے .دفن کنجیرہ میں .اولاد زوجہ بوبو صاحبہ بی بی بنت میانجی میاں

صاحب میاں لقب گجراتی میاں سے دوفرزند ایک میانسید شہاب الدین دوم میانسید قادن دودختر اں ایک بی بی صاحبہ بی

بی زوجہ ءالہداد میاں شہید راپچور دوم بوجی صاحبہ بی بی زوجہ ءچھجو میاں بن میرانصاحب میاں ڈھونڈاری ساکن .بچپڑی.
تذکرہ میانسید شہاب الدین عرف چھابوجی میا ں بن میانسید عبداللہ بن میانسید عیسیٰ تربیت اپنے دادا یعنی عیسیٰ میانصاحب سے اور صحبت اپنے سسر یعنی سید جی میاں اور اسکے بعد میانسید علی سے ہوئی مدفن مدک پلی انکی زوجہ بڑی بی بی بنت سید جی میاں ساکن حسین ساگر اولا دنہیں .تذکرہ میانسید قادن عرف سیدن میاں بن میانسید عبداللہ بن میاں سید عیسیٰ تربیت وصحبت اپنے باپ سے اور اسکے بعد سید جی میاں سے کئے تھے بتاریخ ۱۷ رجمادی الاول جلگاؤں میں مدفن .اولاد بی بی صاحبہ بنت میانسید شریف عرف دیوان صاحب میاں سے تین فرزند ایک اچھا میاں دوم شاہ صاحب میاں سوم گجراتی میاں چار دختر اں ایک بوا صاحبہ بی بی زوجہ میٹھے میاں ساکن بچپڑی دوم آجے صاحبہ بی بی زوجہ میراں صاحب سوم اچھوصاحبہ بی بی زوجہ دیوان صاحب میاں چہارم بانو صاحبہ بی بی زوجہ خواجہ زادے میاں .تذکرہ اچھا میاں بن سیدن میاں تربیت میانسید شہاب الدین عرف چھابوجی میاں سے اور صحبت اپنے والد سے ۲۵ رماہ شعبان کنجیرہ میں دفن ہوئے انکی زوجہ مانصاحبہ بی بی بنت الہداد میاں شہید .زوجہ دوم ہدو بی بی بنت سید نصرت اولا دنہیں .تذکرہ شاہ صاحب میاں بن سیدن میانصاحب تربیت اپنے والد سے اور علاقہ صحبت بڑے بھائی اچھا میاں سے ،انکی زوجہ پاچھا بی بی بنت تاجومیا ں سے اولا دنہیں .دوسری زوجہ خواجہ زادی بی بی بنت میانسید نصرت ،زوجہ سوم مانجی صاحبہ بی بی بنت چھجو میاں صاحب بن میانجی صاحب میاں نبیرۂ بڑے شاہ میاں صاحب سے ایک دختر بوجی صاحبہ بی بی تذکرہ میانسید نور محمد عرف بابا صاحب میاں پائے لنگ بن میانسید عیسیٰ بن میانسید میرانجی تربیت اپنے دادا سیدو میانصاحب سے دفن ارکاٹ میں خوبصاحب میانصاحب کے حظیرہ میں اولاد بوا صاحبہ بی بی بنت بڑے میانصاحب سے دوفرزند بڑے فرزند شاہ صاحب میاں غائب ہوگئے .دوم فرزند سیدو میاں اور ایک دختر بڑنجی صاحبہ بی بی زوجہ سیدن میاں بن میاں سید یعقوب توکلی تذکرہ سیدو میاں بن بابا صاحب میاں ٹیکرہ زوجہ اول ہدن جی صاحبہ بی بی بنت میانسید یعقوب توکلی اولا دنہیں .دوسری زوجہ اچھی صاحبہ بی بی بنت سید صاحب میاں سے ایک فرزند چھابوجی اور ایک دختر بوا صاحبہ بی بی زوجہ خواجہ زادے میاں اور علاقہ سیدو میاں کا اپنے خسر سے عرس ۶ رمحرم مدفن مدک پلی .تذکرہ ابجی میاں صاحب بن عیسیٰ میاں بن سیدو میانصاحب جنگ میں مارے گئے .تذکرہ سیدن میاں بن عیسیٰ میانصاحب بن میاں سید میرانجی (صاحب) تربیت اپنے پدر سے اور صحبت میاں سید منجو سے اولاد بانو صاحبہ بی بی بنت میاں سید حبیب بن میانسید اسحاق سے ایک فرزند عیسیٰ میاں اور دودختر ایک مانجی صاحبہ بی بی دوم صاحبنی بی بی تذکرہ عیسیٰ میاں بن سیدن میاں نبیرۂ سیدو میانصاحب ابراھیم خاں کے ساتھ ـــــ میں مارے گئے .اولاد ہدو صاحبہ بی بی بنت بڑے میاں لاکھے سے دوفرزند ایک سیدن میاں جوانی میں فوت

ہو گئے .دوم میرانجی چھوٹا ناگپور میں .خوب میاں بن عیسیٰ میاں کی اولا دنہیں تذکرہ میاں سید عبدالکریم بن عیسیٰ میاں بن

سیدو میاں صاحب کوراجہ بی بی صاحبہ بنت میراں صاحب میاں بن میانسید محمد مہدوی ساکن میندرگی سے ایک فرزند سیدو میاں .تذکرہ میانسید نور محمد عرف بڑے میاں صاحب بن میانسید میرانجی تربیت او ر صحبت اپنے والد ماجد سے دفن جلگاؤں میں انکی اولا د بی بی صاحبہ بی بی بنت میاں سید میرانجی نبیرۂ حضرت میراں صاحب سے دو دختر ان ایک بوا صاحبہ بی بی زوجہ بابا صاحب میاں اپنے بھتیجے .دوم اچھو صاحبہ بی بی زوجہ خوبصاحب میاں بن میانسید علی ساکن قندھار .تذکرہ میانسید موسیٰ عرف چھجو میاں بن میانسید میرانجی انکی اولاد بوجی صاحبہ بی بی بنت میانسید ابراھیم بن سید شریف شہید فی سبیل اللہ منصبدار ایک پسر سیدو میاں شہید اور ایک دختر اچھو صاحبہ بی بی زوجہ میاں سید شریف عرف دیوان صاحب میاں شہید فی سبیل اللہ تذکرہ میانسید حبیب اللہ بن میاں سید سلام اللہ تربیت اپنے والد سے ۵۲/سال کی عمر میں بتاریخ ۱۰/ماہ جمادی الاول دفن دساڑہ میاں بھائی مہاجرؒ کے پائین میں .اولا د راجے جیون عرف جیو بی بی بنت شیر خاں دساڑہ سے ایک فرزند میانسید یحیٰ عرس جیو بی بی آٹھ ذی قعدہ .تذکرہ میانسید یحیٰ عرف آجے میاں لقب دادا میاں بن میاں سید حبیب اللہ اولا د بوجی ماں بی بی بنت میاں سید جلال سے اولا دنہیں .دوسری زوجہ بی بی اچھی بنت میاں سید جلال سے ایک فرزند میانسید سلام اللہ عرف خواجہ زادے میاں عرس آجے میاں ۲۵/صفر ،عرس بوجی ماں ۱۷/ماہ جمادی الثانی ،عرس اچھی بی بی ۳/ماہ رمضان تذکرہ میانسید سلام اللہ بن آجے میاں بن میانسید حبیب اللہ تربیت میاں سید برہان الدین سے اور علاقہ ملک عبداللہ عرف ابجی میاں سے عرس آٹھ ربیع الاول دفن دساڑہ اولا د ہجی بو بنت میانصاحب نبیرۂ میانسید ہاشم شہید سے دو فرزند ایک میاں سید یحیٰ دوم میاں صاحب بچپن میں فوت ہوئے اور تین دختر ان ایک راجے جیون زوجہ میرانصاحب میاں بن خوب میاں دوم بی بی صاحبہ زوجہ آجے میاں بن نجو میاں سوم راجن بی بی عرس ہجی بو ۱۸/ربیع الثانی تذکرہ میاں سید یحییٰ عرف دادا میاں بن میاں سید سلام اللہ بن آجے میاں تربیت وصحبت ابجی میاں سے اولا د چاند صاحبہ بی بی بنت ملک ابراھیم عرف خانجی میاں صاحب شہید سے ایک دختر اچھی بی بی زوجہ ملک برہان الدین عرف میرانصاحب میاں اور دوسری زوجہ نازو بی بی بنت میاں سید ولی سے تین فرزند ایک خواجہ زادے میاں دوم قادن میاں سوم نسو میاں فوت ہو گئے تذکرہ میانسید جلال عرف خوب میاں بن بندگی میاں سید سلام اللہؒ بن بندگی میاں سید عیسیٰ شہید تربیت اپنے والد سے اور صحبت میاں سید میرانجی سے عمر ۴۴ سال تھی کہ ۲۱ جمادی الاول میں رحلت ہوئی مدفن پیراں پٹن میں .بروضۂ سید الشہداءؓ وفات ۱۰۸۷ھ ایک ہزار ستیاسی میں اولا د بی بی دادی بو بو بنت میاں سید ہاشم سے ایک فرزند میاں سید مصطفیٰ اور ایک دختر بوا صاحبہ بی بی جفت میاں سید غیاث الدین بن میاں سید علی بن میاں سید ہاشم مذکور اور زوجہ دوم بی بی راجہ مریم بنت میانسید اسمٰعیل حاجی سے ایک فرزند میانسید برہان الدین عرف میٹھا میاں تین دختر ان ایک بوجی

ماں زوجہ دادا میاں بن میاں سید حبیب اللہ دوم راجہ حمیرہ عرف آجی بی بی زوجہ ملک شرف الدین سوم اچھی بی بی، بوجی ماں

کی رحلت کے بعد دادا میاں کو دیئے دادی بوبو کا عرس ۲۸/ماہ صفر اور بی بی راجہ مریم کا عرس ۱۳/ماہ رمضان تذکرہ میانسید مصطفیٰ عرف مچھو میاں بن میاں سید جلال الدین بن میاں سید سلام اللہ عرس ۱۷/ماہ ربیع الثانی زوجہ اول صاحبنی بی بی بنت میانسید میرانجی سے کوئی اولا دنہیں زوجہ دوم ننھی بوبو بنت میانسید خانجی بن میانسید ہاشم شہید سے دو دختر ایک اچھی بی بی بچپن میں وفات پا گئیں دوم بوبو صاحبہ بی بی زوجہ ملک خلیل محمد بن ملک پیر محمد.

تذکرہ میانسید برہان الدین عرف میٹھے میاں بن میانسید جلال الدین بن بندگی میانسید سلام اللہ، تربیت وصحبت اپنے چچا یعنی میانسید میرانجی سے ۱۷/ذی الحجہ پیراں پٹن میں مدفن ہیں. اولا د بی بی راجہ راستی عرف اچھی بی بی بنت میاں سید احمد سے ایک فرزند میانسید جلال اور تین دختراں ایک بی بی صاحبہ بی بی زوجہ میانسید طیب دوم بوجی صاحبہ بی بی زوجہ میانسید نصرت ساکن قندھار، سوم مانجی صاحبہ بی بی زوجہ میانسید ولی بن میاں سید برہان پالن پوری. بی بی اچھی ۱۵ صفر دساڑہ میں مدفن ہیں. تذکرہ میاں سید جلال الدین عرف خوبصاحب میانصاحب بن میانسید برہان الدین بن میاں سید جلال الدین تربیت وصحبت اپنے والد سے رحلت ۱۱۵۸ھ ماہ محرم میاں بھائی مہاجرؒ کے پائین میں. اولا د بوا معدن بنت میاں سید عارف سے دو فرزند ایک میاں سید میرانجی دوم میاں سید راجو، زوجہ دوم امولکجی بی بی بنت میاں سید احمد سے ایک فرزند میاں سید برہان الدین عرس بوا معدن ۱۲/جمادی الثانی. عرس امولکجی بی بی ۹/ربیع الاول. تذکرہ میاں سید میرانجی عرف میرانصاحب میاں بن میاں سید جلال الدین بن میاں سید برہان الدین، تربیت ملک عبداللہ سے ۱۱۹۱ھ ۲۵/جمادی الثانی بعمر ۵۳ سال میاں بھائی مہاجرؒ کے حظیرہ میں مدفون ہیں. اولا د جیو بی بی بنت خواجہ زادے میاں سے ایک فرزند میاں سید عیسیٰ اور دو دختراں ایک اچھی بی بی زوجہ میانسید نصر اللہ بن سید بہادر. دوم بوجی صاحبہ بی بی زوجہ مراد میاں بن راجو میاں. عرس جیو بی بی ۵/ماہ شوال. تذکرہ میاں سید عیسیٰ عرف میانصاحب میاں بن میاں سید میرانجی بن میاں سید جلال بوا صاحبہ بی بی بنت ملک خدا بخش سے چار فرزند ایک امیر میاں دوم سید صاحب میاں سوم سیدن میاں چہارم اچھا میاں. تذکرہ میاں سید راجو بن خوبمیاں بن میاں سید جلال الدین تربیت وصحبت میاں ملک عبداللہ سے. ۴۷ سال کی عمر میں ۱۱۸۶ھ ۲۲/ماہ محرم ڈبھوئی میں رحلت ہوئی اور چاپانیر میں بندگی میاںؒ کے پائین میں مدفن ہوئے. اولا د بڑی بی بی بنت ملک خدا بخش سے چار فرزند (۱) بڑے میاں (۲) چھابوجی میاں (۳) سیدن میاں (۴) مراد میاں اور دو دختر (۱) ماں صاحبہ بی بی زوجہ خواجہ زادے میاں بن سیدن میاں. تذکرہ بڑا میاں بن راجہ میاں بن خوب میاں انکی زوجہ خواجہ زادی بی بی بنت ملک سلمان. تذکرہ چھابوجی میاں بن راجہ میاں انکی زوجہ ـ ـ ـ بنت میاں سید علی. تذکرہ مراد میاں بن راجہ میاں انکی زوجہ بوجی صاحبہ بی بی بنت میرانصاحب میاں (انکے چچا) تذکرہ میٹھا میاں بن خوب میاں بن میاں سید

جلاالدین تربیت ملک عبداللہ سے اولاد آسان بی بی بنت دلومیاں پالن پوری سے دوفرزند ایک میاں سید احمد عرف عطو

میاں .دوم میاں سید مصطفیٰ عرف مچھومیاں.

تذکرہ میاں سید ولی بن حضرت بندگی میاں سید شہاب الدینؒ تربیت بندگی میاں سید یعقوب صحبت اپنے قبلہ گاہی سے .اور خاتم المرشد سے .دائرہ دساڑہ میں تھا.کھانبیل سے چندلوگوں کے ساتھ ہجرت کرتے دساڑہ سے متصل ۔۔۔کے ہاتھوں چار آدمیوں کے ساتھ پانچ جمادی الاول کوشہید ہوگئے .اولاد بی بی راجے سون بنت عالم میاں .دساڑیہ سے دودختر .ایک بی بی ملکہ فاطمہ عرف بی بی مانجی زوجہ میاں سید محمد بن میانسید خوندسعید دوم بی بی عائشہ عرف اچھی بی بی زوجہ میاں سید شہاب الدین بن میاں سید عیسیٰ شہید. بی بی سون ۶ ر جمادی الاول دساڑہ میں رحلت کیں.

تذکرہ کنز کمالیت ،رمز جلالیت ،زبدۃ مازاغ البصر امیر بندگی میاں سید عبدالقادرؒ عرف بندگی میاں سید قادن لقب خانجی میاں صاحب بن حضرت بندگی میاں سید خوندمیر سید الشہداء رضی اللہ عنہ قتال کے وقت عمر کم وبیش ۷ر سال کی تھی .تربیت ملک الہدادؒ سے اور صحبت بھی آپ سے ہی تھی .خلافت اور روایت سے مبشر تھے .مرشد کے وصال کے بعد ۲۵ سال شہاب الحقؒ والدین کی صحبت میں رہے .بعد ایک چھوٹے موضع کڑی میں علیحدہ دائرہ باندھ کر چند دن رہے .بعد کچھ مدت کے خاتم المرشدینؒ کے پاس جالور میں اللہ کی رحمت کو پہنچ گئے .بتاریخ ۶ ر رمضان اور انکی عمر ۶۰ سے اوپر تھی .اولاد بی بی بوا تاج بنت میاں سید عطن یعنی چچا کے شکم سے ایک پسر میانسید سعید الدین عرف سید جی میاں اور تین (لڑکیاں) دختراں ایک بوا لولو زوجہ میانسید عیسیٰ شہید بن شہاب الحقؒ دوم بوا نصرت جنکو ملک حسان عرف ملک جانسو بن ملک بڑا ابن ملک گوہرشہ فولادیؒ کودئے .سوم بوا کھنا ،میاں سید بڑے بن میاں سید حسین کو دئے ان سے زیادہ اولاد معلوم نہ ہوسکی.

نقل ہے کہ بدرِ منیرؒ کے قتال کے وقت حضرت بندگی میاں سید احمد بن سیرت المہدی صدیق ولایتؒ کی عمر تین سال کی تھی اور آپ کی عمر حضرت بندگی ملک الہدادؒ کے وصال کے وقت ۱۷ سال کی تھی .تربیت وصحبت اور خلافت کی بشارت صدیقِ صدیق سے اور چشمِ سر سے رویت انکے متبوعین کی آنکھوں دیکھی بات ہے اور آپ کی عمر شہاب الحقؒ کے وصال کے وقت ۴۴ ر سال کی تھی .حضرت شہاب الحقؒ کے وصال کے بعد حضرت سید نجیؒ کی صحبت سے کبھی بھی سفر ہو کہ حضر جدانہیں ہوئے اور جالور میں واصل ہوئے ہیں .عمر کم وبیش ۶۰ ر سال کی تھی .اولاد بی بی کے۔۔۔بطن سے دو پسر ایک میانسید موسیٰ دوم میاں سید مصطفیٰ اور ایک دختر بوا ملکاں ملک صالح بن ملک راجے کو دئے .نقل ہے کہ پٹن عرف نہروالہ میں ایک ملا مسمیٰ شیخ طاہر اس وقت علم ظاہری میں یکتا تھا .چنانچہ بارہ ہزار احادیث وموضوعات لایا لیکن ۔۔۔۔انصاف او رقسط سے اندھا تھا .مصدقوں کے ساتھ زیادہ عناد رکھتا تھا .اور چونکہ حضرت شہاب الحقؒ وحسین ولایتؒ کی کمالِ شجاعت

معاندوں اور ملاؤں کا قتل ہوا.اور بھائیوں سے موذیوں کے شر کو رفع فرمایا تھا.اور جب شہاب الحقؓ بحسب ارجعی الی

ربک راضیة مرضیه داخل ہوئے یہ جو معدنِ خیانت تھا گھر میں چھپا رہتا تھا نہروالہ میں واعظ اور صاحبِ اختیار مفتی ہوگیا.اور عداوت اور حسد کی رگوں کو جوش میں لایا اور مہدویوں کو پلٹانے کے لئے ظلم وستم کیا.اسطرح مکروقساوت اس پلید نے باندھی کیونکہ صوبہ دار پٹن موسیٰ خاں پولادی مرتد تھا اور امامِ ماضی کی رسم خیانت کو کہ منکراں کوّے کے پاؤں کی شکل لوہے سے بنا کر مصدقوں کی پیشانیوں کو داغ دیتے تھے تاکہ مہدویوں کے پاس جائیں تو شناخت ہوجائے.اور حضرت صدیقِ ولایت کے عہد کے بعد حضرت شہاب الحقؓ کے عہد میں انکی خون ریزی کے رعب سے معاند ملاؤں نے عناد اور تہاون کو تعویق میں ڈالدیا تھا تاکہ حضرت شہاب الحقؓ وحسینِ ولایتؓ کے قدوم کھانبیل میں تشریف لے گئے تو پٹن کے منکروں کو سراونچا کرنے کی ہمت نہ ہوئی لیکن شہاب الحقؓ کے انتقال اور موسیٰ خاں کے ارتداد سے حاسدوں کو ازسرنو حسد تازہ کرنے کا موقع مل گیا جب یہ خبر حسینِ ولایتؓ کو پہنچی تو حق بیں اور حق نوش کے دل میں غیرت پیدا ہوئی اور فرمایا اور ایک قول کے مطابق عصر کے بعد بیان میں فرمایا' طاہر مطرود قاھر کو جو جان سے مارے اسکو ایمان اور بہشت کی بشارت ہے مردِ مردانہ شجاعِ یگانہ خلاصۂ خاندان خیرالوریٰ بندگی میاں سید مصطفیٰؓ بن بندگی میاں سید احمدؓ بعمر ۱۸ رسال خاتم المرشدؓ کی صحبت سے فیض یاب تھے علی الصبح بغیر اطلاع مربیان پٹن کی طرف روانہ ہوگئے.پٹن پہنچ کر دیکھا کہ طاہر پلید مہدویوں کے ڈر سے حوائج ضروری بھی بالاخانہ پر کررہا ہے سوائے درس خوانوں اور افغانوں کے کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے.تلاش و پوچھ گچھ کرتے ہوئے اسکے خسر حاسر کے پاس گئے اور طلبِ علم کا مقصد کچھ اسطرح فرمائے کہ آثار سیادت کے حسن اور میاںؓ کے قول اور آئین سے اسکا خسر ممنون ہوگیا خود اپنے ساتھ میاںؓ کو لیکر شیخ کے پاس آیا اور کہا کہ یہ گلبن سیادت کا نورس پھل درس کا آرزومند اور مشتاق ہوکر دور دراز مقام سے یہاں آیا ہے میری خاطر سے اسکو درس دیں.شیخ نے خسر کے قول کو قبول کیا اسطرح کہ یہ ناموافق بالاخانہ کے دریچہ کے نیچے ہوگا اور بالاخانہ کے اوپر سے میں سبق پڑھاؤں گا.میانسید مصطفیٰؓ نے آمدورفت شروع کی چند دن کی آمدورفت کے بعد ایک روز شاگرد درس کے بعد رخصت ہوگئے تھے اور ملاء بام پر تنہا تھا.میانسید مصطفیٰؓ اندر آئے اور بے دریغ اسکی پشت پر شمشیر مارے لیکن اس وقت ایک زخم سے ہی وہ دریچہ سے کود کر بارش کی طرح نیچے پہنچ کر صحن میں پڑا.میاںؓ نے دیکھا کہ دشمن ہاتھ سے جارہا ہے تو خود بھی دریچہ سے کود دئے اسکا صحن اینٹوں کا تھا.خدا کی مرضی کہ ہر دو پاؤں ٹوٹ گئے شور وشر اونچا ہوگیا.جمیعدار منصبدار لشکر دوڑتا ہوا پہنچا اور پوچھا اے نوجوان تو کون ہے کہ اس عمر میں بہادری دکھا رہا ہے میاںؓ نے فرمایا میں سید خوندمیرؓ کا پوتا اور میانسید شہاب الحقؓ کا و میانسید محمودؓ کا بھتیجا ہوں جو مقصود تھا وہ حاصل ہوگیا.پس اس کے خسر نے میانسید مصطفیٰؓ کو شہید کردیا.اس کے بعد وہاں کے مصدقوں نے جمع ہوکر وہاں سے لاشہ اٹھا کر بندگی میاںؓ کے روضہ میں حضر

تؓ کی قبر کے مشرق میں دسویں قبر حضرتؓ کی ہے اور میاں سید موسیٰ بن میانسید احمد کی شادی صبیہ شریفہ حسینِ ولایتؓ سے

ہوئی جسکا نام حضرت دریائے ولایت سے بوا بوڈھن رکھا گیا تھا.ان سے بیٹے اور بیٹیاں ہوئیں. پسر کلاں کا نام میانسید احمدؓ تھا دانتی واڑہ کی جنگ میں میانسید موسیٰ اور انکے پسر میانسید احمد، میانسید یحییٰ و میانسید عیسیٰ کے ساتھ شہید ہو گئے.

تذکرہ حضرت مخزن عرفان حقائق ومعدن اسرار دقائق شاہد رویت اللہ بعین الراس بندگی میاں سید خدا بخشؓ بن بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ حضرت کے قتال کے وقت عمر ایک سال تھی.اور شیر خوارگی میں اللہ نے اپنی رویت سے سرفراز فرمایا تھا.اور تمام بدریوں اور خاتونوں کو آپ کی خاطر عزیز تھی.تربیت وصحبت بندگی ملک الہدادؓ سے خلافت سے مبشر تھے وقت انتقال صدیقِ صدیقؓ، آنحضرتؓ کی عمر ۱۵/سال کی تھی.اور شہاب الحقؓ والدین کے وصال کے وقت آپ کی عمر ۴۲/سال کی تھی.مرشد مرشدین کے وصال کے بعد دریبہ دین کی صحبت سے سفر وحضر میں جدا نہیں ہوئے.جالو ریں خاتم المرشدینؓ کے حضور روضۂ رضوان میں آرام فرما ہیں.خاتم المرشدینؓ کی گنبد کے باہر جنوب کیطرف پانچ قبر کے برابر اور وہاں ایک چھوٹا چبوترہ ہے.میانسید احمدؒ مغرب کی طرف میانسید خدا بخش مشرق کی طرف آسودہ ہیں رحمہم اللہ علیہم .اولاد میانسید خدا بخش بی بی بوالاڑلی بنت ــــــ کے شکم سے تین لڑکے ایک میانسید میرانجی دوم میانسید عالم سوم میانسید حبیب اللہ اور ایک دختر بوا جونہ' میاں قاضی عمادالدین بن میاں قاضی عبداللہ خلیفہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ کو دئے .اور ایک دختر بوا راجے ان کی شادی معلوم نہ ہو سکی.میاں سید خدا بخشؓ کے جملہ فرزنداں خاتم المرشدینؓ کی صحبت کیمیاء خاصیت میں کمال کو پہنچے.میانسید میرانجی پسر میاں سید خدا بخش بوا فتح بنت شہاب الحقؓ سے ہوئے.

تفصیل نہم ۔ درفضیلت حضرت بندگی میاں سید شریف عرف تشریف اللہ صاحب علیہ الرحمۃ.تذکرہ مع اولاد آنحضرت جس روز کہ حضرت کے قدوم سعادت لزوم کی عرصہءظہور میں تشریف لائے' صدیقِ ولایتؓ کی ذات پر گیارہ دن کا فاقہ تھا.اس ذات خجستہ صفات کے تولد کے وقت سن ہجری ۹۲۵ تھا.لیکن اس روز فقر وفاقہ ایسا تھا کہ گھر میں روشنی کے لئے چراغ بھی نہیں تھا جب فرزند تولد ہوئے تو عورتوں نے لڑکا یا لڑکی کی تمیز کیلئے گھاس سلگا کر بچہ کا مونہ دیکھا عورتیں مبارک باد دینے کیلئے حضرت صدیقِ اکبرؓ کے پاس پہنچے.عادتِ شریف آپ کی ایسی تھی کہ جب کبھی گھر میں بچہ پیدا ہوتا تمام دائرے کو اسکی خوشی میں شیر وبرنج کھلاتے اور ایک قول کے مطابق شکرانہ کھلاتے.اور اس روز پے در پے اضطرار کے سبب ہزاراں شکر اللہ کے دربار میں بجالائے یعنی اے پروردگار فقر وکرم اور فضل تشریف تیرا ہے پس کرم پر کرم اور دوسرا انعام یہ کہ لڑکا عطا کیا پس حق تعالیٰ کا حکم ہوا اے سید خوندمیر آج تو اپنے دائرے میں ایمان کی سویت کر. یہ ہماری خلعت ہے.میاںؓ نے دائرہ میں اعلان کرواتے ہوئے ایمان کی سویت سے مبشر فرمایا سبحان اللہ اللہ الودود زہے خلعت از مسعود زہے عبد وزہے معبود اورزہے.صدیقِ مہدی موعود علیہ السلام کے اسکے پسر کے تولد سے ایمان کی خلعت

ارزاں ہوئی. اوراسی لحاظ سے صدیقؓ نے نورچشم کا نام سید شریف عرف تشریف اللہؒ رکھا. اور لقب تشریف اللہ اسی سبب ہوا

حضرت کے تولد کے وقت آسمان سے ملائکہ ایک سفید چادر کے چاروں گوشوں کو پکڑ کر تشریف اللہ تشریف اللہ کہتے ہوئے آنخضرت کے تولد خانہ میں نازل ہوئے. اسی سبب سے تشریف اللہؒ ہوئے. حضرت کی عمر بندگی میاںؒ کے قتال کے وقت ۵/سال کی تھی اور شکل وصورت میں اکثر مشابہ شہاب الحقؒ کے اتنے تھے کہ اگر کوئی آپ کو پیچھے سے دیکھتا شہاب الحقؒ سمجھتا تھا جیسا کہ شہاب الحقؒ کے مناقب کے ضمن میں ویجاموری کی نقل میں اوپر بیان ہوا. آنخضرت کی جسمانی قوت اور تنومندی باوجود فقر کے جو عطائے الٰہی تھا بدرجہ اتم تھی. چنانچہ نقل ہے کہ کھانبیل میں شہاب الحقؒ کے دائرے میں ایک مادہ گائے دوڑتی ہوئی آگئی. اس ملک کے گائیوں کی تنومندی وقوت وزور مشہور ہے شہاب الحقؒ کا حکم ہوا پکڑو' میاں سید تشریفؒ وضوء کر رہے تھے وہ گائے آنخضرت کے سامنے آگئی. آنخضرت اٹھ کر جلدی سے قوت کے ساتھ اس گائے کے دونوں سینگ پکڑ لئے. کاکرنجی اور پٹنواڑہ کی گائیں مشہور ہیں مادہ گائے جو موٹی اور روز آور تھی' روز لگائی یہاں کہ میاں سید تشریفؒ کے ہاتھوں میں اسکی دونوں سنگیں رہ گئیں اور وہ بھاگ گئی حضرت تشریف اللہ صاحب کے حق میں بندگی میاںؒ کی بشارات بہت ہیں. ان میں خاص الخاص بشارت یہ ہے کہ اس ذات کو تشریف اللہ فرمایا اور خود نے تربیت فرمایا. پھر اسکے بعد کمال شرائط کے ساتھ بندگی ملکؒ کی صحبت میں رہے اور مبشر ومنظور انکے خلفاء میں سے ہوئے اس کے بعد شہاب الحقؒ سے جدا نہیں ہوئے. بکمال اخلاص اور محبت سے صحبت میں رہے. شہاب الحقؒ کے وصال کے بعد سید نجی خاتم المرشدؒ سے بندگی میاں سید قادن وبندگی میاں سید شریف وبندگیمیاں سید احمد وبندگی میاں سید خدا بخش اور فرزندان شہاب الحقؒ باتفاق صحبت ایک جاہ تھے. لیکن مغل اکبر جلال الدین کی عمل داری میں جب کہ اس نے گجرات پر قبضہ کیا بندگی میاں سید محمودؒ نے فرمایا کہ ہر بھائی کو چاہئے کہ چند روز ظاہر میں جدا گانہ گذاریں پھر امن کے وقت ایک جاہ ہو جائیں. ان چند دنوں میں مرشدان کامل جدا ہوئے. میاں سید شریفؒ امن کے وقت جب پھر ایک جاہ ہوئے تو خاتم المرشدؒ نے نزدیک نہ رکھا اور جدا رہنے کی رخصت دیدی اور اسطرح فرمایا میاں سید شریف تشریف اللہؒ کا معاملہ ارشاد وسلسلہ دکن میں نظر آتا ہے بندہ کس طرح اپنے نزدیک رکھ سکتا ہے آخرالامر بندگی میاں سید شریف تشریف الحقؒ ملک گجرات سے دکن میں قدمِ سعادت رکھ کر اپنے مرشد مبارک یعنی بندگی ملک الہدادؒ کی متابعت کے نہج پر عالیت وعزیمت کے جادہ پر رہتے ہوئے ارشادی کئے. آخرالامر جب آپ کی عمر مبارک ۶۳/سال کی ہوئی یعنی تولد ۹۲۶ھ عمر ۶۳/سال پس ۹۸۸ھ میں جلگاؤں میں عنقریب برہان پور ۱۱/ماہ رمضان المبارک اس عالم سے عالم باقی میں رحلت کر گئے. نقل ہے کہ آنخضرت حج کے لئے تنہا تشریف لے گئے تھے اور سب سے کہا کہ تم خدا کی یاد میں رہو کہ میں تمام دائرہ کا حج کر کے آؤنگا. دیکھو اے عزیز آنخضرت کے قربت کو جنابِ احدیت میں کہ فرماتے ہیں میں تمام دائرہ کا حج کر کے آؤنگا اس سے معلوم ہوتا ہے

کہ قاصروں ملازموں اور ارادتمندوں کی شفاعت کرینگے.آنحضرتؑ خشکی کے راستے سے پیدل گئے چونکہ دور سے ہی

بحالتِ احرام روانہ ہونے میں جسم کو بہت تکلیف ہوتی ہے یہ طریقت ہے احرام باندھنے کا آنحضرت کا جہاز پر سوار نہ ہونا یہ نفس کشی ہے.

چنانچہ نقل ہیکہ بندگی میاں شاہ نعمتؓ حج کے لئے کنارے دریا پر پہنچے اور کسی کے پاس زادہ راہ نہ تھا سب متوکل تھے.سوار ہونے کے بعد فرمایا کسی کے پاس کوئی چیز ہے.پس ایک شخص نے ڈول میں پانی ظاہر کیا حکم کیا کہ اس کو بہادو نقل کہ حضرت تشریف اللہؓ ملک گجرات سے کوچ کر کے چند دن برہان پور میں اقامت کر کے وہاں سے احرام باندھ کر تنہا خشکی کے راستے سے دو سال سے زیادہ کی مدت پر بیت اللہ کے ارادے سے روانہ ہوئے تھے احرام اور سردی کی وجہ سے سر پر پان کی طرح شگاف ہوکر چکرآ کر گر گئے تھے اس وقت روحِ سید الشہیداءؓ آ کر میاں سید شریفؓ کے سر سے کثافت دور کر کے فرمایا اس راہ کی محنت اس سے زیادہ ہے اور اس کے بدلے میں تمہاری اولاد سات پشت بخشی جائیگی اور انکی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اپنی سواری پر سوار کروالیکر ایک پاس میں بیت اللہ پہنچا گئے.اس کے بعد سواری نیچے اتر کر پٹی کھول کر شگاف دیکھا کچھ نہیں تھا لیکن حرمِ بیت اللہ کے دروازے پر خود کو کھڑا پایا پھر ایام حج تک رہکر حج ادا کر مکان کو واپس ہوئے.نقل ہے کہ اثنائے راہ میں گرمی' سردی' وادی بے درخت و بے آب عرصۂ توکل کا شہسوار کو بااضطرار وفقرِ بے کلی کے سبب سے بے تابی ہوئی اور گرمی کی وجہ سے آنحضرت کی پشت تڑخ گئی پس بے تاب و بے طاقت ہوکر بیٹھ گئے جب چشم بند ہوئی اور قدم رکھنے کی طاقت نہ رہی پس ایک سوار کی آواز کانوں میں آئی جب آنکھ کھولی تو وہ سوار بندگی میاںؓ تھے پس صدیقؓ نے قریب آ کر نورِ چشم کی پیٹھ پر اپنا مقدس ہاتھ پھیرا ہشیار کر کے فرمایا آفریں ہو.فی سبیل اللہ مشقت اختیار کیئے خدا کے فضل سے آسان ہوگئی اس کے سبب اتنی قوت پیدا ہوگئی کہ بیان میں نہیں آسکتی.ذرا برابر سستی بدن میں نہیں تھی پس چند مدت کے بعد اس ولایت کا ایک امیر سوار آیا جب آپ کی جبین مبارک پر انوار کو چمکتا دیکھا اپنی سواری پر سوار کر کے مقام پر پہنچایا.نقل ہے کہ آنحضرتؓ نے فرمایا کہ جو کوئی مہدی اور میاں کو دو دیکھتا ہے اس کو بندہ رحول (ترچھا) جانتا ہے.نقل ہے کہ آنحضرتؓ بیت اللہ سے آ کر چند دن دولت آباد میں میاں شاہ عبدالکریم کے دائرہ میں رہے بعض کہتے ہیں کہ دائرہ بندگی میاں سید یعقوب میں آ کر رہے اور یہ ذکر دراز ہے بعد میں بندگی میاں سید سعد اللہؓ کر لیکر گئے.نقل ہے کہ برہان پور میں حضرت تشریفِ حق کے دائرہ میں فراغت تھی جو کچھ اللہ کے نام پر خدمت میں آتا اسکی چار تقسیم فرماتے ایک حصہ فقراء کو دوسرا گھر کو تیسرا مہمان کو چوتھا دائرہ کے بچوں کو ایک وقت آنحضرت کے پاس ایک تونگرو معتبر خادم آیا تھا دائرہ کے بچوں نے اعتماد و اقرار پر ایک دوسرے سے قرض لیکر اس کی خدمت کی یہ احوال جب حضرت تشریف اللہؓ کو معلوم ہوا تو آپؓ اس شہر کو چھوڑ کر ہجرت اختیار کی اور جلگاؤں پہنچے نقل ہے حضرت تشریف اللہؓ نے فرمایا

مہدوی پانچ ارکان ادا کرے خدا بخشے گا ورنہ میرا دامن پکڑے. میں کہاں رہونگا وہاں مہدیؑ رہین گے. اور سید ھے

بازو میاں سید خوند میرؓ ہونگے اور وہ ارکان یہ ہیں۔ اول خدا جو مطلق پہنچائے وہ کھائے دوم نماز با جماعت سوم قول موافق اجماع چہارم دائرے کی باڑ میں رہو پنجم پہار کی جاگئی. یہ نقل حافظ میراں صاحب میاں صاحب میاں نے اپنے دستخط سے لکھا ہے نقل ہے جلگاؤں میں سات سو طالبانِ خدا فقر و فاقہ سے رحلت کر گئے انکو ایک کھیت میں دفن کیا گیا، کسان نے فریاد کی، میاںؓ نے فرمایا جہاں مردہ پاؤ اسکو باہر پھینک دو، اس نے چند قبروں کو کھود کر دیکھا ایک مردہ بھی نہیں پایا، میاںؓ نے فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ متوکلوں نے اس مشقت و فاقہ سے اپنی جان خدا کے حوالے کی تو مٹی میں رہنے کیلئے ؟ بلکہ بندہ اس ہاتھ دیتا ہے اور خدا اس ہاتھ لیتا ہے. اس سے معتقد ہو کر زمینِ مذکور کو مقدم قریہ مذکور نے براہ خدا دے دی. اور حضرتؓ کو مع دائرہ کھانے کی دعوت دی مختلف قسم کے پکوان تیار کیئے. دائرہ کے بچے یہ باتیں کرتے تھے کہ آج کھانا قریہ کے مقدم کی جانب سے آیا ہے خوب سیر ہو کر کھائیں گے. مقدم نے کھانے کی دیگوں کو نوکروں کی گردنوں پر رکھکر دائرہ معلیٰ میں بھجوایا میاںؓ نے فرمایا کہ بچوں نے اللہ کی جانب نظر اٹھا دی ہے اس وجہ سے کھانا دفن کر دیا جائے. اور ایک روایت میں ہے کہ کھانا لانے والوں نے خدا کا نام نہ لیا اور کہا کہ یہ کھانا فلاں مقدم نے دیا ہے. اس وجہ سے کھانا دفن کروایا. جب لوگوں نے مقدم کے سامنے بیان کیا کہ کھانا دفن کروایا دیا گیا تو مقدم متحیر ہو گیا کسی واقف کار نے کہا کہ خدا کا نام کیوں نہیں لیا بعد مقدم خود دوڑتا ہوا آیا اور کہا میاںؓ کھانا خدا نے بھیجا ہے ملازموں سے سہو ہو گیا. اسی وقت میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ خدا کی بھیجی ہوئی چیز کو قبول کرتا ہے اس کے بعد لوگ واپس ہو گئے. جب متوکلات اور متوکلین چھوٹے، بڑے سے خطرہ دور ہو گیا اور وہ کھانا کسی کو یاد نہیں رہا تیسرے روز ارشاد عالی سے اجماع منقعد ہوئی اس وقت آنخضرتؓ نے فرمایا کہ دفن کیا ہوا کھانا باہر نکالا جائے اسی وقت مٹی دور کی گئی اور دیکھا کہ کھانا گرم و تر و تازہ اور بے انداز لزیز تھا. اسکے بعد فقیروں میں سویت ہوئی. نقل ہے کہ آنخضرتؓ کو خدا کے نام پر ایک سونے کا کرہ آیا تھا فقر و فاقہ کے دوران برادرانِ دائرہ نے چند بار اسکو بازار لیکر گئے فروخت کرنے کے لئے لیکن وہ فروخت نہ ہوا. ہر شخص کہتا کہ یہ پیتل کا ہے میاںؓ نے فرمایا کہ بندہ کی رحلت کے بعد یہ کرہ فروخت ہوگا. بندہ کی زندگی میں یہ کرہ بدل گیا. اور بندہ کے بعد سونے کا ہو جائیگا حضرتؓ کے انتقال کے بعد وہ کرہ سونے کی قیمت سے فروخت ہوا. ایک شاعر نے کہا زر کے زردی میزندانی کہ چیست ۔ زر ہمیشہ پیش مرداں زرد رست.

نقل ہے کہ جب آنخضرتؓ کا آخری وقت ہوا تو آنخضرتؓ نے جلگاؤں قریہ سے قصد کرتے ہوئے فرمایا کہ مارواڑ کا اونٹ مارواڑ کی طرف کر کے مرتا ہے میں بھی اپنے مربی کی طرف منہ کرتے ہوئے مرتا ہوں. آنخضرتؓ کا اشارہ ملک گجرات کی طرف تھا اور کھانبیل، سدراسن اور کپڑونج ہیں. نقل ہے کہ آنخضرتؓ نے آخری وقت میں حاضرین میں

ایمان کی سویت کی جسطرح کہ تولد کے روز ہوا تھا.نقل ہے کہ ذات عالی پر فاقہ تھا جسطرح کہ روز تولد تھا.آنحضرتؓ

کاوصال ۱۱ ماہ رمضان المبارک کو ہوا.نقل ہے کہ جس وقت کہ حضرت سید نجی خاتم المرشدؓ کے پاس حضرت تشریف حقؓ کی رحلت کا خط پہنچا اور آپؓ نے دیکھا تو دردو غم سے آپ بہت آب دیدہ ہوئے.اسی وقت اپنے زانو پر بیٹھ کر اپنی ذات کی طرف اشارہ کر کے فرمایا بندہ خاتم مرشدؓ، دین در بیہ فیض مقید ہے.نقل ہے کہ حضرت خاتم مرشد نے بہت رنجیدہ اور دلگیر ہو کر آنحضرت کے تینوں فرزندوں کو اپنے ہاتھ سے خط لکھا ہے وہ یہ ہے برادرم عزیز بھائی سید سعد اللہ بجائے سید شریف تشریف اللہؓ یعنی بامعنی مقبول ہر دو جہانی تو حضور مہدی موعودؑ اور حضور سید خوندمیرؓ میں سرخ رو ہو تو میرے فرزندوں میں لائق وفاضل ہے یہاں سید محمود بن سید خوندمیرؓ جالور مقام کی جانب سے سلام ودعائے دوام.دعا کے بعد مدعا یہ کہ بھائی سید شریف تشریف اللہؓ کی رحلت کی خبر میں نے سنی بہت دردو غم ہوا.یقین کرو کہ سید محمود کا انتقال ہو گیا اور بندہ تشریف اللہؓ تمہارے والد ہیں انشاء اللہ جو کچھ تمہاری سویت ہے پہنچا دوں گا.بندہ کو لازم تھا کہ وہاں آکر تعزیت ادا کرتا لیکن ملک دکن دور ہے فقیر کا آنا جانا تو معلوم ہے.بندہ کے بدل خوب بھائی کو دلاسا دو چالیس روپئے بھیجے ہیں.دس روپئے اور میری دستار تمہارے لئے دس روپئے اور میرا جامہ لطیف اللہ کو دو.دس روپئے پائجامہ اور رجوتا عبد الوہاب میرے بیٹے کو دو.اور دس روپئے فقیروں کو سویت کر کے دیدو.تمام حاضرین مجلس کو سلام کہو.آنحضرتؓ کے خلفاء، بسیار او رب شمار ہیں لیکن مخصوص ومشہور بندگی میانسید عبد اللطیف، بندگی میاں سید عبد الوہاب ہیں خلافت مرشدی حضرت کی ۱۹ سال تین ماہ ۲۳ روز تھی.غسل اور جنازہ کی امامت بندگی میاں سید سعد اللہؓ نے کی گیارہ سو طالبانِ حق خدمت معلیٰ میں تھے جن میں سے چند فاقے سے شہید ہو گئے.چند مقدمہ معجزہ کہ وقت مہدی موعودؑ میں ہوئے تھے.یہاں بھی ہوئے ہیں .اشعار.

اولاد حضرت تشریف اللہؓ صاحب بی بی بو جی کساں عرف بو جی صاحبہ بی شکم سے تین (فرزند) پسر ایک بندگی میاں سید سعد اللہ دوم بندگی میاں سید عبد اللطیف سوم بندگی میاں سید عبد الوہاب اور دو دختر ان ایک بوا امت الکریم ملک سالار اولا چی کو دئے دوم بوا حمیرہ عرف راجے جی زوجہ بندگی میاں سید یحییٰؒ بن شہاب الحقؓ ہیں اور بی بی بو صاحبہ بی بی جلگاؤں میں سے سات ماہ شعبان رحلت فرمائے حضر تشریف اللہ صاحبؒ کے پہلو میں آسودہ ہیں شہر پناہ کی دیوار کے قریب مرقد منور ہے.تذکرہ حضرت واقف بیان مہدی امر اللہ مراد اللہ موصوف باوصاف اسد اللہ بندگی میاں سید سعد اللہ رحمتہ اللہ علیہ کو پیدائش کے بعد شہاب الحقؓ کے آغوش میں دئے.(س) تولد کے وقت شہاب الحقؓ کے گھر میں تھے صورت پرورش حضرت تشریف اللہؓ کے گھر میں ہوئی.نقل ہے کہ بچپن سے شجاعت تمام اور مہابت لاکلام رکھتے تھے.اور غضب کے وقت

کسی کو بات کرنے کی طاقت نہیں تھی.نقل ہے کہ کہ ایک روز شہاب الحقؒ نے بندگی میانسید سعد اللہؒ کی طرف غور سے نظر

کر کے فرمایا بھائی شریف.جی ولایتؒ کی بیل بل کھائی ہے جلدی منڈ وے چڑ ھاؤ.اس سخن کو سنتے ہی حضرت نے گھر جا کر تربیت کرانے کی جہت کے طور پر تیاری کر کے چند برادروں کے ساتھ آ کر فرمایا تلقین کیجئے.اسکے بعد شہاب الحقؒ نے بندگی میاں سید سعد اللہؒ سے فرمایا تم وہاں جاؤ جہاں میں بھیجتا ہوں کہ وہ جگہ میری تلقین کے موافق ہے جاؤ میاں نے قبول کرلیا.پھراپنی جانب سے بھی چند فقیروں کو ساتھ دے کر حضرت روشن منور صاحبؒ کے پاس بھیجا آنحضرت نے تربیت کر کے ہرتین برادروں کو جواب لکھا "اے عزیزان دینداران اے دوستان تقویٰ شعاراں اے فرزندان سید الانبیاء اوراے مقتدایان جگر گوشۂ خاتم ولایت اوراے پیشوایان راستی حاکمان دینی اوراے میوۂ دل سلطانی حجت برہانی اوراے آفتابِ نہانی اوراے ہم نفس رحمانی یعنی روشن شارق شہاب الدین جل سماء اللہ اوراے محمود محمد احمد عنداللہ واے شریف اشرف بہ تشریف اللہ وارثان ولایت ومقیمان نبوت وعمادانِ سمائت ہمیشہ تندرست اور وصالت صالح میں رہیں فقیر سید عبدالحیٔ کی عمر درازی اور سروچمن کی سرفرازی کی دعاء میں مشغول ہے.دوسرا یہ کہ سید سعد اللہ کو تلقین کے لئے اس کمین کی طرف تم نے بھیجا ہے معلوم ہوا کہ اللہ کے خزانوں کو پوشیدہ رکھکر اس بندہ کی طرف بھیجا ہے آپ کی خاطر نفس مہدی موعودؑ وسید محمودؓ (ثانی مہدیؒ) اور یہ ہر دو گواہ حاضر تھے ان سے ذکر اللہ دیا ہوں.سعد اللہ اسد اللہ ہو گئے.اور آپ کی اجازت سے اسی طرح سید حسین کو تلقین کریں.اس لئے کہ معاملہ مہدیؑ ومیاںؓ اس دہرہ میں سمجھیں.ایک جوت دو لوئناں ایک بات دو کان ایک ریت دو سجنان دو گھٹ ایک پران اور سید حسین کو ولایت کے چراغ سے روشن کریں دعاء سلام فرزندوں، اہل خانہ، جمیع چھوٹے بڑے فقیرانِ دائرہ اور حاضرین مجلس کو پہنچادیں "و حضرت میاں سید سعد اللہ تربیت حضرت روشن منورؓ صاحب سے ہو کر مبشر ہو گئے.اور فقیری وعلاقہ ءصحبت بندگی میاں سید شہاب الدینؒ سے کر کے خوشنودیء کامل حاصل کی اور مخصوص بشارات پائے.نقل ہے حضرت شہاب الحقؒ نے ستائیس معاند ملاؤں کو قتل کروایا.ان میں سے ۱۸ معاند ملاں میاں سید سعد اللہؒ کے دستِ مبارک سے قتل ہوئے آپ کی بے مثال شجاعت و بہادری بیشتر مواقع پر ظہور میں آئی ہے اور اکثر اوقات میانسید سعد اللہؒ کے ہاتھ میں غلیل بھی ہوتی.نقل ہے کہ بندگیمیاں سید شہاب الدینؒ کا دائرہ واقع اسلام پور عرف کھانبیل میں تھا آنحضرتؒ کا حکم فقیروں کو یہ تھا کہ فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اشیائے ماکولات یعنی کر،' پیلو،' بیر،' و میوے کے پتے وغیرہ جو کچھ کہ وقف ہے لینے کیلئے صحرا میں جائیں.اس میں سے قدر حال قوت لایموت،' اتنا کہ بال بچوں کو کافی ہو سکے لیں.اور ظہر کی نماز کے وقت جملہ حاضر رہیں.میاںؒ کے حکم کے مطابق فقراء جنگل کو جاتے اور ظہر کیلئے حاضر ہو جاتے اور حضرتؒ کی عادت یہ تھی کہ نماز کے بعد تمام فقیروں پر نظر عاطفت ڈالتے.ایک دن فرمایا کہ فلاں شخص حاضر نہیں ہے کہاں ہے.حاضرین نے کہا کہ صبح جنگل گئے اب تک پتہ نہیں

میاںؒ نے فرمایا سوائے خلل کے نہ رہے ہوں.اس کے بعد فقراء نے حسب الارشاد تلاش کی ایک جگہ دیکھا کہ وہ بیہوش

پڑے ہیں.رمق جان باقی ہے.اٹھا کر دائرہ میں لائے' میاںؒ نے انکا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مصری خاں چند نابکاروں کے ساتھ آکر مجھ سے کہا تو کون ہے' میں نے کہا سید شہاب الدینؒ کے دائرہ کا فقیر اور نامِ مہدیؑ پر ثابت یقین رکھتا ہوں.اس نے کہا کہ میراں علیہ السلام کے نامِ مبارک سے انکار کرو' میں نے کہا میرا جسم اگر پارہ' پارہ بھی کر دیا جائے تو میں مہدیؑ کے نامِ مبارک سے تجاوز نہ کروں گا.اسکے بعد اس نے مہدیؑ کی جناب میں زبان درازی کی اور مجھ پر اس قدر جور و جفاء کی کہ بیان نہیں کیا جا سکتا چنانچہ مجھ کو گھوڑے کی دم سے باندھ کر گھوڑے کو دوڑایا جب میں بیہوش ہوگیا او رقریب المرگ ہوگیا تو مجھ کو ڈال کر چلا گیا.شہاب الحقؒ کا دل فیض نزل ان واقعات کو سن کر بھر آیا عشاء کی نماز کے بعد جوانمردی کے پیکر میاں سید سعد اللہؒ بن حضرت تشریف اللہؒ سے فرمایا کہ میاں سعد اللہؒ جاؤ کافر مصری خاں کو پکڑ کر لاؤ او راتنا مارو کہ چلنے سے عاجز ہو جائے اور اپنے پاؤں سے یہاں تک آنا نہ ہو سکے.اسکے بعد میاں سید سعد اللہؒ بے عذر ہاتھ میں لیکر اور لکڑی کے کھڑاؤں اور ایک روایت میں غلیل ہاتھ میں تھی.رات کے وقت جانا وہ بھی چار ہزار آدمیوں کے سردار کے خلاف اکیلے سبحان اللہ بحمدہٗ' زہے تابع' زہے متوع' زہے صانع زہے مصنوع' اسکے بعد شہاب الحقؒ کے حکم کے مطابق بلا عذر روانہ ہوئے.اور وہاں جا کر دیکھا کہ موذی مصری خاں چوکھی پر بیٹھا ہے میاں سید سعد اللہؒ نہایت تیزی سے دوڑ کر اسکے پیٹ پر لات ماری چوکھی پر سے نیچے گرا.اسکے لوگ کشاکشی میں آ گئے مصری خاں نے نعرہ مارا.ان پر ہاتھ ڈالنا اچھا نہیں.میاں سید سعد اللہؒ نے غلیل سے پنڈلی پر ایک پتھر مارا وہ غلیل پنڈلی پار ہوتا دیکھکر میاںؒ کے نزدیک کوئی نہیں آیا لیکن دور تھے.میاں سید سعد اللہؒ اسکا کان پکڑ کر دائرہ میں لائے بندگیمیاں سید شہاب الدینؒ نے فرمایا کہاں ہے ' کسطرح لائے ہو.میاں سید سعد اللہؒ نے عرض کیا جماعت خانے میں بٹھایا ہوں' میاںؒ اسی وقت روانہ ہوئے اپنے ہاتھ میں عصاء تھا اس سے بیدریغ اسکو مارا مصری خاں مردود چنڈول کیطرح اپنی جگہ سے اڑ کر دیوار سے لگ گیا.کہتے ہیں کہ شہاب الحقؒ نے اپنی عمر میں چھ مہینہ کھانے کے وقت روغن میں ناخن تر نہیں کئے اور دس فلوس یعنی سوا پاؤ سیر گجراتی سے زیادہ کھانا نہیں کھایا حق تعالیٰ سے آپکو اسقدر قوت عطاء ہوئی تھی کہ زبان و قلم اسکی شرح نہیں کر سکتے پس فقیروں نے حسب الارشاد اسکو اتنا مارا کہ وہ بیہوش ہوگیا' پھر کہا کہ اِس بد بخت نے جناب معصوم میراں علیہ السلام کی جناب میں گستاخی کی اور فقیر کو گھوڑے کی دم سے باندھ کر دوڑایا لہذا چاہئے اس نجس کے منہ کو نجاستِ غلیظہ سے بھر دیں اور اسکے پاؤں میں رسی باندھ کر کھینچتے ہوئے دائرہ کے باہر لیجا کر اس کے قریہ کے راستے پر ڈالدیں.فقیروں نے اسی طرح کیا اسکے بعد شہاب الحقؒ کے دائرہ کا رعب اس موذی پر اسطرح بیٹھا کہ کبھی عداوت کی بات بھی زبان پر نہیں لایا.نقل ہے کہ شہاب الحقؒ کے دائرہ سے ایک فرسنگ کے فاصلے پر ایک مخالف لشکر اترا ہوا تھا دائرہ کے ایک فقیر کو بطورِ بیکار پکڑا تھا.جب

یہ خبر دائرہ کو پہنچی تو حضرت شہاب الحقؒ نے میاں سید سعد اللہؒ کو حکم دیا کہ جاؤ اور اس لشکر کے سردار کو پکڑ کر لاؤ حکم موجب

آپ نے ایک غلیل اور چند غلولہ اپنے ہاتھ میں لیکر لشکر میں اس سردار کے پاس گئے اسکا کان پکڑ کر اسکے ظلم کو بیان کیا ' سپاہی نزدیک آ گئے میاں سید سعد اللہؒ نے ایک غلولہ نے مارا وہ ظالم ایک جانب سے دوسری جانب آ کر اپنے لشکریوں کو پکار کر کہا کوئی شخص میرے نزدیک نہ آئے اس کی مدد کرنے والے آسمان سے زمین تک ہزراوں لاکھوں لوگ ہیں کوئی شخص مجھے جان سے نہیں چھوڑے گا. میاں سید سعد اللہؒ اور فقیر دائرہ اس سردار کا کان پکڑ کر شہاب الحقؒ کے پاس پہنچے آنخضرتؒ نے فرمایا چند بار اٹھ بیٹھ کرا کر چھوڑ دیں اسی طرح حکم کے موجب کروا کر چھوڑ دئے وہ شخص گرتا پڑتا تین منزل کا راستہ اسی روز طئے کر کے اپنے لشکر میں پہنچا. نقل ہے کہ شہاب الحقؒ کے دائرہ میں رات کے وقت اچانک کنویں سے ایک بڑی آواز آئی شہاب الحقؒ نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ کنویں کی آواز کی تحقیق کریں ' بندگی میاں سید سعد اللہؒ مرشد کے گھر پر رات کی نوبت میں ہتھیار لئے آراستہ کھڑے ہو کر نوبت ادا کر رہے تھے حضرت شہاب الحقؒ کے اس فرمان کو سن کر اسی حال میں بے تحاشہ کنویں میں کود پڑے پھر دوسری آواز سن کر شہاب الحقؒ اپنے گھر سے باہر آ کر چراغ اور رسی طلب کی لیکن کسی کو اس رمض کی اطلاع نہیں دی سب حیران تھے کہ حضرت میاںؒ کس لئے رسی کنویں میں ڈال رہے ہیں ' جب رسی ڈال کر کھینچی گئی ' تو ایک بڑھیا دائرہ کی فقیرنیوں میں سے باہر آئی. پھر فرمایا کہ دوبارہ رسی کنویں میں ڈالو رسی ڈال کر کھینچی گئی تو شہباز قضاء ' تسلیم و رضاء ' میاں سید سعد اللہؒ کمر سے اسلحہ باندھے ہوئے باہر آئے. سبکو تعجب ہوا. شمس الدین شہاب الحقؒ نے بڑھیا سے احوال پوچھا. اس نے کہا کہ نماز تہجد کیلئے بیدار ہوئی پانی نہیں تھا کنویں پر گئی پاؤں پھسل گیا کنویں کے اندر گر گئی. مرشد کا صدقہ شامل حال تھا کہ صحت کے ساتھ باہر آ گئی. اسکے بعد شہاب الحقؒ نے میاںسید سعد اللہؒ کیطرف تلطف سے دیکھکر بہت خوش ہوئے کہ میاںسید سعد اللہؒ بغیر پرواہ کئے کنویں میں کسطرح کود پڑے. تو عرض کیا کہ حکم ہوا تھا کہ کوئی ہے جو کنویں کی آواز کی خبر لائے. چونکہ میں حاضر تھا. اندھیرے میں کنویں کے اندر کی چیز نظر نہیں آئی. خوندکار کا حکم اس آواز کی صحت کی تحقیق تھی بغیر کنویں میں کودے تحقیق کسطرح ہو سکتی تھی. اسلئے کود پڑا. میاںؒ نے اس سخن کو سن کر خوش حال ہو کر فرمایا اے میاں سید سعد اللہؒ میرے اٹھارہ سو تابعداروں میں جس نے کنویں میں پہلے چھلانگ لگائی وہ تو ہی ہے اور وہاں بھی تو ہی ہوگا. اس طالب کی خوش قسمتی کہ اسکے حق میں مرشد نے اس قسم کی بشارت سے نوازا. بندگی میاں سید شہاب الدینؒ تہجد سے پہلے حجرہ سے باہر آئے. اس وقت میاں سید سعد اللہ پانی کا لوٹا اور ڈھیلے لیکر کھڑے تھے. چند قدم مرشد کے ہمراہ چلے چند قدم کے بعد شہاب الحقؒ نے لوٹا اور ڈھیلے میاں سید سعد اللہؒ سے لے لئے اور حاجت کیلئے جا کر آئے راستے میں میاں سید سعد اللہؒ سے پوچھا کچھ دیکھا؟ عرض کیا خوندکار کے صدقے سے دیکھا کہ ایک میت کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے اور عذابِ الیم کا نالہ لگا رہا ہے اور قبر سے آگ نکل رہی ہے شہاب الحقؒ نے فرمایا عمل کسی

میں باقی نہ رہا ہے میرے اور تیرے ہاتھ سے کس پر تھوڑی مٹی پڑے گی اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائیگی تھوڑی

خاک ڈالو زبانِ ہندی میں اسطرح فرمایا عمل کسی میں باقی نہیں رہا چٹکی مائی تیری میری جیو پڑی اسے دوزخ کی آگ حرام چوئی مائی نا کو جی میاں سید سعد اللہ نے حکم کے موافق تھوڑی خاک ڈالی اسی وقت اللہ نے اس معذب کیلئے آسانی عطا کردی۔اے عزیز دیکھو آنحضرت نے آپ کی مٹھی میں مٹی کو مغفرت کا حکم دیا یہ معاملہ نہایت قرب کا ہے

نقل ہے کہ اٹھارہ سجادگاں اس زمانے کے میاں سید سعد اللہؒ کی مشتِ خاک کی آرزو میں میاں سید سعد اللہؒ کے روبرو میاں سید سعد اللہ کے حظیرہ میں آسودہ ہیں۔(س) میاں سید سعد اللہؒ کے حق میں شہاب الحقؒ کی بشارتیں بہت ہیں۔نقل ہے کہ حضرت تشریف اللہؒ تنہا مسافری (حج) سے واپس ہوکر چند ماہ بندگی میاں سید یعقوبؒ یا بندگی میاں شاہ عبدالکریم نوری کے دائرہ دولت آباد میں تھے۔اس خبر کو سننے کے بعد میاں سید سعد اللہؒ اپنے ولئی نعمت کے پاس گئے اور پہلے صاحبِ دائرہ کی ملاقات کے لئے گئے۔وہ (صاحبِ دائرہ) ہنڈولہ بیٹھے ہوئے تھے۔میاں سید سعد اللہ کی تعظیم میں کچھ ڈھیل اور دیر ہوگئی۔میاں سید سعد اللہؒ اس مقام پر جہاں چٹائی تھی پہنچے تھے وہیں بیٹھ گئے اس کے بعد صاحبِ دائرہ نے بلایا اے بھائی سید سعد اللہ آؤ گلے سے لگو۔میاں سید سعد اللہؒ نے فرمایا میں اس جگہ اچھا بیٹھا ہوں۔شاہ نے کہا بھائی سید سعد اللہؒ کیا دل میں رنجیدگی پیدا ہوگئی میاں سید سعد اللہ نے فرمایا اگر خوندکار سید نجیؒ چاچا ملاقات نہ کریں گرانی آئے پھر آپ سے کیوں گرانی ہوگی۔پھر سوالوں کے چند جواب ہوئے جن کے اظہار کی طاقت ہم جیسے بندوں کو نہیں اس لئے شاید یاد میں کچھ سہو ہوگیا ہوں۔بعد میاں سید سعد اللہؒ نے فرمایا کہ میرے قبلہ کہاں ہیں اس کے بعد وہ حجرہ کہ جس میں حضرت تشریف اللہؒ تھے بتایا گیا۔حضرت سید سعد اللہؒ حجرہ میں جا کر دیکھا کہ حضرت تشریف اللہؒ خدا کی یاد میں مستغرق ہیں اسطرح کہ اس عالم کی کچھ خبر نہیں اور آنحضرتؒ کے پاس ایک بوریا ایک بدنی ہے۔ان چیزوں کے سواء اور کچھ اسباب نہیں بعد میں میاں سید سعد اللہؒ آنحضرت کے پیچھے بیٹھ گئے۔بغیر دیکھے اسی وقت حضرت تشریف اللہؒ نے فرمایا میرے سعد اللہ کی بو آتی ہے۔میاں سید سعد اللہؒ نے یہ سنکر عرض کیا خوندکار بندہ حاضر ہے ملاقات کے بعد حضرت تشریف اللہؒ بہت خوش وخرّم ہوئے میاں سید سعد اللہؒ نے قدم بوسی کے بعد عرض کیا کہ بابا صاحب اس جگہ پر اس صورت سے رہنا مناسب نہیں اور چند باتیں پس اسی وقت پلنگ فرش لحاف اور پانی کے برتن وغیرہ اسباب مدارت میاں سید سعد اللہؒ کو صاحب دائرہ نے بھیجے۔اسوقت حضرت تشریف اللہ صاحبؒ نے فرمایا برخوردار میاں سید سعد اللہؒ کچھ چپڑی بھلی جی۔بعد میں میاں سید سعد اللہؒ نے عرض کیا بابا صاحب اس جگہ کیوں ٹھہرے ہوئے ہیں جواب فرمایا کہ خرچ نہیں اور پاؤں میں جوتا نہیں۔پس میاں سید سعد اللہؒ نے ایک چھورہ یعنی پیش قبضہ جو کمر میں رکھا ہوا تھا اسکو اسی وقت بیچکر نئے جوتے خرید کر حضورِ شریف میں پہنچا دیا۔اور وہاں سے چل ایک سرائے میں فروکش ہوئے اسکے بعد ایک بڑا امیر اہتمام کے ساتھ اس

سرائے میں نازل ہوااور میاں سید سعد اللہؓ نے نماز کے وقت اذاں دی اور تکبیر کہی حضرت تشریف اللہ صاحبؒ نے امام

ہوکر نماز پڑھائی وہ امیر بھی حاضر ہوااور میاں سید سعد اللہؓ نے قرآنِ شریف ہاتھ میں لیکر آیت پڑھنی شروع کی حضرت تشریف اللہ صاحبؒ نے بیان کیا زبانِ مبارک سے بیان سنکر اسی وقت امیر اور اسکے تابعداراں دل سے ایمان لائے اور سب مصدق ہو گئے۔ خصوصاً امیر پر ایسی حالتِ عظیم پیدا ہوگئی کہ نمازِ مغرب کے بعد تصدیق کے بعد تلقین ہو گیا۔ اے عزیز اس بیان میں تاثیر کیوں نہ ہوگی کہ وہ بیان صدیقِ صدیقؓ اور صدیقِ مہدی موعودؑ اور صدیقِ حق تھا۔ اور علی الصبح میاںؒ کو پالکی میں سوار کر کے جہاں جانا تھا پہنچادئے۔ میاں سید سعد اللہؓ تاحینِ حیات صحبتِ خدمت سے مستفید ہوئے اور جدا نہیں ہوئے۔ ولئ نعمت کے وصال کے بعد دائرہ کے ساتھ بیجاپور شہر میں آکر افضل پور میں دائرہ بنایا۔ اسوقت بیجاپور کی آبادی بہت بارونق تھی اور وہاں مدار المہام اکثر مہدوی تھے اور وہاں حضرت کا دائرہ بہت وسیع ہوا اس جگہ کو مہدی واڑہ کہتے ہیں۔ نقل ہے کہ آپ کے دائرہ میں چودہ سو قوالاں اور ایک روایت میں سات سو اور ایک رویت میں دوسو پچیس مطربان خوش آواز اور قوالاں نغمہ آرا تھے جو ظہر کی نماز کے بعد سرور اور مجرائے حضرت رہبر کرتے تھے عصر کے وقت تک اور میاں کے ہاتھ رومال سیلہ سوا گز کا ہوتا تھا جو آنسوں سے تر ہو جاتا تھا۔

نقل ہے کہ بندگی میاں سید نجی خاتم المرشدؒ و حضرت تشریفِ حق و میاں سید سعد اللہ راستہ چل رہے تھے۔ میاں سید سعد اللہؓ سہو سے چلتے چلتے بندگی میاں سید نجیؒ کے برابر ہو گئے اس وقت میاں سید شریفؒ نے فرمایا میاں سید سعد اللہؓ ہوشیار ہو جاؤ پیچھے ہو جاؤ اور دیکھو کہ یہ کون ذاتِ بزرگ جارہی ہے میاں سید سعد اللہؓ ادب سے پیچھے ہو گئے۔ فوراً بندگی میاں سید نجیؒ نے فرمایا بھائی شریف جیؒ کیا ہو گیا کہ میں اور سید سعد اللہؓ ایک جگہ دامن بچھا کر سویت حاصل کئے ہیں اور ایک جگہ زانو زدہ ہوئے ہیں۔ یہ بھتیجہ نہیں ہے بلکہ تیسرا بھائی ہے۔ نقل ہے کہ بندگی میاں سید نجیؒ نے اپنے آخری وقت میں فرمایا کہ سید سعد اللہؓ مجھ سے ہے وہ سید سعد اللہؓ مانے یا نہ مانے لیکن بندہ کی طرف سے دیا جاتا ہے یا فرمایا کہ پہنچتا ہے نقل ہے کہ بندگی میاں سید نجی خاتم المرشدؒ تمام بھائیوں کے انتقال کے بعد زندہ رہے اور اہل زمانے کے ہر بزرگ کو دعوت دی کہ مشرق و مغرب میں کوئی نہیں مرتا مگر یہ کہ بندہ کی جانب سے اسے پہنچتا ہے اور دیا جاتا ہے۔ بعض مقلدین کہتے ہیں کہ حضرت نے اس طرح فرمایا کہ مشرق میں مرے یا مغرب میں اس بندے کے سوا نہیں جب یہ مضمون بندگی میاں سید سعد اللہؓ کے کانوں تک پہنچی تو کہا کہ فلاں روز میں چچا میاں کے گھر گیا تھا ایک وقت کا کھانا نہیں کھلایا پس دادو پش باطنی دور اور دشوار تر ہے کسی نے یہ بات خاتم المرشدؒ کے گوش گذار کردی اسی سبب سے آچانکلیاں کرتا ہے اگر کوئی دوسرا کرتا تو اس طرح نیچے گرتا کہ کچھ باقی نہ رہتا لیکن سعد اللہؓ کے سر پر بھائی چھابو جی کا ہاتھ محکم تر ہے آچانکلیاں بمعنی جسارت و گستاخیاں۔ نیز فرمایا کہ سید سعد اللہؓ مانو یا نہ مانو بندہ سے دیا جاتا

ہے یعنی باور کرے یا نہ کرے بندہ کی جانب سے دیا جاتا ہے اور بعض بزرگوں کی سماعت سے یہ ثابت ہے حضرت خاتم

المرشدؒ نے فرمایا سلونا مانو یا نہ مانو بندے وراں نہیں یعنی اس بندے کے بجز داد و دہش نہیں .نقل ہے حضرت بندگیمیاں سید سعد اللہؒ کو حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے وہ ذہن و فراست اور کمال شجاعت عطا کی تھی کہ دوسروں کو وہ طاقت نہیں تھی کہ آنحضرت سے بحث و مباحثہ کر سکے اور حضرت خاتم المرشدؒ نے فرمایا بھائی سید سعد اللہؒ بندہ کو مانے تو بی خدا دیتا ہے نیں مانے تو بی خدا دیتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ خاتم المرشدؒ نے فرمایا کہ بندہ کو مانو تو بھی خدا طرف سے دیا جاتا ہے نیں مانو تو بھی دیا جاتا ہے۔ایک روز بادشاہ بیجاپور عادل شاہ ثانی نے بیجاپور کے وزیروں' امیروں' اور اپنے علماء سے کہا کہ کوئی اتنا قابل نہیں کہ سید سعد اللہؒ کو علم میں ملزم گردانے .اسکے بعد ایک امیر کہ جس کا نام بختر خاں تھا بادشاہ سے کہا کہ میری اصل گجرات سے ہے اور میں ان کی اصل سے واقف ہوں لہذا میں جاتا ہوں اور اس سید کو قدیم گفتار سے ملزم گردانوں گا .اسکے بعد بختر خاں میاںؒ کے دائرہ میں ایسے وقت آیا جبکہ میاںؒ گھر میں تھے میاں کو کہلایا اپنے ہمراہیوں سے منصوبہ کیا کہ اب سید سعد اللہ گھر سے باہر آئیں گے ہم ہرگز تعظیم نہیں کریں گے اسکے بعد میاںؒ باہر آئے اور مجلس میں آکر اس طرح کھنکارا کہ گویا ساری محفل کو کسی نے ہاتھ پکڑ کر اٹھا کر کھڑا کر دیا' ساری مجلس کھڑی ہوگئی .بعد میں بندگی میاں سید سعد اللہؒ بیٹھ گئے اور بختر خاں سے گفتگو شروع کی یہاں تک کہ گفتگو دیدارِ خدا تک آئی کہ دنیا میں ہے یا نہیں .میاں نے فرمایا دار دنیا میں دیدار ہے اور خاں بے نشاں نے کہا دنیا میں نہیں اسلئے کہ موسیٰ کلیم اللہؑ نے عرض کیا ربی ارنی خطاب آیا لن ترانی پس موسیٰ ارنی' ارنی کہتے کہتے مرگئے .لہذا کسی کو دار دنیا میں دیدار نہیں ہوگا جب گفتگو اس سے آگے بڑھی تو میاںؒ نے فرمایا تمہارے آبا و اجداد کون ہیں .کہا کہ انکا وطن ملک گجرات ہے اور ان کی خبر کیا پوچھتے ہو کہ میرے بزرگ خدا کو دیکھنے والے تھے اسکے بعد میاںؒ اسکے مقابل دو زانو ہو کر فرمایا کہ دور ہو پاجی' کہ تیرے بزرگ کم اصل یعنی فلاں قریہ کے ڈھیڑ تھے انکو خدا کا دیدار تھا اور خدا کے پیغمبر موسیٰ کلیم اللہؑ کو کہ صاحبِ کتاب و حکمت' رب ارنی' رب ارنی کہتے کہتے مرگئے .اسکے بعد بختر خاں اپنا سر حضرت کے زانو پر ڈال کر تضرع سے کہا کہ حضرت مجھے بخشئے اور میرے عیوب کو چھپائیے. بادشاہ کے مقربوں نے جب یہ تماشہ دیکھا تو بادشاہ کی خدمت میں عرض کیا تو بادشاہ نے کہا کہ سید سعد اللہؒ پر اللہ کی عطاء ہے کوئی اس سے کسطرح مقاومت کر سکتا ہے. اسکے بعد امیر اور زیادہ شرمندہ ہو کر واپس ہو گیا .نقل ہے کہ بندگی میاں سید سعد اللہؒ کی داڑھی نہ زیادہ لمبی تھی اور نہ کم اپنے مرشدوں کی مثل تھی .ایک بیجاپور میں سجادگاں کہ اہل رعایت تھے اور مقامی مرشدین حاضر تھے اس مجمع مرشدین میں دکنی شاہ علی کے بیٹے شاہ روح اللہ' شاہ فرض اللہ' اور عبد الصمد وغیرہ تھے اور آپس میں محاسن مبارک کے تعلق سے گفتگو کر رہے تھے اس وقت میاںؒ کا ایک محبّ بھی وہاں تھا وقت کا تقاضہ کہ چند دن میاںؒ کو چہرہ کی اصلاح و حجامت کا موقع نہیں ہوا .پھر ایک وقت مرشدوں کی مجلس ہوئی اس مجلس میں

پہلے کرنے والے حاضر تھے آپس میں کہنے لگے کہ اس سے قبل ہم نے ریش کی کوتاہی کے بارے میں جو ذکر کیا تھا شاید

کسی نے حضرت کے کانوں تک پہنچادیا ہو شاید ہمارے کہنے سے داڑھی دراز کر لئے ہیں محبِّ حضرت اس روز اس گفتگو کوسنا اور اسکو مخفی رکھا۔ ایک دن حضرت کی خدمت میں بیٹھا تھا اور میاں نے حجام کو بلوایا تھا۔ اصلاح کروائی اور داڑھی ایک مشت رکھی اس شخص نے دکھنی مرشدوں کی بات کہی' میاں نے فرمایا کہ بندہ نے ان لوگوں کے کہنے پر اصلاح نہیں کروائی 'بندہ نے چچاباوا' چچامیاں کو دیکھا ہے لیکن حجامت کا اتفاق نہیں ہوا نقل ہے کہ بندگی میاں سید سعد اللہؓ ارشاد کے دنوں میں ایک روز کپڑے دھونے ایک تالاب پر تشریف لے گئے تھے۔ وہاں منکرانِ مہدیؑ سے ایک شخص مچھلی کے شکار کو آیا تھا خدا کے حکم سے ایک بڑی مچھلی اسکے ہاتھ لگی۔ اس نے جب حضرت کو مسکین حال دیکھا تو کہا اے فلاں شخص اس مچھلی کو اٹھا اور میرے گھر تک پہنچا حضرتؓ نے اس مچھلی کو اٹھا کر

وہاں سے روانہ ہوئے۔ کہتے ہیں کہ وہ شخص گھوڑے پر سوار تھا اور کچھ آگے تھا اور حضرت کچھ پیچھے تھے۔ پیچھے دیکھ کر اسنے کہا جلدی کرو' جب حضرت گھوڑے کے برابر آئے تو حضرت کے جسم پر ایک کوڑا لگایا۔ اور کہا کہ آگے چلو جب حضرت گھوڑے سے آگے ہو گئے وہ شخص کیا دیکھتا ہے کہ مچھلی حضرت کے سر سے پانچ گز ہوا میں معلق ہے۔ وہ شخص کود کر گھوڑے سے نیچے آیا اور حضرت کے پاؤں پر اپنا سر اور منہ رکھکر ملنے لگا اور غلطی کی معافی مانگی اور کہا شریف لوگ معاف کر دیتے ہیں۔ حضرت نے معاف فرمادیا اس شخص نے آپکے مکان کی تحقیق کرتے کرتے ظہر کی نماز کے وقت آیا اور تلقین پا کر مشرف ہوا نقل ہے کہ بندگی میاں سید سعد اللہؓ نے اپنی رحلت کے وقت میاں سید راج محمدؒ کو بشاراتِ عالیہ سے نواز کر اپنا دائرہ اور اجماعِ فقیراں اور احکامِ ارشاد عطاء فرمایا تھا اور اپنے آخری وقت میں حاضران کو ایمان کی سویت کی تھی۔

خلفاء خاص۔ بندگی میاں سید راجہ محمدؒ' بندگی میاں سید جعفرؒ' بندگی میاں سید اللہ بخش' انکے سواء بہت ہیں۔ بتاریخ ۱۵ ماہ رمضان المبارک واصل حق ہوئے۔ غسل اور امامتِ نماز جنازہ میاں سید راج محمدؒ نے فرمائی شہر بیجاپور میں افضل پور میں حضرت کے دائرہ کو مہدی واڑہ کہتے ہیں موصوف کے دائرہ سے بائیں جانب حظیرۂ بندگی میاں سید سعد اللہؓ درمیان حظیرہ و دائرہ بڑا راستہ حظیرۂ موصوف سے بنائے ہیں۔ آنخضرت کی اہلیہ چھانا بی بی کو حضرت بوجیصاحبہ بی بی صاحبہ۔۔۔ بیجاپور میں انتقال۔ آنخضرت کو چھانا بی بی کے شکم سے ۔۔۔ دو پسراں ایک میانسید عبد اللہؒ بچپن میں انتقال کر گئے۔ دوم میانسید راج محمدؒ اور سات بیٹیاں ایک بی بی امتہ اللہ زوجہ ملک فخر الدین بن ملک یوسف بن ملک حماد بارٹیوال دوم بی بی فاطمہ زوجہ ملک عبد القادر بن ملک ظہور الدین نبیرۂ خلیفۂ گروہؓ سوم بی بی ماں زوجہ ملک فخر الدین کابلی چہارم بی بی فیروزہ زوجہ ملک عاشق کابلی پنجم بی بی آجے جفت میانسید مصطفیٰ بن میانسید حسین ششم بی بی بوا شکور جفت میانسید عبد اللہ بن میانسید موسیٰ بن میاں سید عبد اللہ بن میانسید خانجی مخدوم زادہ ہفتم بارٹیوال کے قبلے میں نسبت ہوئی تھی وہیں انتقال

کر گئیں.

تذکرہ مسند آراء تشریف کردگار زینت بخشائے شہزادہ بزرگوار مرجع تجلیات صمد بندگی میاں سید راج محمد کہ منظورِ نظر پدر عالی قدر ہیں اور ولی نعمت جن سے بہت شاد اور خوش تھے اور انکا پاس خاطر بہت کرتے تھے اور کبھی ان کے ملال کو پسند نہیں کرتے تھے خود اپنی تربیت و تلقین میں رکھ کر اپنے علاقہ میں لیا اور اپنے ہی حضور میں چند لوگوں کو حضرت سے ہی تلقین کروائی وہ اہلِ رعایت سید عبداللہ انکے چار بیٹے ایک دختر جنکا نام اچھو خوبجی عرف خوبجان بی بی حسن سلوک اور اطوار شائستہ تھے. میاں سید سعداللہ انکے مورثوں اور رشتہ داروں کو بلا کر لطف و کرم سے بٹھا کر گذارش کی کہ فقیر کا دل چاہتا ہے کہ بی بی خوبجی کو میرے فرزند کے عقد میں دے دوں. اور تم کو اپنے اقارب میں کروں. انہوں نے میاں کی بات کو سعادتِ دارین سمجھ کر عرض کیا کہ حضرت کی جیسی مرضی ہے ہماری بھی رضاء ہے. بعد میں از دہام سے شادی کی آنحضرت انکو عاروس خوبجی پکارتے تھے نیز نقل است کہ شریف زادوں میں سے ایک منکر' بندگی میاں سید سعداللہ کے دائرہ کے باہر رہتا تھا مصدق کی طرح. اسکی کم عمر لڑکی بہت خوبصورت تھی میاں نے اسکے باپ سے کہا کہ تیری بیٹی کو میری بہو بنا کر دے. وہ نسبت قرار پا گئی. اسکے بعد منسوبہ لڑکی کی ماں ضروری کام سے دوسرے شہر کو جانے کا ارادہ کی حضرت میاں نے فرمایا تم جاؤ میری بہو کو یہاں چھوڑو' اس نے نہیں مانا اپنے ساتھ لے گئی چند دن کے بعد وہ لڑکی فوت ہوگئی. واپس ہونے کے بعد بڑی فروتنی و تضرع سے معافی چاہی بعد میں میاں سید سعداللہ نے اپنا دستِ مبارک اس پر رکھا او ر فرمایا اب اللہ تعالیٰ لڑکی دیگا اور وہ میری بہو ہوگی. اسکے بعد اس سے لڑکی تولد ہوئی حضرت نے اسکے گھر میں قدم رکھکر متولدہ کے گہوارے کو سہرہ باندھا بندگی میاں سید سعداللہ نے اپنی حیات میں اپنے فرزند میاں راج محمدؒ سے عصر و مغرب کے درمیان بیان قرآن کروایا. اور نقل ہے کہ حاکم الزماں بندگی میاں سید نور محمدؒ ہمیشہ بندگی میاں سید راج محمدؒ کے دیکھنے کا تذکرہ کرتے تھے. اور دیکھنے کا اشتیاق کہلاتے تھے. میانسید راج محمدؒ فرماتے تھے اس وقت آؤنگا جب باپ اور چچا کی بو پاؤں. میانسید نور محمدؒ کہلاتے تھے کہ انشاء اللہ اسی طرح پاؤ گے. کسی نے میاں سید نور محمدؒ سے کہا کہ میانسید راج محمدؒ بہت موٹے' فربہ بدن کے ہیں. کوئی کہتا مورچل ہوگئے. کسی نے کہا شرع کے خلاف لمبی داڑھی رکھتے ہیں اور بہت زر چھپا کر رکھے ہیں. اور بھیلی میں بیٹھتے ہیں. ایک وقت میانسید راج محمدؒ نے بیجاپور سے موضع دھاراسن یا موضع ماری آئے میانسید نور محمدؒ آنحضرت کے آنے کی خبر سن کر دائرہ کے چھانپے تک اور بعض کہتے ہیں کہ چھانپہ کے باہر تک آ کر استقبال کئے. میانسید راج محمدؒ از دہام عام اور شوکتِ تمام کے ساتھ اور سات سو مصدق قوالوں کے ساتھ جو کہ آنحضرت کے خادم اور اس میں بادشاہ کے نوکر ۲۲۵ تھے. خود ٹانگہ پر سوار ہو کر تجمل کے ساتھ پہنچے. بندگی میاں سید نور محمدؒ کو میاں سید راجہ محمد نے دور سے دیکھ کر سواری سے نیچے اترنے کا ارادہ کیا. میاں سید نور محمدؒ نے فرمایا ابھی مت اترئے چند قدم کے بعد پھر اسی طرح فرمایا کہ اسی طرح آیئے پھر چند قدم کے بعد فرمایا کہ اسی طرح آیئے نزدیک تر آئے تو فرمایا اب اتر جائے اسکے بعد

جسطرح ملاقات کی جاتی ہے اسی طرح ملاقات کی. حاکم الزماں نے بھائی سے بغل گیر ہوکر بہت زیادہ مہربانی کرتے ہوئے فرمایا اب باپ کی بو آئی. میانسید راج محمدؒ نے کہا ہاں. بعد میں میاں سید نور محمدؒ صاحب نے اپنا ہاتھ میاں سید راج محمدؒ کے جسم پر پھیر کر فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ موٹے ہیں، پیٹ کی ہڈیاں معلوم ہوتی ہیں. تکمہ (گھنڈی) اور مہر سونے کا پاکر اہل مجلس سے میانسید نور محمدؒ نے خود پوچھا کہ مرد کو شرع میں زر کسقدر جائز ہے. بعد میں ایک عالم شخص بقول میاں عبدا لباقی نے عرض کیا گھنڈی آدھا تولہ اور انگوٹھی سوا تولہ یا اس سے کچھ زیادہ جملہ پاؤ کم دو تولے. پھر ہر شخص سے پوچھا کہ داڑھی کتنی لمبی ہونی چاہئے، عرض کیا گیا ایک مشت دو انگشت، اسکے بعد میانسید نور محمدؒ میاں سید راج محمدؒ کی داڑھی کو خود اپنے ہاتھ سے شمار کیا. ایک مشت دیکھی تو خوش ہوکر فرمایا کہ شرع کے حکم کے کسقدر مطابق رکھا ہے پھر فرمایا میرا شریف زادہ کس قدر شرع کا پاس رکھا ہے. چندروز خدمت اور صحبت میں رہے ہیں. اگر چہ علاقہ نہ باندھا حضرت حاکم الزماں نے از راہ کرم وفضل مربیانہ فرمایا کہ سید راج محمدؒ کو میری جانبسے پہنچتا ہے. نیز بہت سی بشارتیں دیں کہ ارشاد والا کو مورچھل درکار ہے. ارشاد والے کو پنجن درکار ہے ارشاد والے کو بھلی درکار ہے. میانسید راج محمدؒ پندرہ روز رکھکر ہر روز تین وقت تین تین قسم کی نعمتیں پکوا کر مہمانداری فرمائی. اور خوشی کے ساتھ رخصت کیا.

نقل ہے کہ ایک وقت گجرات میں احمد آباد شہر میں میانسید راج محمدؒ دہلی دروازہ کے باہر میدان کے سامنے رستم باغ دیکھکر فرمایا کہ آہا. یہ زمین کربلا ہے. ایک مدت کے بعد میانسید راجو شہید کی شہادت اسی مقام پر ہوئی. سبحان اللہ بحمدہٗ، بندگانِ خدا اسطرح اپنے آپ کو فنا فی اللہ کردئے تھے، اسکی علامت یہ ہے کہ بعض وقت اسرارِ غیب سے کوئی خبر کہتے ہیں. نقل ہیکہ میانسید راج محمدؒ نے منکروں کو تصدیقِ مہدی کی دعوت دیتے تھے اور مہدویت کی بحثوں میں اکثر مقامات پر حسبِ آیت 'میں اور میرے پیغمبرؑ غالب آئینگے' غالب آئے ہیں. اور غازی بھی ہوئے ہیں منکران ہمیشہ آنحضرت کو ہرانے کی فکر میں رہتے تھے لیکن موجب جاء الحق وزھق الباطل، ہمیشہ بحث میں آنحضرت سے شکست کھاتے تھے. اللہ تعالی نے آپ کے بیان وکلام میں وہ تاثیر بخشی تھی کہ جو سنتا وہ مطیع ومنقاد ہو جاتا. نقل ہے کہ عادل شاہ بادشاہ بیجاپور کا بیٹا اور بیٹی کا مرض چیچک میں انتقال ہوگیا تو غم واندوہ سے تخت وتاج ترک کردیا وہاں اکثر مہدوی تھے انہوں نے بادشاہ کے ہٹ جانے سے ملک میں خلل کے اندیشہ کو تضرع وتمنا کے ساتھ میانسید راج محمدؒ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا کہ اگر خوندکار شاہی محل میں تشریف لاکر اللہ واسطہ بیان فرمائیں تاکہ بادشاہ کے دل کی تسلی ہو. اس سے نہایت لطف وعنایت ہوگی. میاں نے فرمایا اچھا ہے آؤنگا، لیکن ان شرطوں کے ساتھ کہ اول بادشاہ فقیر کی تعظیم بجالائے دوم شرط مجلس غیر سے خالی ہو سوائے متعلقین کے کوئی نہ ہو. تیسری شرط یہ ہے کہ مجھے کوئی چیز نہ دیں. کیونکہ اگر بادشاہ کوئی چیز دے اور میں نہ لوں تو اسکے دل میں گرانی پیدا ہوگی. پس امیروں نے بادشاہ کے پاس جاکر حضرت کی ثناء اور تعریف کچھ اس انداز سے کی کہ بادشاہ آپکا مشتاق ہوکر شرطوں کو قبول کیا. اسکے بعد تمام امیران اپنے ساتھ حضرت کو لیکر شاہی محل کو گئے اور بادشاہ دو کرسی

رکھ کرایک پر خود بیٹھ کر پردہ درمیان میں حائل کیا. دوسری کرسی پر میاںؒ آ کر بیٹھ گئے. اور دونوں جانب سے سلام علیک ہوکر درمیان کا پردہ دور کر دیا گیا. اسکے بعد میاں اپنے متبوعین کی درخواست کے مطابق جو کہنا تھا وہ کہا بادشاہ اس بیان کو سن کر بہت خوش حال ہوگیا اور پرانے حال کی طرف رجوع کر گیا اور شاکر ہوگیا. کہا کہ حضرت اسی طرح بیان کلام اللہ سے بیگم کو تسلی فرمائیں تو بہتر ہوگا. بعد محل خاص میں تشریف لیجا کر بیان قرآن سے بیگمات کو صبر وشکیب وکمال تسلی کی بات کی سنائی جس سے انکی خاصی تسلی ہوئی. اسوقت تمام علماءِ بادشاہ حسد وبغض کرنے لگے کہ ایک دو گھنٹوں میں یہ سید بادشاہ اور بیگم کو اپنا مطیع اور منقاد کر کے جا رہا ہے. اب ہمارے پاس اسکو بلا کر تعظیم نہ کرتے ہوئے اسکو شرمندہ کرنا چاہئے. یہ تدبیر کرتے ہوئے محل سے باہر آتے وقت دیوان عام میں حضرتؒ کو طلب کیا لیکن بیٹھنے کی طاقت نہ رہی بہتر جگہ بٹھایا مگر ایک ظالم نے اس طرح بات چھیڑی کہ سید راج محمدؒ آپکے بزرگوں پر ہمارے بزرگوں کے بہت احسانات ہیں میاںؒ نے فرمایا وہ کیا. اس نے کہا کہ گجرات کے بادشاہوں کے زمانے میں تمہارے بڑے دادا کے خلاف محضرہ ہوا تھا کہ کوئی ایک مہدوی کو جان سے مارے گا اسکو سات حج کا ثواب دیا جائے گا. اس قسم کے شیخ اقوال پیش کرتے ہوئے کہا اس محضرہ پر علماء واکابرین کے تقریباً ۴۴ دستخطیں تمہارے ایذاء کے باب میں تھیں. اس محضرہ پر میرے دادا نے مہر نہیں کی نیز یہ تم پر احسان ہے، میاں نے فرمایا کہ یہ تمہارا ہم پر احسان نہیں بلکہ ہمارا تم پر احسان ہے اس سبب سے کہ جن جن لوگوں نے اس محضرہ پر دستخط کی تھی ہمارے دادا نے ان سب کو جان سے مارا اور جہنم میں بھیج دیا اور ان کی اولاد باقی نہ رہی. اور تمہارے دادا نے اس پر دستخط نہیں کی تو انکو زندہ چھوڑا جن سے تمہارا باپ پیدا ہوا اور تمہارے باپ کے پشت سے تمہارا نطفہ ظہور میں آیا. انصاف کرو کہ یہ کس کا احسان ہے. اس کے بعد ساری بزم تبسم کرتی رہی. اور عالم لایعلم شرمندہ وشکست خوردہ ہوگیا اور ساری محفل نے اسی کی زیادہ سرزنش کی اور حد سے زیادہ تعظیم کرتے ہوئے حضرت کو دائرہ تک پہنچایا. نقل ہے ابراہیم جگت گروہ شاہ بیجاپور نے آنحضرتؒ سے ملاقات کی اور آنحضرت نے اللہ نور السموات کا بیان فرمایا اور بادشاہ بہت خوش ہوا نقل ہے کہ جب میانسید راج محمد بادشاہ کی دلجوئی کیلئے تشریف لیگئے تھے آپ کے ساتھ آپ کے جملہ تیرہ فرزند تھے اور آنحضرت تمام عمر بیجاپور میں ہی رہے اور ایمان کی سویت کا حکم آخر وقت میں فرمایا. ہر شخص کو حکم احکام دے کر اپنی خلافت کا بار اپنی جگہ پر میانسید طاہر کو فرمایا بتاریخ ہستم ذوالقعدہ بیجاپور شہر میں واصل حق ہوکر اپنے والد عالی قدر کے بائین جانب آرام فرما ہیں. آنخضرت کے جنازہ پر میانسید طاہر امام ہوئے تھے. اولاد آنخضرت بی بی اچھو خوب جی کے بطن سے پانچ پسر ایک میانسید طاہر دوم میانسید لطیف عرف منجھلے میاں سوم خانجی میاں چہارم حضرت میانسید میراں پنجم سیدن میاں اور تین دختراں ایک بوبو صاحبہ بی بی زوجہءِ میانسید زین العابدین نبیرۂ حضرت روشن منورؒ دوم چاند صاحبہ بی بی زوجہءِ میانسید یسٰین بن میانسید عبدالوہاب سوم فوت ہوگئے. دوسری زوجہ بی بی شاہ بنت میانسید یسٰین بن میانسید اشرف. دو فرزند ایک میانسید سعد اللہ دوم میانسید شریف. ایک دختر زوجہءِ قاسم صاحب میاں صاحب اور بی بی جان ماں

بی بی بنت میاں گوہری سے تین فرزنداں.ایک قادرشاہ میاں صاحب نورانی دوم یوسف شاہ میاں سوم ابراہیم شاہ میاں

اورایک دختر بواصاحبہ زوجہ ملک کمال باڑیوال اورزوجہ چہارم اماں سدرا کے شکم سے دوفرزند ایک میانسید سراج دوم میانسید ابراہیم رحیم زوجہ پنجم ستے زمانہ سے میانسید ولی جہانگیر بادشاہ عرف حیدرشاہ میاں.

تذکرۂ برگزیدہ حضرت قادرخلائق برمزدقائق ماہر بندگی میاں سید طاہر بن بندگی میاں سیدراج محمدؒتلقین وصحبت کامل از پدرِ بزرگوار اورنام امام علیہ السلام پرغازی ہیں نقل ہے بتاریخ بیست ونہم محرم --آنخضرت حاملہ بلکہ ایامِ تولد قریب تھے پشتولہ چھپاکرضروری کام سے دیگدان کے نزدیک گئے تھے یکایک وہاں سے پشتولہ کوآگ لگ گئی.بندگی میاں سید طاہر کودیکھ کردوڑتے ہوئے حضرت کے نزدیک گئیں.حضرت موصوف بھی روئی کا دغلہ پہنے ہوئے تھے آگ بھڑک اٹھی جو کوئی پانی کا پیالہ لے آتا وہ ٹوٹ جاتا بہرحال آگ ٹھنڈی کی گئی اس حال میں بی بی موصوفہ جوحاملہ تھیں اسی وقت ان سے فرزند پیدا ہوا بی بی موصوفہ شہید ہوگئیں اور بندگی میاں سید طاہر دوسرے روز یعنی غرہ ماہ صفراپنے تمام تابعین کوایمان سویت کرکے اور ہرایک خلیفہ کواحکامِ ارشاد دے کراورخصوص میاں سید میراں غازی کو جنازہ کی امامت کاحکم وغیرہ اور دیگرتمام احکام دیکراورمیاں سیداشرف غازی کواللہ واسطے آغوش لے لیا تھا تمام انواع کے احکام سے سرفرازفرماکراپنے نزدیک بلاکراپنے سرکوانکے سرکے قریب کرکے فرمایا تومیرا میں تیرا.میں تیراتومیرا.تین مرتبہ اسی طرح کہہ کررحلت فرماگئے.جلگاؤں میں حظیرہ میانسید تشریف اللہ صاحبؒ میں مدفن ہیں.امامِ نمازجنازہ میاں سید میراں غازی ہوئے .پہلی شادی بندگی میاں سید طاہر پالن پورمیں خونزا بی بی بنتِ ملک میاں سیداسماعیل بن بندگی میاں سید عالم بنی اسرائیل سے ہوئے اولادنہیں ہوئی.زوجہ دوم بی بی بنتِ میاں سید میرانجی سے ایک پسرمیاں سیدراج محمدؒ چاردختراں ایک دختر میاں سیدشاہ محمد کودئے دوم بڑی صاحبہ بی بی جفت میٹھے میاں دخترسوم جفت ملک نصرتؒ چہارم دخترفوت ہوگئی اوردوسری بیوی سے ایک پسرمیاں سید احمد اورچند دختر.خلفاء بندگی میاں سید طاہرؒ بندگی میاں سید میراں غازیؒ میاں سیداشرف غازیؒ میاں سید شریف ومیاں سید جلال ومیاں سید عبدالقادرنورانی وبرادرانِ آنخضرت میاں سیدراج محمد فرزندِآنخضرت اورانکے سواء بسیار.

تذکرۂ میاں سیدراج محمد بن میاں سید طاہر:تربیت وصحبت پدرِعالی قدرسے پھرمیاں سید میراں غازی سے پھر میاں سیداشرف غازی سے،مرقد بالاپور.اولادآنخضرت،از؛زوجہ اول صاحب خاں بی بی بنتِ سلطان خاں عرف -- منصب داردکھنی سے ایک پسرمیاں سید طاہراورزوجہ دوم مانصاحبہ بی بی بنتِ میانجی میاں صاحب برادرِمیاں سید شریف وزیر کے شکم سے ایک فرزند میراں صاحب میانصاحب شہیدؒاورزوجہ سوم بائی کے شکم سے دوپسرایک میاں سید حسام الدین دوم میانسید جعفر.تذکرہ میاں سید طاہر نبیرۂ میاں سید طاہرغازی:تربیت پدرسے،مسمیٰ میاں سیدراج محمداورصحبت

میاں سید میرانجی سے، مرقد جلگاؤں.

اولاد زوجہ اول بنتِ شرزہ خاں کے شکم سے دو پسر ایک میانسید راج محمدؒ دوم میانسید عارف. میاں سید راج محمد بن میانسید طاہر نبیرۂ میاں سید طاہرؒ تربیت والد سے صحبت ۔ ۔ ۔ توکلی دائرہ بالاپور میں، مرقد جدہ میں. انکی اولاد شکم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بی بی ۔ ۔ ۔ ۔ بنت ۔ ۔ ۔ ۔ سے ایک پسر میاں سید طاہر عرف خوبصاحب میاں. تذکرہ میاں سید حسام الدین بن میاں سید راج محمد بن میاں سید طاہر از شکم بی بی ۔ ۔ ۔ بنت ۔ ۔ ایک پسر میاں سید عبدالکریم جلالی. تذکرہ میاں سید عبدالکریم بن میاں سید حسام الدین کو اولاد شکم بی بی ۔ ۔ ۔ بنت ۔ ۔ ۔ سے تین پسر ایک میانسید ۔ ۔، دوم باواصاحب میاں، سوم سید حسام الدین تذکرہ میاں سید شریف بن میاں سید راج محمد بن میاں سید طاہر مرد متوکل، شجیعِ کامل سند و صحبت میاں سید اشرف غازی سے، مرشد کی رضاء سے قصبۂ سرہ میں رہتے تھے. ترچناپلی میں یلغار سے شہادت ہونے کی خبر سنتے ہی مرشد کی حضوری میں حاضر ہوگئے. اسوقت میاں سید اشرف غازی انکے اشتیاق پر بہت خوش ہوکر شہادت کی بشارت دی. ایک سال کے بعد میاں سید اشرف غازی بفرمانِ لایزال میاں سید شریف، بندگی میاں سید راج محمد، یعنی اپنے فرزند کو اپنی جگہ بٹھا کر خود طواف کر کے شہادت کی بشارت دے کر ہر دو پسخوردہ پی کر سرہ کی طرف روانہ کئے. اسی وجہ سے سرہ شہر میں گیارہ فاقہ کے ساتھ نابکار، جمعدار، روہیلہ کے ہاتھوں اس مقام کے قاضی کی حویلی میں بتاریخ ۲۵/ماہ صفر نامِ مہدی موعودؑ پر تسبیح کہنے پر گیارہ تن کے ساتھ شہید ہوگئے. حضرت کا حظیرہ پٹن دروازہ سیدھے ہاتھ کے قریب ہے، شہیدوں کے نام حضرت میاں سید شریف، میاں سید راج محمد بن میاں سید اشرف غازی و منجھلے میاں بن میاں سید جعفر و جلال شاہ میاں صاحب. اولاد حضرت بندگی میاں عبدالوہاب اور لاڑ محمد، ایاز بھائی، راجے خاں، وحاجی خاں و یعقوب میراں و جمال محمد و عبدالشکور. اولاد شکم بڑنجی صاحبہ بی بی بنت بڑے میانصاحب سے دو پسر ایک میاں سید زین العابدین، دوم میانجی میاں صاحب اور دو دختر ایک بڑی بی بی جفت روشن میاں بن میاں سید عالم نبیرۂ حاکم الزماں دوم بواہ صاحبہ بی بی جفت میاں سید راج محمد شہید بن میاں سید اشرف غازی. تذکرہ میانسید زین العابدین عرف میانصاحب میاں بن شریف صاحب میاں شہید تربیت وصحبت حضرت بندگی میاں سید اشرف غازی مدفن سوم ماہ صفر در ہیروڑ. اولاد بڑی بی بی جفت میاں سید اللہ بخش غازی کے شکم سے تین فرزند ایک اشرف میاں دوم شاہصاحب میاں سوم میرانجی میاں. ایک دختر بجا صاحبہ بی بی جفت اجی میاں بن ملک ابراہیم کابلی دوم دختر ۔ ۔ صاحبہ بی بی جفت بڑے میاں بن میاں سید علیؒ مدفون بواصاحبہ بی بی بیست یکم ماہ شعبان، حیدرآباد حظیرۂ بندگی میاں سید خدا بخش. تیسری زوجہ بی بی صاحبہ بی بی بنت میانجی صاحب میاں کے شکم سے اولاد نہیں. اشرف میاں بن میاں سید زین العابدین تربیت اپنے والد سے علاقہ ماموں سیدن میاں صاحب سے مدفون کرگاول ۲۹ ماہ رجب، انکی اولاد راجہ بی بی بنت خوبصاحب میاں نبیرۂ حضرت شہاب الدین شہاب الحقؓ کے شکم سے ایک دختر

بونجی صاحبہ زوجۂ میٹھے میاں صاحب حافظ راجہ بی بی مدفون کرگاول دوم ماہ رجب.تذکرہ شاہصاحب میاں بن میاں سید

زین العابدین تربیت وصحبت پدرِعالی قدر بعد علاقہ میاں سید اللہ بخش غازیؒ مدفون بتاریخ پانژدہم ماہ رمضان ہروڑ. تذکرہ میرانجی میاں صاحب بن میانسید زین العابدین تربیت پدر سے علاقہ صحبت سیدنجی میاں نبیرۂ میانسید اشرف غازی بعد بڑے میاں صاحب نبیرۂ شہاب الحقؒ بعدہ سید جی میاں صاحب بن میاں سید اللہ بخش غازی سے کئے تھے .بتاریخ چھ ماہ ذی قعدہ رہزنوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے .انکی اولاد صاحبنی بی بی بنت خانجی میاں صاحب نبیرۂ حضرت شہاب الحقؒ کے شکم سے ایک دختر چار فرزند ایک میانصاحب میاں صاحب دوم شاہصاحب میاں سوم اچھا میاں چہارم بڑے میاں دختر کا نام بوا صاحبہ بی بی جفت سیدن میاں بن اشرف ساکن مہندرگی .وصاحبنی بی بی مدفون چن پٹن دوم ماہ ذی الحجہ.تذکرہ میانسید زین العابدین عرف میانصاحب میاں بن میرانجی میاں صاحب نبیرۂ شریف صاحمیاں شہید سرہ ٗ تربیت سیدن میاں صاحب بن میاں سید اللہ بخش غازیؒ صحبت اپنے والد سے اور بڑے میاں صاحب سے وسید جی میا ں صاحب ولد چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے چن پٹن میں مدفون ہیں .۲۷/جمادی الثانی.انکی اولاد دولت صاحبہ بی بی بنت خواجہ زادے میاں صاحب کے شکم سے ایک فرزند اشرف میاں تربیت وصحبت اپنے والد سے اسکے بعد چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند کی صحبت میں رہے.انکی شادی تاج خان صاحبہ بی بی بنت سید اللہ بخش (مصنف اخبارا لاسرار) سے مقرر ہوئی ہے.تذکرہ شاہصاحب میاں بن میرانجی میاں صاحب تربیت باپ سے مدفون چن پٹن ۶/ماہ جمادی الاولیٰ انکی اولاد صاحبنی بی بی بنت چھابو جی میاں صاحب ایک دختر ہدنجی صاحبہ بی بی.تذکرہ اچھا میاں بن میرانجی میاں صاحب تربیت میاں سید زین العابدین سے اور علاقہ اول چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے بعد میں سید جی میاں صاحب بن اچھا میاں صاحب ساکن بنور سے .انکی اولاد خواجہ زادی صاحبہ بی بی بنت یوسف خان کے شکم سے دو فرزند ایک شاہصاحب میاں دوم میانجی میاں صاحب دو دختر ایک صاحبنی بی بی دوم بوا صاحبہ بی بی.تذکرہ بڑے میاں بن میرانجی میاں صاحب تربیت سید زین العابدین سے اولاد زوجہء اول راجہ بی بی بنت سیدو میاں ایک دختر صاحبنی بی بی زوجہء اول کی رحلت کے بعد زوجہء دوم ہدنجی صاحبہ بی بی بنت سیدو میاں مذکور تین فرزند و ایک دختر اول فرزند سید جلال ۸/سال کی عمر میں (فوت ہوگئے) دوم منجلے میاں سوم سیدو میاں ایک دختر۔۔۔۔فرزند سید جلال۔

(تذکرہ شاہصاحب میاں بن میاں سید زین العادین تربیت وصحبت پدرِ عالی قدر علاقہ میاں سید اللہ بخش غازی مدفون بتاریخ یازدہم ماہ رمضان ایروڑ.)

تذکرہ میاں سید احمد بن بندگی میاں سید طاہر تربیت بندگی میاں سید میراں غازی اور صحبت میاں سید ارشرف غازی مدفون کرگاول.انکی اولاد شکر صاحبہ بی بی کے شکم سے ایک فرزند منجلے میاں ایک دختر خواجہ زادے میاں اولادِ حضرت

بندگی میاں شاہ دلاور گودئے. تذکرہ منجلے میاں بن میاں سید احمد انکی زوجہ حدو بی بی بنت شاہ میاں سے ایک پسر خوب

میاں رہزنوں کے ہاتھوں شہید ہوئے. دو دختراں ایک بی صاحبہ بی بی جفت راجہ میاں صاحب بن اچھا میاں دوم بجا صاحبہ بی بی زوجہء میراں صاحب میاں بن خواجہ زادے میاں. تذکرہ خانجی میاں صاحب بن میاں سید راج محمد عرس ۲۰/ محرم اولادِ آنخضرت منجلے میاں صاحب بن میاں سید راج محمد اور اولا دسیدن میاں صاحب بن میاں سید راج محمد صاحب کی نہیں ہے.

تذکرہ میاں سید میراں عرف سید جی میاں صاحب غازیؒ بن میاں سید راج محمدؒ شجاع، سخی، متوکل، تلقین وصحبتِ کامل اپنے والد ماجد سے بعد میں اپنے بڑے بھائی میاں سید طاہر سے فیض حاصل کئے ہیں. نقل ہے کہ بروزِ جمعہ احمد آباد کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے وقت آکر نمازِ جمعہ کی ادائی کے بعد میاں ملک حسن بن میاں ملک الھداد بن ملک خیر الدین بن ملک میراں خلیفہء حاکم الزماں باڑی وال سے جو کہ حضرت کے ہمراہ تھے کہا ملک حسن تسبیح بولو. ملک مذکور اسوقت منکروں کے ہجوم سے کہ اسوقت امیراں و جمعداراں رسالداراں تھے انکے جاہ وحشم اور دبدبہ کے وجہ سے تسبیح نہ کہہ سکے. آنخضرت جو کہ توکل وتسلیم کے میدان کے مرد تھے زبانِ مبارک سے تسبیح **امامنا امنا وصدقنا** تک کہی. منکروں کا اژدہام زیادہ تھا لیکن ناصر ومعینِ دین وہدیٰ خدا کی ذات تھی. ذرہ برابر خوف دل میں نہ آیا جیسا کہ اللہ کا قول ہے. **لم یخش الا اللہ فعسیٰ اولئک ان یکونوا مع .....**

ہر کہ او مرد است کہ اندیشد از خوف وخطر = گر ہمہ آفاق اورا کند زیر وزبر

ہر کہ از سر بگذرد کی مرد = ایں میداں بود مردِ میدان شجاعت را نباشد بیم سر

چند لوگ جو جا چکے تھے پلٹ آئے اور جو لوگ جانا چاہتے تھے مقابل کھڑے ہوگئے. بعد نواب خواجہ حمید خان کہ گجرات کے قدیم امراء میں سے تھے اور بقول ملاں حمید کی اولاد سے تھے سب سے کہا جاوٴ اپنے کام میں لگے رہو جو شخص کہ اس مجمع میں بلاتحاشہ اپنے دین کو ظاہر کیا ہے ہرگز تمہاری بہادری سے نہیں مرے گا. بعد میں جمیع منکراں واپس ہوگئے اور سید جی میاں سے کہا اے صاحب ـ ـ ـ آشکاراں کئے جس کی قسمت میں ایمان ہوگا وہ قبول کریگا لیکن اے صاحب یہاں سے مکان تشریف لے جاوٴ بعد میں میاں روانہ ہوگئے۔

نقل ہے کہ بیجاپور کی جامع مسجد میں اے روز دعوت (مہدیت) کی یہاں تک کہ بہلول خان افغانی بیانہ کے امراءِ عظیم میں سے تھا حضرت سے مباحثہ کرنے لگا میاں نے کہا مہدی موعود آئے اور گئے آمنا وصدقنا اس نے کہا آئیگا. بحث کرتے ہوئے مسجد سے روانہ ہوئے اثناء راہ ایک شخص سفید ریش اور سفید لباس والا سامنے آیا اور کہا کہ جو بہلول خان کہتا ہے وہی کہو فرمایا ایک طرف ہوجا اسکو ڈانٹا جب قدم سامنے رکھا پھر وہی شخص سامنے آکر کہا وہی بولو جو بہلول

خان کہتا ہے اور یہ نقل سید جی میاں صاحب میرے دادا ملک شرف الدین سے جن کا رابطہ آنخضرت سے زیادہ تھا کہتے

تھے کہ میں جان گیا کہ یہ شیطان ہے پس لاحول پڑھا پس فی الفور وہ میرے سامنے سے دور ہو گیا پھر نظر نہیں آیا نقل ہے جس وقت اورنگ زیب ملک دکن میں تھا سید جی میاں صاحب کو علماء نے دینی بحث کے لئے بلایا تھا. ایک روز میاں کمال ۔۔۔ بادشاہ کے نزدیک جا کر آواز لگائی کہ شرع شریف میں مخاصمہ کتنے گواہوں سے دفع ہوتا ہے اور کتنے گواہ قضیے کو درست کرتے ہیں. یہ بات اورنگ زیب کے کانوں پڑی داروغہ عدالت عبدالوہاب پٹنی مخاطب بہ شیخ الاسلام خان حاضر تھا بادشاہ نے کہا کہ اس مرد سے کہو کہ کیا غوغا شور کرتا ہے مسئلہ شرعی میں قضیہ دو گواہوں کی گوہی سے صحیح ہوتا ہے اور شیخ الاسلام دو گواہوں کی گواہی سے رفع کر دینا ہے اسی طرح مسلماناں عاقلاں بالغاں تم سے کہتے ہیں کہ **ان المھدی الموعود قد جآءَ و مضیٰ آمنا و صدقنا** لیکن بادشاہ اور شیخ السلام قبول نہیں کرتے بعد میں بادشاہ اور شیخ نے کہا کہ انکو کچھ دیدو کہ انکے دل کو حق تعالیٰ نے اپنی محبت میں رنگین کر دیا ہے اور تمہارے انکار سے وہ ملک زائل نہ ہو جائے بعد میں میاں کو رخصت کر دیا نقل ہے کہ آنخضرت کو مہدیؑ کی نقل کی تاویل نہ کرنے کے سبب عقائدِ تسویت سے متھم کر دیا گیا تھا. نقل ہے کہ مرشہ واڑی قریب گوکاک میں حضرت مہدیؑ کے نام پر سید جی میاں صاحب غازی ہوئے ہیں. بندگی میاں سید طاہر غازی کے زمانے میں خبر آئی کہ سید جی میاں صاحب شہید ہو گئے محض اس خبر شہادت کو سنتے ہی آنخضرت کی اہلیہ، عدت میں بیٹھ گئیں. بندگی میاں سید طاہر بی بی موصوفہ کے نزدیک جا کر فرمائے تمہارے جسم میں جان باقی ہے سید جی میاں صاحب کی جان کو کوئی اندیشہ نہیں. عدت موقوف کرا دی. نقل ہے کہ میانسید میراں غازی آنخضرت کے بھتیجے کے ساتھ جن کا نام شاہ جی میاں صاحب تھا بندگی میاں سید طاہر کی رحلت کے بعد دولت آباد کی طرف گئے ہوئے تھے. راستے میں ایک قصبہ بہوم میں مصدق تھے. شادی میں شرکت کی غرض سے حضرت نے وہاں قیام فرمایا بوقتِ نکاح بتاریخ ۱۲ رذی قعدہ وہاں کے مخالفوں کی طرف سے ثبوتِ مہدی موعود علیہ السلام پر جنگ ہو گئی شاہ جی میانصاحب شہید ہو گئے اور حضرت سید جی میانصاحب غازی ہو گئے. وٹاکن آنخضرت کو بھی شہید کر دئے. دھاراسیں میں مومنوں نے اپنے ساتھ آنخضرت کو اپنے موضع تک لیجا کر حفاظت فرمائی. اس دوران شہادت کی خبر حضرت کے دائرہ میں اسطرح پہنچ گئی کہ سید جی میاں صاحب شہید ہو گئے اور شاہ جی میاں صاحب غازی. صاحبنی صاحبہ بی بی مبارک دل گرفتہ ہوئیں لیکن عدت میں نہیں بیٹھیں اسلئے کہ فرمانِ حضرت بندگی میاں سید طاہر اسطرح تھا کہ صاحب خاں صاحبہ بی بی کے جسم میں جب تک جان ہے سید جی میاں صاحب کچھ اندیشہ نہیں. اسکے بعد پھر مکھتل میں بھی غازی ہوئے. وصاحبخاں صاحبہ بی بی نے سید جی میاں صاحب غازی سے آٹھ ماہ پہلے بتاریخ یکم ماہ رمضان رحلت کی کرگاول میں مدفن ہیں. وحضرت سید جی میاں صاحب غازی اپنے آخری وقت ایمان سویت کر کے ہر ایک خلیفہ کو ہر فرد کے مطابق سرفراز فرماتے ہوئے

بتاریخ چہاردہم ماہ جمادی الاول رحلت فرمائی اورحکم موجب جنازہ کی امامت میاں سید اشرف غازی نے کی
.اولاد: صاحبجاں بی بی بنتِ ملک عبداللہ کے شکم سے تین فرزند،ایک میاں سید اشرف غازی،دوم میاں سید محمد،سوم میاں سید الہداد بچپن میں انتقال کر گئے.ودختراں ایک آجے صاحبہ بی بی۔۔۔۔ دوم۔۔۔۔ملک اسماعیل کو دئے،سوم بی بی امۃ العزیز جفت میاں سید نعمت اللہ نبیرۂ شہاب الحق ؒ واز ایک زوجہ خدمتی سے ایک فرزند،الیاس میاں،خلفاء آنخضرت میاں سید اشرف غازیؒ ومیاں سید محمد وفرزندانِ آنخضرت وچھجومیاں صاحب واشرف میاں صاحب ومیاں سید راج محمد فرزند بندگی میاں سید طاہر وآجے میاں وخانجی میاں وخوبصاحب میاں.تذکرہ : خلاصۂ عزوشرف بندگیمیاں سید اشرف غازی ذاتِ کمالیت درجاتِ اموراتِ عجیبہ وشجاعت حمیدہ وسخاوتِ وسیعہ آں گرامی درجاظہور میں آئے ہیں جو آفاق میں مشہور ہیں.نقل ہے میرے بزرگوں سے کہ آنخضرت کے پیدا ہونے کے بعد ساتویں شب آپ کی والدہ کی نتھ گم ہوگئی تھی،بعد بات کرنے کی عمر میں فرمایا کہ وہ نتھ جو چلی گئی تھی اس رات چوہا لیجا کر مٹی کے برتنوں میں ڈال دیا،اسی روز کہنا چاہا لیکن فرشتوں نے کہنے نہیں دیا.آنخضرت کے کہنے کے مطابق گھڑونچیوں میں نتھ پائی گئی.نیز نقل ہے میاں سید اشرف غازی عرف اچھا میاں کو دس سال کی عمر میں بندگی میاں سید طاہر نے خود اپنے آغوش میں لیکر آپ نے پرورش کی اور تربیت اور فقیرِ خود فرما کر پندرہ سال کی عمر میں میرانصاحب میاں صاحب بن میاں سید شریف شہید ادھونی کی صاحبزادی سے شادی کی اور عنایاتِ لانہایات لکھنے میں طویل ہوجائیں گے.بندگی میاں سید طاہر کے وصال کے بعد علاقہ از بندگی میاں سید میراں غازی سے کئے اور دو مرتبہ امام علیہ السلام مذاکرات میں غازی ہوئے ایک مرتبہ ملک بیجاپور میں،دوسری مرتبہ ترچناپلی میں.نقل ہے ترچناپلی میں ایک افغان مسمیٰ حسین خاں عرف خانو جمعدار قوم پنی و اور دائرہ کھنڈیلہ کے متعلقین سے دو تین کرسی سے مرتد ہوگیا تھا اور مومنین دائرہ کی صحبت کی وجہ سے اس جمعدار کی بہن بالم خاتو،میاں سید علی بن میانسید حسین سے تصدیق مہدیؑ سے مشرف ہوئی تھی.اسکے بعد میانسید علی صاحب مکہ معظّمہ او رگجرات کے بزرگوں کی زیارت کیلئے چلے گئے اسکے بعد عورتیں اور بہنیں بالم خاتوں پر طعن وتشنیع حد سے زیادہ کرتے ہوئے مذہب سے حسد شروع کردیا اور خانو جمعدار اپنے لشکر کے ساتھ مع ہاتھیوں اور دیگر تمام لوگوں کے ساتھ اس شیر کو فریب دے کر تمام باشندوں کو جمع کرکے میانسید علی کے دائرہ پر حملہ کردیا اور ہاتھیوں سے جماعت خانہ کو شہید کردیا اسکے بعد بندگی میاں سید اشرف غازی کے دائرہ کو پہنچا اور مسجد کے صحن کے دروازہ پر کھڑے ہوکر طعن وتشنیع سے باہر طلب کیا کہ آؤ آؤ،بندگی میاں سید اشرف غازی نے اپنے فرزند میانسید اللہ بخش کو اور شیخ عبداللہ کو بھیج ظالموں نے پوچھا تم لوگ کل رات کی گڑبڑ میں کیا کہ رہے تھے اس کے بعد انہوں نے تسبیح کہی.تسبیح کے سنتے ہی بے محابا تیر،تفنگ اور پتھروں سے حزب اللہ کی چھوٹی جماعت پر اس بڑی جماعت نے غرور ومستی کے ساتھ ہلہ بول دیا یہاں تک کہ یہ قوم کے زمرہ کا ہر فرد شہادت کی خواہش میں تلواروں کو معاندوں میں قتل کرتے ہوئے پیوستہ کردیا کہ دائرہ میں خون بہنے لگا جب

مہدویوں کا یہ استقلال وہمت دیکھی تو معاند تاب نہ لاکر سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے اور بازار وراستہ میں ہر جگہ مردے ہی مردے تھے لیکن جنگ کی وجہ سے ہمارے صف شکن جوانمردوں کو بھی زخم آئے یہاں تک کہ تقریباً اٹھارہ آدمی شہادت کا جام پی گئے اور تیس آدمی اپنے جسموں پر زخم کھا کر غازی ہوئے، پھر کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ سامنے آکر مقابلہ کرے بندگی میاں سید اشرف (غازی) کو سینہ میں سانگ کا زخم اور تلوار کا زخم بھی بدن پر آیا تھا میاں کے بازو پسر عالی میاںسید اللہ بخش اور انکے متصل بڑے فرزند مسمیٰ خواجہ زادے میاں صاحب وجلال شاہ میاں صاحب وغیرہ زمین پر غازی ہوگئے تھے اور میانصاحب نوشو کی کمال بہادری اور انکی ماں کا جنگ کرنا اور عبارت کی طوالت کی وجہ سے اس جگہ نہیں لکھا گیا، شہیدانِ ترچناپلی اکیس ماہ رجب روز سہ شنبہ کو ہوئی شہیدوں کے نام شیخ عبداللہ، شیخ ۔۔۔شیخ مصطفیٰ الہداد خاں، شیخ ملک ،احمد خاں غلزئی ،کمال خاں غلزئی ،رسول خاں غلزئی، شریف بھائی وپسرِ شریف بھائی ،فتح خاں قریشی، حسن خاں حلوائی اور جوزخمی چند دنوں کے بعد شہید ہوگئے وہ یہ ہیں محمد خاں ،مظفر خاں، شیخ چاند، باوا خاں، غنی محمد خاں، اور اسوقت کے غازیوں کے نام میاں سید اشرف غازی ،میاں سید اللہ بخش غازی، خواجہ زادے میاں صاحب غازی، جلال شاہ میاں صاحب غازی وسید حاجی میاں غازی ومیٹھے میاں غازی، خوبصاحب میاں غازی، باقر میاں غازی، خواجہ زادے میاں غازی، شیخ عبداللہ غازی، شیخ راج محمد غازی، شیخ ابراہیم غازی، شیخ عثمان غازی، عورتوں میں سوندیصاحبہ غازی ،بوماں صاحبہ غازی، بی بی صاحبہ غازی ،مادرِ خوبصاحمیاں غازی، سلطانہ صاحبہ غازی ،وزیابائی غازی.نقل ہے کہ چندمدت بعد دیون ہلی میں پندرہ ماہ رمضان میاں سید اشرف غازی چوکھی سے نیچے گرنے کے سبب جنگ کے وقت کے زخموں میں سے ایک زخم ترخ جاکر آنخضرت پر ضعف ہوگیا.سب تابعین جمع ہوگئے اور اسماعیل خاں شریف آنخضرت کے خادم نے عرض کیا کہ اگر اس حالت میں روزہ پر دین کے اماموں نے کفارہ تحریر وتجویز کیئے ہیں تو آج روزہ موقوف رکھیں اس کا کفارہ میں ادا کردونگا حضرت نے انکے جواب میں فرمایا ٹھیک ہے .اماموں نے جو شریعت کے پاسبان ہیں رخصت دی ہے مجھے بھی کفارہ کی طاقت ہے اگر ساٹھ کفارہ بھی دوں تو اس ایک روزہ کے برابر ثواب کہاں پاؤں گا.اور مجھے بھی کوئی اندیشہ نہیں ہے میری وفات پندرہ ذی الحجہ کو ہوگی.

ماہ ذی قعدہ میں ۲۳؍ سے ہی کسل مندی شروع ہوگئی، اس دن سے اپنے ہر خلیفہ کو بلا کر مرشدوں کے احکام کے موجب افعالِ مرشدی کا حکم دیا اور ایمان کی سویت فرمائی .نیز آنخضرت نے فرمایا میرے جنازہ پر سید یعقوب توکلیؒ ساکن عالم پور آئیں گے .تیرہ ذی الحجہ کو بڑے فرزند مسمیٰ خواجہ زادے میانصاحب اور بتاریخ ۱۴؍ذی الحجہ جلال شاہ میانصاحب کو مرشدی کے تمام احکام کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا خاص باغ میں ''کولا کھونسا من بھاوے سو کھاوے جی ۔من بھاوے سو کھاوے جی ۔'' او رحلت کے دن یعنی ۱۵؍ذی الحجہ میانسید اللہ بخش بموجبِ حکم ارواحِ

مرشداں، مرشدی کے تمام احکام و دیگر امور کی سرفرازی فرمائی. دیونہلی میں ۱۰۵ر سال کی عمر میں انتقال فرمایا بموجب حکم آنحضرت امامتِ جنازہ، غسل و مشتِ خاک و مہر وغیرہ جمیع امور کو میانسید اللہ بخش نے انجام دیا آپ کا وصال سنہ ایک ہزار ایک سو ساٹھ ۱۱۶۰ھ میں ہوا.

درازیٔ عبارت کی وجہ سے مفصل احوال کے لکھنے سے احتراز اور اختصار سے کام لیا گیا ہے. میاں سید اللہ بخش غازی حضرت کے حکم کے مطابق دیونہلی میں آپ کو سونپ کر چہلم کے بعد قبر سے نکال کر کرگاول لائے جنازے کے آنے سے پیشتر کرگاول میں میانسید یعقوب توکلی ساکن عالم پورا اپنے مقام سے اپنے فرزند کی شادی کیلئے کرگاول آئے ہوئے تھے جنازے کی قبر سنتے ہی حضرت موصوف میانسید یعقوب توکلیؒ دیونہلی تک استقبال کیلئے گئے کاندھا دیکر کرگاول کے حظیرہ میں لائے. جنازے کی نماز کے وقت میانسید اللہ بخش غازی نے جماعت کے پیرزادگوں سے خود عذر کرکے میانسید یعقوب سے کہا کہ بعض لوگ حضرت مرحوم کے کہنے پر اعتبار نہیں کئے تھے کہ، میاں نے فرمایا تھا کہ میری میت پر میانسید یعقوب آئینگے اللہ تعالیٰ نے اسی طری دکھادیا اب آپ جنازے کی نماز کی امامت کریں. اس سبب سے میانسید یعقوب سے امامت جنازہ کروائی. اولاد: شکم زوجہ اول بوجہ صاحبہ بی بی بنتِ میرانصاحب میاں بن میاں سید شریف شہید ایک پسر جن کا نام میانسید اسحاق و بی بی موصوف کا اسی دن انتقال ہوگیا اور دوسری زوجہ بوا صاحبہ بی بی بنتِ ــــ. انکی رحلت ترچناپلی میں ۸ر ماہ رمضان ہے. ان سے اولاد دو پسر ایک میانسید اللہ بخش غازی، دوم میانسید راج محمد شہید بنامِ مہدیؑ سرہ میں بتاریخ ۲۵ر ماہ صفران سے اولاد نہیں. تیسری زوجہ بوا صاحبہ بی بی بنت میانسید عبداللہ سے ایک میانسید جلال، دوم میانسید ابراہیم، سوم میانسید الہداد اور چار دختر ان ایک خزادی صاحبہ بی بی زوجہ میانسید چھجو عرف میانصاحب میانصاحب، دوم لالڈے صاحبہ بی بی ملک میاں کو دئے. سوم نواز صاحبہ بی بی میانصاحب میاں کو دئے، چہارم راجہ صاحبہ بی بی آجے میاں کو دئے. بی بی کی رحلت کے بعد ایک لونڈی ہستے بائی، اسکی وفات کے بعد دوسری لونڈی خوش طبع بائی سے نکاح کیا. ہر دو سے اولاد نہیں. خلفاء آنحضرت ہر تین فرزند خواجہ زادے میانصاحب اللہ بخش میانصاحب، جلال شاہ میانصاحب، خورد و جلال شاہ میانصاحب کلاں میانجی میانصاحب، و خواجہ زادے میانصاحب، سید نجی میانصاحب و میانسید زین العابدین ملک صاحمیاں و مکا میاں و میانسید احمد و منجا میاں و سیدن میاں امامی و میاں راج محمد و سیدن میاں پالکی و یوسف شاہ میاں و خواجہ زادیمیاں و میرانجی صاحب میاں و میراں میاں ساکن کنبور و شاہصاحب میاں ساکن آلور میانسید عالم واشرف میاں و پاچھا میاں و چھابوجی میاں و میانسید مبارک و میانسید طاہر و میانسید احمد و قادر شاہمیاں والیاس میاں و سعد اللہ میاں. انہوں نے پہلے مرشد کی خدمت میں رہ کر بعد میں علاقہ باندھا ہے ان میں سے حاضر یہ ہیں، چھابوجی میاں صاحب و باوا سمیاں صاحب از اولاد حضرت میراں علیہ السلام و میرانجی میانصاحب بن میاں سید عالم و میاں سید طاہر و میانسید یاسین. تذکرہ: میانسید اسحاق عرف خواجہ زادے میاں صاحب بن میاں سید اشرف غازی

پرورش اور تلقین جد خود میانسید میراں غازی نے کی اور صحبت پدر عالی قدر سے ترچناپلی کے جہاد میں غازی ہوئے اور اپنے آخری وقت ایمان سویت کرکے حکم احکام اپنے مرشدوں کے حکم کے موجب اپنے فقراء کو دئے اور ۹۹ سال کی عمر میں شہر سری رنگ پٹن میں تاریخ ششم (۶) ماہ جمادی الثانی انتقال فرمائے گئے .نمازِ جنازہ سیدنجی میاں صاحب نے پڑھائی .مدفون کرگاول میں پدرِ عالی قدر کے بائیں جانب آرام فرما ہیں .خلفاء: سیدنجی میانصاحب وجلال شاہ میاں صاحب ومیانسید زین العابدین دیگر بہت سے لوگ ہیں .اولاد زوجہ اول منجلے صاحبہ بی بی سے اولاد نہیں اور دوسری زوجہ بی صاحبہ بی بی بنتِ میرانصاحب میاں بن میانسید شریف سے دو فرزند ایک میاں سید مبارک ،دوم میانسید محمود اور تیسری زوجہ خواجہ زادی بی بی بنتِ ملک گوہر بن ملک عاشق کابلی سے اولاد نہیں رہی .اور چہارم چاند خانصاحبہ بی بی بنتِ گھوارے خاں جمعدار سے ایک پسر سید جی میاں ،دو دختراں ،ایک بی بی صاحبہ بی بی جفت میانصاحب میاں نوری ،دوم بڑنجی صاحبہ بی بی جفت میرانصاحب میاں ملک زادہ .تذکرہ: میانسید مبارک بن خواجہ زادے میاں، تلقین وصحبت اپنے دادا یعنی میاں سید اشرف غازی سے ایک فرزند شاہ صاحب میاں جوان ہوئے اور رحلت کرگئے .تذکرہ: میانسید محمود عرف سیدنجی میاں صاحب ،تربیت وصحبت ۳۶ سال تک میاں سید اشرف غازی سے بعد اپنے والد یعنی خواجہ زادے میانصاحب غازی سے ،بعد اللہ بخش غازی کی صحبت کی اسکے بعد جلال شاہ میاں صاحب غازی سے آخر تک ان مرشدوں کی صحبت میں رہ کر چاروں بزرگوں سے احکام خوشنودی حاصل کرکے ۱۰۰/سال کی عمر میں حیدرآباد شہر میں اپنے حکم سے اپنے طالبوں کو حکمِ ارشاد دیکر اور ایمان سویت کرکے بتاریخ نہم ماہ صفر انتقال کرگئے اور حظیرۂ میانسید خدا بخش میں مدفن ہیں .نمازِ جنازہ کی امامت آنخضرت کے پوتے چھجو میاں صاحب نے کی ،اولاد بوماں صاحبہ بی بی بنت ملک یعقوب سے ایک فرزند جنے نام میاں سید راج محمد آنخضرت کی خدمت میں ایک عورت تھی بھلی بائی اس سے ایک فرزند عثمان میاں. خلفاء چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند بڑے میراں صاحب میاں صاحب وسید جی میاں صاحب چھجو میاں صاحب (آپ کے پوتے) ومیرانجی میاں صاحب وموسیٰ میاں وخواجہ زادے میاں وعثمان میاں ویٰسین میاں .تذکرہ میاں سید راج محمد عرف صاحب میاں غازی تربیت اپنے دادا سے یعنی خواجہ زادے میاں صاحب اور پدر عالی قدر کے حکم سے علاقہ اللہ بخش غازی سے بعد میں جلال شاہ میاں صاحب کی صحبت میں رہے اور کلام اللہ کے چند جز حفظ کئے تھے .پھر غاز ی ہوئے تھے ربیع الاول ۵/تاریخ کو رحلت ہوئی کرگاول میں مدفون ہوئے .اولاد بجا صاحبہ بی بی بنت اجی میاں ملک زادہ سے ایک فرزند چھجو میاں اور ایک دختر بی بی صاحبہ بی بی جفت خواجہ زادے میاں نبیرہ حسے میاں جمعدار و چھجو میاں موصوف تربیت وصحبت اپنے والد سے بعد میں چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے علاقہ کئے جوانی میں فقر کے ساتھ حیدرآباد میں ۲۶/ربیع الثانی رحلت کی اپنے دادا کے بازو میں آرام فرما ہیں اور امامتِ جنازہ چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند نے کی .تذکرہ عثمان میاں بن سیدنجی میاں صاحب تربیت وصحبت سیدنجی میاں صاحب سے بعد میں علاقہ چھجو میا

ں صاحب میاں کے فرزند سے کئے اور آنخضرت کے حکم سے سید جی میاں صاحب سے بھی علاقہ کئے اولاد زینب صاحبہ بی بی بنت عیسیٰ میاں سے ایک فرزند چھجو میاں تین دختر ان ایک بڑی بی بی جفت شاہ صاحب میاں دوم بی بی صاحبہ بی بی جفت داؤد میاں سوم امنی بی بی جفت میراں صاحب میاں صاحب اور دوسری زوجہ بڑی بی بی بنت یعقوب میاں سے دو فرزند.

تذکرہ۔ چھجو میاں بن عثمان میاں تربیت وصحبت والدِ محترم سے.

تذکرہ۔ میاں سید اللہ بخش غازی عرف اللہ بخش میاں صاحب غازی بن بندگی میاں سید اشرف غازی ذاتِ عالی درجات شہرت شجاعت میں مشہور الاشہر ہے. تربیت وصحبت کمال پدرِ عالی قدر سے دو مرتبہ امام علیہ السلام کے نام پر ایک چہرہ پر خاتو کافر سے ترچنا پلی میں گال پر اور جسمِ عالی پر زخم آئے ہیں اور ایک بار پدرِ عالی قدر کے ساتھ غازی ہوئے اور دوسری مرتبہ ایک شخص جنیدی نام کا تھا جس نے اپنی عورت کو کرگاول میں جان سے مار دیا تھا پہلے سے ترچنا پلی کے مخالفوں میں اسکی رشتہ داری تھی وہ وہاں جا کر بولا تصدیقِ مہدی سے میں بعض آ گیا مجھے کسی لڑکی سے منسوب کر دو. انہوں نے کہا پہلے اپنے مرشد کو جن کا نام چھجو میاں صاحب ہے جان سے مار کر آؤ منسوب ہو جائیگا. اس نے کہا وہ کرگاول میں ہیں یہاں ترچنا پلی میں میرے بڑے بھائی ہیں اگر کہو تو ان کو ماروں مخالفوں نے کہا وہ بھی نامدار ہیں تم جانو اسکے بعد وہ منکرِ مہدی موعود ہو کر آیا اور میاں سید اللہ بخش کو کہ مسجد میں قرآن پڑھ رہے تھے پیچھے سے آیا اور دونوں ہاتھوں سے تلوار میاں سید اللہ بخش کے سر پر یا غوث کہتے ہوئے وار کر دیا لیکن ۔۔ مسجد کے سبب ضرب کی پوری قوت اس پر حائل ہو کر آپ کی پیٹھ پر لمبا زخم آیا گیا مسجد کے باز و چند افغان بیٹھے ہوئے تھے' غوث کی آواز پر مسجد کے اندر سب آ گئے وہ بھاگ گیا مصدقوں نے ڈوڑ کر اس کافر کو جہنم میں داخل کر دیا قریب نو دسال کی عمر میں انتقال سے ایک سال پہلے آنخضرت کو جذبہء حال ہوا اسوقت آپ کے فرزندِ کلاں گجرات کی زیارت کو گئے ہوئے تین سال ہو گئے تھے. اس وقت کسی نے عرض کیا کہ حضرت کے بڑے فرزند اب تک نہیں آئے. جواب دیا اونٹ پر سوار ہو کر ہلتے ہلتے آ رہے ہیں میری جان انکے نزدیک ہے بعد میں قریب ہی کے عرصہ میں سیدن میاں صاحب اونٹ پر سوار ہو کر آئے. اس طرح کہ حضرت کے آخر وقت چار ماہ پہلے پہنچے. مرشدوں کے ارواح کے حکم سے خلیفوں کو علیحدہ علیحدہ سرفراز فرمایا آنخضرت کی رحلت کے روز حضرت کے بھائی اور تمام خلفاء نے آپس میں اتفاق کیا کہ آجے میاں بن سیدن میاں صاحب تعذیر خود ادا کروانا چاہتے ہیں جو کہ ان پر تعذیر جاری کرے آنخضرت کے خلیفوں میں وہ مقدم ہے. بعد میں عرض کرنے پر میاں مذکور نے

حکم دیا کہ سیدن میاں آؤ آجے میاں کو تعذیر مارو اور سلسلہ میرے نام سے کہو. اسی طرح ہوا اور میاں سید اللہ بخش غازیؒ دوبارہ ایمان کی سویت مرشدوں کے حکم سے فرمائی. بتاریخ ۲۸ / ماہ ذی الحجہ ۱۱۸۹ھ سری رنگ پٹن میں رحلت کی. حضرت

کے حکم موجب سری رنگ پٹن میں سید جی میاں صاحب اور کرگاول میں سیدن میاں نے نمازِ جنازہ کی امامت کی. اولاد زوجہء اول بجا صاحبہ بی بی بنت شاہصاحب میاں صاحب مخدوم زادہ سے ایک پسر سیدنمیاں اور دو دختر ایک بڑی بی بی جفت میاں سیدزین العابدین بن شریف میاں صاحب شہیداس بی بی کی رحلت کے بعد دوسری دختر بوا صاحبہ بی بی کو بھی میاں سیدزین العابدین کو دئے. رحلت بجا صاحبہ بی بی بتاریخ ۲۰/ ماہ رمضان مدفون ترچنا پلی درحظیرۂ کلاں زوجہء دوم میاں سید اللہ بخش غازیؒ مسماۃ صاحبنی صاحبہ بی بی بنت بڑے میراں صاحب میاں از اولادِ مہدی سے تین فرزند ایک میاں سید میراں دوم میاں سید ابراہیم سوم میاں سید اشرف اور ایک دختر ہدنجی صاحبہ بی بی جفت خانجی میاں صاحب نبیرہ شہاب الحقؓ اور رحلت صاحبنی صاحبہ بی بی بتاریخ ہفتم ماہ رمضان مدفون کرگاول زوجہء سوم میاں سید اللہ بخش غازیؒ مسماۃ بڑی بی بی بنت میانجی صاحب میاں نبیرۂ خاتم المرشدؓ سے سات بچے' بچپن میں وفات پا گئے باقی چار فرزند ایک میاں سیدعطن دوم میاں سید عیسیٰ سوم میاں سید عبدالحیٔ چہارم میاں سید روشن منور ایک دختر ہدو بی بی جفت خواجہ زادے میاں نبیرہ خاتم المرشدؓ اور عرس بڑی بی بی ۱۱/محرم مدفون کرگاول اور ایک لونڈی نا باتی بائی سے ایک پسر سید عمر شادی ہوئی اولاد نہیں. خلفاء میاں سید اللہ بخش غازی ۔سیدو میاں صاحب ۔اچھا میاں صاحب ۔میانجی میاں صاحب میاں ۔آجے میاں ۔خانجی میاں صاحب ۔شاہصاحب میاں ودیگر شاہصاحب میاں وتاجن میاں وخواجہ زادے میاں کنبوری ومیاں مصطفیٰ کنبوری ومیاں حیدر کنبوری وسید جی میاں کنبوری پہلے مرشد کی صحبت حاصل کی نیز میاں سید اللہ بخش غازی کی صحبت میں حاضر تھے انکے نام ۔جلال شاہمیاں صاحب ۔سید جی میاں صاحب وسید جی میاں صاحب ونبی شاہ میاں صاحب وبڑے میاں صاحب ملک زادہ فقراءِ خدماءِ خاص میں اور خدماءِ خاص ایک شیخ حیدر دوم اسماعیل خان شریف خلفاء میں داخل ہیں. تذکرہ:۔ میاں سید اسحاق عرف سیدنمیاں صاحب بن میاں سید اللہ بخش غازیؒ ذاتِ عالی مناصب والا مراتب تلقین اپنے جدّ امجد سے اور صحبت پدرِ عالی قدر سے چالیس سال فقیری اسطرح کی کہ بڑی آواز سے بات مرشد کے سامنے نہیں کی اسی فکر میں رہتے کہ مرشد کی نظر اپنے گردن کی شہ رگ پر نہ پڑے. اسطرح فقیری کرکے خوشنودی تمام وکمال حاصل کی اور عمر ۹۴/ سال کی ہوئی. سری رنگ پٹن سے اخراج کے بعد شہر حیدر آباد پہنچے آخر الامر مرشدوں کے حکم سے اپنے طالبوں پر احکامِ ارشادی سے سرفرازی فرما کر ۱۴/ ارشادیں دیں. اور مرشدوں کے حکم سے ایمان کی سویت اپنے خلفِ خاص یعنی چھجو میاں صاحب سے کروائی بتاریخ ۲۶/ ماہ جمادی الثانی اس دنیا سے اللہ کی رحمت میں انتقال فرما گئے. اور حسبِ حکم حضرت غسل امامتِ نمازِ جنازہ مشت خاک اور قبر پر مہر چھجو میاں صاحب نے کی. اولاد دولت صاحبہ بی بی بنت بندگی میاں سید یحییٰ نبیرہ شہاب الحق سے پانچ بچے بچپن میں فوت کر گئے. باقی دو دختراں و دو فرزنداں ایک میاں سید یحییٰ، دوم میاں سید محمود اور دو دختراں ایک صاحب خاں بی بی جفت سیدن میاں در اولاد بندگی میاں سید محمود بنی اسرائیل، دوم بوجا صاحبہ بی بی جفت سید صاحب میاں بن یعقوب شاہ میاں بچہ ہووہ کارہ. دولت صاحبہ بی بی جذبہء مہدی

موعود میں بتاریخ یکم ذی الحجہ رحلت ، کرگاول میں مدفن ہیں .خلفاء۔ سیدن میانصاحب ،ایک چھجو میاں صاحب فرزند آنخضرت خواجہ زادے میاں ،اولاد ،مہدی موسیٰ میاں ،اولاد بندگیمیاں صحبت میں حاضر تھےاور آپ کے برادراں سید جی میاں صاحب وسیدو میاں صاحب نے علاقہ کیا لیکن کڑپہ میں تھے .تذکرہ منورِ دینِ متین خواجہ آل طٰہٰ ویٰسین زبدۃ العرفاء بندگی میاں سید یحیٰی عرف (حاجی میاں) چھجو میاں صاحب ملقب بہ میاں کے فرزند تلقین اپنے جدامجد یعنی میاں سید اللہ بخش غازی سے وصحبت وسند علاقہ ءفقیری اپنے عالی قدر پدر سے دس سال نیز اپنے بڑے چچا میاں سید محمود عرف سید نجی میاں صاحب سے تین سال تک پھر سید جی میاں صاحب سے محبت وصحبت رکھی اور بعد فراغتِ حج بیت اللہ و مدینہ ءمنورہ معظّمہ وزیارتِ بزرگانِ ملک گجرات وبیجاپور نیز دائرہ آنخضرت اور حیدرآباد میں ۲۶ سال رہے .اور ملک سری رنگ پٹن میں ،کرگاول میں ،آنخضرت کا دائرہ بندگی میاں سید میراں غازی کے زمانے سے اسوقت تک قائم ہے .او رتاویل کوناجائز گردانننے کے سبب حضرت تشریف اللہ صاحب کی اولاد پر، حال، حال، تک بعض لوگ میاںؓ ومہدیؑ کی تسویت کا گمان کرتے اور کبھی کبھی سلام علیک موقوف کرتے ، پھرایک دوسال کے بعد سلام علیک کرلیتے لیکن اس خاندان کے عقائد میں مہدیؑ مرشداور بندگیمیاںؓ تابع مہدی علیہ السلام ہیں .اورحضرت مہدی علیہ السلام کے جملہ نقول کی (کسی نقل کی) تاویل وتحویل نہیں کرتے اورآنخضرت ضعیفی عمر میں بغیر کسل مندی کے رجب کے ۲۸ کواحیاناً (اچانک) جسم میں نہایت درجہ استقلال چار ساعت رہااس میں آنخضرت کی روح بزرگوں کے ارواح کی طرف جاذب تھی اسوقت فرمایا میرے والد میاں سید اسحاق اور انکے نام تفصیل کے ساتھ علیحدہ پھراپنے تمام بزرگوں اور مرشدوں کے نام اور مہاجروں اور صحابہ کے نام یہاں تک کہ بندگی میاںؓ کا نام لیکر فرمایا کہ سب حاضر ہیں درازیء عبارت کے اندیشہ سے تمام نام مفصل نہیں لکھے گئے ہیں .وہ جذبہء جاذبِ سالک آخروقت تک رہا،ان دنوں میں تین مرتبہ،ایک مرتبہ بتاریخ ۲۹ / ماہ رجب، دوسری مرتبہ بتاریخ ۱۴ / ماہ رمضان، تیسری مرتبہ ۷ / ماہ شوال اپنے فقیروں کوان ان کی استعداد کے موافق اپنے مرشدوں کی خوشنودی سے احکامِ ارشاد عطاء فرمائے اورایک دن رمضان کے مہینے میں فرمایا کہ ارواحِ بندگیمیاں سید شہاب الدینؓ حاضر ہے،حکم دے رہے ہیں جسطرح میں ذکر کرتا ہوں اسی طرح تم کرو .لاالہ ہوں نہیں ۔الا اللہ توں ہے. .لاالہ ہوں نہیں ۔الا اللہ توں ہے .اسوقت سید اللہ بخش ، ماموں چھجو میاں صاحب سے پوچھا کہ آوازیں چھت سے، ذرہ، ذرہ سے، پردوں سے، درختوں سے، پتوں سے ،غرض کہ جو چیز کہ میں دیکھتا ہوں اس سے یہی ذکر (جو فرمان شہاب الحقؓ سے صادر ہوا یعنی ذکر .لاالہ ہوں نہیں ۔الا اللہ توں ہے.) آرہاہے .میری سمجھ میں ایسا آرہاہے یہ سن کر فرمایا حق ہے اور مجھکو اسی قسم کا ہے .سید جی میانصاحب بن اچھا میانصاحب نے کہا کہ جس کا یہ حال ہے وہ نوع چند ساعت رہیگی .اور بتاریخ ششم ماہ شوال میانہ میں سوار ہوکر حظیرہ میں جاکر بندگیمیاں سید اشرف غازیؒ کی قبر کے نزدیک تھوڑی دیر بیٹھ کراور میاں سید اللہ بخش غازیؒ کی قبر کے نزدیک تھوڑی دیر بیٹھ کراور حضرت بندگی میاں سید

میراں غازیؒ کی قبر مبارک کے پاس جا کر ہر تینوں جگہ قدمبوسی کر کے اور تمام حظیرہ کا طواف کر کے مسجد کے قریب جمع فاتحہ پڑھکر اور وہیں سے سب کی قدمبوسی کر کے اپنے مکان واپس تشریف لائے اور اکثر وقت کنایہ حیاتی ،خود مدتوں سے ذکی اور چند اپنے طالبوں پر کہ حضرت صدیقِ ولایتؓ کی بہرۂ عام تک کی اشارہ سے آگاہ فرمادیا تھا.اور بتاریخ ۱۲رشوال کی شب یعنی شبِ بہرۂ عامِ گنج شہداء زیادہ چراغوں کے جلانے کا اور مصری لانے کا حکم دیا.بعد میں فقراء وغیرہ کو جو کہ مسجد میں حاضر تھے طلب کیا.مجرد طلب کرتے ہی حاضرین مسجد،اکثر پیرزادگاں وفقراء اور مصدقانِ حاضر الوقت،مرد اور عورتیں مجمع کثیر جمع ہو گیا تھا.اس وقت وہ معدنِ اسرارِ ربوبیت،واقفِ فیاض الوہیت،سر مراقبہ میں لیجا کر چند ساعت کے بعد باہر لا کر سویت کروائے اور یہ کہا کہ وقتِ شروع میں اوپر میرا سر مہدی علیہ السلام کے نام پر،جب تمام سرا اوپر ہو گیا فرمایا کہ مہدی علیہ السلام حاضر ہیں،حکم دیتے ہیں کہ جلد سویت کرو،بموجبِ حکم مصری سویت ہوئی مردوں اور عورتوں میں،اور جذبہ شروع ہونے کے دنوں سے ہر بہرۂ عام کو مرشدوں کے حکم کے موافق ہر ایک خلیفہ سے اس دن کام کرواتے،چنانچہ حضرت روشن منورؓ کے بہرۂ عام کے روز سید اللہ بخش سے نیز حکم امامتِ نمازِ جماعت آخر تک اپنے نزدیک تھا اور حضرت روشن منورؓ کے عرس کے روز اشرف میاں سے چند سویتیں اس روز کرواتے تھے.اور حضرت شاہ نعمتؓ کے بہرۂ عام کے روز چھابو جی میاں صاحب اور حضرت ثانی مہدیؓ کے بہرۂ عام کے روز چھجو میاں صاحب سے اور حضرت تشریفِ حقؓ کے بہرۂ عام کے روز عطن جی میاں صاحب سے اور بروزِ بہرۂ عام بندگی ملک الہداد خلیفہء گروہؓ احمد میاں سے اور بروز بہرۂ عام بندگی سید سعد اللہ صاحب سید جی میاں سے اور بروز بہرۂ عام چھجو میاں صاحب ۔۔۔سے اور بروز بہرۂ عام سید نجی میاںؓ صاحب میرانجی میاں سے اور بروز بہرۂ عام سید جی میاں ۔۔۔سے اور بروز بہرۂ عام گنج شہداء الہداد میاں سے اور بروز بہرۂ عام بندگی میاںؓ سید اللہ بخش سے اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا چھند پڑھوا کر ۱۴رماہ شوال ۱۲۶۳ھ کی شب یعنی حضرت سیرۃ المہدیؑ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے عرس کی شب اسکے بعد نمازِ عشاء با جماعت بیٹھکر فرض وسنت و وتر تمام ارکان کے ساتھ ادا فرما کر اور جماعت کے سلام کا حکم دیکر اور اسکے بعد حظیرہ کی زیارت سے آنے کے بعد آرام فرمائے اور راز ارچھپانے کا حکم دئے اور اسی وقت اللہ اللہ کہتے ہوئے مسجد کو آئے اور اس رات کی دسویں ساعت روح مطہر اس جہاں سے لامکاں کو چلی گئی.حکم کے موجب غسل،امامت،اور مشتِ اول اور مہر سید اللہ بخش نے کی اور چودہ خلیفے حاضر تھے.آنخضرت کے جذبہ کے احوال اور خلفاء پر نوازشات کی کیفیت طوالت کے خوف سے نہیں لکھی گئی اگر لکھی جاتی کتاب طویل ہو جاتی اسلئے مختصر کردی گئی.اور ان خلفاء کے سوا جو خلفاء بظاہر حاضر نہیں تھے انکو بھی حاضرین میں شمار فرمایا.انکے نام یہ ہیں.میاں جی صاحب میاں بن میا نسید اللہ بخش غازیؒ وباوا صاحبمیاں ساکن مئیندرگی اور انکے فرزند عالم صاحب میاں وعثمان میاں اور انکے فرزند چھجو میاں وسعد اللہ میاں انکے فرزند اشرف میاں وشاہ جی میاںؒ جس قدر انکی محبت ہوگی اسی قدر وہ میرے نزدیک ہیں.رسالدار محمد خاں

سلطان خانی آنحضرت کے خادم نے حضرت نوراللہ مرقدہ کا گنبد تیار کروایا.اور اسکی تاریخ بڑے میاں خاتم مرشد کی اولاد سے نظم کی.کیا بنا روضہ کے مقوس ہے.بہر طواف دو جہاں بس ہے.

اسکی تاریخ یوں جل غمخوار.کہا کیا روضہ کیا مقوس ہے. ۱۲۶۳ھ.اور چھجو میاں صاحب کی اہلیہ مسماۃ نصرت بی بی صاحبہ بنتِ چھابو جی میانصاحب بتاریخ پنجم ماہ ذی الحجہ کرگاول میں مدفون ہوئیں اور ایک فرزند مسمیٰ سید اللہ بخش کو بہت نازو نعم سے پال کر خود تلقین کی اور پانچ سال روزگار کے کسب میں چھوڑ کر بعد میں اپنی فقیری میں لے لیا اور جو کچھ نوازشات و سرفرازیاں آنحضرت پر ہوئیں اگر لکھی جائیں تو ایک بڑا دفتر ہو جائیگا.سید اللہ بخش (صاحب تصنیف) کی اولاد فیروزہ بی بی بنتِ میٹھے میانصاحب سے دو فرزند ایک سیدن میاں طالب علمی کا مرتبہ حاصل کر کے ۱۹ سال کی عمر میں عیسیٰ میاں ہاتھیوں کے سوداگر کی دعوت پر جو موصوف کی دختر کی ملک ۔۔۔سے شادی کے سلسلے میں تھی حیدر آباد گئے تھے بتاریخ دوم ماہ ربیع الثانی وفات پا گئے.دوسرے پسر میاں سید (یوسف) عرف چھابو جی میاں فقیر اور گنگے ہیں.اور دو دختر ان بچپن میں وفات پا گئیں.اور تین دختر ان حاضر الوقت ہیں.ایک تاج خانصاحبہ بی بی اشرف میاں بن میانصاحمیاں مرحوم یعنی اپنے بھانجے کو دئے،دوم بڑی بی بی سوم نصرت بی بی.

تذکرہ:۔میانسید محمود عرف خواجہ زادے میاں صاحب بن سیدن میاں صاحب تربیت میانسید اللہ بخش غازی سے وصحبت تمام وکمال سید جی میاں صاحب سے اسکے بعد چھجو میاں صاحب سے علاقہ کر کے کرگاول میں بتاریخ ۲۸/ماہ محرم انتقال کئے.اولاد آنحضرت مانصاحبہ بی بی بنتِ میراں میاں صاحب حافظ سے تیرہ بچے بچپن میں ۹ بچے وفات پا گئے.اور ایک فرزند میراں صاحب اور دو دختر ان ایک صاحبنی بی بی زوجہ صاحب میاں نبیرۂ خاتم مرشد کو دئے.دوم دولت صاحبہ بی بی زوجہء میانصاحب میاں نبیرۂ شریف میاں صاحب شہید.تذکرہ میانسید میراں عرف میرانصاحب میاں بن میاں سید محمود عرف خوزادے میاں صاحب تلقین از چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے.اولاد مناں جی صاحبہ بی بی بنتِ چھجو میاں صاحب کے شکم سے ایک پسر صاحب میاں رحلت کر گئے اسکے بعد تین بیٹے ہوئے ایک سید جی میاں،دوم صاحب میاں،سوم سیدو میاں.

تذکرہ میانسید میراں عرف سید جی میاں صاحب بن میاں سید اللہ بخش غازیؒ تربیت میانسید اشرف غازیؒ اور صحبتِ کمال اپنے والدِ بزرگوار سے.اسکے بعد اپنے چچا جلال شاہ میاں صاحب غازیؒ اسکے بعد بڑے بھائی سیدن میاں صاحب سے اسکے بعد سید نجی میاں صاحب سے.۸۰ سال سے زائد مدت تک زندہ رہے اور کرگاول بتاریخ ۸/ماہ شوال رحلت کئے.اہلیہء اول آنحضرت:مانجی صاحبہ بی بی دوم مانصاحبہ بی بی اولاد ہوئی مگر نہیں رہی.خلفاء آنحضرت اشرف میاں صاحب،خوزادے میاں صاحب،عثمان میاں،میانصاحب میاں،چھجو میاں بن ننھے شاہ میانصاحب،راجہ میاں صاحب بن اشرف میاں صاحب،ان سب نے آنحضرت سے علاقہ کیا تھا.آنحضرت کے جنازے پر پہلے اشرف میاں

صاحب نے امامت کی ، دوسری بار امامت خواجہ زادے میانصاحب نے کی .تذکرہ میانسید ابراہیم عرف بڑے میراں صاحب میاں صاحب بن میاں سید اللہ بخشؒ تربیت میانسید اشرف غازی سے صحبت وسند سیدنجی میانصاحب سے اسکے بعد سیدو میاں صاحب سے اور محبت چھجو میاں صاحب سے .کہتے ہیں گجرات گئے کھنبات میں ۸/ماہ رمضان کو وصال پاگئے .آپ کی اولاد چاند صاحبہ بی بی بنتِ چھابو جی میانصاحب سے ایک فرزند راجے میاں .تذکرہ میاں سید راج محمد عرف راجے میاں صاحب بن سید ابراہیم تربیت میانسید اللہ بخش غازیؒ سے پالگھاٹ میں میراں علیہ السلام کے نام پر غازی ہوئے اور چھجو میانصاحب سے علاقہ کرکے ہمناگر میں بتاریخ ۔۔ ماہ رمضان رحلت کی اولاد آنحضرت بانو بی بی بنتِ خانجی میانصاحب سے دوفرزند ایک میانسید ابراہیم ، دوم میانسید یوسف ، ایک دختر چاند صاحبہ بی بی زوجہ سیدن میاں بن اشرف میاں صاحب نبیرۂ خاتم کارؒ .تذکرہ میانسید ابراہیم عرف بڑے میاں بن راجہ میاں غازی تلقین چھجو میانصاحب سے ، اولاد منانجی صاحبہ بی بی بنتِ چھابو جی میاں صاحب سے ایک فرزند راجہ میاں .تذکرہ میانسید یوسف عرف چھابو جی میاں بن راجہ میاں غازی تلقین خانجی میانصاحب سے اولاد صاحبنی بی بی بنت بابا صاحب میاں ساکن میندرگی سے تین فرزنداں بڑے میراں صاحب ، اللہ بخش میاں ، واشرف میاں ایک دختر مانصاحبہ بی بی .تذکرہ میانسید اشرف عرف اشرف میاں غازیؒ تربیت والد بزرگوار سے وصحبت وسند سید جی میاں صاحب سے حالت کسب میں مرٹھ واڑی میں غازی ہوئے تھے .بتاریخ ۸/ماہ ربیع الثانی کرگاول میں مدفون ہیں ، خلفاء دو ، اول سیدنمیاں ، دوم الھداد میاں ، ہردو ملک زادہ جنازہ کی امامت چھجو میانصاحب میاں کے فرزند نے کی پھر سیدن میاں نے بھی کی ، اولاد مانصاحبہ بی بی بنتِ جمعدار خوبصاحب میاں سے ایک دختر صاحبنی بی بی زوجہء علی میاں نبیرۂ بندگی میاں سید محمود بنی اسرائیلؒ .تذکرہ میانسید عطن عرف عطنجی میاں صاحب بن میاں سید اللہ بخش غازیؒ تربیت پدرِ عالی قدر سے ، فارسی میں بہت زیادہ مہارت تھی او رصحبت تمام چھجو میاں صاحب سے مدفن کرگاول میں ۲۸/ماہ ذی الحجہ ، اولاد مانصاحبہ بی بی بنتِ میانصاحب میاں نوری

سے دوفرزند ایک میاں سید معروف ، دوم میانسید عیسیٰ ، مانصاحبہ بی بی مدفن کرگاول میں ۲۶/ماہ رمضان .عطن جی میاں صاحب کے دوخلیفہ ایک روشن میاں ، دوم میاں سید عیسیٰ میاں .تذکرہ یگانہء عصر عالم تبحر مشہور الاشہر میانسید معروف عرف معروف میاں عالم بن عطن جی میاں صاحب .تلقین چھجو میاں صاحمیاں کے فرزند سے ایک سواسی (۱۸۰) علم میں مہارت تھی .عالمِ مشتاق کو دھاڑواڑ کے جواب سے معلوم ہوگا کہ وہ انکی تصنیف ہے .علاقہ اللہ بخش میاں سے کرکے بتاریخ ۲۷/ماہ ذی قعدہ رحلت کی .میانجی صاحب میاں بن یعقوب شاہ میاں صاحب نے استاد یعنی معروف میاں کی تاریخ رحلت کہی ہے .بہ معروف میاں برد اجل آفریں + برقم سینش کلک شد چوں حزیں + دلاور برآورد قلم ازحساب + خزانہ علم شد بزیرزمیں : اولاد بڑی بی بی بنتِ میانصاحمیاں ملک زادہ ، دودختراں ایک مانصاحبہ بی بی زوجہ سیدن میاں

،دوم بی بی صاحبہ بی بی اورزوجہ دوم منانجی صاحبہ بی بی بنتِ روشن میاں صاحب ایک دختر آجابی بی زوجہ قادرشاہ میاں بن بڑے شاہ میاں فرزند حضرت شاہ۔۔۔تذکرہ میانسید عیسیٰ عرف عیسیٰ میاں بن عطن جی میاں تلقین چھجومیاں صاحمیاں کے فرزند سے اورفقیر عطنجی میاں صاحب اولادراجہ بی بی بنتِ روشن میاں صاحب سے دوفرزند ایک سعداللہ میاں ،دوم عطنجی میاں .تذکرہ میانسید عبدالحی عرف میانجی صاحب میاں بن میانسید اللہ بخش غازی تربیت پدرِ عالی قدر سے اورصحبت فقیری چھجومیاں صاحب میاں کے فرزند سے بتاریخ ۹ /ماہ صفر ،مدفن کرگاول .اولادراجہ بی بی بنتِ شاہ صاحب میاں .اولادحضرت شاہؒ سے دوفرزند،ایک میانسید شریف ،دوم میانسید مصطفیٰ ،ایک دختر چندابی بی زوجہ یعقوب میاں بن میاں سید ابراہیم ،اولاد بندگی میاں سید ابراہیم بنی اسرائیل اورایک سریت (باندی) میانصاحب میاں کی جس کا نام زیبابائی اس سے تین پسر ایک سید یوسف بغیر شادی کے رحلت کر گئے .دوم سید احمد،سوم سید علی ،ایک دختر مریم صاحبہ ،زوجہ ناصر محمد بن خوبصاحب میاں اولادحضرت شاہؒ تذکرہ میانسید شریف عرف شریف میا ں بن میانجی صاحب میاں .تربیت اپنے والد سے اولاد چھانابی بی بنتِ میانسید ابراہیم نبیرۂ بندگی میانسید ابراہیم بنی اسرائیل سے ایک فرزند میانجی صاحب میاں ایک دختر راجہ بی بی زوجہ میرانجی میاں بن یعقوب میاں تذکرہ میانسید مصطفیٰ عرف مصطفیٰ میاں بن میانجیصاحب میاں .تربیت، عطنجی میاں صاحب سے اولاد۔۔۔۔بنتِ خوبصاحب میاں۔۔۔سے ایک فرزند ۔۔۔۔ میانسید مصطفیٰ عرف مصطفیٰ میاں کرنول میں بہ ماہ۔۔۔رحلت کر گئے .۔۔۔تذکرہ میانسید احمد عرف احمد میاں بن میانجی صاحب میاں تلقین چھجومیاں صاحب میاں کے فرزند سے اولاد دتاراصاحبہ بی بی بنتِ بڑے میاں صاحب نبیرۂ خاتم مرشد سے چارلڑکے ،اول راجے میاں ،دوم پیرومیاں ،سوم میانجی صاحب میاں ،چہارم صاحب میاں اور دوسری زوجہ سے ایک ایک فرزند ہے .

تذکرہ سید علی عرف علی میاں بن میانجی صاحب میاں تلقین چھجومیاں صاحب میاں کے فرزند سے اولاد زینب

صاحبہ بی بی بنتِ منورمیاں سے تین دختراں ایک ساراں بی بی زوجہ قادومیاں نبیرۂ میٹھے میاں ،دوم ۔۔سوم ۔۔اولاد ازسریت ایک فرزند۔۔۔ایک دختر۔۔۔

تذکرہ میاں سید روشن منورعرف روشن میاں صاحب بن میاں سید اللہ بخش غازیؒ تربیت سیدومیاں صاحب سے علاقہ عطنجی میاں صاحب سے مدفن کرگاول میں ،عرس ۳ /ماہ ربیع الثانی ،اولادصاحبہ بی بی بنت۔۔۔سے ایک فرزند سیدو میاں ،چاردختراں ایک منانجی صاحبہ بی بی زوجہ معروف میاں عالم ،دوم اچھابی بی زوجہ جلال میاں بخاری ،سوم بڑی بی بی زوجہ چھابوجی میاں بخاری ،چہارم راجہ بی بی زوجہ عیسیٰ میاں برادرِ معروف میاں .تذکرہ سیدومیاں صاحب بن میانسید اللہ بخش غازیؒ تربیت وعلاقہ پدرعالی قدر سے بعد میں علاقہ جلال شاہ میاں صاحب سے پھر سیدن میاں صاحب سے

رہزنوں کے ہاتھوں نہم جمادی الثانی کوکڑپہ وسری رنگ پٹن کے درمیان شہید ہوئے .دوشادیاں ہوئیں، اولاد نہیں .تذکرہ. میاں سید جلال عرف جلال شاہ میاں صاحب غازیؒ تربیت وصحبت وسند پدرِ عالی قدر سے ترچناپلی میں غازی ہوئے .اپنے بھائی خواجہ زادے میاں صاحب اور بعد میں میانسید اللہ بخش غازیؒ سے علاقہ کیا اور آخر تک صحبت میں رہے اوراپنے آخری وقت میں سری رنگ پٹن میں مرشدوں کے ارواح کے حکم سے اپنے تمام خلفاء کوسرفراز کر کے رحلت کئے .بتاریخ ۱۲/ماہ صفرامامتِ جنازہ سری رنگ پٹن میں بڑے میانصاحب اور کرگاول میں یٰسین میاں صاحب نے کی.خلفاء آنحضرت اشرف میاں، میرانجی میاں خواجہ زادے میاں وچھجومیاں ورحیم شاہ میاں موسیٰ میاں اچھا میاں داماد آنحضرت صحبت اول کے بعد یہ صاحباں بڑے میاں صاحب بن چھجومیاں صاحب مرحوم اور یٰسین میاں واچھامیاں وسید جی میاں وننھے شاہ میاں ملک زادہ وبڑے میاں ومیٹھے میاں سے علاقہ کر کے فیض حاصل کئے اہلیہ سے آپ کی کوئی اولاد نہیں البتہ کلانوری بائی کے شکم سے ایک دختر بوبوصاحبہ زوجہ اچھامیاں اور بائی سہاگ کے شکم سے ایک فرزند منجامیاں تربیت سید جیمیاں صاحب سے علاقہ سید اللہ بخشؒ سے بتاریخ ۲۵/ماہ ذی القعدہ رحلت ہوئی انکو زینب صاحبہ بنتِ سید جی میاں کے شکم سے تین فرزند ایک اچھا میاں، دوم سید صاحب میاں، سوم بڈھن میاں اور دو دختر ان ایک بو بوصاحبہ زوجہ سید صاحب میاں، دوم پاچھا صاحبہ۔۔۔تذکرہ میانسید ابراہیم عرف ابراہیم شاہ میاں بن میاں سید اشرف غازی تربیت پدر عالی قدر سے، بڑی بی بی بنتِ میانسید یٰسین بن میانسید مبارک کے شکم سے ایک فرزند میانسید اشرف .تذکرہ میانسید اشرف عرف اشرف میاں بن میاں سید ابراہیم تربیت میاں سید اللہ بخش غازیؒ سے اورصحبت سید جی میاں صاحب سے بتاریخ ۲۵/ماہ محرم مدفن چن پٹن میں .اولاد صاحبنی بی بی بنت سید امام سے دوفرزند ایک بڑے میاں، دوم میانسید ابراہیم .تذکرہ بڑےمیاں بن میانسید اشرف تربیت میانسید اسحاق سے اور علاقہ چھجومیاں صاحب میاں کے فرزند سے مدفن کرگاول میں .تذکرہ میانسید ابراہیم عرف ابراہیم شاہ بن میانسید اشرف تربیت پدر عالی قدر سے مدفن چن پٹن .اولاد

مانصاحبہ بی بی بنتِ ابن میاں سے ایک فرزند اشرف میاں ایک دختر راجہ صاحبہ بی بی جفت بڑے میاں ازاولاد حضرت شاہؒ نیز ایک زنِ منکوحہ سے دوفرزند ایک بڈھن میاں، دوم بڑے میاں .تذکرہ حضرت میاں سید محمود عرف سید نجی میاں صاحب بن میراں سید میراں غازیؒ تربیت وصحبت وسند پدر عالی قدر سے اسکے بعد بڑے بھائی سے علاقہ کر کے ضعیفی کی عمر کو پہنچے، دائرہ کرگاول میں تھا وصال ۲۶/ماہ رمضان، اولاد نہیں .تذکرہ ماہر اسرارِ الٰہی بندگی میاں سید عبدالقادر عرف قادرشاہ میاں نورانی بن حضرت بندگی میاں سید راج محمد صاحب تربیت وصحبت وسند پدر عالی قدر سے نیز صحبت بڑے بھائی سے بتاریخ ۳۰/ماہ شوال مدفن درکنبور شیموگہ سے ایک منزل پر، اولاد دوفرزند ایک میانسید اشرف دوم منجلے میاں صاحب تذکرہ میاں سید اشرف بن قادرشاہ میاں صاحب نورانی ایک فرزند سیدن میاں صاحب، تذکرہ میانسید سعد اللہ

عرف سیدن میاں صاحب بن میانسید اشرف تربیت میرانسید میراں غازیؒ سے مدفن ترپاتور میں .اولاد بڑی صاحبہ بی بی بنت ۔۔۔تین فرزند،ایک میاں سید یوسف،دوم میاں سید اشرف،سوم میرانجی میاں صاحب،دودختراں ایک چھانا بی بی زوجہ موسیٰ میاں محمود شاہی،دوم ۔۔۔زوجہ۔۔تذکرہ میانسید یوسف نبی شاہ میاں عرف ننھے شاہمیاں صاحب بن سیدن میاں تربیت از میانسید اشرف غازیؒ صحبت وسند پدرِ عالی قدر سے بعد میں میاں سید اللہ بخش غازیؒ سے بعد میں چھابوجی میاں صاحب سے اسکے بعد حضرت جلال شاہ میاں صاحب غازیؒ سے چاروں مرشدوں کی رحلت پر حاضر ہوکر خوشنودی کے ساتھ حکم خلافت حاصل کیا.آخرالامر کرگاول میں بتاریخ ۲۹/ماہ محرم بزرگوں کی ارواح کو دیکھ کر رحلت کی .جنازہ کی امامت سید جی میاں صاحب نے کی،اولاد۔۔۔بنتِ ۔۔۔کے شکم سے تین فرزند ایک سعداللہ میاں،دوم چھجو میاں،سوم سیدن میاں اور زوجہء دوم کے شکم سے ایک فرزند بڑے میاں .سعداللہ میاں جوانی میں فوت ہوگئے.تذکرہ میاں سید خضر عرف چھجو میاں بن (ننھے) شاہمیاں صاحب تربیت جدامجد سے علاقہ پدر عالی قدر سے . باپ نے جلال شاہ میاں صاحب سے علاقہ کروایا بعد میں اپنے پاس رکھا.ان دنوں بڑے میاں صاحب نبیرۂ شہاب الحقؒ سے کیا بعد سید جی میاں صاحب سے بعد چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے بیعت کیا تھا.انہوں نے اپنے وقتِ آخر مرشدوں کے ارواح کے حکم سے بزرگوں کی نیت سے مالیدہ بنواکر تقسیم کیا،بتاریخ ۲۶/ماہ محرم چن پٹن میں مدفن ہیں.امامتِ جنازہ سعد اللہ میاں نے کیا.خلیفہ انکے سعد اللہ میاں فرزند آنذات دوم اشرف میاں،اولاد میاں موصوف زوجہ اول ۔۔۔بنت ۔۔چار فرزند ایک سعداللہ میاں،دوم آجے میاں شہید،سوم حسین شاہمیاں،چہارم سیدن میاں.تذکرہ میا ں سید سعداللہ سعداللہ میاں بن چھجو میاں صاحب تربیت اپنے جدامجد سے اور صحبت اپنے والد سے،اولاد زوجہء اول پاچھا بی بی،بنتِ سیدن میاں بن حسین شاہ میاں صاحب سے،ایک پسر اشرف میاں باپ کے فقیر ہیں.تذکرہ میاں سید حسین عرف حسین شاہ میاں صاحب بن چھجو میاں صاحب تربیت اپنے والد سے اولاد زوجہءاول بڑی بی بی بنتِ راجے

میاں (چچا) سے نسل نہیں.رحلت کرگئیں.زوجہ دوم خوزادی بی بی بنتِ راجے میاں سے ایک دختر بی صاحبہ بی بی زوجہ منور میاں بن خوب صاحمیاں،تیسری زوجہ اچھا بی بی بنتِ شریف میاں سے تین دختراں،دودختراں رحلت کرگئیں.ایک دختر آجا بی بی سید جی میاں بن مبارک میاں کو دئے ایک فرزند شریف میاں.تذکرہ میاں سید سعداللہ عرف سیدن میاں بن چھجو میاں بن میاں سید یوسف تربیت والد سے فقیر اپنے بھائی سے دفن گاہ چن پٹن .اولاد ۔۔۔بی بی بنتِ راجے میاں سے ایک دختر بڑی بی بی شاہ صاحب میانصاحب کو دئے.اولاد حضرت شاہؒ تذکرہ میانسید اشرف عرف اشرف میاں بن میانسید سعداللہ بن میاں سید اشرف تربیت میانسید اشرف غازیؒ سے اور علاقہ جلال شاہ میاں صاحب غازی سے بعد میں ننھے شاہمیاں صاحب سے مدفن کڑپہ میں بتاریخ ۔۔ماہ۔۔اولاد بوجی صاحبہ بی بی بنتِ حیدر صاحب سے

چارفرزند ایک میانسید راجے محمد، دوم میاں سید شریف غازی، سوم میانسید سعد اللہ، چہارم حسین شاہمیاں اور دو دختر ان ایک حدو بی بی جفت اچھا میاں صاحب، دوم صاحبہ بی بی جفت راجے میاں تذکرہ میاں سید راج محمد عرف راجے میاں بن اشرف میاں صاحب تربیت میانسید سعد اللہ عرف سیدن میاں صاحب سے علاقہ میانسید یوسف عرف ننھے شاہمیاں صاحب سے بعد میں اشرف میاں صاحب سے بعد میں سید جی میاں صاحب سے کئے کڑپہ میں مدفن ہیں. بتاریخ ۱۵/ ماہ شعبان .اولاد بجابی بی بنتِ عثمان میاں محمود شاہی سے چار دختر ان ایک فرزند میاں سید اشرف میاں اولاد انکی نہیں .دختر اول بڑی بی بی وخوزادی بی بی حسین شاہمیاں کو دئے .دختر سوم بوا صاحبہ بی بی جفت باوا صاحب میاں دختر چہارم چھانا بی بی جفت سیدن میاں تذکرہ میانسید شریف عرف شریف میاں بن اشرف میاں صاحب .تربیت ننھے شاہمیاں صاحب سے، چنچلگوڑہ کی شہادت میں غازی ہوئے .اور مدفن قریب موسیٰ پیٹ .بتاریخ ماہ شعبان ۔۔اولاد ۔۔بی بی بنتِ ہمت خاں سے دو دختر ان ایک نواز صاحبہ بی بی جفت مبارک میاں، دوم دختر آجابی بی جفت حسین شاہمیاں اور ایک منکوحہ سے ایک دختر اور ایک فرزند رحمو میاں، جوان اور فقیر ہو کر چند دن گنگاوتی میں رہے اور وہیں انتقال کر گئے .تذکرہ میانسید سعد اللہ عرف سیدنمیاں بن اشرف میاں صاحب تربیت ننھے شاہمیاں صاحب سے علاقہ چھجو میاں صاحب سے کئے .مدفن ۔۔۔بتاریخ ۔۔۔ماہ ۔۔۔تذکرہ میانسید حسین عرف حسین شاہمیاں بن شریف میاں تربیت والد سے .تذکرہ میانسید عبد اللطیف عرف منجھلے میاں بن قادر شاہمیاں صاحب نورانی کو ایک فرزند میانسید راجے محمد۔تذکرہ میانسید راجہ محمد اولاد ایک منجھلے میاں .تذکرہ منجھلے میاں بن میانسید راج محمد بن منجھلے میاں صاحب ۔۔۔بی بی بنت ۔۔۔کے شکم سے ایک دختر، چار پسر، ایک راجے میاں، دوم بڑے میاں، سوم چھجو میاں، چہارم شاہمیاں ایک دختر بی بی صاحبہ بی بی جفت سیدو میاں صاحب بن میانسید اللہ بخش غازیؒ .تذکرہ میانسید یوسف عرف یوسف شاہمیاں بن میاں سید راج محمد تربیت پدر عالی قدر سے اور صحبت بڑے بھائی سے .اولاد ۔۔بی بی بنتِ ۔۔۔دو فرزند ایک میاں سید راج محمد، دوم سیدن میاں

تذکرہ میاں سید راج محمد بن یوسف شاہ میاں صاحب تربیت بندگی میاں سید طاہرؒ سے، اولاد خدیجہ صاحبہ، ہمشیرہ ملک صاحب امیر صاحب جمعدار کے شکم سے دو فرزند ایک شاہ جی میاں، دوم یوسف شاہمیاں .ایک دختر چاند خانصاحبہ بی بی جفت منجھلے میاں بن میانسید خدا بخش .تذکرہ یوسف شاہمیاں بن میاں سید راج محمد بن یوسف شاہمیاں صاحب .تربیت میاں سید میراں غازی اور علاقہ میاں سید منجو سے .نقل ہے یوسف شاہمیاں ۔۔۔۔

یہ نقل تذکرۃ المتقین تصنیف میٹھے میاں .اسی سبب سے چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند کہ یوسف شاہمیاں کے واقعہ کو کہ جسکو میانسید اشرف غازیؒ کے نام سے کہتے ہیں .وہ صحیح نہیں اسکو صحیح سمجھتے اور یوسف شاہ میاں پھر میانسید اللہ بخش غازیؒ سے علاقہ باصحبت تمام کر کے سری رنگ پٹن میں بتاریخ ۔۔درماہ ۔۔انتقال کر گئے .اولاد لاولد ڈیصاحبہ بی بی بنت بڑے میا

ں بن میانسید سراج سے تین فرزند ایک لطیف میاں دوم خوبصاحب میاں سوم میانجی صاحب میاں چار دختراں ایک چاند خانصاحبہ بی بی جفت فتوجی میاں بن دادہ میاں ،دوم بڑی بی بی ،سوم بی بی صاحبہ بی بی چہارم خوزادی بی بی جفت سید جی میاں ساکن بنور.تذکرہ سید احمد عرف خوبصاحب میاں بن یوسف شاہمیاں تربیت والد عالی قدر سے اور محبت میاں سید اشرف عرف بڑے میاں سے اور صحبت اول میاں سید پاپا میاں سے بعد علاقہ میٹھے میاں صاحب نبیرۂ شہاب الحقؒ سے کئے ،رحلت پالکوڑ میں اور دفن چن پٹن میں .بتاریخ ۱۴/ماہ رجب اولاد چندہ بی بی بنتِ میاں سید جعفر سے دو فرزند ایک یوسف شاہمیاں ،دوم راجے میاں .اور دوسری زوجہ بوجا صاحبہ بی بی بنتِ شیخ حسین سے پانچ فرزند ایک لطیف میاں دوم سیدن میاں سوم شاہ جی میاں چہارم اچھا میاں پنجم قادر شاہمیاں .اور دو دختراں ایک لالڈی صاحبہ بی بی جفت حیدو میاں ،دوم آجابی بی زوجہ ۔۔۔تذکرہ راجہ میاں بن خوبصاحب میاں تربیت از پاپا میاں علاقہ میٹھے میاں سے دفن بشیر پورہ میں .اولاد روشن بی بی بنتِ خواجہ زادے میاں بن طیب جی میاں ایک دختر مانجابی بی جفت یعقوب میاں .تذکرہ سیدن میاں بن خوبصاحب میاں .تربیت میٹھے میاں صاحب اولاد خواجہ زادی بی بی بنتِ شاہمیاں اولاد حضرت شاہؒ۔۔تذکرہ شاہ جی میاں بن خوبصاحب میاں تربیت از پاپا میاں صاحب صحبت والد سے نیز میٹھے میاں صاحب سے علاقہ کئے اولاد صاحبی بی بی بنتِ ابجی میاں سے ایک فرزند خوبصاحب میاں اور ایک دختر آجابی بی تذکرہ اچھا میاں بن خوبصاحب میاں تربیت شاہ جی میاں سے اولاد بڑی بی بی بنتِ چھجو میاں بن ننھے شاہ میاں سے دو فرزند حافظ میاں وخوبصاحب میاں تذکرہ یوسف شاہمیاں بن خوبصاحب میاں تربیت وصحبت شاہ جی میاں سے انکی شادی بی بی صاحبہ بی بی بنتِ سید جی میاں بن میاں سید سراج سے کئے ہیں .تذکرہ سیدن میاں بن یوسف شاہ میاں کلاں کو ایک دختر جفت محمد صاحب میاں اولاد بی بی آجا کے تیئں.۔۔تذکرہ میاں سید ولی بن بندگی میانسید راج محمد غازیؒ تلقین پدر عالی قدر سے انکی تعریف وتوصیف تحریر وتقریر سے باہر ہے.بہانگری میں بیجاپور کے بادشاہ کے پاس نوکر تھے.آخر میں اپنے بڑے بھائی سے علاقہ کر کے بیجاپو

رمیں مدفن ہوئے اولاد از شکم ۔۔بی بی ۔۔۔سے ایک پسر خواجہ زادیمیاں تذکرہ خواجہ زادے میاں بن میاں سید ولی تربیت اپنے بڑے چچا (طایا) سے انکو ایک فرزند میانسید طاہر تذکرہ میاں سید طاہر بن خواجہ زادے میاں تربیت میاں سید اشرف غازیؒ سے علاقہ میانسید منجو سے کئے .انکا انتقال کرنول میں .۱۱/ماہ ربیع الاول کو سونپ کر بعد میں دفن بیجاپور میں بحظیرۂ بندگی میاں سید سعد اللہؒ اولاد چاند صاحبہ بی بی بنتِ میاں سید یٰسین سے دو دختراں پنج پسراں ایک خواجہ زادے میاں ،دوم شاہ جی میاں ،سوم اللہ بخش میاں ،چہارم شریف میاں ،پنجم سید جی میاں ،ایک دختر ۔۔۔زوجہ ء قاسم شاہمیاں اولاد حضرت شاہؒ ،دوم ۔۔بی بی زوجہ ء منجھلے میاں لٹ مار از اولاد بندگیمیاں سید نصرتؒ تذکرہ اللہ بخش میا ں عرف بخشا میاں .بن میانسید طاہر میاں صاحب تربیت وصحبت اپنے والد بزرگوار سے اور وہ عالم تھے نقل مہدی علیہ

السلام میں تاویل کوناجائز کہنے میں مستحکم تھے مدفن کرنول بتاریخ۔۔۔در ماہ تذکرہ سید جی میاں بن سید طاہر میاں تربیت اپنے والد سے اور میٹھے میاں صاحب نبیرۂ حضرت شہاب الحقؒ سے علاقہ کیا. مدفن در کرنول بتاریخ۔۔۔در ماہ۔۔اولاد بی بی۔۔۔باوا صاحب فرزنداں ایک مبارک میاں تذکرہ مبارک میاں بن سید جی میاں تربیت اللہ بخش میاں صاحب سے مدفن حیدرآباد میانسید خدابخش کے حظیرہ میں .اولادنوازاصاحبہ بی بی بنتِ شریف میاں غازی سے دوفرزند ایک سید جی میاں دوم اللہ بخش میاں.

تذکرہ: سیف اللساں محبوب السبحاں اکمل الشریف بندگی میاں سید عبداللطیفؒ تلقین وصحبت پدر عالی قدر سے نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں سید عبداللطیف بچپن میں چند بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اس جگہ جہاں ہنومنت تھا پہنچ گئے، جب میاںؒ ہنومنت کے مقابل آگئے اور ہنومنت نیچے ہوگیا. میاںؒ نے فرمایا چھانڈ، چھانڈ. آنحضرتؒ کے اتنا کہنے سے ہی اسکے منھ سے تودۂ زررائج الوقت کے سکے نکلنے لگے پھر میاںؒ نے فرمایا نگل جا اس حکم کے ساتھ ہی سب نگل گیا مگر ایک (سکہ) چھوڑا تو آنحضرتؒ نے ان بچوں سے فرمایا کہ یہ سکہ جو باقی ہے تمہاری ضیافت کے لئے اللہ کے واسطہ دیا ہے. ان بچوں نے میوہ لاکر وہ خرچ کیا. یہ سنتے ہی ہندو بھاگتے ہوئے آئے اور میاں عبداللطیفؒ کو آگاہی ہوتے ہی بچوں کے ساتھ دائرہ کی طرف جلد واپس ہوگئے. میاں عبدالوہاب پدر عالی قدر کے پاس چار سال کی عمر میں بیٹھے ہوئے کہنے لگے کہ منجھلے بھائی دوڑتے ہوئے آرہے ہیں میاں نے دیکھ کر تبسم کیا اور کہا آؤ اور اپنے بازو میں چھپالیا .بعد میں مشرکین آئے اور کہا کہ ایک شخص جو اس ہئیت اور اس شکل کا ہے جو اوتار ہے پرمیشور ہے کیا یہاں آیا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہاں سب خدا کے بندے ہیں. وہ واپس ہوگئے.

نقل ہے کہ بندگیمیاں سید سعداللہؒ اور بندگی میاں سید عبداللطیفؒ کے درمیان بہت زیادہ محبت تھی اور بندگیمیاں سید سعداللہؒ سے تعلق رکھتے تھے .اور نمازِ جماعت جس وقت کہ میاں سید سعداللہؒ امام ہوتے میاں سید لطیفؒ حاضر ہوتے

ورنہ نہیں. دوسرے امام کے پیچھے بہت کم گزارتے. ایک دن فقیروں میں سے ایک نے میاں سید سعداللہؒ سے عرض کی کہ میاں سید عبداللطیفؒ جماعت کی نمازیں کم آتے ہیں. میاں نے تبسم کرکے فرمایا کہ تم ہی پوچھو، پس تمام بھائیوں نے پوچھا کہ تم نماز با جماعت میں کیوں حاضر نہیں ہوتے. میاں نے جواب دیا کہ جس وقت امام حاضر نہیں رہتا تنہا نماز پڑھ لیتا ہوں. برادروں نے کہا کہ امام ہر وقت حاضر رہتا ہے پھر میاں مغرب کی نماز میں جماعت میں شریک ہوئے ایک دو رکعت گذار کر نیت توڑ کر علیحدہ گذارے اسکے بعد بھائیوں نے کہا اب امام حاضر ہونے کے باوجود علیحدہ کیوں پڑھے .میاںؒ نے کہا کہ امام حاضر نہیں تھا. تیلی کے گھر چراغ کیلئے تیل لانے کیلئے گیا تھا تو میں کس کے پیچھے نماز پڑھوں. بعد میں امام نے کہا کہ وہ سچ کہتے ہیں اسوقت میرا دل وہیں تھا. اسکے بعد تمام بھائیوں کو اور زیادہ اعتقاد ہوگیا. اور ممنون ہوئے.

نقل ہے کہ ایک شخص جو آنحضرت کا تربیت تھا وہ شراب وکباب ومسکرات ونواھی میں لیکن حسن عقیدت اور کمال فدویت آپ سے رکھتا تھا۔اور آنحضرت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دعوت الی الحق کیا کرتے تھے آخرالامر وہ ترک دنیا کر کے دائرہ میں انتقال کیا۔جب قبر میں رکھا گیا اسکا منہ مشرق کی طرف پھر گیا سب حیران ولرزاں ہوگئے۔میاں عبداللطیفؒ اپنے دونوں پاؤں اسکی قبر پر رکھ کر بیٹھ گئے اور گریہ وزاری شروع کی کہ میرا خدا جب تک اسکو نہ بخشے گا اسکو میں دفن نہ کروں گا کچھ دیر نہ گذری ہوگی کہ اسکا چہرہ قبلہ کی طرف ہوگیا۔اور منور ہوگیا اسکے بعد میاں خوش ہوکر مشت خاک دے کر دفن کئے۔

نقل ہے کہ جس وقت سید راج محمد کو بچپن میں سخت مرض کے سبب روح قبض ہوگئی تھی اور لوگ رونا دھونا شروع کئے میانسید عبداللطیفؒ اس حال سے آگاہ ہوکر سب سے الگ جگہ جا کر دوگانہ ادا کر کے سرسجدہ میں رکھکر التجا کی کہ اے خداوندا میرے بھائی کو صرف ایک بچہ ہے اپنے فضل وکرم سے اسکی جان بخش دے حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میانسید راج محمد کی صورت بصورت طفل بتلائی میاں نے قبول نہیں کی بعد میں انکی جوانی بتلائی میاں نے قبول نہیں کی، بعد میں ضعیفی اور سفید ڈاڑھی انکے فرزند کی بتلائی اور میانسید راج محمد کے سیاہ سفید ملی ہوئی ڈاڑھی ظاہر ہوئی لوگ ڈھونڈتے ہوئے آئے اور کہا کہ میاں تجہیز وتکفین کیلئے چلے گئے سر اٹھائے میاں نے سر اٹھا کر یہ معاملہ ظاہر ہوتے ہوئے فرمایا میں اس سے زیادہ کا مطالبہ کررہا تھا تم نے جلدی کردی یہ کہکر میانسید راج محمد کے نزدیک گئے اپنی چادر میانسید راج محمد کے سر پر ڈال کر فرمایا ہوشیار ہو جاؤ یہ کہتے ہی وہ ہوشیار ہوگئے۔سبحان اللہ بحمدہ کیا خاص بندہ ہے اور درگاہ رب العزت میں اسکا کیا مقام قرب وناز ہے۔

نقل ہے کہ آنحضرت کو آٹھ پہر کی بینائی تھی۔آنحضرت کی ولادت کھانبیل میں اور دفن بیجاپور میں بندگی میانسید سعداللہؒ کے حظیرہ میں بتاریخ چہارم ماہ محرم۔اولاد آنحضرت کو بی بی فتح شاہ بنتِ دیندار خاں کے شکم سے تین پسراں ایک

میانسید محمود بچپن میں رحلت کر گئے۔دوم میانسید جلال سوم میانسید خوندمیر تین دختراں ایک بی بی میاں نصر کامرونی کو دئے۔دوم بی بی اچھی میانسید کریم اللہ عرف خوبصاحب میاں بن میاں اشرف بنی اسرائیل کو دئے،سوم بی بی ۔۔جنت ملک گوہرشاہ کابلی کو دئے۔تذکرہ برگزیدہ لایزال بندگی میاں سید جلال بن بندگی میاں سید عبداللطیفؒ آپ کا دائرہ برہان پور میں تھا آپ کی سجات اسقدر تھی کہ کسی کو بحثوں میں نہ بڑھنے نہ دیتے۔وہاں کے منکریں آپ کو سرگروہ مہدویہ تصور کر کے قاضی اور اکابروں کے آگئے افتراء کر کے دارالعدالت طلب کئے۔انکی عداوت محکمہ میں قاضی کے ساتھ تکرار اور بحث واضح ہوگئی۔جب قاضی بات چیت میں اپنا پاؤں ادب کے دائرہ سے باہر رکھا۔فی الفور جمدھڑ سے اسکے سینے کو پھاڑ دیا۔منافقوں کے انہوں نے حملہ آور ہوکر آپ کو شہید کردیا۔بتاریخ ۲۴/ماہ ربیع الاول برہان پور میں مقبرہ میں جو

متصل جامع مسجد ہے اولاد ۔۔بی بی ۔۔۔کے شکم سے دو پسراں، ایک میانسید عبد اللطیف، دوم میانسید خوندمیر۔تذکرہ بندگی میاں سید عبد اللطیف بن بندگی میانسید جلال تربیت اپنے والد سے صحبت بندگی میانسید راج محمد سے خوبصورتی او رصفائی اسقدر ہوتی تھی کہ آپ کو کوئی فقیر ہیں گمان نہیں کرتا تھا.آنخضرت کو سمجھ او رطبع عالی اسطرح تھی رسالہء بندگی میاں ام العقائدو سراج الابصار وغیرہ برزبانی یاد تھے اور علماء میں سے کوئی بحث میں آپ کے مقابلے میں نہیں ٹہرتا.اکثر پنچمہ شمشیر رکھتے تھے.اور ہمیشہ تبسم فرماتے تھے.

نقل ہے کہ مرشد کے حکم سے گجرات تشریف لے گئے میانسید راج محمد نے فرمایا کہ سید عبد اللطیف میر کے ترکش کا ایک تیر ہے جسے گجرات میں نے بھیجا ہے.شہر سورت میں آنخضرت کا وصال بتاریخ ۱۶/ماہ ربیع الاول وہیں روضہ ہے اولاداز شکم فتح بی بی بنتِ ۔۔۔ چار پسراں ایک میانسید خوندمیر، دوم میانسید جلال عرف بادشاہ میانصاحب، سوم میانسید الہداد عرف شاہمیاں چہارم ۔۔۔ایک دختر خواجہ زادی بی بی زوجہء میانسید منجو اولاد میانسید عطن دوسری زوجہ بوا قاسم کے شکم سے ایک پسر میانسید راج محمد عرف آجامیاں ایک دختر اور زوجہ سوم بی بی زینب سے دو پسراں ایک میانسید خانجی عرف خانجی میاں، دوم میانسید ۔۔۔اور زوجہء چہارم بی بی حنیفہ کے شکم سے ایک میانسید سعد اللہ عرف سیدو میاں وایک دختر بی بی ہدن جفت ملک شرف الدین.تذکرہ میانسید راج محمد عرف آجے میانصاحب بن میانسید عبد اللطیفؒ صحبت بندگی میاں سید میراں غازیؒ سے اور حظیرہ آپ کا چن پٹن میں ہے عرس بتاریخ ۔۔۔ماہ۔۔۔اولاد آنخضرت چاند صاحبہ بی بی بنت ۔۔۔کے شکم سے دو پسراں ایک جلال شاہ میاں دوم میانسید عبد اللطیف عرف منجھلے میاں اور دو دختراں ایک منی صاحبہ بی بی زوجہء۔۔دوم ہدو بی بی صاحبہ جفت سیدنجی میاں صاحب بن میاں سید میراں غازیؒ.تذکرہ میانسید عبد اللطیف عرف منجھلے میاں صاحب بن آجے میاں صاحب علاقہ میانسید اشرف غازیؒ انتقال ترچناپلی بتاریخ ۔۔۔ماہ۔۔۔اولاد زوجہء اول سے تین دختراں ایک بی بی ۔۔۔زوجہء جلال شاہمیاں صاحب.دوم دختر ۔۔جفت لطیف (میاں) صاحب نوری

،سوم دختر۔۔جفت منجھلے میاں مخدوم زادہ دوسری زوجہ لاڈلی صاحبہ بی بی بنتِ میانسید نور محمد سے دو پسراں ایک میانجی میانصاحب میاں.دوم میانسید اشرف عرف اچھا میاں.میانجی میانصاحب کو اولاد نہیں تذکرہ میانسید اشرف عرف اچھا میاں صاحب تلقین میانسید اشرف غازیؒ سے مرشد نے خود اپنا نام تولد کے وقت رکھا صحبت اور سند میاں سید اللہ بخش غازیؒ اور جلال شاہمیاں صاحب غازی سے اور دیوان مہری بہت یاد تھی اور اکثر مجلسوں میں غالب آتے تھے.اور مہدی علیہ السلام کی نقل میں تاویل کو ناجائز کہنے میں مدلل و مستحکم تھے مدفون کرگاول بتاریخ ۲۸/ماہ شوال.اولاد زوجہ اول پاچھا بی بی بنتِ میانجی صاحب میاں نبیرہٗ میانسید نور محمد صاحب نور اللہ مرقدہ دو فرزند خواجہ زادیمیاں و۔۔جب جوان ہوئے انتقال کر گئے.سوم سید جی میاں چہارم راجے میاں' راجے میاں تربیت و علاقہ جلال شاہمیاں صاحب سے اور اپنے

والدصحبت تمام اور شادی بی صاحبہ بی بی بنتِ آ جے میاں سے ہوئی اولا دنہیں ۲۳/ماہ ذی الحجہ انتقال کیا.ومیانسید اشرف عرف اچھا میاں صاحب مذکور اہلیہ اول کے انتقال کے بعد زوجہ دوم بڑی بی بی بنتِ میاں عبدالرزاق سجاوندی سے دوفرزند ایک میانسید نورمحمد دوم میانسید عبداللطیف عرف خواجہ زادیمیاں جنگ میں زخمی ہوکرفوت ہوگئے.تذکرہ میانسید میراں عرف سید جی میانصاحب بن اچھا میاں صاحب تربیت جلال شاہ میاں صاحب غازی سے اورصحبت وسند چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے دائرہ بنور میں کرگاول میں مدفن بتاریخ ۲۵/ماہ ذی الحجہ۳ خلیفہ ایک جلال شاہ میاں فرزند آنحضرت وقت پر حاضر تھے.دوم اچھا میاں سوم میانجی صاحب میاں حاضرنہیں تھے.اولاد زوجہ اول راجہ بی بی بنتِ شاہصاحمیاں صاحب ساکن پنچلگوڑہ سے ایک فرزند اچھامیاں اورانکی شادی ہوکرایک فرزند ہوکر انتقال کرگئے.دوم زوجہ سید جی میاں صاحب بن اچھا میاں صاحب انکا نام چندا بی بی بنتِ خواجہ زادیمیاں بن جمعدار خوبصاحب میاں اوردوفرزند ایک اچھا میاں دوم جلال شاہمیاں،دودختراں پاچھابی بی جفت بڑے میاں دوم بوابی بی جفت الہداد میاں ملک زادہ راجے میاں تربیت چھجومیاں صاحب میاں کے فرزند سے،اورانکی شادی خوزادی بی بی بنتِ راجے میاں سے ہوئی.تذکرہ میاں سیدنورمحمد عرف میانجی صاحب میاں بن اچھامیاں صاحب تلقین اپنے والد سے علاقہ بڑے بھائی سید جی میاں صاحب سے بعد میں میاں سیداللہ بخش میاں صاحب سے علاقہ وصحبت،بتاریخ ۱۹/ماہ محرم کرگاول میں مدفن اولاد ماں صاحبہ بی بی بنتِ پیرصاحمیاں ملک زادہ سے تین فرزند ایک حیدومیاں،دوم خواجہ زادیمیاں،سوم پیر صاحب میاں اورتین دختراں ایک چھانا بی بی جفت منورمیاں بن خوبصاحب میاں.دوم چاند صاحبہ بی بی زوجہ سید صاحمیاں بن بڑے میاں،سوم بڑی بی بی بن بڑے میاں.تذکرہ حیدومیاں بن میانجی میاں صاحب تربیت چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے اولاد بی بی ۔۔بنتِ میاں سید مصطفیٰ سے ایک دختر،دوفرزند ایک منجھلے میاں دوم بڑے میاں.تذکرہ میانسید جلال عرف جلال شاہمیاں صاحب کلاں بن آجے میاں صاحب،صحبت وسند میاں سیداشرف غاز

یؒ سے مدفن ۔۔بتاریخ۔۔ماہ۔۔اولاد ایک فرزند آجے میاں خورد ایک دختر بڑی بی بی جفت پیرصاحمیاں.تذکرہ آجے میاں بن جلال میاں کلاں تربیت میاں سید اشرف غازی سے شادی خواجہ زادی بی بی بنتِ شاہصاحب میاں ساکن بنور سے اولادنہیں رہی.تذکرہ میانسید خانجی عرف خانجی میانصاحب بن بندگی میاں سیدعبداللطیفؒ خورد صحبت وسند میاں سید میراں غازیؒ سے،آنحضرت کومجلسی علم اورکتابی علم تھااورآنحضرت کی تصانیف میں اورروافض کی تھوڑی بہت تشریح موصوف سے ہی ظہور میں آئی.دفن چن پٹن،بتاریخ۔۔ماہ۔۔اولاد بی بی حنیفہ کے شکم سے ایک پسر میاں سیدسعداللہ .تذکرہ میانسید سعداللہ عرف سیدن میانصاحب امامی بن خانجی میانصاحب تربیت میاں سید میراں غازیؒ سے وصحبت وسند میاں سید اشرف غازیؒ سے مدفن کرگاول میں بتاریخ ۔۔درماہ۔۔اولاد بی بی ۔۔کے شکم سے ایک پسر آجے

میاں اور ایک دختر بی صاحبہ بی بی جفت بڑے میاں ملک زادہ .تذکرہ میاں سید راج محمد عرف آجے میاں بن سیدن میاں صاحب امامی تربیت میاں سید اشرف غازیؒ سے سند وصحبت میاں سید اللہ بخش غازیؒ سے بعد میں علاقہ جلال شاہمیاں صاحب سے مدفن کرگاول بتاریخ ۔۔ ماہ ۔۔ اول زوجہ راجہ صاحبہ بی بی بنتِ میانسید اشرف غازیؒ اولاد نہیں بی بی کا عرس ۱۸/ربیع الاول مدفن حیدرآباد بندگی میاں سید خدابخشؒ کے حظیرہ میں اور آجے میانصاحب کی اولاد، دوسری زوجہ نھوصاحبہ سے تین پسراں ایک میانصاحب میاں، دوم منجومیاں، سوم شاہصاحمیاں اور میانصاحب میاں کو اولاد نہیں تذکرہ میانسید منجو عرف منجومیاں بن آجے میاں صاحب تربیت میانسید اللہ بخش غازیؒ سے اور صحبت چھجومیاں صاحب میاں کے فرزند سے مدفن کرگاول بتاریخ ۲۰/ماہ رجب .اولاد صاحبہ بی بی بنتِ ۔۔ دوفرزنداں ایک خانجی میاں بغیر شادی کے رحلت کرگئے .دوم میانصاحب میاں کو سہ (۳) دختراں ایک بی بی بغیر شادی شدہ رحلت کیں .دوم ۔۔ بی بی جفت سیدن میاں سوم بڑی بی بی جفت ۔۔ تذکرہ شاہصاحب میاں بن آجے میاں تربیت میانسید اللہ بخش غازیؒ رحلت بتاریخ ۔۔ ماہ ۔۔ اولاد ۔۔ بنت ۔۔۔ سے ایک پسر آجے میاں رحلت کرگئے .دودختراں ایک ۔۔۔ جفت خوبصاحب میاں اولاد حضرت شاہؒ دوم بانو بی بی جفت علی صاحب تذکرہ میانسید خوندمیر بن میاں سید جلال بن بندگی میاں سید عبداللطیفؒ بی بی ۔۔ کے شکم سے دوپسراں ایک خواجہ زادے میاں .دوم بڑے شاہمیاں .تذکرہ میانسید عبداللطیف عرف خواجہ زادے میاں بن میاں سید خوندمیر علاقہ میانسید اشرف غازیؒ سے کئے .الچپور میں رہتے تھے .عقائد کے مقدمہ میں انکے بھائی شمشیر کے زخم سے شہید ہوگئے .اورخواجہ زادیمیاں زخمِ شمشیر سے صاف شکستہ حظیرہ آپکا کرنول میں .اولاد بی بی ۔۔ کے شکم سے میانسید خوندمیر ومنجامیاں وتاجن میاں وبادشاہمیاں ونھنے شاہ میاں، ایک دختر حلیم صاحبہ .تذکرہ میانسید خوندمیر بن خواجہ زادیمیاں صاحب دوپسراں ایک سید طاہر عرف ستارمیاں، دوم قادرشاہمیاں .تذکرہ ستارمیاں بن میانسید خوندمیر دوپسراں ایک میاں سید عبداللطیف، دوم قادرشاہ میاں .تذکرہ قادرشاہمیاں بن میاں سید خوندمیر ایک پسر روشن

میاں وایک دختر .تذکرہ منجامیاں بن خواجہ زادے میاں صاحب تربیت میاں سید طاہرؒ وصحبت میانسید اشرف غازیؒ سے مدفن کرگاول میں .اولاد ایک فرزند یعقوب شاہمیاں صاحب .تذکرہ یعقوب شاہ میاں بن منجا میاں صاحب تربیت میاں سید اللہ بخش غازی سے علاقہ سیدنمیاں صاحب سے مدفن حیدرآباد .بحظیرہ میانسید خدابخشؒ .اولاد ۔۔ بی بی ۔۔ بنتِ مکا میاں سے ایک فرزند منجا میاں ایک دختر ۔۔ جفت شاہ صاحب میاں بن مکا میاں .تذکرہ منجا میاں بن یعقوب شاہمیاں تربیت میاں سید اسحاق عرف سیدن میاں صاحب سے علاقہ سیدن میاں صاحب بن حسین شاہمیاں صاحب سے .اولاد ۔۔ بی بی ۔۔ بنت حسین شاہمیاں سے ایک دختر ۔۔ زوجۂ میانصاحب بہارخانی .تذکرہ تاجن میاں بن خواجہ زادے میاں صحبت میاں سید اشرف غازیؒ سے مدفن کرگاول .اولاد ۔۔ بی بی ۔۔ سے ایک فرزند موسیٰ میاں .تذکرہ موسیٰ

میاں بن تاجن میاں تربیت میاں سید اللہ بخش غازیؒ سے علاقہ سیدن میاں صاحب سے اولاد بی بی صاحبہ بی بی بنتِ خوبصاحب میاں سے ایک پسر خواجہ زادے میاں دو دختر ایک ۔۔جفت کریم میاں صاحب سجاوندی، دوم بی صاحبہ بی بی جفت میاں ۔۔**تذکرہ** خواجہ زادے میاں بن موسیٰ میاں تربیت چھچو میاں صاحب میاں کے فرزند سے اولاد ۔۔بنتِ ۔۔۔ملک زادہ ۔۔(بادشاہمیاں) **تذکرہ** بادشاہمیاں بن خواجہ زادے میاں اولاد بی بی ۔۔سے ایک پسر میانجی میاں صاحب **تذکرہ** میانجی میاں صاحب بن بادشاہمیاں اولاد ۔۔بی بی بنتِ سیدو میاں کے شکم سے چار پسراں، سیدجی میاں، وجلال شاہمیاں، واشرف میاں و چھابا میاں اور زوجہ دوم کے شکم سے دو پسراں رحم شاہمیاں اور یٰسین میاں .و چند دختراں .**تذکرہ** میانسید عبدالوہاب عرف بڑے شاہمیاں بن سید خوندمیر بن میاں سید جلال شہید .اولاد ۔۔۔بی بی کے شکم سے ایک پسر مکا میاں .**تذکرہ** مکا میاں بن بڑے شاہمیاں بن میانسید خوندمیر صحبت میاں سید اشرف غازیؒ سے زوجہ اول سے ایک پسر خوبصاحب میاں اور ایک دختر خواجہ زادی بی بی جفت ۔۔۔دوسری زوجہ مسماۃ لاڈلی صاحبہ بنتِ ۔۔۔ایک فرزند شاہصاحب میاں و چند دختراں .**تذکرہ**۔خوب صاحب میاں بن مکا میاں تربیت میاں سید اشرف غازیؒ سے علاقہ میاں سید اللہ بخش غازی سے اولاد خواجہ زادی بی بی بنت یونس میاں سے دو فرزند ایک میاں سید عبدالوہاب دوم میاں سید عبداللطیف، ایک دختر بی بی صاحبہ بی بی جفت موسیٰ میاں .**تذکرہ** میاں سید عبدالوہاب عرف بڑے شاہ میاں بن خوب میاں صاحب میاں تربیت میاں سید اللہ بخش غازیؒ سے صحبت چھچو میاں صاحب میاں کے فرزند سے ۱۱/ ماہ شعبان مدفن کرگاول میں .اولاد ۔۔۔بی بی بنت شاہصاحب میاں سے ایک فرزند خواجہ زادے میاں جواں ہوکر فوت ہوگئے .

تذکرہ میاں سید عبداللطیف عرف خواجہ زادے میاں بن خوب صاحب میاں تربیت میاں سید اللہ بخش غازیؒ مدفن در بنور اولاد ۔۔۔بنت ۔۔۔ایک دختر اور ایک فرزند سید جی میاں ساکن بنور کودئے .**تذکرہ** شاہصاحب میاں بن مکا میاں تربیت میاں سید اللہ بخشؒ سے صحبت سیدن میاں صاحب سے نیز سات یا آٹھ جگہ علاقہ کئے مدفون کرگاول اولاد زوجہء

اول ایک فرزند صاحب جی میاں ایک دختر بڑے شاہمیاں اور زوجہء دوم سے ایک فرزند سید نجی میاں کو بھی اولاد ہے **تذکرہ** صاحب جی میاں بن شاہصاحب میاں مدفون کرگاول اولاد ایک فرزند شاہصاحب میاں .**تذکرہ** میاں سید خوندمیر بن بندگی میاں سید عبداللطیف بن حضرت تشریف اللہ صاحب بتاریخ ۱۴/ ماہ ذی قعدہ رحلت ہوگئی آپ کی دختر چاند خان صاحبہ بی بی جفت میاں سید ابراہیم بن میاں سید عبدالوہاب .

تذکرہ شہبازِ ہوائے لامکاں، خنک تازہ قصائے فناوتکلاں مختار رب الارباب بندگی میاں سید عبدالوہابؒ تلقین پدرِ عالی قدر سے اور صحبت بھی اپنے والد ماجد سے بعد میں اپنے بڑے بھائی سے علاقہ کیا اور مبشر و منظور والدو بھائی کے ہوئے .بسا برزگ وصاحبِ حال وکمال تھے اور نقل مہدیؑ میں تاویل کو جائز نہیں سمجھتے تھے .آپ کا قدم عزیمت پر تھا

.دائرہ میں رخصت کوجگہ نہیں تھی .کہتے ہیں کہ دائرہ کے فقر کی وجہ سے مسجد سے لرزنے کی آواز آتی تھی.نقل ہے آنحضرت کے دائرہ میں فقر سے ایک بچہ ماں باپ کے سامنے رو رہا تھا ایک شخص کواس کی خبر ہوگئی اوراس نے آدھی روٹی برائے خدا گذرانی جس وقت روٹی پہنچی بچہ سو گیا تھا زن معصومہ (ماں) نے کہا کہ میرا بچہ سو چکا ہے فلاں بی بی کے گھر میں فقر ہے اوراس کا بچہ رو رہا ہے پس وہ روٹی برائے خدا اسکو دیدئے .اوراس عورت نے بھی اپنے ہمسائے کے بچہ کووہ فقر سے رو رہا تھا یہ کہہ کر کہ میرا بچہ سو گیا ہے اس کو دیدیا.اسی وقت میاں سید عبدالوہاب کوغیب سے الہام ہوگیا کہ آج کی رات تیرے دائرے میں چند عورتوں نے آدھی روٹی کے بدلے جنت خرید لی.حضرت نے علی الصبح مجمعِ فقیراں میں مذکورہ احوال فرمائے.

نقل ہے کہ اغنیاء میں سے ایک شخص آنحضرت سے کمالِ محبت سے تربیت ہوا تھا حضرت کے دیدار کے بغیر اسکو اضطراب رہتا تھا.آنحضرت کو زوجہء اول سے تھوڑی مدت کیلیئے فرزند نہیں تھا ،خادم مذکور نے اپنی دختر کوحلیہ وزیور سے آراستہ کر کے میاں کے حضور میں لاکر عرض کیا کہ برائے اللہ قبول فرمائیں میاں (مذکور) قدسرہ نے بھی مکاشفہ سے معلوم کیا اوراپنے عقد میں لائے.نقل ہے کہ جس وقت کہ آنحضرت کا وصال ہوا خادم مذکور ایک دومنزل گیا ہوا تھا خبر رحلت سنکر روتا دھوتا خودکو مقبرہ پر پہنچایا حضرت کو دیکھنے کیلیئے حد درجہ بے قرار ہوگیا.اسوقت سب لوگوں نے ممانعت کی لیکن مجبور ہوکر قبر والا قدر سے صندوق کوعلاقہ کیا دیکھا کہ قبرِ مبارک میں جسدِ شریف نہیں تھا سب نے دیکھا مگر ہاتھ کے پنجہ کا ایک نقش تھا.حضرت کی رحلت کے دن حضرت پر گیارہواں دن کا فاقہ تھا بتاریخ ۵/ ماہ ذی الحجہ شہر بیجاپور میں واصل حق ہوئے.اولاد تاج خان صاحبہ زوجہء اول کے شکم سے چار پسراں میاں سید مبارک ،میاں سید شریف ،میاں سید خدابخش، میاں سید موسیٰ ، ایک بی بی خدیجہ جفت ملک راج محمد بن ملک صالح جی اور زوجہء دوم چاند خان صاحبہ بنتِ میاں سید مرتضٰی کے شکم سے چار پسراں میاں سید میرانجی ،میاں سید احمد ،میاں سید ابراہیم ،میاں سید یٰسین ،اور تین دختراں ایک بی

بی راجہ روقیہ جفت میاں عطا جی بن میاں ابوبکر ،دوم بوبو صاحبہ بی بی جفت ملک احمد کابلی سوم بی بی ۔۔۔اور زوجہء سوم صاحبنی بی بی سے ایک پسر ہوا جو بچپن میں فوت ہوگیا ایک دختر ملک یعقوب بن ملک ابراہیم اولا جی کو دئے.

تذکرہ میاں سید مبارک بن بندگی میاں سید عبدالوہاب تربیت وصحبت والد سے بیجاپور میں بتاریخ ۸/شعبان والد کے پہلو میں آسودہ ہیں اولاد بی بی ۔۔۔کے شکم سے تین پسراں ایک میاں سید حمید ،دوم میاں سید منجو ،سوم میاں سید جلال.تذکرہ میاں سید حمید بن میاں سید مبارک ۔۔۔بی بی کے شکم سے ایک پسر میاں سید قاسم نیز میاں سید یعقوب کی دختر سے تین پسراں.

تذکرہ میاں سید منجو بن میاں سید مبارک ۔۔بی بی سے دو پسر ایک خوبمیاں ،دوم میاں سید زین العابدین.تذکرہ

میاں سید جلال بن میاں سید مبارک ۔۔۔شاید اولاد ہو.

تذکرہ میاں سید شریف بن بندگی میاں سید عبدالوہاب شہر بیجاپور میں والد کے پہلو میں آسودہ ہیں اولاد بی بی ۔۔۔کے شکم سے ایک پسر میاں سید اسداللہ اور ایک دختر میاں سید۔۔کو دئے ہیں **تذکرہ** میاں سید خدابخش بن بندگی میاں سید عبدالوہاب بڑی ہستی نیک صفات کی تھی بتاریخ ۲۰/ماہ صفر رحلت حیدرآباد میں حظیرہ بشیر پورہ میں ہے. اولاد بی بی فتح شاہ بنتِ میاں سید منجو بن میاں سید خوندمیر بنی اسرائیل کے شکم سے ایک دختر جفت میاں سید احمد بن میاں سید ابراہیم.

تذکرہ میاں سید موسیٰ بن بندگیمیاں سید عبدالوہاب بی بی ۔۔۔کے شکم سے ایک دختر ہوئی جفت میاں عبدالکریم بن میاں عبداللطیف نوری. **تذکرہ** بندگیمیاں سید میرانجی بن بندگی میاں سید عبدالوہاب تربیت وصحبت وسند اپنے والد سے رموز آنحضرت والد کی طرح نیز کشفِ باطن بھی گجرات کو زیارت کیلئے آئے ہوئے تھے دائرہ میں پیوستہ افضال فقر رہتا تھا بیجاپور میں والد کے روضہ میں مدفون ہیں اولاد بی بی راجہ دولت بنتِ میاں سید حسین بن حضرت روشن منور صاحبؓ سے دو پسر ایک میاں سید اشرف دوم خانجی میاں چند دختراں ایک بی بی صاحبہ بی بی، دوم فتح صاحبہ، سوم بی بی ہدو صاحبہ جفت میاں شیر محمد، چہارم بی بی ۔۔خانجی میاں بن میاں سید نور محمد کو دئے. **تذکرہ** میاں سید اشرف بن میاں سید میرانجی بن بندگی میاں سید عبدالوہاب بسا بزرگ تربیت وصحبت پدرِ عالی قدر سے نواب شیرزہ خان کے مرشد. ایک دن نواب شیرزہ خان کی بہلول خان سے جنگ ہوئی آنحضرت شہید ہوگئے حضرت تشریفِ حقؒ کے پائین جلگاؤں میں مدفون ہیں اولاد زوجہء اول خواجہ زادی بی بی بنتِ میاں سید ابراہیم (چچا) سے ایک پسر میاں سید میرانجی انکو اپنے چچا خانجی میاں کی بیٹی دی گئی اور زوجہء دوم بائی سرو مجلّے سے ایک پسر یوسف شاہ میاں ایک دختر بوا صاحبہ بی بی جفت بادشاہ میاں. **تذکرہ** یوسف شاہ میاں بن میاں سید اشرف مدفون جلگاؤں اولاد بی بی ۔۔۔کے شکم سے ایک پسر میاں سید اشرف ایک دختر

جفت بڑے شاہمیاں نبیرۂ میاں سید عبداللطیف. **تذکرہ** خانجی میاں بن میاں سید میرانجی بن بندگی میاں سید عبدالوہاب اولاد بی بی امنی صاحبہ بنتِ میاں سید میرانجی تاج محمد سے چار پسراں دو دختراں ایک چاند صاحبہ بی بی جفت میاں سید قاسم بن میاں سید ابراہیم نبیرۂ حضرت روشن منور صاحبؓ دوم دختر جفت برادرزادہ خود بنام میرانجی کو دئے. **تذکرہ** میاں سید احمد بن بندگی میاں سید عبدالوہاب کو کوئی فرزند نہیں. **تذکرہ** میاں سید ابراہیم بن بندگیمیاں سید عبدالوہاب بسیار متقی و پرہیزگار تھے اور جملہ گیارہ اشرافوں سے جو بیجاپور کے بادشاہ کے تخت کے چوکیدار تھے عادل شاہ کے نزدیک تھے. ایک وقت بادشاہ کی سواری کے وقت گھوڑے کی لگام امتحان کی غرض سے کھیتوں میں چھوڑ دئے لیکن گھوڑے نے چارے پر منھ نہیں مارا. ایک وقت بادشاہ سے طلب کے معاملہ میں تکرار ہوگئی بادشاہ کے دامن پر پاؤں کا انگوٹھا رکھ کر اور نشان لگا کر طلب لیا

اسوقت سے ترک دنیا کر دیا اور کیمیائی زرِطلب واموالِ خانہ سب کا سب خدا کی راہ میں خرچ کر دیا علاقہ میاں سید طاہر بن میاں سید راج محمدؒ سے کیا بتاریخ ۹/ماہ شوال بیجاپور میں اپنے والد کے پائین میں دفن ہوئے جناب کو تین بیویاں ایک اچھو بی صاحبہ بنتِ سید بڑے دولت خان ہیں ان تینوں بی بیوں سے سات لڑکے ہوئے ایک میاں سید احمد، دوم میاں سید شریف ،سوم میانجی صاحب میاں ، چہارم میاں سید چھجو ،پنجم میاں سید ولی ، ششم میاں سید جعفر ،ہفتم میاں سید حیدر، دختراں کے نام سننے میں نہیں آئے لیکن ایک دختر رستم خان نو بندہ کو باوجودِسبب بیع کے شادی شدہ ہے دئے. تذکرہ میاں سید احمد عرف خوبصاحب میاں بن میاں سید ابراہیم اولاد بی بی ۔۔ بنتِ ۔۔میاں سید خدا بخش کے شکم سے چند فرزند ہوئے .تذکرہ میاں سید شریف بن میانسید ابراہیم بن بندگی میاں سید عبدالوہاب بے مثال بہادر تھے. عادل شاہ بادشاہ بیجاپور مائیہ اقبال کے پاس بدرجہ افضل اور جملہ چھوٹے بڑے امور میں بادشاہ حضرت کی صلاح سے کام کرتا تھا مرد شب خیز وتہجد گذار تھے.نقل ہے کہ میاں سید شریف کو منصب عالی وبھاری فوج اورادھونی کی صوبہ داری دی گئی تھی کہ اتفاق سدی مسعود سخت منکر بڑی فوج کے ساتھ قوم مہدویہ کی عداوت سے پہنچا مقابلہ میں عظیم جنگ ہوئی. بتاریخ دس ماہ جمادی الااخر شہید ہوئے اورادھونی میں مدفن ہیں اولاد زوجہ اول بڑیصاحبہ بی بی بنتِ میاں سید یٰسین اپنے چچا کے شکم سے پانچ پیراں ایک میرانصاحب میاں دوم میانسید ابراہیم عرف شاہصاحب میاں سوم میانسید خوندمیر عرف بڑےمیاں چہارم جلال شاہمیاں پنجم میانسید اشرف بچپن میں انتقال کر گئے ایک دختر۔۔بی بی جفت میاں سید حمید بن میانسید قاسم اورزوجہ دوم تاج خانصاجے بی بی بنت سید مخدوم، مخدوم زادہ بالاپوری کے نام سے مشہور ہیں سے ایک فرزند یعقوب شاہمیاں ایک دختر بوا صاحبہ بی بی جفت میانسید نور محمد ساکن ارکاٹ اور تیسری زوجہ راجہ صاحبہ بی بی بنتِ میاں نوراز اولاد شیخ فرید بن میاں عبدالفتح ساکن چچونڈ سے دو پسراں ایک جسے میاں، دوم منجلے میاں .تذکرہ میرانجی میاں بن میانسید شریف شہید بسا بزرگ تھے ازشکم ۔۔بنتِ ۔۔دو فرزنداں ایک میانسید شریف عرف میانصاحب میاں دھوبٹے والا یعنی طبابت میں کمال

حاصل تھا اور ایک دختر بی بی صاحبہ بی بی جفت خواجہ زادیمیاں بن میانسید اشرف غازیؒ .تذکرہ میانسید شریف عرف میاں صاحب میاں بن میراں صاحب میاں حکمت طبابت میں کمال رکھتے تھے . پدر کے پاس مدفن ہیں .اولاد ازشکم ۔۔بی بی بنت ۔۔ِ ایک فرزند یعققوب شاہمیاں .تذکرہ یعقوب شاہمیاں بن میاں صاحب میاں مدفون ہیں حرہ میں .اولاد ازشکم ۔۔بی بی بنت ۔۔ایک فرزند میانسید شریف اورزوجہ دوم بنت ۔۔دو فرزند ایک سیدا میاں دوم سعداللہ میاں .تذکرہ میانسید شریف عرف میانصاحب میاں بن یعقوب شاہمیاں تربیت میرانجی میاں صاحب سے اور علاقہ اشرف میاں (اپنے مرشد کے پوتے) سے اولاد زوجہ اول ۔۔بنتِ ایک پسر یعقوب شاہمیاں اورزوجہ دوم پاچھا صاحبہ بنتِ ابجی صاحب ایک پسر میرانصاحمیاں انکی شادی ۔۔بی بی بنتِ خوب میاں صاحب سجاوندی سے ہوئی .تذکرہ سید

حسین عرف سیدا میاں بن یعقوب شاہمیاں تربیت میاں سیدزین العابدین سے انکی اولاد ہے .تذکرہ سعداللہ میاں بن یعقوب شاہمیاں یہ بھی میاں سیدزین العابدین سے تربیت انکی بھی اولاد ہے .تذکرہ میانسید ابراہیم عرف شاہ صاحب میاں بن میانسید شریف شہید .شادی نواب شرزہ خاں کی لڑکی سے ہوئی دائرہ بالاپور میں مدفن جلگاؤں میں .تذکرہ میانسید جلال عرف جلال شاہمیاں بن میانسید شریف شہید دائرہ سرہ ،شریف میاں صاحب شہید ہوگئے .مرشدی کی خلافت بندگی میانسید عبدالوہاب .تذکرہ میانسید خوندمیر عرف بڑے میاں بن میاں سیدشریف شہید .علاقہ اپنے داماد یعنی شریف میانصاحب شہید سے کرکے اپنے مرشد کے روبرو رحلت کرگئے .اولاد ۔۔بی بی ۔۔۔صاحبہ بنتِ میانسید ولی سوداگر کے شکم سے چھ پسراں میانسید ابراہیم میاں سید سعداللہ میاں سید ولی میاں سیدشریف ،میاں سید احمد،میاں مصطفیٰ عرف خانجی میاں اور تین دختراں ایک بڑیصاحبہ جفت شریف صاحمیاں صاحب دوم راجہ صاحبہ بی جفت بچومیاں ملک زادہ سوم خوزادی بی بی جفت میانجی صاحب میاں نبیرۂ میاں سید محمد مہدوی .تذکرہ میانسید مصطفیٰ عرف خانجی بن بڑے میاں صاحب تربیت میانسید اشرف غازیؒ علاقہ میانسید اللہ بخش غازیؒ سے اپنے مرشد کی رحلت کے بعد ملک گجرات جاکر بزرگوں کی زیارتیں کیں .لیکن مقام انتقال معلوم نہ ہوسکا.اولاد ب بی بی ۔۔بنتِ ملک حبیب محمد از نبیرگان بندگی ملک برہاب الدین دوفرزند ایک بڑے میاں دوم سید صاحمیاں یہ کرگاول میں مدفن ہیں .تذکرہ میانسید یعقوب عرف یعقوب شاہمیاں ملقب ۔۔۔بن میانسید شریف شہید شجاعت حددرجہ کی ایک سوسواروں کے ساتھ پچاس ہزار سواروں پر غالب آئے تھے علاقہ میاں سیدنورمحمد ساکن ارکاٹ سے کیا تھا اولاد ۔۔بی بی بنتِ ۔۔بہارخانی کے شکم سے ایک پسر میانسید عبدالوہاب اور تین دختراں ایک باباصاحب میاں کودئے دوسری خواجہ زادے میاں کودئے اور تیسری مامانصاحبہ بی بی میانسید نصیرالدین عرف چھابوجی میاں کو یعنی میانسید نورمحمد ساکن ارکاٹ کے تینوں فرزندوں کودئے .تذکرہ میانسید عبدالوہاب عرف سیدصاحب میاں بن یعقوب شاہ میاں عرس اٹھارہ ماہ رمضان اولاد زوجہ اول بی صاحبہ بی بی بنتِ

خوبصاحب میاں سے ایک فرزند یعقوب شاہمیاں اور زوجہ دوم بجاصاحبہ بی بی بنتِ سیدن میاں صاحب سے ایک دختر تاج خانصاحبہ بی بی جفت سیدن میاں ملک زادہ تذکرہ یعقوب شاہمیاں بن سید صاحمیاں تربیت حافظ میراں صاحمیاں سے مدفون بیت منکل بتاریخ ۱۴/ماہ شوال اولاد ماں صاحبہ بی بی بنت بڑے میاں بن سیدعلی سے ایک دختر بی صاحبہ بی بی جفت سیدصاحب میاں بارہ ہزاری .تذکرہ حسّے میاں جمعدار بن میاں سیدشریف شہید انکا ستارہ اقبال عروج پرتھا تربیت میاں سیدجلال شہید سے اور علاقہ میاں سیداشرف غازیؒ سے مدفون بیجاپور میں بحضورِ بندگی میاں سیدعبدالوہاب اولاد انکی ہدنجی بی بی از اولاد حضرت شاہؒ سے تین فرزنداں ایک خواجہ زادے میاں دوم میاں سیدشریف سوم میاں سیدجلال اور ایک دختر آجے صاحبہ بی بی بنتِ جلال شاہمیاں بن میاں سیدنورمحمد ساکن ارکاٹ اور زوجہء دوم خوزادی بی بی بنت چھجو

میاں ایک دختر جفت خوب صاحب میاں بن ننھے میراں صاحب میاں اور دوسری ایک زوجہ سے چار پسراں ایک سیدو میاں، دوم اچھا میاں، سوم اسماعیل میاں، چہارم بڑے میاں اور خواجہ زادے میاں مذکور پسر کلاں ہمراہ راجہ رامنا اور کہتے ہیں کہ گھوڑوں کو ہانک کر جنگ میں شہید ہوگئے .تذکرہ میاں سید جلال عرف جلال شاہمیاں بن حسے میاں ناموری کے ساتھ تھے بہر حال اوصہ شہر میں مدفون اولاد خاصے صاحبہ بی بی بنت بڑے خان بہادر دو دختر اور دو فرزند ایک چھجو میاں، دوم خواجہ زادے میاں دختراں میں سے ایک خواجہ زادی جفت میاں سید ہاشم، دوم بڑی بی بی جفت روشن میاں بن موسیٰ میاں اور ایک زوجہ سے حیدو میاں، اور میاں صاحب میاں، اور ایک دختر ۔۔ جفت ۔۔ بن منجھلے میاں کڑی والا اور ایک زوجہ سے دو فرزند سیدا میاں و شاہصاحب میاں اور ایک زوجہ سے ایک فرزند علی میاں کثرت سے تیراندازی کرتے تھے .تذکرہ چھجو میاں بن جلال شاہمیاں جلال میاں کی صحبت میں تھے رحلت حیدر آباد میں بتاریخ ۔۔ در ماہ ۔۔ اولاد بی بی ۔۔ بنت منجلے میاں ساکن مہندرگی سے ایک فرزند جلال شاہمیاں دو دختراں ایک بی بی ۔۔ جفت اچھا میاں بن میاں سید ہاشم دوم ۔۔ بی بی جفت سیدنجی میاں اور ایک دوسری زوجہ سے بھی اولاد ہے.

تذکرہ جلال شاہمیاں بن چھجو میاں مارے گئے اولاد ۔۔ بی بی بنت خواجہ زادے میاں سے ایک دختر .تذکرہ خواجہ زادے میاں بن جلال شاہمیاں دائم الصوم تلقین موسیٰ صاحب میاں سے رحلت ماہ ذی الحجہ اولاد بی بی صاحبہ بی بی بنت صاحب میاں بن سیدنجی میاں صاحب چار دختر ایک فرزند اسم سیدنجی میاں بہت جوانمرد ایامِ جوانی میں مارے گئے ان سے ایک دختر ۔۔ اور خواجہ زادے میاں کی دختروں سے ایک ۔۔ بی بی جفت منجلے میاں بن روشن میاں دوم بی بی ۔۔ جفت چھابو جی میاں بن روشن میاں صاحب سوم ۔۔ بی بی جفت جلال شاہمیاں بن چھجو میاں .تذکرہ حیدو میاں بن جلال شاہمیاں کو بچے ہیں .تذکرہ میاں صاحب میاں بن جلال شاہمیاں کو ایک پسر جلال شاہمیاں اور ایک زوجہ سے تین پسر ایک ۔۔ دوم ہدایت میاں سوم ۔۔ .تذکرہ علی میاں بن جلال شاہ میاں کو تین پسر ایک شاہ صاحب میاں

دوم ۔۔ سوم ۔۔ ..تذکرہ منجلے میاں بن میاں سید شریف شہید جمعدار کلاں اولاد بوا صاحبہ بی بی بنت ۔۔ سے ایک دختر جفت میاں سید سعد اللہ بن بڑے میاں صاحب اور زوجہ دوم بی بی صاحبہ بنت ۔۔ خاتم المرشدؒ کی نسل سے دو دختر ایک حدو صاحبہ بی بی جفت خواجہ زادے میاں صاحب بن حسے میاں دوم بی بی صاحبہ جفت میاں سید معروف عرف میاں صاحب از اولاد حضرت شاہؒ اور ۔۔ بی بی بنت ۔۔ کے شکم سے چار فرزند ایک میاں سید احمد، دوم میاں سید ولی، سوم سیدو میاں، چہارم مرتضٰی میاں تین دختر ایک بوجی صاحبہ بی بی مادر منجلے میاں مخدوم زادہ دوم اچھو صاحبہ بی بی جفت مٹھے میاں ساکن چچونڈ سوم ماں صاحبہ بی بی جفت سعد اللہ میاں .تذکرہ میاں سید احمد عرف خوب صاحب میاں جمعدار کلاں بن منجلے میاں سرینگ پٹن میں شہید ہوگئے مدفون گوکاک بتاریخ ۔۔ در ماہ ۔۔ اولاد ۔۔ شکم ۔۔ بنت ایک پسر خواجہ زادے میاں اور

ایک دختر ماں صاحبہ بی بی جفت اشرف میاں بن میاں سید اللہ بخش غازیؒ .تذکرہ خواجہ زادے میاں بن جمعدار خوب صاحب میاں تربیت میاں سید عزیز محمد بن میاں سید نور محمد جلال شاہمیاں صاحب ساکنِ اکیلوی کی صحبت میں مدفون حیدرآباد در حظیرہ میاں سید خدا بخشؒ بتاریخ ۔۔ درماہ ۔۔ اولاد از شکم خواجہ زادی بی بی بنت سید جی میاں سے ایک پسر میاں سید میراں اور دو دختر ایک صاحب خان بی بی جفت خوبصاحب میاں از نبیرہٗ گاں بندگی ملک برہان الدین دوم چندہ بی بی جفت سید جی میاں بن اچھا میاں صاحب .تذکرہ میاں سید میراں عرف سید جی میاں بن خواجہ زادے میاں تربیت جلال شاہمیاں صاحب ساکن اکیلوی سے اولاد از شکم بی بی ۔۔ بنت بڈھے میاں سے ایک پسر میاں سید ابراہیم تین دختر اں ایک بانو صاحبہ بی بی جفت حیدو میاں نوری دوم مانصاحبہ بی بی جفت سید صاحب میاں مخدوم زادہ سوم خوزادی بی بی جفت آجے میاں بن سید جی میاں صاحب .تذکرہ میاں سید ابراہیم بن میاں سید میراں تربیت باوا صاحب میاں شادی ۔۔ بی بی بنت یعقوب میاں سے ۔۔تذکرہ میاں جی صاحب میاں بن میاں سید ابراہیم بن بندگیمیاں سید عبدالوہاب انکی زوجہ سے ایک پسر سیدو میاں اور دختر کا نام مانصاحبہ بی بی جفت میاں سید راجہ محمد بن میاں سید طاہر .تذکرہ سیدو میاں بن میانجی میاں صاحب میاں ایک فرزند چھجو میاں .تذکرہ میاں سید چھجو بن میاں سید ابراہیم عمدہ اقبال کھتے تھے بسبب اخیال ایک سال تک رکھتے تھے قبرستان حیدرآباد میں حسین ساگر میں بندگیمیاں سید قاسمؒ کے حظیرہ میں .اولاد زوجہ اول ۔۔ بی بی بنت میاں سید شاہ محمد خلیفہ بندگی میاں سید قاسمؒ سے اولاد معلوم نہیں ہوئی اور زوجہ دوم سے تین فرزند ایک بڑے میاں چنچاور میں مارے گئے اور ایک دختر خواجہ زادی بی بی جفت حسے میاں اور ایک زوجہ کے شکم سے یونس میاں اور ایک زوجہ کے شکم سے یوسف شاہ میاں اور ایک دختر چاند صاحبہ بی بی جفت ملک بخن .تذکرہ یونس میاں بن میاں سید چھجو بن میاں سید ابراہیم زوجہء اول مانصاحبہ بی بی بنت میاں سید احمد سے دو دختر ایک فرزند اچھا میاں اور دو دختر اں میں آجے صاحبہ بی بی جفت ۔۔ دوم خواجہ زادی بی بی جفت خوبصاحب میاں اور زوجہء دوم فاطمہ صاحبہ سے ایک فرزند سیدو میاں

ایک دختر حبیب صاحبہ .تذکرہ سیدو میاں بن یونس میاں کو ایک پسر عثمان میاں .تذکرہ اچھا میاں بن یونس میاں تربیت میاں سید اشرف غازیؒ سے علاقہ سید نمیاں صاحب سے اولاد سکینہ صاحبہ بنت خان صاحب سے ایک فرزند منجلے میاں ایک دختر بجا صاحبہ بی بی جفت حیدو میاں سجاوندی .تذکرہ منجلے میاں بن اچھا میاں تربیت سیدن میاں صاحب سے علاقہ اللہ بخش میاں سے بتاریخ ۲۳ / ماہ ربیع الاول مدفون چن پٹن اولاد فتح بی بی بنت خان صاحب لہنکی ایک فرزند اچھا میاں. تذکرہ ۔اچھا میاں بن منجلے میاں تربیت چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے اور انکی شادی ۔۔ بنت ۔۔ اور. تذکرہ یوسف شاہمیاں بن میاں سید چھجو مدفون ہروڑ میں اولاد لاڈلی صاحبہ بنت ۔۔ تین دختر ایک خوزادی بی بی جفت چھجو میاں بن ملک بخنؒ دوم ہدو صاحبہ جفت اچھا میاں سوم لالہ بی بی جفت لالہ میاں .تذکرہ میاں سید ولی بن میاں سید ابراہیم متقی

صاحبِ اقبال اور تجارت پیشہ تھے مشہور سوداگر کے نام سے اولاد ۔۔ بی بی کے شکم سے تین دختراں ایک فرزند میاں سید مصطفیٰ دختر بڑی صاحبہ بی بی جفت علی میاں دوم بواہدن جفت ۔۔ حضرت میراں کی اولاد سے سوم بی بی صاحبہ جفت بڑے میاں بن میاں سید شریف شہید کو ایک لاکھ روپیوں کی زیور کے ساتھ شادی کر کے دئے ہیں .تذکرہ ۔ میاں سید جعفر بن میاں سید ابراہیم کو ایک دختر تھی اس کا بھی تذکرہ نہیں ..تذکرہ میاں سید حمید بن میاں سید ابرہیم کو ایک پسر سیدن میاں تذکرہ ۔ میاں سید یٰسین بن بندگیمیاں سید عبدالوہاب تربیت وصحبت اپنے والد سے بتاریخ ۲۷/ ماہ ذی الحجہ بیجاپور میں رحلت کئے اولاد از شکم زوجہء اول چاندخان صاحبہ بی بی بنت میاں سید راجہ محمد سے ایک پسر میاں سید مبارک دو دختراں ایک مانجی صاحبہ بی بی جفت میاں سید محمود نبیرۂ حاکم الزماں دوم ۔۔ بی بی جفت شاہصاحب میاں صاحب مخدوم زادہ اور زوجہء دوم ۔۔ بی بی بنت حاجی ذاکر سے تین دختراں اور ایک باندی کے شکم سے دو فرزند .نقل ہیکہ میاں سید مبارک سید جی میاں صاحب غازی کی صحبت میں تھے اور سید جی میاں صاحب کی دو دختراں تھیں ایک میاں سید مبارک کو اور دوسری ملک احمد کو دئے تھے .قضاءً میاں سید مبارک اور ملک احمد کے درمیان گفتگو کے وقت کچھ خصومت ہوگئی ملک شمشیر کھینچ کر میاں سید مبارک پر مارے میاں گھوم گئے وار خالی گیا میاں نے تلوار کو آگے رکھدیا کہ وہ انکے گلے میں پہنچ گئی قضاء آگئی تھی فی الفور روح پرواز کرگئی سید جی میاں صاحب گھر کے باہر آکر پوچھے کہ تقصیر کس کی تھی اور عرض کیا کہ خوندکا رتقصیر اور زیادتی ملک کی تھی .بعد میں آنخضرت نے نمازِ جنازہ نہیں کی اولاد بی بی آجے صاحبہ بنت سید جی میاں صاحب کے شکم سے ایک پسر میاں سید یٰسین اور زوجہء دوم کے شکم سے ایک دختر لالڈے صاحبہ جفت سید عثمان .تذکرہ میاں سید یٰسین بن میاں سید مبارک تربیت اپنے والد سے اور والد کے وصال کے بعد علاقہ میاں سید اشرف غازیؒ سے چند دنوں کے بعد متبوعان کے اشارے سے ترچناپلی سے بیجاپور آکر احرام باندھکر اور خدا نے جو کچھ پہنچایا تھا خدا کی راہ میں خرچ کر کے زادِراہ ساتھ نہ رکھ کر جہاں کہیں جاتے مہدی موعودؑ کے نام کی دعوت قدجاءومضیٰ اور آپؑ کو ماننا فرض کو آشکارا

کرتے ہوئے اور گجرات کے بزرگوں کی زیات کرتے ہوئے امام مہدیؑ کے روضہء اقدس پر اسی احرام کے ساتھ حاضری دئے ہیں اور کھنبات، دساڑہ، ڈھبوئی ہوتے ہوئے حج حرمین کے عزم سے سورت میں تھے طالب کو مطلوب کی طلب آگئی بتاریخ ۳/ ماہ ذی قعدہ روضہء رضوان میں آرام فرما ہیں اولاد فاطانجی بی بی بنت شاہ جی میاں صاحب شہید سے ایک پسر میاں سید طاہر پنچ دختراں دو دختراں بچپن میں فوت ہوگئیں اور ایک مانصاحبہ بی بی جفت بڑے میاں دوم چاندخان صاحبہ بی بی جفت میاں سید طاہر میاں ساکن کرنول سوم ۔۔ بی بی جفت ابراہیم شاہمیاں بن میاں سید اشرف غازیؒ .تذکرہ میاں سید طاہر عرف خوبصاحب میاں بن میاں سید یٰسین کو بی بی صاحبہ عرف امنی صاحبہ بنت شیخ مصطفیٰ عرف شیخ بابو شریف سے دو فرزند ایک میاں سید مبارک عرف باباصاحب میاں شادی سے قبل کرگاول میں انتقال کرگئے

دوم یٰسین میاں. تذکرہ یٰسین میاں بن خوبصاحب میاں تلقین وصحبت میاں سید اللہ بخش غازیؒ سے بعد میں جلال شاہمیاں غازی سے اورفیض حاصل کئے ان سے، اورڈ بھوئی گجرات میں رحلت ہوئی اور چاپانیر میں مدفون.

تفصیل دھم درفضیلت بندگی میاں سید نجی خاتم المرشدینؒ دربیہ فیض مقیدہ رضی اللہ عنہ' پانچ مضامین پر مضمون اول بعض کیفیت: تذکرہء ولادت وخلافت مع ازواج واولاد خاتم المرشدینؒ. مضمون دوم: تذکرہ ازواج واولاد بندگی میاں سید ابراہیمؒ. مضمون سوم: تذکرہ بندگی میاں سید علیؒ وبندگی میاں سید عثمانؒ مع ازواج واولاد. مضمون چہارم: تذکرہ بندگی میاں سید میراںؒ مع ازواج اولاد تذکرہء بندگی میاں سید مبارک واولاد. مضمون پنجم: تذکرہء بندگی میاں سید نور محمدؒ مع ازواج واولاد.

مضمون اول: درتذکرہ بندگی میاں سید محمود عرف بندگی میاں سید نجی خاتم المرشدینؒ دین دربیہء فیض مقیدہ رضی اللہ عنہ' مع ازواج واولادِ آنخضرتؒ. حضرت امام علیہ السلام نے بشارتیں دیں کہ بی بی خونزا فاطمہ کے شکم سے ایک فرزند پیدا ہوگا جو مدعائے مہدیؑ کوتازہ کرے گا (ش) ایک روز میراں سید محمودؒ خونزا فاطمہ کے شکم پر انکے بچپن میں انگلی سے مار کرکھیل رہے تھے حضرت (امام) مہدی علیہ السلام نے منع فرمایا اور کہا کہ بھائی اس دختر کے شکم پر مت مارو اللہ تعالیٰ اسکے شکم سے ایسا بچہ پیدا کریگا میرے زمانے کا عمل اسکے زمانے میں قائم کریگا. اور دوسری مرتبہ ایسا ہی دیکھکر فرمایا کہ اسکے پیٹ پر مت مارو کہ خدائے تعالیٰ بندہ کواسکے پیٹ سے پیدا کریگا. جب میاں سید محمودؒ اپنی ماں کے پیٹ میں متولد ہوئے بندگی میاںؒ نے اپنے دائرہ میں ندا کروادی کہ جس نے مہدیؑ کو نہ دیکھا ہو وہ اس فرزندِ مسعود کودیکھلے کہ پوری مہدیؑ کی صورت پر پیدا ہوا ہے. بندگی میاںؒ نے خونزا فاطمہ سے فرمایا کہ خدا نے تم کوایک فرزند دیا ہے جو مسمیٰ ایک ماموں یعنی میراں سید محمودؒ اور قائم مقام ایک ماموں یعنی میاں سید اجملؒ ہے بی بی نے فرمایا کہ اس مقام کی بشارت سے مجھے کیا خوشی ہوگی .بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے فرمایا بی بی ایسا نہیں ہے کہ تمہاری سمجھ میں آئے. بلکہ بچپن' جوانی' اور سفید ڈاڑھی بھی بتلائی گئی

ہے. گھر' دائرہ اورانکے بچے بھی مجھے بتلائے گئے ہیں. میاںؒ کی شہادت کے بعد بلوغ سے پہلے تربیت وتلقین بندگی میاں ملک الہداد خلیفہء گروہؒ سے کئے اور علاقہ وصحبت اس ذات سے وابستہ رہکرفیض کمال تا آخر حاصل کئے ہیں. اور بندگی ملکؒ کی زندگی میں ہی بندگی میاں سید نجیؒ کی شادی بی بی راجہ فاطمہ عرف بوبوصاحبہ بی بی بنتِ ملک زین الدین لقب ملک میٹھا عرف ملک شاہ جی جھوجھوواڑہ' داماد ملک شیخ شجاع الملک سے ہوگئی تھی. خلیفہء گروہ کے بعد دوسال تین ماہ ملک پیر محمد کے پاس رہے اسکے بعد خدمتِ شہاب الحقؒ والدین میں ۲۵ سال رہے بعد رحلتِ حضرت چھابوجی صاحبؒ کھانبیل میں کم وبیش ۸ سال بھائیوں کے اتفاق سے رہے جب اکبری فوج کے صدمے سے ملک خانجی کے مشورہ وصلاح سے جالور کی طرف حضرت بندگی میاں سید نجیؒ نے ہجرت کی اس موضع میں پہنچے تو قصبہ میں ملک عبدالفتح بن بندگی ملک پیر محمد کا دائرہ

تھا بہت خوشی سے اپنا دائرہ اللہ کے نام پر حسینِ ولایتؓ کی نذر کرتے ہوئے خود کو تابعوں میں شمار کرتے ہوئے فیض حاصل کرتے رہے۔اور جالور قصبہ میں کم وبیش ۱۵ سال رہے۔ایک روز ملک ابو باڑیوال مرگئے جب انکو قبر میں اتارا گیا' ایک بھائی نے انکا منہ دیکھکر کہا کہ انکے منہ پر کیا تجلی ہے' میاں امین موذن نے کہا کہ انکے چہرہ پر کیوں کر تجلی نہ ہوگی کہ انکے پائے (پا سیہائی) قوی تر ہیں یعنی حسب ونسب قوی تر ہیں۔بندگی میاں سید نجیؒ نے فرمایا اے امین تم نے کیا کہا کہ اس بندہ کے پا سیہا بہت قوی تر ہیں کہ اس بندہ کے نانا مہدی علیہ السلام ہیں۔اور نانی بی بی الہداتیؓ ہیں اور آپ میاں سید خوندمیر اور ماں خونزا فاطمہ اور ماموں میراں سید محمودؓ لیکن ایماں فرمودہ مہدی علیہ السلام پر اور آپکے مدعا پر ہے۔حسب ونسب پر دین وایمان نہیں۔جب ثانیء مہدیؓ کے فرزنداں میراں سید عبدالحیؓ ومیراں سید یعقوبؓ وفرزندانِ بندگی میاں سید خوندمیرؓ جیسے امیر سید عبدالقادرؒ 'میاں سید شریفؒ 'میاں سید احمدؒ ومیاں سید خدابخشؒ اور میاں سید شہاب الدینؒ کے جملہ پسراں او رمہاجرین کے اکثر خلفاء جیسے میاں عبدالکریمؒ ومیاں عبدالملکؒ اس دنیا سے کوچ کر گئے ۔اسوقت کے بندگی ملکؒ کے خلفاء میں سے سوائے میاں سید شریف (تشریف حقؒ) اور میاں سید نجیؒ کے کوئی زندہ نہیں تھا اور جسوقت میاں سید شریفؒ کی رحلت کی خبر پہنچی اسی وقت خاتمِ مرشدی کا دعویٰ کیا اور شواہد الولایت میں لکھا ہے کہ آنخضرتؓ کے مقابلہ میں کوئی نہ رہا مگر سب تابعین آپ کی طرف متوجہ ہوگئے۔آنخضرتؓ نے اسطرح فرمایا فیضِ مہدیؑ بندہ میں مقید ہے۔اربابِ سنت وجماعتِ مہدویہ کا اعتقاد جامع ہے کہ میاں سید محمودؓ عرف بندگی میاں سید نجی خاتم المرشدین ہیں یعنی بندگی ملک کے ۱۷ خلفاء آپکی حضوری میں رحلت کر گئے۔پس خاتم المرشدین آپ کی ذاتِ گرامی درجات ہوگئی اور تمام خلفاء کے اہل وعیال آپ کی ذات سے فیض حاصل کئے۔بارشادِ خاص جیسا کہ مہدی علیہ السلام سے میاںؓ پر' میاںؓ سے بندگی ملکؒ پر' اور بندگی ملکؒ سے میاں سید نجیؒ پر ختم ہوا۔چنانچہ بندگی میاں سید نور محمد نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ ہم فقیر ہیں مرشد چلے گئے۔واللہ اعلم بالصواب۔دوسرا دریبہء دین مطہر ومصدر ومخرج اور مدخل جملہ

چیزوں کا ہے۔جسطرح کہ پان کا دریبہ کہ تمام کیاریوں سے اسکے پتے زیب دیتے ہیں پس رواج کا راور اجراتی امور میں اسکا فعل ہر شخص چاہتا ہے کہ دریبہء سے لیجائے ورنہ دوسری جگہ میسر نہیں۔پس ذات خاتم المرشدینؒ دریبہء دین بنایا۔پس جوکوئی دین چاہے اس جگہ سے لے انکا فیض مطلق ہے' نیز وہ صدیق ولایت میں ہے۔یعنی فیض آنخضرت منحصر ہے جسکو چاہے دیں اور مطلق وہ ہے کہ اس کا فیض قیامت تک جاری ہے۔بحسبِ نقل کہ دین خونزا فاطمہ کے شکم سے قیامت تک جاری ہے۔حسینِ ولایت بھی آنخضرتؓ ہیں یعنی خاتم الولایتِ محمدیہ مہدی موعودؑ کے نواسے' دیگر شرف وفضلِ آنخضرت یہ کہ بعض صحابہ جو آنخضرتؓ کے زمانے میں حیات تھے اور اکثر تابعین وتبع تابعین نے پہلے ہی کہا کہ انہوں نے ایک عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔چنانچہ گروہ سے مخفی نہیں ہے۔ہمارے بزرگاں بندگی میاں سید نجیؒ کو خاتم المرشد ہونے کا عقیدہ رکھتے

ہیں. حضرت خاتم المرشدینؓ نے میاں سید اشرف کے نام مکتوب میں لکھتے ہیں کہ دولت آباد کے مرشدوں کا حال جو میں نے سنا ہے کہ تمہارا نام پیش کر کے ایک کتبہ لکھا ہے کہ نقل کی تاویل کو جائز قرار دیتے ہیں. یہاں تک کہ یہ عبارت کہ وہ لوگ مشرک' جاہل' اور حزب الشیطان ہیں انکے ساتھ اخلاص او ر دوستی ناروا ہے الی آخرہ۔ میانسید اشرفؒ بن میانسید یعقوبؒ آنحضرتؑ کے جواب میں لکھا ہے کہ جناب روشن ضمیر ہیں اور ہمہ موجودات کے احوال آپ کے پاس بلاحجاب ہیں. یہاں تک کہ یہ عبارت لکھی ''واللہ باللہ'' کہ بغیر میری اطلاع کے انہوں نے لکھا ہے. اور جا بجا اسکو گشت کرایا ہے تا آخر نقل ہے کہ بندگی میاں سید نجیؓ شبانہ چشم سر سے خدا کو دیکھتے تھے. غایت تجلی سے ہر دو آنکھ کھلی رہتی تھیں. اس حد تک کہ چاشت کے وقت سونے کی غرض سے اپنے دونوں ہاتھوں کو پلکوں پر رکھ لیتے تھے. اور اس پر پٹی باندھکر سوتے تھے. نقل ہے کہ خاتم المرشدینؓ کی سیدھی آنکھ میں سرخ خطوط سے لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بائیں آنکھ میں القرآن والمہدی امامنا آمنا وصدقنا۔ نقل ہے مغل فوجیں آپ کے سخت مخالف او ر بدبخت حاسد تھے' آپ کے خلاف دشمنی برپا کردی اور حضرت خاتم مرشدؓ نے دائرہ کے ساتھ ہجرت کر کے سیروہی قریہ تشریف فرما ہوئے وہاں کا حاکم راؤ سلطان 'راؤ جگمال کے پوتے نے آداب و تعظیم بسیار کے ساتھ دائرہ باندھنے کی جگہ آپ کو دی جسے حضرت نے قبول فرمایا. دائرہ باندھا اور ایک سال چند ماہ وہاں ٹھہرے' قضائے الٰہی موضع سیروہی میں ۲۳ رذی الحجہ کی شب نماز تہجد کے بعد یزید کی روح بصورت سگ آپ کے دستِ مبارک کو کاٹ لیا. حضرت خاتم مرشد اسی زخم سے شدید درد سے حسینِ نبوت کی طرح اپنے توابع کے حق میں فرمایا. بندگی میاں سید علی کے حق میں فرمایا. جہاں بندہ جاتا ہے علی جی بندہ کی انگلی پکڑ کر رہتے ہیں کہ دائرہ کا خلو و میاں سید میراں سے ہے اور میانسید نور محمد کے حق میں فرمایا کہ اس نہر کا آخر تمہارے میں ہوگا. نیز علی جی انگلی بلکے ہیں. سید میراں کو دائرہ دیا جاتا ہے. سید نور محمد آخر تجھ میں ہوں. بندگی میاں سید نجیؓ نے فرمایا سید یوسف و خانجی میاں مجھ سے ہیں میانسید سعد اللہ بھی مجھ سے ہیں.

نقل ہے ایک روز میاں ملک نظام الدین بن بندگی ملک عبدالفتح نے خاتم مرشد کے سامنے کہا کہ فتویٰ کی اکثر کتابوں میں یہ ہے اول قضا کرے اگر قضاء کو مقدم نہ کرے وقتیہ جائز نہیں. امام اعظم نے ایسا ہی فرمایا. خاتم مرشد نے فرمایا پہلے وقتیہ نماز گذارے اسکے بعد قضا ادا کرے. ردّ و بدل کے بعد انہوں نے پدر بزرگوار کے پاس ان کی شکایت کی بندگی عبدالفتح نے اپنے بیٹے سے کہا فوراً جاؤ اور اس مضمون سے رجوع کرو آنحضرت کے پاس اور جو میانسید نجیؓ فرماتے ہیں وہی عقیدہ رکھو اور آگاہ ہو جاؤ کہ حسینِ ولایتؑ کا مرتبہ امام اعظم سے اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ صحیح طور پر کہا نہیں جاسکتا بندہ نے بندگی ملک الہدادؒ سے سید نجیؓ کا شرف و فضیلت سنی ہے پس ملک مذکور نے حضرت کے پاس آکر رجوع کرلیا. نقل ہے کہ حضرت خاتم مرشدؓ نے پانچ چیزوں کو عام و خاص کیلئے جاری کی ہیں. پہلا یہ کہ بیانِ قرآن تفسیر لباب پر الف سے سین تک بیان

کیااور فرمایا کہ بیانِ قرآن تفسیر پر کریں.دوسرا قرآن کے معنی سمجھنے کیلئے تھوڑا علم حاصل کرو.تیسرا یہ کہ خدا کی جانب سے بھیجا ہوا ہوتو اسکو دووقت کر کے کھاؤ.چوتھا یہ کہ حجرۂ شکستہ درلوگ مشغول بیادِ خدا رہیں.پانچواں یہ کہ جہاں امن وآرام پائیں وہاں دائرہ باندھکر رہیں.اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آخری وقت اپنے جملہ اہل کو حاضر کر کے فرمایا کہ تم جو بھی کام کرؤ خدا کو مقصود بنا کر کرو اور مدعائے مہدیؑ پر کرو.اور ہر حالت میں ثابت قدم رہو.بعد میں اپنے فرزندوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ میرے چاروں دین کے کھانپ (کھام) ہیں جو انہوں نے کہا کریگا اسکی شفاعت کل قیامت کے روز بندہ کریگا.تین فرزند چوتھا پوتا یعنی میاںسید غیاث الدین کہ عمر ۱۸/سال کی تھی نیز فرمایا کہ میرا نور آخر کا حاکم ہے ۹۹۶ھ بتاریخ ۱۵/ماہ محرم الحرام یوم چہارشنبہ بوقت دو پاس روح پرفتوح حضرت خاتم مرشدؒ خدا کے حضور چلے گئے.

بموجب حکم عالی ملک حبیب بدری، ملک نصرت پولادی، میاں عبدالمومن امام، میاں شیخ ابراہیم ان چاروں نے غسل دیا او رنمازِ جنازہ میاں سید علی نے پڑھائی اور جنازہ ءمقدس حضرت خاتم مرشدؒ کی وصیت کے موجب قریہ سروہی سے جالور لاکر حوض بھولائی کے کنارے رات کے وقت مدفون کیئے اور خاتم مرشد کی عمر ۷۳/سال کی ہوئی.زوجہ ءشریف بوبوصاحبہ بی بی بتاریخ سوم ربیع الاول واصل حق ہوئیں.مرقد مبارک کھانبیل میں خاتونِ ولایت کی قبر کے نزدیک ہے.اولا دخاتم مرشد کی بی بی موصوفہ سے سات فرزند، اول بندگی میاں سید ابراہیم، دوم بندگیمیاں سید علی، سوم بندگی میاں سید عثمان، چہارم بندگی میاں سید میراں، پنجم بندگی میاں سید نور محمد، ششم بندگی میاں سید مبارک، ہفتم بندگیمیاں سید عبداللہ بچپن میں انتقال کر گئے.اور چار دختراں (۱) بوا ملک عرف بی بی صاحبہ بی بی جفت میاں سید یوسف بنی اسرائیل.(۲) بی بی آجے جفت میاں سید داؤد بن میاں سید حسین.سوم بوا بڈھن جفت میاں سید موسیٰ بن میاں سید احمد بن بندگی میاںؒ.چہارم بی بی راجے جی جفت ملک شرف الدین بن ملک یوسف بن بندگی ملک حمادؒ.خلفاء خاتم مرشدؒ ایک بندگی میاں سید علیؒ دوم بندگی میاں سید میراں سوم بندگی میاں سید نور محمد چہارم بندگی میاں سید غیاث الدین (پوتے) پنجم بندگی میاں سید یوسف ششم

بندگی میاں سید خوندمیر ہفتم بندگی میاں سید ۔۔۔ ابن میرانسید منجو، ہشتم ملک قطب الدین بن ملک سلیمان نہم ملک شرف الدین بن ملک یوسف.

مضمون دوم تذکرہ بندگی میاں سید ابراہیم بن بندگی میاں خاتم مرشد آنحضرت موصوف تربیت وصحبت قبلہ گاہ سے تھے ۲۸ سال کی عمر میں خاتم المرشدؒ کی حاضری میں ہی کھانا کھاتے وقت ڈائن ماما نے جگر لے لیا.فی الفور بتاریخ ۲۹/ماہ ذی قعدہ رحلت کی.حضرت خاتم مرشد نے اپنے ہاتھ سے تجہیز وتکفین کی قبر گنبد کے باہر اولا د بی بی راجہ فیروز بنت ملک زین الدین نبیرۂ ملک شجاع الملک جھنجھواڑہ سے ایک فرزند میانسید غیاث الدین بن عرف گا چھومیاں صاحب اور ایک دختر بوا بڈھن جفت ملک قیام الدین بن ملک عبدالفتح تذکرہ بندگی میاں سید غیاث الدین بن بندگی میاں سید ابراہیم تربیت و

صحبت جد بزرگوار سے خاتم المرشدین سے مبشر و منظور حضور عالی میں اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچے اور موضع کنجول میں بندگی میاںسید نور محمد کے زمانے میں قضائے سے ۳۰/سال کی عمر میں بتاریخ تین ماہ صفر واصل حق ہوئے اولاد بی بی امۃ اللہ عرف بوا صاحبہ بی بی معروف بڑی بو بنت بندگی میاں سید میراں سے چار فرزنداں بڑے فرزند میاں سید ابراہیم دوم میراں سید راجو شہید سوم میاں سید شرف الدین چہارم میاں سید اشرف ہر دو فرزنداں دو تین سال وفات پا گئے .وفات بی بی امۃ اللہ ۲۷/ماہ جمادی الثانی پالنپور میں ہوئی .تذکرہ حضرت میاں سید ابراہیم بن میاں سید غیاث الدین تربیت وصحبت بندگی میاں سید اشرف بن بندگی میاں سید میراں سے ۱۰۷۵ھ بتاریخ ۲۷/ماہ صفر یوم یکشنبہ واصل حق ہوئے مرقد پالن پور میں میاں سید اشرف کی گنبد کے باہر مغرب کی جانب چند قبور کے فاصلے پر میاں سید راجو کی شہادت کے بعد مدفون ہوئے .اولاد بی بی یسو جی بنت میاں سید محمد بن میاں سید خوند سعید دساڑہ سے تین فرزند ایک میاں سید غیاث الدین دوم میاں سید مرتضٰی سوم میاں سید موسیٰ اور تین دختراں ایک آ جے بی بی جفت میاں سید نصر الدین بن میاں سید اشرف دوم بی بی گوہر جی جفت میاں سید عبد الحی عرف شاہ صاحب میاں لقب شاہ باوا از اولاد حضرت میراںؑ سوم چھاباں بی بی جفت میاں سید نور اللہ بن میاں سید داؤد اور زوجہء دوم بوا بی بی بنت ملک خان پٹھان لوہانی کے شکم سے تین فرزند ایک میاں سید نور محمد دوم میاں سید شرف الدین سوم میاں سید عنایت اللہ عرف عنو میاں اور ایک دختر بی بی فیروز جفت اچھا میاں شہید بن بندگی میاں سید جلال ۔تذکرہ میاں سید غیاث الدین بن میاں سید ابراہیم بن میاں سید غیاث الدین رحلت ۹/ماہ ذی الحجہ مرقد نگرہ (کھنبات) میں ہے .اولاد بی بی راجہ فتح بنت میاں خوند سعید شہید سے دو فرزند ایک میاں سید شہاب الدین دوم میاں سید میراں اور ایک دختر بوا صاحبہ بی بی جفت میاں سید راجو بن میاں سید میراں اور زوجہ دویم راجبائی بی بی بنت بہادر خان لوہانی سے دو فرزند ایک میاں سید عابد دوم میاں سید عارف تذکرہ میاں سید شہاب الدین بن میاں سید غیاث الدین بن میاں سید ابراہیم بن میاں سید غیاث الدین کلاں تربیت وصحبت پدرِ عالی قدر سے رحلت ۲۹/ماہ شعبان پالنپور

میں میاں سید مرتضٰی کے مقبرہ میں . بی بی بڑن جی صاحبہ عرف چاند خانصاحبہ بی بی بنت میاں سید مبارک بن میاں سید ہاشم شہید سے دو فرزند ایک میاں سید مدثر دوم میاں سید یونس عرف انو میاں 'بی بی بڑنجی صاحبہ رحلت ڈبھوئی میں بتاریخ ۱۵/شوال .تذکرہ میاں سید مدثر عرف منجلے میاں بن میاں سید شہاب الدین تربیت وصحبت پدرِ والا قدر سے اولاد بوا جی صاحبہ بی بی عرف اچھو خاں بی بی بنت سید جی میاں بن میاں سید راجو شہید کے شکم سے ایک فرزند بڑا میاں .تذکرہ بڑا میاں بن منجلے میاں ،بی بی لاڈلی بنت نورو میاں کے شکم سے ایک فرزند چھابو جی میاں اور دو دختر ایک بو جی صاحبہ بی بی جفت میاں سید کاظم بن میاں سید عارف دوم .... بی بی جفت میاں سید مبارک بن میاں سید شرف الدین ۔تذکرہ . چھابو جی میاں بن بڑا میاں شیر کا شکار ہو کر گذر گئے اولاد ماجان بی بی بنت سید کریم اللہ کے شکم سے دو تین فرزنداں ایک

گاچھومیاں دوم آجے میاں چار دختراں ایک بڑی بی بی جفت میاں سید مبارک بن میاں سید شرف الدین دوم مٹھے ما
ں بی بی جفت قادن میاں کھینجو میاں سوم خواجہ زادی بی بی جفت میاں سید عابد بن میاں سید کاظم چھارم چھاباں بی بی جفت
میاں سید عثمان بن میاں سید یٰسین ۔تذکرہ گاچھومیاں بن چھابوجی میاں شیر گزیدہ ہوا.جی صاحبہ بی بی بنت عالم جی میا
ں ساکن ہستیڑہ کے شکم سے ایک فرزند چھابوجی میاں.تذکرہ آجے میاں بن چھابوجی میاں شیر گزیدہ. ہدن جی صاحبہ بی
بی بنت مٹھے میاں کے شکم سے ایک فرزند سید نعمت اللہ عرف نمو میاں ایک دختر لاڈی بی بی جفت خواجہ زادے میا
ں دساڑیہ۔تذکرہ میاں سید یونس عرف انو میاں بن میاں سید شہاب الدین بن میاں سید غیاث الدین منانجی صاحبہ بی
بی بنت میاں سید سعد اللہ کے شکم سے تین فرزند ایک میاں سید مدثر دوم میاں سید حمزہ سوم چھابوجی میاں ایک دختر ماں
صاحبہ بی بی جفت میاں سید ولی بن میاں سید برہان ۔تذکرہ میاں سید مدثر عرف مجھلے میاں بن انو میاں تربیت میاں سید
عابد سے عرس دوماہ شوال.انکی زوجہ ماں صاحبہ بی بی بنت ملک شرف الدین سے اولاد نہیں عرس ۸/ ماہ ذی قعدہ.تذکرہ
۔میاں سید حمزہ بن انو میاں راجہ صاحبہ بی بی بنت میاں سید عارف کے شکم سے ایک فرزند میاں سید عارف.تذکرہ۔میا
ں سید عارف بن میاں سید حمزہ عرس دہم ذی قعدہ حلیمہ بنت نھنی بھائی سے دو فرزند ایک میاں سید حمزہ عرف چھابوجی میا
ں دوم سیدن میاں.تذکرہ۔ چھابوجی میاں بن انو میاں تربیت والد سے صحبت ملک شرف الدین سے اسکے بعد میاں سید
فضل اللہ سے ملک ڈھونڈھا جاکر موضع بلیکھین میں میاں سید فضل اللہ سے علاقہ کئے پھر دکن جاکر میاں سید شکر اللہ کی
دختر سے کرنول میں شادی کرکے ایک مدت تک خسر کے دائرہ میں مرشدی کرکے وہیں بتاریخ ۱۲/ ماہ رمضان رحلت
کرگئے.مامانصابہ بی بی بنت میاں سید شکر اللہ کے شکم سے دو دختر ایک بڑی بی بی جفت باباصاحب میاں بن میاں سید ولی
دوم دختر۔۔۔جفت یٰسین میں بن عالم جی میاں.تذکرہ۔میاں سید عابد بن میاں سید غیاث الدین نبیرۂ میاں سید غیاث
الدین تربیت والد سے،صحبت اپنے بڑے بھائی سے اور میاں سید شہاب الدین سے،رحلت بتاریخ ۶/ ماہ ذی قعدہ احمد

آباد میں میاں سید راجو شہیدؒ کی گنبد کے باہر کیسر بائی عرف بی بی صاحبہ بنت کالی منان لوہانی کے شکم سے ایک دختر رحیمہ
بی بی جفت میاں سید۔۔بن میاں سید اللہ بخش،میاں سید عابد کے نمازِ جنازہ پر خضرؑ بھی حاضر تھے. تذکرہ۔میاں سید
عارف بن میاں سید غیاث الدین برادر میاں سید عابد تربیت وصحبت میاں سید شہاب الدین عرف چھابوجی میاں سے
بتاریخ ۲۲/ ماہ رمضان تگریہ میں باپ کے پہلو میں قبر ہے،اولاد نسوجی بی بی بنت میاں سید اسحاق عرف چھائی میاں سے
ایک پسر میاں سید کاظم دو دختراں ایک راجے صاحبہ بی بی جفت میاں سید حمزہ عرس بتاریخ ۶/ ماہ ربیع الثانی،دوم بی بی ہدن
جفت میاں سید جلال بن میاں سید برہان.تذکرہ۔میاں سید کاظم بن میاں سید عارف مدفن ڈبھوئی میں بتاریخ ۵/ ماہ
رمضان چوروں کے ہاتھوں شہید ہوگئے،اولاد بوجی صاحبہ بی بی بنت ملک شرف الدین سے ایک فرزند میاں سید عابد وہ

مریدانو میاں سے اور صحبت ملک عبداللہ سے، بتاریخ ۹ ؍ ماہ شعبان سورت میں مدفن، اولا د خوزادی بی بی بنت چھابو جی میا ں سے تین دختراں ایک نسو جی بی بی جفت چھابو جی میاں بن راجو میاں، دوم بوجا صاحبہ بی بی جفت مچھو میاں بن ملک خدا بخش، سوم منانجی صاحبہ بی بی جفت میاں سید سلام اللہ عرف خواجہ زادے میاں .تذکرہ۔ میاں سید برہان الدین بن میا ں سید غیاث الدین ، مانجا بی بی بنت میاں سید موسیٰ کے شکم سے ایک پسر میاں سید اجمل .تذکرہ۔ میاں سید مرتضیٰ بن بندگی میاں سید ابراہیم صحبت وسند والد سے نیز اپنے چچا سے یعنیٰ میاں سید راجو شہیدؒ سے پالنپور میں بتاریخ ۲۹ ؍ ماہ شوال مدفن، اولا د بی بی رقیہ بنت میاں سید راجو شہیدؒ سے، دو فرزند ایک میاں سید خوندمیر، دوم میاں سید راجو .تذکرہ۔ میاں سید خوندمیر عرف خوب میاں صاحب بن میاں سید مرتضیٰ تربیت وصحبت پدرِ عالی قدر سے ،نکاۃ العاشقین اور مرآۃ المنصفین آپ کی تصانیف ہیں، بتاریخ ۲۸ ؍ ماہ ربیع الثانی پالنپور میں والد کے پہلو میں قبر ہے،اس روز سورج گرہن سے تاریکی تھی ،بی بی چنیتا جی بنت میاں سید ولی سے چھے پسر ایک میاں سید طاہر، دوم میاں سید ابراہیم ،سوم میاں سید طیب، چہارم میا ں سید کریم اللہ پنجم شکر میاں، ششم میاں سید سعید .تذکرہ۔ میاں سید طاہر بن خوب میاں صاحب تربیت وصحبت اپنے دادا و پدر سے اولا د منانجی صاحبہ بی بی بنت میاں سید خوندمیر بن میاں سید یٰسین ساکن بشیر پور حیدر آباد سے، دو دختر ایک بو جی صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید جلال بن میاں سید حسین عالم، دوم بی بی نور جی جفت سیدو میاں بن میاں سید شریف .تذکرۃ ۔میاں سید ابراہیم عرف سیدن میاں بن خوب میاں تربیت اپنے دادا سے ۱۸ ؍ سال کی عمر میں رحلت ہوگئی .تذکرہ۔ میا ں سید طیب عرف طیب جی میاں بن خوب میاں تربیت وصحبت اپنے دادا و والد سے اور میاں سید میرانجی سے صحبت کر کے پالنپور میں بتاریخ ۲۱ ؍ ماہ ذی قعدہ بروضۂ میاں سید مرتضیٰ مدفن ہیں .اولا د بی بی ممینہ عرف کیمیاں بی بی بنت میاں سید ہاشم بن میاں سید علی سے ایک پسر میاں سید حامد اور زوجہء دیگر مسماۃ بی بی صاحبہ بنت میاں سید برہان الدین سے اولا د نہیں .تذکرہ۔ میاں سید حامد بن میاں سید طیب تربیت والد سے اور صحبت خسر میاں سید اللہ بخش سے، تین فرزند ایک

میاں سید محمود، دوم میاں سید موسیٰ، سوم میاں سید طیب اور تین دختراں، بی بی ماں صاحبہ جفت میاں سید مراد میاں بن خوب میاں، دوم بو بو صاحبہ فوت ہوگئیں، سوم خواجہ زادی بی بی جفت آئی جی میاں بن باجی میاں .تذکرہ۔ میاں سید محمود عرف دادا میاں بن میاں سید حامد تربیت والد سے اور صحبت میاں سید عنایت اللہ سے دہم ذی الحجہ مدفون کھنبات ،اولا د بوا ماں صاحبہ بی بی بنت میاں سید حیدر ایک پسر میاں سید طیب ایک دختر بی بی صاحبہ جفت دادے میاں بن مٹھے میاں .تذکرہ ۔میاں سید طیب بن دادا میاں تربیت کھنو میاں سے صحبت حسین صاحب ساکن بلیکھن سے ،اولا د راجہ صاحبہ بنت فقیر صاحب سے تین فرزند ایک میاں سید راجو، دوم میاں سید محمد، سوم میاں سید تنویر، ایک دختر بی ماں بی بی .تذکرہ۔ میاں سید موسیٰ عرف بڑا میاں بن میاں سید حامد، عرس پنجم ماہ رمضان مدفوں انوندرہ بحظیرۂ بندگی میاں شاہ نظامؒ ،اولا د بی بی خونذا

بنت میاں سید جعفر سے ایک پسر میاں سید حامد، دو دختراں ایک بو بو صاحبہ زوجہء میاں سید حیدر، دوم دادی بی بی جفت سید صاحب میاں بن عیسیٰ میاں .تذکرہ۔ میاں سید کریم اللہ عرف شاہو میاں بن خوب میاں، تربیت دادا سے صحبت والد سے ، مدفون پالنپور بتاریخ ۱۴؍ ماہ شوال، اولاد، دیسو بی بی بنت داؤد خان کے شکم سے ایک پسر سیدن میاں، دو دختراں ایک ماجان بی بی زوجہء چھابو جی میاں، دوم بی بی پیاری زوجہء میاں سید شریف عرف چھجو میاں بن سیدو میاں .تذکرہ۔ سیدن میاں صاحب بن شاہو میاں، صحبت میاں سید فضل اللہ سے، بتاریخ یکم ماہ ذی الحجہ رحلت ہوئی، اولاد بو بو صاحبہ بی بی بنت میاں سید شمس نبیرہٗ میاں سید راجو شہیدؒ سے پنج فرزند ایک کریم اللہ، دوم خوب میاں، سوم سبحان جی میاں، چہارم بڈن میاں، پنجم خواجہ زادے میاں، ایک دختر فتح بی بی زوجہء رحمت میاں بن کھنو میاں .تذکرہ۔ میاں سید کریم اللہ بن سیدن میاں تربیت وصحبت کھنو میاں سے پھر علاقہ اچھے میاں سے، اولاد بی بی صاحبہ بنت میاں سید شریف سے، دو فرزنداں، ایک سیدن میاں، دوم مٹھے میاں، دو دختراں، ایک فتح بی بی زوجہء اچھو میاں بن میراں صاحب میاں، دوم کا نام معلوم نہیں .تذکرہ۔ سیدن میاں بن سید کریم اللہ اولاد فتح بی بی بنت موٹا میاں سے دو فرزند، ایک چھجی میاں، دوم راجو میاں فوت ہوگئے .تذکرہ۔ مٹھے میاں بن میاں سید کریم اللہ، مانجی صاحبہ بی بی بنت خواجہ زادے میاں سے ایک فرزند سیدن میاں، ایک دختر سو بنائی بی بی .تذکرہ۔ خوب میاں بن میاں سید کریم اللہ کو اولاد نہیں .تذکرہ۔ سبحان جی میاں بن سیدن میاں بن شاہو میاں اولاد بی بی ہدن جی صاحبہ بنت دادا میاں کے شکم سے ایک پسر میانجی صاحب میاں .تذکرہ۔ میانجی صاحب میاں بن سبحان جی میاں غنیم کی جنگ میں مارے گئے، اولاد دیسو بی بی بنت شاہو میاں سے تین فرزند، ایک راجو میاں، دوم خوب میاں، سوم فجو میاں، دختر بی بی ہدنجی .تذکرہ۔ خواجہ زادے میاں بن سیدن میاں بن شاہو میاں اولاد مانصاحبہ بی بی بنت راجو میاں کے شکم سے ایک پسر منجو میاں ایک دختر۔ .تذکرہ۔ میاں سید شکر اللہ بن میا ں سید خوندمیر بن میاں سید مرتضیٰ تربیت والد سے اور علاقہ اپنے بھائی سے اور فیضو میاں سے، بتاریخ ۷؍ ماہ شوال رحلت

ہوئی کرنول میں، اولاد چاند صاحبہ بی بی بنت میاں سید یوسف عرف اچھا میاں صاحب شہید کے شکم سے دو فرزند، اچھے میاں اور خوب میاں کرنول کڑپہ کے راستے میں ہر دو بھائی کو اعتقاد کے دشمنوں نے مار ڈالا اور چار دختراں ایک بو بو صاحبہ بی بی زوجہء سیدن جی میاں، دوم بی بی صاحبہ بی زوجہء مٹھے میاں بن فجو میاں، سوم بو جی صاحبہ بی بی زوجہء اجی میا ں، چہارم ماماں بی بی زوجہء چھابو جی میاں بن عنو میاں .تذکرہ۔ میاں سید خوند سعید بن خوب میاں بن میاں سید مرتضیٰ تربیت وصحبت اپنے بڑے بھائی سے اور میاں سید کریم اللہ سے اس کے بعد میاں سید فضل اللہ سے علاقہ کیا، بتاریخ ۱۹؍ ماہ جمادی الاول پالنپور میں رحلت ومرقد، اولاد بی بی گوہر بنت میاں سید قاسم کے شکم سے دو فرزند ایک میاں سید ایوب ، دوم میاں سید عطن، زوجہء دوم راجہ مانصاحبہ بی بی بنت چھاجا میاں تین فرزند، ایک میاں سید رحمت، دوم میاں سید قادن

،سوم میاں سید روح اللہ عرف نہنے میاں ،ایک دختر راجہ بی بی رقیہ عرف دادی ماں بی بی زوجہ ءمیاں سید موسیٰ بن چھائی میا
ں ،انہوں نے حج کیا.تذکرہ۔میاں سید ایوب عرف ابجی میاں بن کھنومیاں تربیت اور علاقہ والد سے اسکے بعد حسین
صاحب ساکن بلیکھن سے کیا ،بتاریخ ۹/ ربیع الاول ہمنا آباد میں مدفون ہیں ،اولاد بی بی بوجہ صاحبہ بنت شکر میا
ں صاحب کے شکم سے ایک پسر میاں سید شکر اللہ، تین دختراں ،ایک بی بی گوہر زوجہ ءعیسیٰ میاں بن میاں حیدر، دوم چھانا
بی بی عرف مریم صاحبہ بی بی ،عیسیٰ میاں کو ہی دئے ،سوم مانجی صاحبہ بی بی زوجہ ءمیاں بھائی بن میاں سید شرف الدین.
تذکرہ۔میاں سید عطن بن کھنومیاں ، ماجی ماصاحبہ بنت اچھوجی میاں ،ایک دختر بوا صاحبہ زوجہ ءشکر میاں بن ابجی میاں.
تذکرہ۔میاں سید شکر اللہ عرف شکور میاں بن میاں سید ایوب ،اولاد بوا صاحبہ بنت میاں سید عطن (اپنے چچا) سے چار
فرزنداں ،ایک کھنومیاں ، دوم ابجی میاں ، سوم اچھا میاں ، چہارم کاسومیاں ، دختراں فوت ہوگئیں .تذکرہ۔کھنومیاں بن
شکور میاں بن ابجی میاں اولاد مانجی صاحبہ بی بی بنت موٹا میاں ایک فرزند ابجی میاں ، دو دختر ایک بوجی صاحبہ، دوم بوبو
صاحبہ.تذکرہ۔میاں سید قادن بن کھنومیاں تربیت وصحبت والد سے بعد میں علاقہ اچھا میاں سے کیا، زوجہ ءننھے ماں بنت
چھابوجی میاں سے اولاد نہیں.تذکرہ۔میاں سید روح اللہ عرف کھنومیاں ۔۔ بڑی بوبو بنت میاں سید میراں کے شکم سے
ایک پسر سید رحمت ایک دختر آجے مابی بی زوجہ ءلال میاں بن مراد میاں .تذکرہ۔میاں سید رحمت بن ننھے میاں ، اولاد
راجے صاحبہ بی بی بنت دادا میاں ،ایک پسر قادن میاں ایک دختر میٹھی ماں بی بی زوجہ ءاچھا میاں بن شکور میاں .تذکرہ۔
میاں سید راجو بن میاں سید مرتضیٰ تربیت وصحبت پدرِ عالی قدر سے بلیکھن میں بتاریخ دوم ماہ رجب واصل حق ہوئے ،
اولاد بوا صاحبہ بی بی بنت میاں سید گاچھو چار فرزند ایک میاں سید فضل اللہ، دوم میاں سید ادریس، سوم میاں سید محمد، چہارم
میاں سید مرتضیٰ ، دو دختر ایک فتح بی بی زوجہ ءمیاں سید شمس الدین نبیرۂ میاں سید راجو شہیدؒ، دوم اچھی بی بی جفت میا
ں سید برہان الدین عرف شاہ صاحب میاں ساکن نیوانہ.تذکرہ۔میاں سید فضل اللہ بن میاں سید راجو بن میاں سید

مرتضیٰ تربیت وصحبت والد سے، بلیکھن میں بتاریخ ۱۳/ جمادی الاول رحلت ہوئی ،اولاد امول بی بی بنت میاں سید حمید دو
فرزند ایک میاں سید مرتضیٰ میٹھے میاں ، دوم میاں سید اشرف اچھا میاں .تذکرہ۔میاں سید مرتضیٰ ابن میاں سید فضل اللہ
تربیت وصحبت والد سے ، کرنول میں شکور میاں صاحب کے دائرہ میں بتاریخ ۱۳/ ماہ رجب انتقال ومرقد ،اولاد اچھو
صاحبہ بی بی بنت شکور میاں صاحب ایک دختر بی صاحبہ زوجہ ءحسین صاحب میاں زوجہ ءدوم تاجان بی بی بنت نعمو میاں
تین فرزند ایک بڑے میاں ، دوم چھابوجی میاں ، سوم گاچومیاں ، دو دختر ایک بڑن جی صاحبہ بی بی زوجہ ء۔۔دوم ہدنجی
صاحبہ بی بی زوجہ ءآجے میاں .تذکرہ۔اچھا میاں بن میاں سید فضل اللہ تربیت وصحبت والد سے دائرہ موضع ساندوسر میں
جو بلیکھن سے متصل ہے، اولاد اچھو بی بی صاحبہ ساکن ہسترہ بنت خوبمیاں سے دو فرزند ایک میرانجی میاں دوم علی میاں

ایک دختر بوا صاحبہ زوجہء سید صاحب میاں بن عالم جی میاں .تذکرہ۔میاں سید ادریس بن میاں سید راجو بن میاں سید مرتضیٰ قلعہ چھجی میں شاہزادہ کی فراری دلی کی معاونت کے سبب قید خانہ میں رحلت ہوئی .تذکرہ۔میاں سید محمد ومیاں سید مرتضیٰ بن میاں سید راجو بن میاں سید مرتضیٰ کی اولاد نہیں .تذکرہ۔میاں سید موسیٰ بن میاں سید ابراہیم بن میاں سید غیاث الدین تربیت وصحبت اپنے والد سے اولاد بی بی الہدتی بنت میاں سید میراں سے دو فرزند ایک میاں سید خدا بخش دوم میاں سید حیدر ایک دختر مانجابی بی زوجہء سید برہان بن میاں سید گاچھو .تذکرہ۔میاں سید اللہ بخش عرف بچو میاں بن میاں سید موسیٰ تربیت وصحبت والد سے ،مردِ متقی تھے، کھنبات میاں ۲۸/ ماہ جمادی الاولیٰ واصلِ حق ہوئے ،اولاد اچھی ماں بی بی بنت میاں سید نصر اللہ عرف باچھا میاں سے ایک فرزند میاں سید حیدر، چار دختر ان ایک بڑی بو زوجہء بچو میاں .دوم بی بی الہدتی زوجہء میاں سید نعمت اللہ، سوم راجے بی بی زوجہء میاں سید یعقوب بن میاں سید یوسف ، چہارم بوا صاحبہ زوجہء میاں سید حامد .تذکرہ۔میاں سید حیدر بن میاں سید اللہ بخش اولاد جی ماں بی بی بنت میاں سید عابد ایک دختر سونا بی بی زوجہء خوب میاں .تذکرہ۔میاں سید نور محمد بن میاں سید ابراہیم بن میاں سید ابراہیم بن میاں سید غیاث الدین تربیت و صحبت میاں سید مرتضیٰ سے اور خوب میاں صاحب بڑے بھائی سے اولاد بی بی بو جی صاحبہ بی بی بنت میاں سید یوسف سے دو دختر ان ایک بی بی لاڈلی زوجہء بڑے میاں بن منجلے میاں دوم دختر زوجہء میاں سید عثمان نواز بلکور .تذکرہ۔بندگی میاں سید شرف الدین بن بندگی میاں سید ابراہیم تربیت وصحبت بڑے بھائی میاں سید مرتضیٰ سے گنبذ پالنپور رہے، عرس ۲۹/ ماہ ذی قعدہ اولاد مانجابی بی بنت میاں سید معروف دو فرزند میاں سید حیدر دوم میاں سید جلال اور زوجہء دوم بی بی سوَن بو بنت میاں سید خانجی سے دو فرزند ایک میاں سید ابراہیم دوم میاں سید مبارک عرف میاں بھائی .تذکرہ۔میاں سید حیدر بن میاں سید شرف الدین تربیت وصحبت میاں سید طیب سے عرس ۱۶/ ماہ محرم اولاد خوزادی بی بی بنت ملک عیسیٰ باڑیوال سے پانچ فرزنداں ایک میاں سید جعفر، دوم میاں سید شرف الدین، سوم میاں سید خدا بخش، چہارم میاں سید عیسیٰ

،پنجم ابا جی میاں ،ایک دختر ۔۔۔بی بی زوجہء میاں سید محمود کھنباتی .تذکرہ۔میاں سید جعفر بن میاں سید حیدر اولاد بی بی ہدن بنت صاحب ساکن ہستیڑہ سے پانچ فرزند ایک ابجی میاں، دوم فیضو میاں، سوم جلال میاں، چہارم جلال میاں، پنجم ہانسو میاں، دو دختر ان بجا صاحبہ بی بی جفت جی جی میاں، دوم خوزادی بی بی جفت میاں سید موسیٰ، ابجی میاں شادی کے چار روز بعد فوت ہوگئے، جلال میاں وحیدر میاں نوکری مارے گئے ۔میاں سید شرف الدین ومیاں سید خدا بخش کو اولاد نہیں .تذکرہ۔میاں سید عیسیٰ بن میاں سید حیدر تربیت وصحبت پدرِ عالی قدر سے اور علاقہ میاں سید عنایت اللہ سے نیز حسین صاحب سے کیا مرقد پالنپور میں ۲۲/ ماہ ذی الحجہ اولاد گوری ماں بی بی بنت ابجی میاں سے تین فرزند ایک سید مدثرعرف منجلے میاں، دوم میاں سید معروف، سوم سید صاحب میاں اور زوجہء دوم بڑی بی بی سے ایک پسر سید گلاب ،ایک

مرادی بی بی زوجہ عطومیاں بن میاں بھائی .تذکرہ۔میاں سید مدثر بن میاں سید عیسیٰ اولا د چاند صاحبہ بنت دادا میاں سے دوفرزند ایک چھجی میاں ،دوم حیدر میاں اور انکے چچا سید معروف ہر دو آجے میاں کے ہاتھوں مارے گئے عرس پنجم ماہ شوال .تذکرہ۔سید صاحب میاں بن میاں سید عیسیٰ اولا د بی بی دادی بنت میاں سید موسیٰ سے فرزنداں و دختراں ہیں .

تذکرہ۔اباجی میاں بن میاں سید حیدر بن میاں سید شرف الدین ڈبھوئی میں بتاریخ دہم ماہ ذی الحجہ مدفون ہیں ،اولا د بی بی صاحبہ بنت ملک خدا بخش سے تین دختراں ایک مانجابی بی ،راجہ صاحبہ ،وسلطان صاحبہ .تذکرہ۔میاں سید جلال بن میاں سید شرف الدین ،اولا د چینتا جی بی بی بنت عطومیاں سے ایک دختر مانجابی بی صاحبہ جفت راجومیاں .تذکرہ۔میاں سید ابراہیم بن میاں سید شرف الدین تربیت میاں سید علی ساکن ہروڑ سے اولا د صاحبنی بی بی بنت میاں سید اللہ بخش مخدوم زادہ سے دوفرزند ایک میاں سید شرف الدین ،دوم عنومیاں .تذکرہ۔میاں سید مبارک بن میاں سید شرف الدین زوجہء اول بڑی بی بی بنت چھابوجی میاں فوت ہوگئیں زوجہء دوم مانجی صاحبہ بی بی بنت اجی میاں سے تین دختر ایک جمعیت بی بی زوجہء میاں سید جعفر بن میاں سید دلاور ،دوم دختر ۔۔۔زوجہء میاں سید شرف الدین ،سوم ۔۔اور ایک پسر ابا میاں .

تذکرہ۔میاں سید عنایت اللہ عرف عنومیاں بن بندگی میاں سید ابراہیم تربیت میاں سید مرتضیٰ سے اور صحبت خوب میاں صاحب سے ،عرس پنجم ماہ شوال مرقد پالنپور میں ،اولا د بی بی ہدن بنت میاں سید علی سے دوفرزند ،ایک چاند میاں ،دوم میاں سید سلام اللہ دودختر ،ایک سونابی بی زوجہء میاں سید حسین بن میاں سید اعظم ،دوم چنیتابی بی زوجہء میاں سید جلال بن میاں سید شرف الدین اور زوجہء دوم دیسوبی بی بنت میاں سید اعظم سے اولا د نہیں .تذکرہ۔چاند میاں بن عنومیاں .لاڈلی بی بی بنت میاں سید ہاشم سے ایک فرزند خوب میاں .تذکرہ۔خوب میاں بن چاند میاں .اولا د سونابی بی بنت میاں سید حیدر سے دوفرزند ایک چاند میاں ،دوم حیدر میاں .چاند میاں کو سید میراں کی دختر اور حیدر میاں کو سید موسیٰ کی دختر دیئے .تذکرہ۔میاں سید سلام اللہ عرف بھائی میاں بن عنومیاں صاحب .اولا د چھاباں بی بی بنت مچھومیاں نبیرۂ میاں

سید راجو شہید سے تین فرزند ،ایک میاں سید راجو، دوم میاں سید موسیٰ ،سوم سید جی میاں ،ایک دختر بی بی بڑی بوا زوجہء راجومیاں بن مچھومیاں .تذکرہ۔میاں سید راجو بن چھائی میاں اولا د مانجہ بی بی بنت میاں سید جلال سے ایک فرزند چھائی میاں اور زوجہء دوم امول بی بی بنت میاں سید اسمٰعیل سے دوفرزند ،ایک عنومیاں ،دوم مچھومیاں ،دودختر ایک دیسوبی بی زوجہء اچھامیاں بن بھائی میاں ،دوم چھاباں بی بی عرف مانجی بی بی زوجہء گلاب میاں بن عیسیٰ میاں .تذکرہ۔عنومیاں بن راجومیاں بن چھائی میاں .انکی زوجہ بوجی صاحبہ بنت ملک میراں صاحب .تذکرہ۔مچھومیاں بن میاں سید راجو .زوجہء ۔۔بنت سید بہادر .تذکرہ۔میاں سید موسیٰ بن چھائی میاں زوجہء دادی ماں بنت کھنومیاں .تذکرہ۔سید جی میاں بن چھائی میاں زوجہء چھاباں بی بی بنت چھجی میاں سے ایک دختر بی ہدن زوجہء اچھومیاں بن میراں صاحب میاں

تذکرہ۔ میاں سیدراجو شہید بن سید غیاث الدینؒ، تربیت وصحبت بندگی میاں سید اشرفؒ سے ۱۰۵۶ھ بتاریخ ۲۵/ ماہ ربیع الثانی روز یکشنبہ احمد آباد میں حضرت میرانؑ کے نام پر شہادت پائی. بی بی گوہر جی بنت میاں سید محمود بن بندگی میاں سید علی سے تین فرزند اول میاں سید محمود، دوم میاں سید نعمت اللہ، میاں سید رحمت اللہ تین دختراں ایک بی بی بو بو صاحبہ زوجہء میاں سید ولی بن میاں سید محمود بن میاں سید محمد دوم بی بی راجہ رقیہ زوجہء میاں سید مرتضیٰ سوم بوا تاج زوجہء میاں سید میرانؒ بن میاں سید اشرف .تذکرہ۔ میاں سید محمود عرف سید نجی میاںؒ بن میاں سید راجو شہیدؒ بوا صاحبہ بی بی بنت میاں سید میراں سے ایک فرزند منجلے میاں انکو ایک دختر بوا صاحبہ .تذکرہ۔ میاں سید نعمت اللہ عرف سید جی میاں صاحب بن میاں سید راجو شہیدؒ۔۔ بی بی کے شکم سے ایک فرزند میاں سید مصطفیٰ عرف مچھو میاں دو دختر بی بوا جی زوجہء منجلے میاں بن چھابو جی میاں .تذکرہ۔ میاں سید رحمت اللہ بن میاں سید راجو شہیدؒ اولاد بی بی راجہ راستی بنت میاں سید محمد بن میاں سید اسمٰعیل سے ایک فرزند میاں سید شمس الدین .تذکرہ۔ میاں سید شمس الدین بن میاں سید رحمت اللہ اولاد بی بی بوا فتح بنت میاں سید راجو سے ایک دختر بو بو صاحبہ زوجہء سیدن میاں بن شاہو میاں زوجہء دوم خانم صاحبہ بنت محمد صاحب بخاری سے دو فرزند ایک سید جی میاں دوم میانجی میاں، ایک دختر بڑنجی صاحبہ بی بی زوجہء انجی میاں بخاری .تذکرہ۔ سید صاحب میاں بن میاں سید شمس الدین مدفن چن پٹن میں، اولاد زوجہء اول مانجا صاحبہ بی بی بنت خوب میاں صاحب میاں کلاں سے اولاد نہیں، دوسری دختر بی بی صاحبہ بنت میاں موصوف کو دی گئی ان سے ایک فرزند خلو شاہ میاں، ایک دختر صاحبہ بی بی زوجہء خواجہ زادے میاں مخدوم زادہ .تذکرہ۔ خلو شاہ میاں بن سید صاحب میاں تربیت میاں سید حیدر سے مدفن چن پٹن اولاد ہدو صاحبہ بی بی بنت خوب صاحب میاں سے تین دختراں ایک مامابی بی زوجہء اشرف میاں سید میاں سید حیدر دوم ماں صاحبہ بی بی زوجہء ننھے میراں صاحب میاں، سوم بوجی صاحبہ بی بی زوجہء میراں صاحب۔۔ سازندہ والا، چہارم فتح بی بی زوجہء سید صاحب میاں یعنی بھانجا، پنجم بی بی صاحبہ بی بی زوجہء ننھے میراں صاحب میاں پہلی زوجہ کی رحلت کے بعد

شادی کئے .تذکرہ میانجی صاحب میاں بن شمش میاں فتح صاحبہ بی بی بنت بڑے میاں سے تین فرزند، ایک سید جی میاں، دوم سیدن میاں، سوم میرانجی میاں اور سید جی میاں کو اچھی بی بی بنت خوب صاحب میاں سے ایک دختر جیو بی بی زوجہء مصطفیٰ میاں بخاری وسیدن میاں کو دختر مچھو میاں دئے اور میرانجی میاں کو خلو شاہ میاں کی دختر۔

مضمون سوم۔ درذکرِ حضرت بندگی میاں سید علی و بندگی میاں سید عثمان بن حضرت خاتم المرشدؓ .تذکرہ۔ حضرت بندگیمیاں سید علیؒ پیدائش کھانبیل میں حضرت شہاب الحقؒ کے دور میں چار یا پانچ سال کی عمر میں تربیت وصحبت پدرِ عالی قدر سے ۳۳/ سال کی عمر تک اور بعد رحلت حضرت خاتم المرشدؓ ہر تینوں بھائیاں دائرہ کے ساتھ سیروہی سے ہجرت کر کے موضع بڈہاسن میں رہے، میاں سید علیؒ وہاں سے ہجرت کر کے موضع نگرہ میں دائرہ باندھے .وہاں سے ہجرت

کر کے دکن آ کر اکل کوٹ میں دائرہ باندھے اور وہاں سے ہجرت کر کے مدک پلی میں دائرہ باندھ کر رہے اسی جگہ بتاریخ ۴/ ماہ رجب ۱۰۰۶ھ وصال حق ہو گئے عمر شریف ۶۳/ برس کی تھی .اولاد دولا بی بی بنت میاں تاجو جی سے تین فرزند ایک میاں سید عطن ، دوم میاں سید محمود، سوم میاں سید خوندمیر عرف بڑے میاں، ایک دختر چتا جی بی بی جفت میاں سید حسن بن بندگی میاں سید نجیؒ .زوجہء دوم بی بی رتن کے شکم سے ایک فرزند میاں سید جعفر اور ایک دختر بی بی جی زوجہء میاں سید اسمٰعیل مخدوم زادہ.شوہر کے انتقال کے بعد میاں سید ولی بن میاں سید یوسف سے نکاح کئے اور نارنگی بائی کے شکم سے تین فرزند ایک سید خان دوم سید عبداللہ سوم سید عبدالمنان .دو دختر ایک بوابڈھن زوجہء سید خانجی بن میاں سید موسیٰ مخدوم زادہ ،دوم راجہ فیروز زوجہء میاں سید احمد بن میاں سید خانجی .تذکرہ۔میاں سید عطااللہ عرف میاں سید عطن بن بندگی میاں سید علی تربیت وصحبت والدِ ذی قدر سے مدک پلی میں ۳/ ماہ ربیع الثانی مدفن والد سے مغرب کی سمت پانچویں قبر آپ کی ہے .اولاد بی بی مانجی بنت میاں تاج محمد بن بی بی ہدن جی صاحبہؒ سے تین فرزند ایک میاں سید علی، دوم میاں سید یعقوب، سوم ۔۔ دو دختر ایک بوجی صاحبہ بی بی، دوم دولا جی زوجہء میاں سید داؤد بن میاں سید اشرف بن میاں سید میراں .تذکرہ۔ میاں سید علی بن میاں سید عطن تربیت وصحبت اپنے والد سے بتاریخ ۲۲/ ذی الحجہ مدک پلی میں مدفن .اولاد ۔۔ بی بی بنت ۔۔ سے دو فرزند، ایک میاں سید عطن ، دوم میاں سید حسین ، دو دختر ایک بوبو صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید سلطان بن سید عبداللطیف بخاری، دوم خوزادی بی بی زوجہء سید جلال بن میاں سید اللہ بخش اور ایک زوجہء خدمت سے ایک فرزند سید عبد اللہ .تذکرہ۔ میاں سید عطن بن میاں سید علی بن سید عطن اولاد بی بی آجے صاحبہ بنت میاں سید داؤد سے ایک پسر ۔۔ اور دو دختر ایک مانجا صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید قاسم بن میاں سید یوسف بن میاں سید میراںؒ دوم بی بی ۔۔ زوجہء منجلے میاں بن میاں سید حسین .تذکرہ۔ میاں سید عبداللہ بن میاں سید علی بن میاں سید عطن ۔۔ بی بی بنت ۔۔ سے تین پسر ایک میاں سید شریف، دوم میاں سید مبارک سوم میاں سید عطن .تذکرہ۔ میاں سید عطن عرف خواجہ زادے میاں بن سید عبداللہ ساکن بنور، بنور ہی میں مدفن بتاریخ ۱۶/ ماہ ربیع الاول .اولاد آجے صاحبہ بی بی بنت سید جی میاں چار فرزند ایک سید جی میاں دوم شاہصاحب میاں سوم چھابو جی میاں چہارم خانجی میاں .تذکرہ۔ سید جی میاں بن خواجہ زادے میا ں ساکن بنور، تربیت وصحبت اپنے والد سے نیز علاقہ میاں سید علیؒ سے اور میاں سید قاسم و میاں سید یعقوب عرف روشن میاں صاحب سے . مدفن بنور بتاریخ ۲۴/ ماہ رجب .اولاد بڑی زوجہ بی بی صاحبہ بنت بڑے میاں ملک زادہ سے چار پسر ایک خواجہ زادے میاں، دوم خانجی میاں سوم چھابو جی میاں چہارم ننھے میاں، چھے دختراں ایک خوزادی بی بی زوجہء اجی میاں، دوم ماں صاحبہ بی بی زوجہء میاں صاحب میاں، سوم چندا بی بی زوجہء خوب صاحب میاں بن حسّے میاں، چہارم آجا بی بی خوب صاحب میاں دونی والا اور اچھا بی بی صاحبہ زوجہء طیب جی میاں اور زوجہء دوم عجب صاحبہ بنت اچھا میاں سے تین دختراں ایک ۔۔ زوجہء کریم میاں دوم منا بی بی زوجہء صاحب جی میاں، سوم ۔۔ .تذکرہ۔ شاہصاحب میاں بن خواجہ

زادے میاں تربیت میاں سیدعلی سے علاقہ بڑے میاں صاحب سے مدفن بنور ۲۵/ماہ شعبان .اولاد بڑی بی بی بنت طیب جی میاں سے ایک فرزند طیب جی میاں اور ایک دختر بجابی بی جفت خواجہ زادے میاں .تذکرہ ۔طیب جی میاں بن شاہ صاحب میاں تربیت بڑے میاں سے فقیری میاں سیدعلی سے .اولاد اچھامابی بی بنت سید جی میاں سے ایک دختر قاسو بی بی زوجہء میاں صاحب میاں ، زوجہء دوم ماں صاحبہ بی بی سے ایک دختر آجے صاحبہ بی بی ۔۔، زوجہء سوم سلطان ماں سے دو پسراں ایک فتح میاں دوم یوسف میاں .تذکرہ ۔ چھابوجی میاں بن خواجہ زادے میاں مدفن بنور بتاریخ ۱۴/ماہ رمضان .اولاد بی صاحبہ بی بی بنت میاں صاحب سے ایک پسر میاں صاحب اور ایک دختر بڑی بی بی زوجہء سیدو میاں . تذکرہ ۔میاں صاحب بن چھابوجی میاں تربیت چھابوجی میاں سے مدفن ہروڑ .اولاد قاسو بی بنت طیب جی میاں سے دو پسر ایک چھابوجی میاں ، دوم منور میاں اور ایک دختر اچھابی بی .تذکرہ ۔خانجی میاں بن سید جی میاں بن خواجہ زادے میاں تربیت بڑے میاں بن میاں سیدعلی سے اور اولاد بانو بی بی بنت خوب صاحب میاں سے تین پسر ایک علی میاں ، دوم روشن میاں ، سوم سید جی میاں اور ایک دختر ۔۔زوجہء دوم سے تین دختراں .تذکرہ ۔علی میاں بن خانجی میاں تربیت ننھے میاں سے مدفن بنور اولاد حدو بی بی بنت خوب میاں سے اے دختر حافظہ بی بی ن تذکرہ ۔ چھابوجی میاں بن سید جی میاں بن خواجہ زادے میاں تربیت خوب صاحب سے اولاد بڑی بی بی بنت خواجہ زادے میاں سے ایک پسر پیر صاحب میاں اور چار دختراں .تذکرہ ۔ ننھے میاں بن سید جی میاں بن خواجہ زادے میاں سے ایک دختر آجے صاحبہ بی بی زوجہء میراں صاحب میاں ن تذکرہ ۔میاں سید حسین عرف سیدن میاں صاحب عالم بن میاں سیدعلی بن میاں سید عطن دائرہ ٹوٹہ گوڑہ حیدرآباد میں متصل بشیر پورہ ، تربیت وصحبت پدرِ عالی قدر سے بعد میں میاں سید میرانجی سے علاقہ کیا .شرح سراج الابصار وشرح عقیدہ وموضحۃ المراتب وتذکرۃ الصالحین .آنحضرت کی تصانیف ہیں .اولاد ۔۔بی بی بنت میاں سید

جلال سے دو دختر ایک خواجہ زادی بی بی زوجہء سید احمد بن خوب صاحب میاں ساکن ارکاٹ ، دوم ماں صاحبہ بی بی زوجہء سید نعمت اللہ خلیفہء سیدو میاں صاحب اور زوجہء دوم مانجی صاحبہ بی بی بنت خوب صاحب میاں بن میاں درویش محمد از اولاد میاں عزیز محمد سے ایک فرزند میاں سیدعلی .تذکرہ ۔میاں سید جلال عرف مٹھے میاں بن میاں سید حسین تربیت وصحبت سیدو میاں صاحب سے اور سیدو میاں صاحب نے انکا علاقہ جی جی میاں صاحب سے کرایا . بتاریخ ۱۴/ماہ ربیع الثانی ترچناپلی میں انتقال فرمایا .انکی اولاد آجے صاحبہ بی بی بنت میاں سید طاہر ساکن پالنپور سے ایک دختر ہوئی .تذکرہ ۔ میاں سیدعلی بن میاں سید حسین تربیت میاں سید میرانجی سے اور صحبت بڑے بھائی میاں سید جلال سے نیز میاں ملک پیر محمد ، میاں سید برہان الدین اور گجرات میں میاں سید یحیٰی اور میاں سید زین العابدین اور سیدن میاں صاحب اور خوب میا ں صاحب یعنی فرزند بڑے شاہ میاں صاحب حافظِ آیات واحادیث بیشمار تھے بتاریخ ۸/ماہ ذی قعدہ مدفن ہروڑ میں .

اولا د صاحبنی صاحبہ بی بی بنت شاہ صاحب میاں نبیرۂ مہدی موعودؑ سے ایک فرزند میاں سید جلال عرف مٹھے میاں دو دختراں ایک چاند صاحبہ بی بی زوجہ ٔ عیسیٰ میاں بن میاں سید منجو، دوم اچھی بی بی زوجہ ٔ خواجہ زادے میاں بن میانجی صاحب میاں اور زوجہ ٔ دوم راجہ صاحبہ بی بی بنت خواجہ زادے میاں نبیرۂ شہاب الحق سے دو فرزن ایک میاں سید حسین دوم میاں سید ابراہیم اور زوجہ ٔ سوم بوبو صاحبہ بنت شاہصاحب میاں مخدوم زادہ سے اولا دنہیں اور چوتھی زوجہ چاند صاحبہ بنت شریف خان بہلمی ایک فرزند سید خدا بخش اور ایک باندی کستوری بائی سے اے دختر ماما صاحبہ زوجہ ٔ سید حمید، اور دیگر باندیاں خوباں، نورنگ اور چنپا سے اولا دنہیں .تذکرہ۔ مٹھے میاں بن میاں سید علی ساکن ہروڑ، تربیت وصحبت والد سے نیز میاں سید قاسم سے علاقہ تھا زوجہ ٔ اوّل بی بی صاحبہ بی بی بنت خواجہ زادے میاں سے تین فرزند ایک شاہصاحب میا ں دوم خواجہ زادے میاں سوم اچھا میاں اور تین دختراں، ایک بڑی بی بی زوجہ ٔ حیدر میاں بن میاں سید عالم، دوم دختر صاحبنی بی بی صاحبہ زوجہ ٔ نواب عیسیٰ میاں، سوم آجے صاحبہ بی بی زوجہ ٔ باچھا میاں نبیرۂ حضرت روشن منور صاحبؒ، اور زوجہ ٔ دوم بڑن جی صاحبہ بی بی بنت میانجی صاحب میاں کریلہ لقب سے ایک فرزند میاں سید یحییٰ اور زوجہ ٔ سوم بوبو صاحبہ بنت میاں نجی صاحب میاں ۔۔اولا دنہیں .تذکرہ خواجہ زادے میاں بن مٹھے میاں بن میاں سید علی امنی صاحبہ بی بی سید و میاں کے شکم سے ایک فرزند مٹھے میاں پونے میں شہید ہو گئے .تذکرہ۔ میاں سید یحییٰ عرف خوب صاحب میاں بن مٹھے میاں بن میاں سید علی .تربیت روشن میاں صاحب سے اور صحبت نوری شاہ میاں سے بعد میں چھابو جی میاں سے کیا .وفات ۲۵ / ماہ ذی قعدہ کرگاول میں مدفن .اولا د اچھا بی بی بنت میانجی صاحب میاں نبیرۂ میاں سید یحییٰ سے ایک فرزند بڑے میاں اور دو دختر ایک چھانا بی بی زوجہ ٔ میاں سید علی، دوم خوزادی بی بی زوجہ ٔ بڑے میراں صاحب میاں .تذکرہ۔ میاں سید جلال عرف بڑے میاں بن میاں سید یحییٰ ایک معجزہ نظمِ ہندی حضرت بندگی میاںؒ بخط جلی آنحضرت کی تصنیف

ہے .اولا د بی بی صاحبہ بنت خوب صاحب میاں دانتری ایک فرزند خوب صاحب میاں اور ایک دختر ۔۔ .تذکرہ۔ میاں سید حسین عرف سیدن میاں بن میاں سید علی تربیت وصحبت والد سے .اسکے بعد میاں سید قاسم سے بیعت کی عرس ہشتم ماہ محرم مدفن ۔۔ ۔۔ بی بی بنت اللہ بخش میاں سے ایک فرزند روشن میاں مجذوب اور ایک دختر اچھی بی بی اور ایک لونڈی سے کریم میاں .تذکرہ۔ کریم میاں بن سیدن میاں تربیت وصحبت اپنے چچا بڑے میاں صاحب سے بعد میں سیدن میاں سے پھر بعد میں سید نجی میاں، نوری شاہمیاں اور میاں سید علی عرف بڑے میاں اور میرانجی میاں اور چھابو جی میاں اور خوب صاحب میاں سے علاقہ کیا .اولا د بی بی کریم شاہ بنت بڑے صاحب میاں سے دو فرزند ایک سیدن میاں دوم بڑے میاں اور زوجہ ٔ دوم میراں صاحب میاں سے ایک دختر ۔۔ زوجہ ٔ ۔۔ .تذکرہ۔ سیدن میاں بن کریم میاں تربیت پیر محمد میاں سے علاقہ اپنے والد سے مدفن چن پٹن .اولا د حبیب صاحبہ بنت پیارے محمد میاں سے دو دختر اور دو فرزند ایک

بڈھن میاں دوم بڑے میاں ایک دختر آجابی بی زوجہء بڈھن صاحب .دوم برہان بی بی زوجہء۔۔تذکرہ۔بڑے میاں بن کریم میاں ذی شعور تربیت میاں سید علی بعد میں علاقہ اپنے والد سے مدفن کرگاول ۔۔۔ماہ۔۔اولاد۔۔۔الیاس خان سے ایک فرزند جلال میاں .تذکرہ۔میاں سید ابراہیم عرف بڑے میاں صاحب بن میاں سید علی اپنے زمانہ کے یگانہ تھے .عرس ہشتم ماہ جمادی الثانی کرگاول میں مدفن ہیں .اولاد بی بی صاحبہ بنت میاں سید زین العابدین بن شریف صاحب میاں شہید سرہ سے ایک دختر ماں صاحبہ بی بی زوجہء یعقوب شاہ میاں اور زوجہء دوم آجابی بی بنت منجھلے میا ں ساکن ترچناپلی سے ایک فرزند میاں سید علی اور چھے دختراں ایک دختر خوزادی بی بی زوجہءخوب صاحب میاں کالے ڈیرہ والے،دوم چھانا بی بی زوجہءروشن میاں شہید چنچلگوڑہ،سوم بی صاحبہ بی بی زوجہءسید نجی میاں بن غازی منجھلے میاں ،چہارم راجے صاحبہ بی بی زوجہءچھجو میاں صاحب برادر باپو میاں صاحب شہید پونہ،پنجم چندہ بی بی صاحبہ زوجہءمٹھے میا ں صاحب شہید پونہ،ششم لالہ بی بی زوجہءعلی میاں بن حیدو میاں اور زوجہءسوم ماں ماصاحبہ سے ایک فرزند حیدو میاں جوانی میں وفات پاگئے اور دو دختر ایک بوابی بی زوجہءمیاں صاحب میاں شہید،دوم مانجابی بی زوجہءعلی میاں بن سید جی میاں صاحب اور زنِ چہارم سے چار دختراں ایک کریم شاہ بی بی زوجہءکریم میاں،دوم حیدو صاحبہ زوجہءعمر صاحب میاں ،سوم ماں صاحبہ زوجہءاحمد میاں،چہارم زوراں صاحبہ زوجہءشریف میاں .تذکرہ۔میاں سید علی بن میاں سید ابراہیم عرف بڑے میاں تربیت پدرِعالی قدر سے اور صحبت چھابو جی میاں سے .تاویل ناجائز ہونے پر ایک تصنیف ذوالفقار علی آپ کی ہی ہے .اور مہدیؑ کے نام پر حیدرآباد کی شہادت میں غازی ہوئے .بتاریخ ۲۴/ ماہ ذی قعدہ مدفن کرگاول .اولاد ماں صاحبہ بی بی بنت قاسم صاحب میاں نیا دائرہ تین فرزند ایک میاں سید ابراہیم،دوم باچھا میاں،سوم قاسم صاحب میاں اور دو دختراں ایک روقیہ بی بی زوجہءمنجھلے میاں دوم خوزادی بی بی زوجہءسیدن میاں اور دوسری زوجہء چھانا بی بی بنت میا ں سید یحییٰ عرف خوب صاحب میاں دو فرزند ایک سیدن میاں،دوم سید نجی میاں .تذکرہ۔میاں سید ابراہیم عرف بڑے میاں بن میاں سید علی تربیت اپنے والد سے اور علاقہ کریم میاں سے .اولاد۔۔بنت۔۔.تذکرہ۔میاں سید یعقوب بن میاں سید عطن بن بندگی میاں سید علی پالنپور میں فیروز دیوان کے گھر میں مغنیہ سے شادی کئے اسکی دختر سے کہ اسکا نام چاند بوا تھا بہت سازروز یور میاں سید یعقوب کو دیئے .ان سے ایک پسر میاں سید جعفر اور دو دختراں ایک بی بی۔۔زوجہء میاں سید معروف بن میاں سید خوند سعید،دوم بی بی صاحبہ زوجہءمیاں سید برہان بن میاں سید علی بن میاں سید ہاشم. تذکرہ۔میاں سید جعفر ''خدا آگاہ کہتے ہیں''بن میاں سید یعقوب بن میاں سید عطن سولہ سال کی عمر میں دکن میں شادی کر کے میاں سید میراں غازیؒ ومیاں سید اشرف غازیؒ کے خلفاء میں سے ہوگئے .انکے چار فرزند ایک سیدنمیاں،دوم چھابو جی میاں دونوں کو اولاد نہیں .سوم میاں سید یعقوب،چہارم خواجہ زادے میاں اور ایک دختر بوبو صاحبہ بی بی زوجہء میراں صاحب میاں بن میاں سید محمد غازی .تذکرہ۔میاں سید یعقوب عرف میانجی صاحب میاں بن میاں سید جعفر بن

میاں سید یعقوب صحبت میاں سید اشرف غازیؒ سے .اولاد دیوان صاحبہ بی بی بنت خانجی میاں فاروقی سے دو پسر ایک سیدنمیاں دوم شاہد صاحب میاں ایک دختر راجہ صاحبہ بی بی زوجہء ملک اسمٰعیل .تذکرہ ۔سیدنمیاں ملقب بچھو میاں بن میاں سید یعقوب تربیت میاں سید اشرف غازیؒ سے علاقہ میاں سید اللہ بخش غازیؒ سے اولاد زوجہء اول لاڈے صاحبہ بی بی بنت منجھلے میاں سے ایک پسر بڑے میاں ایک دختر بڑی بی بی زوجہء صاحب میاں اور دوسری زوجہء ماں صاحبہ بی بی بنت سلطان خان یعنی ہمشیرہ لاڈلی صاحبہ سلطان خانی سے ایک فرزند میاں صاحب میاں اور ایک دختر بوا بی بی زوجہء چھابو جی میاں صاحب اور زوجہء سوم بڑی بی بی کو اولاد نہیں .تذکرہ ۔میاں سید جعفر عرف بڑے میاں بن سیدن میاں صاحب بچھو تربیت میاں سید اشرف غازیؒ سے راستے میں مارے گئے .اولاد لالہ بی بی بنت میانجی صاحب میاں سے ایک پسر چھابو جی میاں .تذکرہ ۔میاں سید راجو عرف چھابو جی میاں بن بڑے میاں بن سیدنمیاں بچھو .تربیت میاں سید اللہ بخش غازیؒ سے اور علاقہ چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے بتاریخ ۹/ ماہ جمادی الاول گنگاوتی میں مدفن ہیں . اولاد بوابی بی بنت باوا صاحب میاں سے چار فرزند بڑے میاں، باوا صاحب میاں و لالہ میاں اور سیدنمیاں اور ایک دختر مانجی صاحبہ بی بی زوجہء بڑے میاں بن راجے میاں .تذکرہ ۔بڑے میاں بن میاں سید راجو عرف چھابو جی میاں تربیت چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے .اولاد پاچھابی بی بنت سید جی میاں سے ایک فرزند چھابو جی میاں اور ایک دختر خوزادی بی بی اور باوا صاحب میاں کو زوجہء بوا صاحبہ بی بی سے ایک دختر مٹھے میاں نبیرۂ شہاب الحق کو دئے .اور سیدنمیاں کی دختر معروف میاں کو دئے .لالہ میاں بغیر شادی رحلت کئے .تذکرہ ۔میاں سید عطن عرف خواجہ زادے میاں بن میا ں سید جعفر خدا آگاہ کو ایک فرزند شاہ صاحب میاں سبز دستار (ہری پگڑی) سے مشہور تربیت میاں سید اشرف غازیؒ اور

صحبت میاں سید اللہ بخش غازیؒ سے اور جلال شاہ میاں سے بھی صحبت رہی اور بڑے میاں صاحب سے علاقہ کئے .اولاد زوجہء اول آجے صاحبہ بنت میاں سید تاج محمد (اولادِ خاتم المرشد) سے دو فرزند ایک خوب میاں دوم سید جی میاں اور زوجہء دوم آجابی بی بنت تاجن میاں سے دو پسر ایک منجھلے میاں دوم میانجی صاحب میاں اور ایک دختر ۔۔زوجہء روشن میاں ساکن پالگھاٹ .تذکرہ ۔منجھلے میاں بن شاہ صاحب میاں سبز دستار تربیت جلال شاہ میاں غازی سے ایک کے دو تین فرزند حاضر ہیں .تذکرہ ۔میانجی صاحب میاں بن شاہ صاحب میاں مذکور تربیت وصحبت اول والد ماجد سے بعد بڑے میاں صاحب سے اولاد انکی بوبو صاحبہ بنت احمد و میاں سے فرزنداں و دختراں ہوئے .تذکرہ ۔میاں سید محمود عرف سیدنمیاں صاحب بندگی میاں سید علی بن خاتم المرشدؒ ،تربیت وصحبت پدرِ عالی قدر سے بتاریخ ۲۳/ ماہ صفر مدفن مدک پلی. اولاد بوبنابی بی بنت بندگی میاں سید میراں بن خاتم المرشدؒ سے ایک فرزند میاں سید میراں اور دو دختراں ایک گوہر جی بی بی میاں سید راجو شہید کی زوجہ، دوم مانجی زوجہء میاں سید سعید، دوسری زوجہ بی بی راجہ دولت بنت میاں سید مرتضیٰ بن

میاں سید یوسف سے ایک فرزند میاں سید جلال اور ایک دختر بوا صاحبہ زوجہء میاں سید عثمان بن بندگی میاں سید نور محمد.
تذکرہ۔ میاں سید میراں بن میاں سید محمود بن بندگی میاں سید علی تربیت وصحبت پدرِ عالی قدر سے نیز علاقہ میاں سید نجم
الدین سے .اولاد ۔۔ بی بی بندگی میاں شاہ برہان سے دو فرزند ایک میاں سید مبارک دوم میاں سید جلال اور ایک دختر
بوجی صاحبہ بی بی زوجہء چھابوجی میاں بن میراں صاحب میاں صاحب ساکن مہندرگی .تذکرہ۔ میاں سید مبارک عرف
بابا صاحب میاں بن میاں سید میراں بن میاں سید محمود ،تربیت وصحبت پدرِ عالی قدر سے ،اولاد آغا صاحبہ بی بی بنت
میراں صاحب میاں سے ایک فرزند سید نمیاں ،دوم خوبن میاں تذکرہ۔ میاں سید برہان الدین عرف شاہصاحب میاں
بن میاں سید مبارک بن میاں سید میراں مقیم نوانہ .اولاد اچھی بی بی بنت میاں سید راجو ایک پسر سید حسین صاحب اور ایک
دختر .تذکرہ۔ سید حسین بن میاں سید برہان الدین بن میاں سید مبارک ،تربیت وخلیفہ میاں سید فضل اللہ بلیکھن میں
مدفن ۲۲/رجب .اولاد بی بی صاحبہ بنت مٹھے میاں بن فیضو میاں سے ایک فرزند میاں سید خوندسعید اور ایک دختر بوجی
صاحبہ زوجہء چھابوجی میاں نبیرۂ عالم جی میاں .تذکرہ۔ میاں سید خوندسعید عرف سید جی میاں بن سید حسین صاحب بن
میاں سید برہان الدین جوانی میں فوت ہوگئے .تذکرہ۔ سیدن میاں بن میاں سید مبارک بن میاں سید میراں سکونت کالا
ڈیرہ میں .۔۔ بی بی بنت چھابوجی میاں سے دو فرزند ایک میاں سید خدابخش ،دوم عیسیٰ میاں اور دو دختر ایک اچھی بی بی
صاحبہ زوجہء چھابوجی میاں دوم منان جی صاحبہ زوجہء ۔۔ .تذکرہ۔ میاں سید خدابخش بن سید نمیاں بن میاں سید مبارک
۔۔ بی بی بنت سیدا میاں نوادائرہ سے دو فرزند ایک حسین صاحب دوم باوا صاحب .تذکرہ۔ حسین صاحب بن میاں سید
خدابخش بن سیدن میاں .اولاد ہدنجی صاحبہ بی بی بنت میانجی صاحب میاں یعنی بنت سیدا میاں سے ایک فرزند بڑے

میراں اور بڑے میراں کو دو فرزند ایک دختر .تذکرہ۔ خوبن میاں بن میاں سید مبارک بن میاں سید میراں .اولاد بجابی
صاحبہ بی بی بنت میاں سید اسحاق سے دو دختر ایک بی بی صاحبہ زوجہء بابا صاحب بن میاں سید خدابخش ،دوم مکا صاحبہ
زوجہء سینا میاں بن میانجی صاحب میاں .تذکرہ۔ میاں سید جلال عرف مٹھے میاں بن میاں سید میراں بن میاں سید محمود.
اولاد بڑی بو بنت میاں سید حسین سے تین پسراں ایک ابجی میاں ،دوم میانجی صاحب ،سوم سید علی .تذکرہ۔ ابجی میاں بن
میاں سید جلال بن میاں سید میراں تربیت وصحبت میاں سید مبارک سے پھر علاقہ شیخ اسمٰعیل خلیفہء چھابوجی صاحب سے
،سکونت ہسترہ میں رحلت بھی وہیں ہوئی .اولاد آغا صاحبہ بنت میاں سید اسحاق جی سے چار پسراں ایک بڑے میراں
صاحب میاں ،دوم حسین میراں ،سوم یعقوب میراں ،چہارم بابا صاحب اور دو دختر ایک بی بی صاحبہ زوجہء میراں صاحب
ساکن بچپڑی ،دوم چاند صاحبہ زوجہء سید نجی صاحب بن میانجی صاحب .تذکرہ۔ بڑے میراں بن ابجی میاں بن میاں سید
جلال باپ کی مسند پر رہے .اولاد زوجہء ۔۔ بی بی بنت ۔۔ سے دو پسر ایک مٹھے میاں ،دوم شاہصاحب میاں .تذکرہ۔

حسین میراں بن ابجی میاں بن میاں سید جلال .اولاد بی بی ۔۔ بنت قاسم صاحب سے ایک پسر سید صاحب جوانی میں سینا میاں کی بہن سے شادی کر کے تنجاور میں فوت ہوگئے ، دوم منجھلے میاں حاجی .تذکرہ ۔منجھلے میاں حاجی بن حسین میراں بن ابجی میاں .اولاد ۔۔بی بی بنت ۔۔ سے تین فرزند ایک سید صاحب میاں ، دوم قاسم صاحب میاں اور تین دختر اں ایک آغا صاحبہ بی بی زوجہء ۔۔، دوم بڑی بی بی زوجہء باچھا میاں ، سوم خوازادی بی بی زوجہء ۔۔ .تذکرہ ۔قاسم صاحب میاں بن منجھلے میاں حاجی اولاد بائی بی بی بنت مٹھے میاں ساکن ہسترہ سے دو فرزند ایک باوا صاحب میاں ، دوم روشن میاں ، ایک دختر ماں صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید علی عالم وغازی اور ایک باندی چنبیلی بائی سے ایک فرزند میاں سید یوسف ایک دختر لالہ بی بی زوجہء بڑے میاں .تذکرہ ۔باوا صاحب میاں بن قاسم صاحب میاں بن منجھلے میاں حاجی .اولاد ۔۔ بی بی بنت میرانجی میاں ساکن حسین ساگر سے دو فرزند ایک ۔۔، دوم ۔۔ .تذکرہ ۔روشن میاں بن قاسم صاحب میاں .اولاد ۔۔ بی بی بنت اشرف میاں سے ایک دختر ۔۔ .تذکرہ ۔یعقوب میراں بن ابجی میاں بن میاں سید جلال سے لڑکے ہیں تذکرہ ۔میانجی صاحب میاں بن میاں سید جلال بن میاں سید میراں اولاد زوجہء اول ۔۔ بنت سیدا میاں سے ایک پسر سید اشرف زوجہء دوم بوبو صاحبہ بی بی بنت سیدا میاں سے چار پسراں ایک سید سعد اللہ دوم میراں صاحب ، سوم سید یٰسین عرف سینا میاں ، چہارم سید عالم اور دو دختراں ایک ہدنجی صاحبہ زوجہء حسین صاحب ، دوم بی بی صاحبہ زوجہء سید صاحب بن حسین میراں .تذکرہ ۔میاں سید اشرف عرف خواجہ زادے میاں بن میانجی میاں صاحب بن میاں سید جلال تربیت و صحبت سیدن میاں سے ، مدفن کرنول بتاریخ ۲۷ / ماہ رمضان شب میں دوگانہء شب قدر سے پہلے رحلت ہوئی .اولاد صاحبنی بی بی بنت باوا صاحب میاں بن میاں سید نور محمد ساکن ارکاٹ سے دو فرزند ایک چھابوجی میاں ، دوم حسین

صاحب میاں .تذکرہ ۔ چھابوجی میاں بن خوزادے صاحب میاں ، تربیت وصحبت اپنے والد سے انکے دو پسر ایک سیدا میاں ، دوم نجم الدین مجرد طبیعت کی وجہ انکی شادی نہیں ہوئی .تذکرہ ۔سیدا میاں بن چھابوجی میاں بن خوزادے صاحب میاں .اولاد بوجابی بی بنت کریم صاحب میاں سے دو دختر ، ایک ۔۔ بی بی زوجہء مصطفیٰ میاں بن ابجی میاں ، دوم ۔۔ بی بی زوجہء علی میاں بن جلال شاہ میاں اور دوسری زوجہ سے جو خادموں میں سے اشراف ہے ایک فرزند ۔۔ .تذکرہ ۔حسین صاحب بن خواجہ زادے صاحب بڑی بی بی بنت سیدنجی صاحب سے شادی ہوئی نوشہانی میں ہی فوت ہوگئے .تذکرہ ۔ میاں سید سعد اللہ عرف سیدنجی صاحب بن میانجی صاحب میاں بن میاں سید جلال ، تربیت وصحبت سیدا میاں سے رکھتے تھے .مدفن حسین ساگر میں یہ تاریخ ملک چھجی کی ہے .

روز پنجشنبہ وعشرین بذی حجہ رسید ۔سعد اللہ ازین دار فنا رخت کشید

عقل از غایت لطفش سنہ رحلت در جت ۔شد تاریخ وصل در جنت فی الجنۃ دید .

اولاد بوبوصاحبہ بی بی بنت خواجہ زادے میاں بن میاں سید نور محمد ساکن ارکاٹ سے چند پسر ہوئے .ایک میاں صاحب میا
ں صاحب عرف رسول یار جنگ اور تین دختراں ایک بڑی بی بی زوجہء روشن میاں بن موسیٰ میاں صاحب ، دوم خواجہ
زادی بی بی زوجہء جلال شاہ میاں بن موسیٰ میاں صاحب ،سوم دختر ۔۔بی بی زوجہء ابجی میاں بن میراں صاحب میاں.
تذکرہ ۔میراں صاحب میاں بن میانجی صاحب میاں بن میاں سید جلال نوادائرہ میں تھے .وہی رحلت کی ،امرسر میں
سیدامیاں کے روضہ میں مدفن ہیں .اولاد ۔۔بی بی بنت ۔۔سے دو پسراں ایک روشن میاں ،دوم ابجی میاں .تذکرہ ۔
روشن میاں بن میراں صاحب میاں بن میانجی صاحب وطن سے ہجرت کرکے ہمناباد میں دائرہ باندھ کرر ہےاور حسین
ساگر میں فوت ہوئے مہنہ ۔۔اولاد ۔۔بی بی بنت ۔۔سے ایک فرزند نور صاحب میاں اور انکی اولاد ۔۔بی بی بنت ۔۔
سے ایک فرزند .تذکرہ ابجی میاں بن میراں صاحب میاں بن میانجی صاحب زوجہء اول ۔۔بی بی بنت ۔۔سے دو فرزند
ایک میٹھے میاں ،دوم مصطفیٰ میاں .تذکرہ ۔میاں سید یٰسین عرف سینا میاں بن میانجی صاحب بن میٹھے میاں .اولاد مکا
صاحبہ بی بی بنت خوبن میاں سے دوفرزند ایک میاں سید میانجی صاحب ،دوم ۔۔دولت آباد میں کنویں میں گر کرفوت
ہوگئے .ایک دختر چھابوجی میاں کو دئے .تذکرہ ۔میاں سید عالم بن میانجی صاحب بن میٹھے میاں انکی زوجہ ۔۔بنت
سیدنمیاں بن میاں سید یعقوب متوکلی ہیں .تذکرہ ۔میاں سید خوندمیر بن بندگی میاں سید علی بن سید نجی حاتم المرشدؓ،تربیت
وصحبت پدرِعالی قدر سے ،مدک پلی میں والد کے پہلو میں مشرق کی جانب مدفن ہیں .اولاد زوجہء اول ۔۔بی بی بہادر خان
فاروقی سے کوئی اولاد نہیں ،زوجہء دوم بوامۃ العزیز بنت میاں سید میراں سے ایک لڑکی ہوئی .اور وہ خود فوت ہوگئیں
،زوجہء سوم بی بی بوا تاج بنت میاں سید نور محمد سے دو پسر ایک میاں سید یٰسین ،دوم میاں سید حسین اور دو دختراں ایک

آجے صاحبہ بی بی زوجہء میاں عبدالمجید بن میاں عبداللطیف نوری ،دوم ۔۔بی بی ۔۔.تذکرہ میاں سید یٰسین عرف اچھا
میاں بن میاں سید خوندمیر بن میاں سید علی ،صحبت والدِ بزرگوار سے دائرہ اور دفن گاہ حیدرآباد میں بشیر پورہ میں ہے .۲۳
ماہ ربیع الاول میں وفات .اولاد بوا صاحبہ بی بی بنت میاں سید نصرت سے تین پسر ایک شاہصاحب میاں ، دوم خوب
صاحب میاں ،سوم میانجی صاحب میاں .تین دختراں ایک بی بی صاحبہ زوجہء ملک عبدالفتاح بن ملک قیام الدین ،دوم
خواجہ زادی بی بی زوجہء شاہ میراں بن میاں سید حمید ،سوم منان جی صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید معروف بن میاں سید
خوندسعید .اولاد شاہصاحب میاں بن میاں سید یٰسین نہیں ملی .تذکرہ ۔میاں سید خوندمیر عرف منور صاحب میاں بن
میاں سید یاسین والد کے دائرہ پر رہے .اولاد بوجی مابی بی بنت میاں سید ولی سے ایک پسر بڑے میاں اور دو دختراں ایک
بی بی اچھی زوجہء چھابوجی میاں ،دوم منانجی صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید طاہر اور زوجہء دوم ۔۔بی بی بنت میاں ملک
شریف بن ملک برہان الدین سے ایک پسر میاں سید یاسین عرف اچھے میاں کو زوجہ بی بی صاحبہ بی بی بنت میاں سید

مبارک نبیرہٗ میاں سید نصرت بی بی صاحبہ بی بی کو ایک فرزند خواجہ زادے میاں اپنے قرابتداروں سے پرورش کرکے اپنا وارث گردانا میاں مذکور نواب میراں یار جنگ کے خسر ہیں .تذکرہ ۔میاں سید حسین عرف حسّے میاں (یعنی جی جی میاں بھی کہتے ہیں) بن میاں سید خوندمیر بن بندگی میاں سید علی ،ستونِ دین کے پہلو میں دفن ہیں .اولاد ۔۔بی بی ۔۔ بنت ۔۔سے دو پسر ایک میاں سید اشرف ،دوم میاں سید خدا بخش اور ایک دختر راجہ صاحبہ بی بی زوجہ ٔمیانجی صاحب میاں بن چھابو جی میاں نبیرہٗ میاں سید برہان اور دوسری زوجہ سے میاں سید تاج .تذکرہ۔میاں سید اشرف عرف اچھا میاں (بعض بڑے میاں کہتے ہیں) بن میاں سید حسین .اولاد۔آجے صاحبہ بی بی بنت سید جی میاں بن میاں سید میرانجی سے ایک پسر میاں سید عبدالحی عرف سید صاحب میاں مدک پلی میں بتاریخ دوم ماہ محرم مدفن ہیں .اور ہدنجی صاحبہ بی بی بنت میاں سید نعمت اللہ سے ایک دختر خوزادی بی بی زوجہ ٔسید صاحب میاں نبیرہٗ میاں سید نصرت اور زوجہ ٔدوم چاند صاحبہ بنت ۔۔دو پسر ایک بڑے میاں ،دوم باچھا میاں ،میاں سید ہاشم کو خدا کے نام پر دیدئے .دو دختر ایک اچھی بی بی زوجہ ٔسید و میاں ،دوم بوا صاحبہ زوجہ ٔ۔۔.تذکرہ۔میاں سید خدا بخش عرف بابا صاحب میاں بن میاں سید حسین .اولاد آجے صاحبہ بی بی بنت میاں سید اشرف سے ایک پسر میاں سید علی .تذکرہ۔میاں سید علی عرف سید جی میاں بن میاں سید خدا بخش .اولاد خوزادی بی بی بنت میاں سید نعمت اللہ سے دو پسر ایک میاں سید خدا بخش ،دوم میاں صاحب میاں ،انکو اولاد نہیں .تذکرہ۔میاں سید خدا بخش عرف باوا صاحب میاں بن میاں سید علی عرف سید جی میاں. بڑی بی بی بنت چھابو جی میاں کے شکم سے دو پسر ایک شاہصاحب میاں دوم بڑے میاں اور دو دختر ایک آجے صاحبہ بی بی زوجہ ٔمیاں جی صاحب میاں ساکن چنچلگوڑہ ،دوم ۔۔بی بی زوجہ ٔچھابو جی میاں بن میاں سید سلام اللہ .تذکرہ۔شاہصاحب میاں بن

باوا صاحب میاں مدفن کرنول .اولاد ایک فرزند باچھا میاں جوانی کے عالم میں فوت ہوگئے .تذکرہ۔بڑے میاں بن باوا صاحب میاں ،چھابو جی میاں کی فقیری میں ہروڑ میں مدفن ہیں .اولاد ۔۔بی بی بنت کریم میاں صاحب سے ایک دختر ۔۔زوجہ ٔاجی میاں بن میانجی صاحب میاں ساکن چنچلگوڑہ .تذکرہ۔میاں سید عثمان بن خاتم المرشدین ،والد کے حضور بتاریخ چہارم ماہ رجب موضع دابیج میں رحلت کرگئے زوجہ ٔاول بی بی خدیجہ بنت ملک سپاہی کے (اس کی ماں کا نام بی بی زلیخا ہے) سے ایک پسر میاں سید عبدالحی اور زوجہ ٔدوم بی بی راجہ مومن بنت ملک لطیف ملتانی ،مادرِ حقیقی گوری اچھو یہ بندر کالی اچھو سے تین پسر ایک میاں سید ہاشم ،دوم میاں سید خدا بخش ،سوم میاں سید قاسم یا میاں سید باقر بچپن میں وفات پاگئے .اور تین دختر اں ایک بی بی گوہر جی زوجہ ٔمیاں سید یوسف بن میاں سید میرانجی ،دوم بی بی ہدنجی زوجہ ٔملک خان محمد بن ملک بخن ،سوم منان جی بی بی نسل میاں سید عبدالحی و میاں سید خدا بخش بن بندگی میاں سید عثمان سننے میں نہیں آیا .تذکرہ۔میاں سید ہاشم بن بندگی میاں سید عثمان پالنپور میں بتاریخ ۱۸/ماہ ربیع الاول شہید ہوگئے .اولاد زوجہ ٔاول بی

بی ملکاں بنت میاں سید محمود نبیرۂ شہاب الحقؒ دو پسر ایک میاں سید مبارک ، دوم میاں سید خدا بخش عرف چھاجا میاں اور زوجہ ءدوم بی بی راجہ مومن بنت پیر خان سے دو پسر ایک میاں سید علی ، دوم میاں سید خانجی اور دو دختر ایک چھانا بو زوجہ ء میاں سید محمد بن میاں سید اسمٰعیل دوم دادی بو زوجہ ءمیاں سید جلال بن میاں سید سلام اللہ اور زوجہ ءسوم راجے ملکاں عرف بو بو صاحبہ بنت میاں سید سلام اللہ سے ایک پسر میاں سید عبدالحئی عرف جی جی میاں .تذکرہ ۔میاں سید مبارک بن میاں سید ہاشم بن بندگی میاں سید عثمان .اولاد بی بی راجہ راستی بنت ملک الہدادؒ ملتانی سے دو پسر ایک میاں سید احمد عرف سید جیون ، دوم میاں سید سعد اللہ اور دو دختر ایک مانجی بی بی زوجہ ءمیاں سید عبداللطیف بن میاں سید خدا بخش ، دوم ہدنجی بی بی عرف چاند خان صاحبہ زوجہ ء چھابو جی میاں بن میاں سید گا چھو اور زوجہ ءدوم رکنا بی بی بنت ۔۔ایک پسر میاں سید عثمان .تذکرہ ۔میاں سید عثمان بن میاں سید مبارک کو بو فتح بنت میاں سید علی سے ایک پسر سید نجم الدین ،انکولڈو بی بی بنت چھاجا میاں سید تین پسر ایک میاں سید یٰسین ، دوم آجے میاں ، سوم موٹا میاں اور سید یٰسین کو ماں صاحبہ بی بی بنت سید و میاں سے ایک پسر سید عثمان اور انکو زوجہ چھابا بی بی بنت چھابو جی میاں سے ایک پسر سید ہاشم .تذکرہ ۔اي جی میاں بن میاں سید نجم الدین بن میاں سید عثمان ، اولاد بی بی ۔۔بنت خواجہ زادے میاں سے قتل کردی گئی .اولاد نہیں رہی .تذکرہ ۔موٹا میاں بن میاں سید نجم الدین بن میاں سید عثمان .اولاد دادی بو بنت مکھی میاں سے دو پسر ایک منجو میاں ، دوم سیدن میاں ایک دختر فتح بی بی زوجہ ءسید نمیاں بن شاہو میاں .تذکرہ ۔میاں سید جیون بن میاں سید مبارک بن میاں سید ہاشم . اولاد بی ہجو بو بنت شیر خان ملتانی سے اے پسر سید مبارک ایک دختر راجہ راستی عرف لاجی ماں زوجہ ءمیاں سید برہان الدین .تذکرہ ۔میاں سید مبارک عرف میاں صاحب بن میاں سید جیون .اولاد صاحبنی صاحبہ بنت میاں سید ہاشم ہاشمی

سے تین دختر اں ایک ہجی بو زوجہ ءخواجہ زادے میاں ، دوم بو بو صاحبہ زوجہ ءسید جی میاں بن بچھو میاں ، سوم بی بی ۔۔زوجہ ء ۔۔ .تذکرہ ۔میاں سید سعد اللہ بن میاں سید مبارک بن میاں سید ہاشم .اولاد آجی بو بنت فتح خان ملتانی ایک پسر سید محمود عرف سید نمیاں بن اور دو دختر ایک منان جی بی بی زوجہ ءانو میاں بن چھابو جی میاں .تذکرہ ۔سید محمود عرف سید نمیاں بن میاں سید سعد اللہ کی اولاد بی بی رابو بنت عبداللہ خان بن فتح خان سے ایک پسر سید سعد اللہ اور دو دختر ایک آجی بو بی بی زوجہ ءملک قطب الدین بن ملک شرف الدین خونذی بو زوجہ ءملک منجو بن ملک خلیل .تذکرہ ۔میاں سید خدا بخش عرف چھاجا میاں بن میاں سید ہاشم .اولاد بی بی راجہ رابعہ بنت ملک ابراہیم سے ایک پسر سید عبداللطیف اور دو دختر ایک بو مابی بی زوجہ ءمیاں سید حسین مصنف پنج نامہ ، دوم بی بی اچھی زوجہ ءمیاں سید سعد اللہ .تذکرہ ۔میاں سید عبداللطیف بن چھاجا میاں بن میاں سید ہاشم .اولاد زوجہ ءاول بی بی مانجی بو بنت میاں سید مبارک سے ایک پسر میاں سید خدا بخش اور زوجہ ء دوم راجہ کریم عرف بی بی خونذا بنت ملک کمال سے دو پسر ایک سید چھجو ، دوم سید شاہ محمد عرف چھابجی میاں اور دو دختر ایک

آ جے بی بی زوجہء سید عیسیٰ بن سید ہاشم، دوم بی بی رابعہ ۱۶ ر کی عمر میں رحلت کی .تذکرہ ۔ سید خدا بخش عرف چھاجا میاں بن سید عبداللطیف بن میاں سید خدا بخش .اولاد بی بی بوما بنت میاں سید علی سے دو پسر ایک سید احمد دوم لالو میاں تین دختر اں ایک لاڈو بی بی زوجہء میاں سید نجم الدین، دوم تاجان بی بی زوجہء بڈھن میاں بن میاں سید راجو، سوم راجہ ماز وجہء میاں سید خوند سعید .تذکرہ ۔ سید احمد بن میاں سید عبداللطیف بن میاں سید خدا بخش .اولاد بی بی ہدنجی صاحبہ بنت میاں سید میراں سے ایک پسر چھاجا میاں (انکو کوئی اولاد نہیں) اور تین دختر اں ایک امولکی جی بی بی زوجہء خوب میاں بن میٹھے میاں، دوم بی بی بنا جی زوجہء سید دلاور بن سید عنایت، سوم بوصاحبہ زوجہء ننھے میراں ساکن بڑا دائرہ .تذکرہ ۔ لالو میاں بن چھاجا میاں بن میاں سید عبداللطیف .اولاد بی بی الہدتی بنت میاں سید عنایت سے ایک دختر صاحبنی بی بی زوجہء خانجی میاں بن اسمٰعیل جی میاں .تذکرہ ۔ میاں سید چھجو عرف مکھی میاں بن میاں سید عبداللطیف دانتی واڑہ میں قتل کر دئے گئے .اولاد بی بی صاحبہ بنت میاں سید خانجی سے ایک فرزند سید لطیف اور دو دختر بو صاحبہ زوجہء سید سعد اللہ، دوم دادی بوزوجہء موٹا میاں .تذکرہ ۔ میاں سید عبداللطیف بن مکھی میاں مدفن اودے پور .اولاد خوزادی بی بی بنت اچھو میاں سے دو فرزند ایک مکھی میاں، دوم عبدالخالق بچپن میں انتقال کر گئے اور دو دختر ایک بی بی صاحبہ زوجہء راجو میاں، دوم جی ماں بی بی زوجہء سید نمیاں بصیر بن لالہ میاں مکھی میاں مارے گئے .تذکرہ ۔ سید شاہ محمد بن چھانجی میاں بن سید لطیف بن سید خدا بخش ،تھانہ میں عرس ۲۹ ر ماہ صفر .اولاد بی بی راجہ فتح بنت ملک خان محمد سے ایک دختر راجہ بی بی زوجہء اجی میاں بن ملک شرف الدین .تذکرہ ۔ میاں سید علی بن میاں سید ہاشم بن بندگی میاں سید عثمان ضعیفی میں ترکِ دنیا کر کے سید عنایت اللہ کے دائرہ میں رہے .عرس ۲۱ ر ماہ ذی قعدہ .اولاد بی بی امولکی جی بنت میاں سید ولی سے چھے فرزند، ایک میاں سید ہاشم، دوم

میاں سید ولی، سوم میاں سید برہان، چہارم میاں سید عنایت، پنجم میاں سید اجی، ششم منجلے میاں اور پانچ دختر اں، ایک آ جے بی بی زوجہء میاں سید خضر بن میاں سید نصر اللہ، دوم فتح بی بی زوجہء میاں سید عثمان بن میاں سید مبارک، سوم مونی ماں زوجہء چھاجا میاں، چہارم ہدنجی بی بی زوجہء میاں سید عنایت، پنجم خونذی بی بی زوجہء میاں سید مصطفیٰ بن سید جی میاں بن میاں سید راجو شہیدؒ .تذکرہ ۔ میاں سید ہاشم بن میاں سید علی بن میاں سید ہاشم .اولاد بی بی بوما بنت میاں سید نصر اللہ سے چار فرزند، ایک اچھو میاں، دوم میاں سید نصرت، سوم راجے میاں، چہارم عیسیٰ میاں اور پانچ دختر اں، ایک کیمیاں بی زوجہء میاں سید داؤد عرف باوا صاحب، دوم بی بی ماں بی زوجہء میاں سید عالم، سوم صاحبنی بی بی زوجہء میاں صاحب میاں بن میاں سید جیون، چہارم لاڈلی بی بی زوجہء چاند میاں بن انو میاں، پنجم ایمنہ جی بی بی زوجہء میاں سید طیب .تذکرہ ۔ اچھو میاں بن میاں سید ہاشم بن میاں سید علی .اولاد زوجہء اول بڑی بو بنت میاں سید اللہ بخش سے دو پسر ایک اجی میاں، دوم میراں صاحب میاں اور زوجہء دوم بناں بی بی بنت اچھا میاں سے ایک دختر خوزادی بی بی زوجہء میاں سید

لطیف .تذکرہ ۔میراں صاحب میاں بن اچھومیاں .اولاد زوجہء اول بی بی راجے بنت حسین جی میاں سے ایک فرزند سید اعظم انکو کوئی اولاد نہیں .زوجہء دوم محمدی بی بی بنت حسین جی میاں سے دو دختر ایک بڑی بو زوجہء نھو میاں بن کھنو میاں، دوم تاجاں بی بی زوجہء چاند میاں .تذکرہ ۔میاں سید نصرت عرف میٹھے میاں بن میاں سید ہاشم .اولاد اقابی بی بنت اچھا میاں سے دو فرزند ایک راجا میاں، دوم نورا میاں اور ایک دختر نسو جی بی بی زوجہء لعل میاں .اولاد راجا میاں نہیں .تذکرہ ۔نورا میاں بن بچھو میاں بن میاں سید ہاشم .اولاد آ جی ماں بنت اچھو میاں سے ایک فرزند ابجی میاں، انکی زوجہ آغا صاحبہ بنت میاں سید علی .تذکرہ ۔راجہ میاں بن میاں سید ہاشم بن میاں سید علی .اولاد آسان بی بی بنت میاں سید عنایت سے ایک دختر ایمنہ جی بی بی زوجہء سید ہانسو بن سید برہان .تذکرہ ۔عیسیٰ بن میاں سید ہاشم بن میاں سید علی .اولاد آ جی بی بی بنت میاں سید عبداللطیف سے ایک پسر چھجی میاں .تذکرہ ۔چھجی میاں بن عیسیٰ میاں بن میاں سید ہاشم .اولاد چندا بی بی بنت میاں سید برہان سے ایک فرزند راجو میاں، چھجی میاں مار دئے گئے .راجو میاں بن چھجی میاں کو اولاد بی بی صاحبہ بنت سید لطیف سے میاں سید ولی و میاں سید علی .تذکرہ ۔میاں سید برہان بن میاں سید علی بن میاں سید ہاشم پالنپور سے کھنبات آئے تھے گولیوں نے راستہ میں قتل کر دیا .انکو بی بی صاحبہ بنت میاں سید یعقوب سے دو فرزند، ایک میاں سید ولی، دوم ہانسو میاں اور چار دختر، ایک ہدنجی صاحبہ بی بی زوجہء سید احمد، دوم راج بائی زوجہء اچھا میاں بن میاں سید خضر، سوم چندہ بی بی زوجہء چھجی میاں، چہارم چہانا بی بی زوجہء سید ابراہیم .تذکرہ ۔میاں سید ولی بن میاں سید برہان بن میاں سید علی .اولاد زوجہء اول ماں صاحبہ بنت سید یونس سے ایک پسر سید یعقوب اور زوجہء دوم مانجی صاحبہ بنت میاں سید برہان الدین سے تین فرزند ایک سید جعفر، دوم موٹا میاں، سوم ہانسو میاں اور ایک دختر نازو بی بی زوجہء سید نجی دساڑیہ اور سید جعفر کو گولیوں

نے مار دیا، اور موٹا میاں کو خانجی میاں کی دختر دئے .تذکرہ ۔میاں سید ہانسو بن میاں سید برہان بن میاں سید علی مار دئے گئے .تذکرہ ۔میاں سید یعقوب بن میاں سید ولی بن میاں سید برہان .اولاد بومنا بی بی بنت ابجی میاں سے ایک پسر سید ولی انکو اولاد نہیں .تذکرہ ۔میاں سید عنایت اللہ بن میاں سید علی بن میاں سید ہاشم .اولاد بی بی بوا صاحبہ بنت میاں سید جلال سے چار فرزنداں، اول میاں سید جلال، دوم میاں سید معروف، سوم میاں سید بہادر، چہارم میاں سید دلاور اور دو دختراں ایک آسان بی بی زوجہء راجے میاں، دوم بی بی الہدتی زوجہء لالہ میاں .سید جلال جوانی میں انتقال کر گئے .تذکرہ ۔میاں سید معروف بن میاں سید عنایت اللہ .اولاد دولہ بی بی بنت میاں سید داؤد سے ایک دختر بو بو صاحبہ زوجہء سید نجی میاں بن میٹھے میاں .تذکرہ ۔میاں سید بہادر بن میاں سید عنایت اللہ .اولاد گوری بی بی بنت اچھا میاں سے دو فرزند ایک لاچھا میاں، دوم اچھا میاں، ایک دختر بوا صاحبہ زوجہء چھائی میاں بن راجو میاں، لاچھا میاں کو اولاد نہیں، اچھا میاں کی شادی راجو میاں کی دختر سے ہوئی .تذکرہ ۔میاں سید دلاور عرف دلو میاں، اولاد بی بی بنا جی بنت میاں سید احمد سے ایک

فرزند سید جعفر اور دو دختر ایک آسان بی بی زوجہ ءمیٹھے میاں، دوم ہدنجی بی بی زوجہء حسین جی میاں .تذکرہ ۔سید آئی جی میا ں بن میاں سید علی بن میاں سید ہاشم .اولاد بوبنابی بی بنت ۔۔سے ایک پسر سید محمد عرف ماجی میاں جالور میں رحلت کی. اولاد زیبابی بی بنت مچھومیاں سے دو پسراں ایک سید آئی جی میاں، دوم چھابو جی میاں ایک دختر بوبنابی بی زوجہء میاں سید یعقوب .آئی جی میاں کی اولاد نہیں .تذکرہ ۔ چھابو جی میاں بن ماجی میاں، انکی زوجہ خواجہ زادی بی بی بنت میاں سید اسمٰعیل .تذکرہ ۔منجھلے میاں بن میاں سید علی بن میاں سید ہاشم .اولاد مرادی بی بی بنت میاں سید یوسف سے ایک پسر میاں سید اسمٰعیل .تذکرہ ۔میاں سید اسمٰعیل بن منجھلے میاں .اولاد زوجہء اول بو بو صاحبہ بنت مچھومیاں سے ایک پسر سید علی ،ایک دختر اچھو بی بی زوجہء اچھو جی میاں .اور زوجہء دوم آجے صاحبہ بنت خوب میاں ساکن ہستیڑہ سے دو پسر، ایک خانجی میاں، دوم منجھلے میاں، چار دختراں ایک رسول بی بی زوجہء راجومیاں، دوم مرادی بی بی زوجہء جی جی میاں بن عالم جیمیاں ،سوم خونزہ بی بی زوجہء چھابو جی میاں، چہارم راجنابی بی زوجہء میاں سید ولی بن میاں سید یعقوب .تذکرہ ۔میاں سید علی بن میاں سید اسمٰعیل بن منجھلے میاں .اولاد راجے ملکان بنت اچھو جی میاں سے ایک دختر زوجہء اجی میاں بن نورو میاں. تذکرہ ۔میاں سید خانجی برادر میاں سید علی بن میاں سید ہاشم عرس ۱۵ محرم دساڑہ میں میاں بھائی مہاجرؓ کے حظیرے میں. اولاد بی بی۔۔ بنت قاضی بابو جی ایک پسر سید محمود عرف میاں صاحب اور تین دختر ،ایک بی بی صاحبہ زوجہء ملکجی میاں، دوم سون بی بی زوجہء میاں سید شرف الدین ،سوم ننھی بی بی زوجہء مچھومیاں .تذکرہ ۔میاں سید عبدالحیٰ بن جی جی میاں بن میاں سید ہاشم بن بندگیمیاں سید عثمان ،میاں سید میرانجی کی صحبت میں رہے مدفن گلسگور میں عرس ۱۶/ جمادی الاول .اولاد زوجہء اول بی بی بو جی صاحبہ بنت میاں سید یوسف بن میاں سید قاسم سے ایک پسر میاں سید ہاشم ایک دختر منان جی

صاحبہ زوجہء ملک عبداللہ اور زوجہء دوم راجہ صاحبہ بی بی بنت بڑے شاہ میاں کو اولاد نہیں ،اور زوجہء سوم بی بی صاحبہ بنت سید جی میاں بن میاں سید میرانجی سے ایک پسر میاں سید ولی ،ایک دختر بوا صاحبہ بی بی زوجہء میراں صاحب میاں بن سید نصرت .تذکرہ ۔میاں سید ہاشم بن میاں سید عبدالحیٰ بن میاں سید ہاشم ،تربیت سید ومیاں صاحب سے اور صحبت میاں ملک یوسف سے بعد میں میاں ملک پیر محمد سے علاقہ کیا .بعد میں حج حرمین کیلئے گئے ،مکہ معظّمہ میں رحلت کر گئے .اولاد بی بی بادشاہ صاحبہ بنت شیخ محمد سے ایک دختر منان جی صاحبہ بی بی زوجہء سید احمد عرف بابا صاحب .تذکرہ ۔میاں سید ولی عرف سید جی میاں بن میاں سید عبدالحیٰ عرف جی جی میاں صاحب ،تربیت میاں سید میرانجی سے بارہ سال کی عمر میں بسھوے مشاہدہ میاں سید میرانجی کے خلیفہ میاں سید نعمت اللہ سے تلقین ہوئے ہیں .جان اے عزیز: ’’ میاں سید نعمت اللہ اور مرشد الزماں جدا کہاں ہیں‘‘ .حیدرآباد میں جمشید آباد متصل حسین ساگر میں ۱۳/ شعبان کو رحلت ہوئی .اولاد بی بی راج خان صاحبہ بنت میاں سید زین العابدین سے ایک پسر میاں سید ہاشم عرف میاں صاحب، چار دختراں ایک آجے

صاحبہ بی بی زوجہء شاہصاحب میاں ساکنِ ارکاٹ، دوم بوجی صاحبہ بی بی زوجہء خوزادے میاں، سوم بڑی بی بی زوجہء چھابوجی میاں، چہارم اچھی صاحبہ زوجہء شاہصاحب میاں بن میراں صاحب میاں .تذکرہ۔میاں سید ہاشم بن میاں سید ولی بن میاں سید عبدالحیٔ، تربیت وصحبت اپنے والد سے مدفن حیدرآباد، حسینی ساگر میں ۔۔ ماہ جمادی الاول. اولاد بی بی ۔۔۔ بنت ۔۔ سے دودختر، اور باندی سے ایک دختر ۔۔ زوجہء ۔۔ .تذکرہ۔میاں سید ہاشم صاحب مذکور ۔۔ باچھومیاں بن سید صاحب میاں بن میاں سید اشرف کو پرورش کر کے اپنی جگہ دی. باچھومیاں، تربیت وصحبت میاں سید ہاشم سے اخراج حیدرآباد تک اپنے دائرہ میں متمکن رہے. اولاد ۔۔ بی بی بنت موسوی چھجومیاں ساکنِ ایلچپور سے ایک فرزند میاں سید ہاشم، دودختر ایک ۔۔ بی بی زوجہء باچھا میاں نبیرۂ غازی منجلے میاں، اور دختر دوم ۔۔ زوجہء ۔۔ ، میاں سید ہاشم کو اولاد نہیں.

مضمون چہارم ۔حضرت بندگی میاں سید میراںؒ بن خاتم المرشدینؓ مع ازواج واولاد آنخضرت یعنی زبدۂ حق پذیراں حضرت بندگی میاں سید میراں عرف سیدومیاں بن خاتم المرشدینؓ کی کھانبیل میں ولادت ہوئی.نقل ہے کہ حسینِ ولایت نے نونہال کے چہرہ کو دیکھ کر فرمایا ''جس نے بندگی میاں کو نہیں دیکھا وہ اس فرزند کو دیکھے'' اور اپنی جانشینی کا اشارہ کئے، اور آنخضرت کو ستونِ دین کا ستون شمار کیا.نقل ہے کہ دکن میں بندگی میاں سید علی و بندگی میاں سید نور محمد کے درمیان ردوبدل سلسلہ ہوگیا. بندگی میاں سید علی نے فرمایا کہ ''میاں نے مجھ کو اور خود کو بندگی میاں بھائی مہاجرؓ سے ظاہر کیا''.اور میاں سید نور محمد صاحب نے فرمایا کہ ''میاں مجھکو اور خود کو بندگی ملک سے بتایا اور اسکے شاہد میاں سید میراں ہیں''.پس میاں سید نور محمد نے اس ردوبدل کو لکھ کر میاں سید میراں سے جواب طلب کیا.میاں سید میراں نے اس کے جواب میں

لکھا کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں درست ہے.نقل ہے کہ جالور میں سارنگ مہاتما نے ابوجی سنگ تراش سے جادو کرایا ،آنکھوں کی روشنائی اور کانوں کی شنوائی زائل اور جملہ اعضاء کم قوت ہوگئے چوبیس روز سے زیادہ دم اور ضیقِ صدر اور بیقراری اسطرح کی کہ چارپائی پر پہلو کے بل سونا نہیں ہوسکتا تھا اور دن رات بیٹھے رہتے اور کھانے کی خواہش بھی نہیں تھی سوائے پانی اور دواؤں کے جو کچھ مغائبات اور معاملات وتجلیات ہوئے کتابت اور فہم میں نہیں آئیں گے.سترہ ماہ محرم خاتم المرشدؓ کے گنبد میں قبلے کی جانب مدفن ہیں.اولاد بی بی امۃ العزیز بنت معظم خان لوہانی سے تین فرزند، ایک میاں سید اشرف، اور دودختر ایک بی بی بواجی عرف بڑی بوزوجہء میاں سید غیاث الدین، دوم بی بی مانجی زوجہء میاں سید ولی بن میاں سید محمد نبیرۂ شہاب الحقؓ، یہ بہنیں بڑے بھائی سے ہیں اور زوجہء دوم بی بی امولک جی بنت داؤد خان لودی سے چار دختر ایک بی بی بوبوجی زوجہء میاں سید عبدالحیٔ بن میاں سید عثمان، دوم بوبنا بی بی زوجہء میاں سید خانجی بن میاں سید علی ،سوم بی بی خونزا بوا زوجہء میاں سید احمد بن میاں سید نور محمدؒ، چہارم بوا امۃ العزیز زوجہء خوب میاں بن میاں سید علی. تذکرہ

۔کاشفِ کنوزعزوشرف میاں سید اشرف عرف اچھوجی میاں ،جس وقت آپ پیدا ہوئے بی بی بوبوخاتم المرشد کی خدمت میں عرض کیں کہ میاں پوتے کا منھ دیکھومیاں نے فرمایا’’پوتے کا منھ کیا دیکھو کہ ایک منھ چھپاتے ہیں تو ایک منھ دیکھاتے ہیں‘‘. چند دنوں کے بعد میاں سید عثمان کی وفات کی خبر سنی گئی جس روز دا سیج میں میاں سید عثمان حق کی رحمت میں جا ملے وہ رجب کی چوتھی تاریخ تھی اور وہی تاریخ تولدِ میاں سید اشرف کی ہے.نقل ہے کہ آنحضرت تربیت وصحبت والدِ ماجد سے ہیں اور حضرت نے خود اپنی حاضری میں دوشخصوں کوتخصیص کرکے آنحضرت کے تربیت کرائے ہیں.اسکے بعد میاں سید نور محمد کی صحبت کرکے دوبار گجرات سے دکن آکر خوشنودی سے رضالیکر رہے.وصال پالنپور میں ۲۳/ماہ ذی قعدہ مدفن گنبد میں.اولاد بی بی خونزا شہ بنت میاں سید عالم سے ایک فرزند میاں سید داؤد اور زوجہ ءدوم بی بی اچھی بنت ملک بڑا لوہانی سے تین فرزند ایک میاں سید میراں ،دوم میاں سید نصراللہ ،سوم میاں سید شریف انکی شادی بوا تاج بنت میاں سید راجو سے ہوئی فرزند ودختر ہوئے پھر اولادنہیں.میاں سید داؤد بن بندگی میاں سید اشرف تربیت والد سے،والد کے حکم موجب خود کا دائرہ علٰحیدہ باندھا بعد میں ہستیڑہ میں دائرہ باندھا،لیکن پالنپور میں والد کے گنبد کے باہر قبلے کی طرف مدفون ہیں.اولاد،بی بی دولہ جی بنت میاں سید عطن بن بندگی میاں سید علی سے تین فرزند ایک میاں سید حسین ،دوم میاں سید نوراللہ،سوم میاں سید اشرف اور دودختر ایک لاجی ما زوجہءمیاں سید عطن نبیرۂ میاں سید عطن ،دوم بی بی ما زوجہءمیاں سید یوسف بن میاں سید میراں .تذکرہ۔میاں سید حسین بن میاں سید داؤد،تربیت وصحبت والد سے مرقد ہستیڑہ میں چہارم ماہ ربیع الاول.اولاد دیسو بی بی بنت ملک میرانجی بخاری سے ایک پسر سید حمید اور زوجہءدوم آجی بی بی بنت قاضی بابوجی سے چار فرزنداں ،ایک میاں سید یٰسین ،دوم میاں سید عالم ،سوم میاں سید مراد، چہارم خانجی میاں ،ایک

دختر بڑی بوزوجہءمیٹھے میاں بن میاں سید میراں .تذکرہ۔میاں سید حمید بن میاں سید حسین بن میاں سید داؤد،رحلت پالنپور میں.اولاد بی بی ہدن بنت میاں سید میراں سے ایک فرزند میاں سید اعظم عرف دوسا میاں اور تین دختراں ایک دیسو بی بی زوجہءمیاں سید عیسیٰ بن میاں سید ہاشم ،دوم امول بی بی زوجہءمیاں سید فضل اللہ،راج خاں بی بی زوجہءخوب میاں بن منجلے میاں اور زوجہءدوم سے ایک دختر ہوئی ،نہ رہی.تذکرہ۔میاں سید اعظم عرف دوسا میاں بن میاں سید حمید ،پالنپور میں میاں سید علی بن میاں سید ہاشم کے غلام کے ہاتھوں شہید ہوگئے.اولا دملوک صاحبہ بی بی بنت میاں سید شریف سے تین دختراں ایک ڈیسو بی بی زوجہءموٹا میاں صاحب ،دوم بوبناں بی بی زوجہءمیاں سید عالم ،سوم بی بی ہدن فوت ہوگئیں اور دوفرزند چھوڑ کر گذر گئے.ایک حسین جی میاں رہے.انکوسونا بی بی بنت عنومیاں سے دودختر ایک راجہ بی بی،انکی رحلت کے بعد محمدی بی بی زوجہ میاں سید میراں بن میاں سید ہاشم ہوئیں.تذکرہ۔میاں سید یٰسین بن میاں سید حسین بن میاں سید داؤد،دولت آباد میں میاں سید یعقوبؒ کے حظیرے میں مدفون ہیں.تذکرہ۔میاں سید مراد بن میاں سید حسین

بڑا.اولا دنہیں.تذکرہ۔میاں سید عالم بن میاں سید داؤ د سے ایک پسر خوب میاں.تذکرہ۔خوب میاں بن میاں سید عالم صحبت فیضو میاں سید، ہستیڑہ میں مدفن ہیں.اولا د راج خاں صاحبہ بی بی بنت میاں سید حمید سے تین فرزند ایک میاں سید مراد، دوم بڑے میاں، سوم میاں سید عالم اور تین دختر اں ایک بی بی ہدن زوجہ ءمیاں سید جعفر بن میاں سید حیدر، دوم آ جی بی بی زوجہ ء اسمٰعیل جی میاں، سوم صاحبنی بی بی زوجہ ءمیاں سید شرف الدین بن میاں سید حیدر.تذکرہ۔میاں سید مراد عرف بڑے میاں بن خوب میاں، شادی ہوئی اولا دنہیں.تذکرہ۔میاں سید عالم بن خوب میاں بن میاں سید عالم.اولا د بوبنا بی بی بنت دوسا میاں سے سات فرزند، ایک یٰسین میاں، دوم سیدن جی صاحب، سوم سید حمید عرف حم جی میاں ، چہارم خوب میاں، پنجم خواجہ زادے میاں، ششم علی میاں، ہفتم بچھومیاں اور چار دختر اں ایک بو جی صاحبہ زوجہ ء گا چھو میاں، دوم آغا صاحبہ زوجہ ء ابجی میاں، سوم منانجی صاحبہ زوجہ ء میٹھے میاں، چہارم چاند صاحبہ زوجہ ء بھورو میاں بن یعقوب میراں.تذکرہ۔یٰسین میاں بن میاں سید عالم.اولا د بی بی ۔۔ بنت چھابو جی میاں اور ہجی میاں وخوب میاں مارے گئے. سیدنجی صاحب کو زوجہ ءخزادی بی بی بنت اسمٰعیل جی میاں سے اور علی میاں و نچھومیاں فوت ہو گئے.تذکرہ۔میاں سید نور اللہ بن میاں سید داؤد، رحلت پالنپور میں .اولا د چھاناں بی بی بنت میاں سید ابراہیم سے ایک پسر سید بڑا.تذکرہ ۔میاں سید بڑا عرف بڑے میاں بن میاں سید نوراللہ.اولا د بوا صاحبہ بنت میاں سید نعمت اللہ نبیرۂ میاں سید عالم سے ایک دختر بوبو صاحبہ زوجہ ءمیاں سید اسحاق عرف اچھائی میاں.تذکرہ۔میاں سید اشرف عرف اچھو جی میاں بن میاں سید داؤد، تربیت وصحبت اپنے والد سے.مرقد پالنپور میں عرس ١٩/ ماہ ربیع الاول.اولا د راجہ ملکاں بنت میاں سید میراں (اپنے چچا) سے ایک پسر میاں سید داؤد اور ایک دختر بی بی اچھی زوجہ ءسید جی میاں بن میاں سید خضر.تذکرہ۔میاں سید داؤد

عرف باوا صاحب میاں بن میاں سید اشرف، تربیت وصحبت اپنے والد سے، مرقد پالنپور میں عرس ٢٧/ ماہ ربیع الاول. اولا د بی بی امۃ الکریم عرف میانی بی بنت میاں سید ہاشم سے ایک فرزند میاں سید اشرف اور تین دختر اں ایک راجہ صاحبہ ، دوم آجے صاحبہ بچپن میں فوت ہوگئیں، سوم بی بی دولہ جی زوجہ ءمیاں سید معروف بن میاں سید عنایت اللہ.تذکرہ۔ میاں سید اشرف بن میاں سید داؤد بن اچھو جی میاں صاحب، مدفن حظیرۂ میاں سید اشرف پالنپور میں ١٨/ ماہ ربیع الثانی .اولا د چاند صاحبہ بنت میاں سید عالم سے ایک فرزند میاں سید داؤد عرف لال میاں بن میاں سید اشرف کو تین دختر ایک راجہ ملکاں زوجہ ءمیاں سید علی، دوم آجی مابی بی زوجہ ءمیاں سید نوراللہ، سوم ساجی ماز وجہ ءمیاں سید عطن بن میاں سید خوند سعید.تذکرہ۔میاں سید داؤد عرف لال میاں بن میاں سید اشرف صحبت عنومیاں صاحب، عرس ١٦/ ماہ ربیع الاول.اولا د نسو جی صاحبہ بنت بچھومیاں سے چار فرزند ایک میاں سید عالم، میاں سید مراد، سوم میاں سید اشرف، چہارم سیدن میاں. تذکرہ۔میاں سید عالم بن لال میاں.اولا د راجہ ملکاں بنت چچا سے دو فرزند ایک فجو میاں، دوم بڑے میاں.تذکرہ۔فجو

میاں بن میاں سید عالم، انکی زوجہ بنت سبحان جی میاں. تذکرہ۔ میاں سید مراد بن لال میاں عرف ۱۷/ماہ جمادی الثانی. اولاد گوری میاں بنت چھجو میاں سے ایک فرزند لال میاں، لال میاں کو دو زوجہ. تذکرہ۔ میاں سید اشرف عرف لال میاں بن میاں سید داؤد، نہم شعبان اپنی شادی سے پہلے احمد آباد میں میاں سید راجو شہیدؒ کے روضہ میں مدفن ہوئے. سیدن میاں بن لال میاں چشمِ معذور. اولاد آجی مابی بی بنت میاں سید لطیف سے تین فرزند ایک دختر زوجہ ءفیضو میاں. تذکرہ ۔میاں سید میراں بن میاں سید اشرف کلاں تربیت وصحبت میاں سید راجو شہیدؒ سے. والد کے وصال کے وقت عمر آٹھ سال کی تھی. مرشد کے حکم سے دائرہ پر فائز رہے اور ۴۵/سال کی عمر میں ۶/ربیع الاول پالنپور میں گنبد کے باہر بڑے بھائی کے بازو قبلہ رخ دفن ہیں. اولاد بوجی صاحبہ بی بی بنت میاں سید اسمٰعیل سے ایک دختر ماں کے ساتھ رحلت کر گئیں اور بی بی جیو ما بنت محمد خان ملتانی سے دو فرزند ایک میاں سید یوسف، دوم میاں سید اشرف اور پانچ دختر ایک بوا ماز وجہ ءسید جی میاں بن میاں سید جلال، دوم بوا صاحبہ زوجہ ءمیاں سید محمود بن میاں سید راجو شہیدؒ، سوم بی بی الہدتی زوجہ ءمیاں سید موسیٰ بن میاں سید ابراہیم کھنباتی، چہارم راجہ ملکاں زوجہ ءاچھو جی میاں، پنجم بوا ہدن زوجہ ءمیاں سید حمید. تذکرہ۔ میاں سید یوسف عرف میٹھا میاں بن میاں سید میراں بن میاں سید اشرف کلاں، مدفن پالنپور ۷/ربیع الثانی بعمر ۵۴/سال انتقال، قبر گنبد کے باہر ہے. اولاد بی بی خوندا شہ بنت میاں سید داؤد سے چار فرزند ایک میاں سید قاسم، دوم میاں سید عالم، سوم میاں سید یعقوب، چہارم میاں سید محمود اور تین دختراں ایک بوجی صاحبہ زوجہ ءنورو میاں بن میاں سید ابراہیم، دوم بی بی الہدتی زوجہ ءمراد میاں بن میاں سید حسین، سوم مرادی بی بی زوجہ ءمنجلے میاں. تذکرہ۔ میاں سید قاسم بن میاں سید یوسف ۴۲/ سال کی عمر میں ڈاکوؤں کے ہاتھوں گم ہو گئے. اولاد مانجی صاحبہ بنت میاں سید عطن بن میاں سید علی سے ایک لڑکا ہو کر

فوت ہو گیا اور ایکدختر گوہر جی بی بی زوجہ ءمیاں سید خوندسعید. تذکرہ۔ میاں سید عالم بن میاں سید یوسف دائرۂ قدیم میں ۳۷ سال کی عمر میں انتقال. اولاد دیما بی بی بنت میاں سید ہاشم سے چھے دختراں ایک چاند صاحبہ بی بی زوجہ ءاچھو میاں، دوم راجہ بی بی زوجہ ءمیٹھے میاں، چار بیٹیاں کم عمری میں فوت ہو گئیں. تذکرہ۔ میاں سید یعقوب بن میاں سید یوسف. آجے صاحبہ بی بی بنت میاں سید اللہ بخش سے ایک دختر ہوئی اولاد نہیں رہی. تذکرہ۔ میاں سید محمود بن میاں سید یوسف بعمر ۲۸/ سال دائرہ قدیم میں رحلت کی. اولاد بوبو بی بی بنت شکور میاں سے ایک دختر ہوئی نہیں رہی. اور ایک فرزند سید یوسف. تذکرہ۔ سید یوسف عرف میٹھا میاں بن میاں سید محمود بن میاں سید یوسف تربیت وصحبت میاں سید خوندسعید سے مثانہ کی بیماری میں دائرہ قدیم میں ۲۳/ذی الحجہ رحلت ہوئی. اولاد راجہ صاحبہ بنت میاں سید عالم سے ایک فرزند سید محمود عرف سید نجی میاں لقب دادا میاں. دادا میاں کی اولاد بوبو صاحبہ بنت میاں سید معروف سے دو دختر ایک بی بی ہدن زوجہ ءسبحان جی میاں بن سیدن میاں، دوم چاند صاحبہ زوجہ ءمیاں سید مدثر بن میاں سید عیسیٰ اور زوجہ ءدوم راجہ صاحبہ بی بی بنت

میاں سید محمود سے دو فرزند ایک میاں سید یوسف ، دوم میاں سید میراں اور دو دختر اں راجہ صاحبہ ہیما بی بی .تذکرہ ۔میاں سید شریف بن میاں سید میراں بن میاں سید اشرف کلاں ،جس وقت بادشاہ عالمگیر دکن گیا تھا فوج کے سردار میاں سید شریف تھے .اولاد بی بی صاحبہ بنت میاں سید نعمت اللہ نبیرۂ بندگیمیاں سید عالم سے تین فرزند ایک میاں سید میراں ، دوم خانجی میاں ،سوم میاں سید نعمت اللہ عرف نعمو میاں .تذکرہ ۔میاں سید میراں عرف سیدو میاں حافظِ قرآن بن میاں سید شریف .اولاد بی بی گوہر جی بنت میاں سید طاہر سے دو فرزند ایک میاں سید شریف ، دوم میانجی میاں اور ایک دختر ماں صاحبہ بی بی زوجہ ءمیاں سید یٰسین بن فجو میاں .تذکرہ ۔میاں سید شریف عرف چھجی میاں بن میاں سید میراں حافظ . اولاد بی بی پیاری ماں بنت میاں سید کریم اللہ سے تین دختر اں ایک چھانا بی بی زوجہ ءسید جی میاں ، دوم بی بی صاحبہ بی بی زوجہ ءشاہو میاں ،سوم گوری ماں بی بی زوجہ ءمراد میاں ،میانجی صاحب میاں بن میاں سید میراں حافظ جوانی میں فوت ہوگئے .خانجی میاں بن میاں سید شریف ماردئے گئے .تذکرہ ۔نعمو میاں بن میاں سید شریف گولیوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے .اولاد بی بی الہدتی بنت میاں سید اللہ بخش سے ایک فرزند خانجی میاں جو گونگے تھے جوان اور خوش شکل شادی سے پہلے سورت میں انتقال کر گئے اور دو دختر اں ایک تاجان بی بی زوجہ ءمیٹھے میاں ، دوم آ جی بی بی ابن بڑے میاں بن خوب میاں .تذکرہ ۔میاں سید نصر اللہ عرف لاچھا میاں آنکھ سے معذور بن میاں سید اشرف کلاں .اولاد آ جی بی بی بنت میاں سید ابراہیم سے دو فرزند ایک میاں سید خضر ، دوم میاں سید اسحاق عرف اچھا میاں اور دو دختر ایک بوبو ماں زوجہ ءمیاں سید ہاشم ، دوم اچھی ما بی بی زوجہ ءمیاں سید اللہ بخش .تذکرہ ۔میاں سید خضر بن میاں سید نصر اللہ ، راستے میں ماردئے گئے .اولاد راجہ بی بی بنت میاں سید علی سے دو فرزند ایک میاں سید چھجی میاں ، دوم میاں سید نصر اللہ ، ایک دختر خونذ ابوا عرف مناں

بی بی زوجہ ءسید محمود متقول .تذکرہ ۔میاں سید چھجی میاں بن میاں سید خضر .اولاد اچھی ماں بنت اچھو جی میاں سے ایک پسر سید خضر فوت ہوگئے اولاد نہ رہی .تذکرہ ۔میاں سید نصر اللہ عرف لاچھا میاں بن میاں سید خضر راجبائی بنت میاں سید برہان سے ایک دختر بی بی صاحبہ گوری زوجہ ءسید بہادر بن میاں سید عنایت .تذکرہ ۔میاں سید اسحاق عرف اچھائی میاں بن میاں سید نصر اللہ .اولاد بوبو صاحبہ بنت میاں سید بڑا میاں ، سید نور اللہ سے ایک فرزند ہو کر فوت ہوگئے اور دو دختر ایک نسو جی بی بی زوجہ ءمیاں سید عارف ، دوم اقا بی بی زوجہ ءنچھو میاں اور زوجہ ءدوم جیو بو بنت میاں سید ولی سے ایک پسر ہو کر فوت ہوگئے ، اور ایکدختر مناں بی بی زوجہ ءاچھو میاں .تذکرہ ۔میاں سید شریف بن میاں سید اشرف .اولاد تاج خان بی بی بنت میاں سید راجو شہیدؒ سے دو فرزند اور دو دختر اں ہوئے نہیں رہے .تذکرہ ۔میاں سید مبارک بن خاتم المرشدؒ موضع سیروہی میں غسل کر کے نئے کپڑے پہنکر والدین کی اجازت سے راؤ سلطان سیروہی کے راجہ کے محل کی عمارات کو تماشہ دیکھنے گئے تھے ، راستے میں کفتار یعنی ڈاکن مسماۃ ماتما جو پہلے بڑے بھائی میاں سید ابراہیم کا جگر لے چکی تھی اس نے

میاں سید مبارک کو بھی دیکھ کر کہا میاں کتنے اچھے نظر آتے ہیں ،فوراً جگر ٹکڑے ہو کر گھر واپس آگئے دائرہ کے بھائیوں نے اسکے گھر کو جا کر دیکھا کہ تازہ جگر صحنک میں چھیکہ پر رکھا ہوا تھا لیکن علاج نہیں جانتے تھے ۱۸؍سال کی عمر میں ۲۸؍ ماہ رجب وصال حق ہو گئے .پس خاتم المرشدؒ نے غسل کے بعد کفن پہنا کر میاں سید مبارک کے سر پر اپنے ہاتھ سے سہرہ باندھا اور اپنی زبان سے کچھ تلخ بات نہیں کہی (خدا کو دیکھتے ہوئے).

مضمون پنجم :۔تذکرہ ۔حضرت میاں سید نور محمد مع ازواج و اولاد مقبولِ درگاہ احد مبشر و منظور خاتم المرشدؒ (میاں سید نور محمد) تولد کھانبیل میں شہاب الحقؒ کے حضور بعمر پانچ اور بقولے سات سال ،تربیت وصحبت پدر عالی قدر سے مبشر و منظور نظر آخر تک فیض لیکر سرفراز ہوئے اور دین کے ستونوں میں گنے گئے اور حضرت خاتم المرشدؒ نے فرمایا کہ ''سید نور محمد اتنی آتشِ عشق رکھتے ہیں کہ تعجب ہے کہ حجرہ جل نہیں جاتا ، نیز فرمایا کہ میرا نور آخر حاکم ہے'' نقل ہے کہ جس وقت میاں سید نور محمد نے تلواریں لی خاتم المرشدؒ نے فرمایا کہ بندہ کی زندگی میں تم کیوں ایسا کرتے ہو، بھائیوں نے کہا میاں سید نور محمد لے گئے ہیں اس وقت دریہ دین فرمایا نورو بھائی میری تلوار کس کام کیلئے لے گئے ہیں ،میاں سید نور محمد نے آب دیدہ ہو کر عرض کیا کہ سب فرزندوں کے حق میں بشارتین دی ہیں احقر اس عنایت سے محروم رہا.آرزو یہ ہے کہ اس تلوار سے منکران مہدی سے جنگ کی جائے ،بعد میں دین دریہ نے فرمایا نورو بھائی ہرگز دل آزردہ مت کرو کہ میرا آخر تم میں ہے .بوقت وصال خاتم المرشدؒ میاں سید نور محمد کی عمر (۳۲) تیس پر دو سال کی تھی اور خاتم المرشدؒ کے حضور میں ملکاں کے قبیلے سے ایک بی بی نام فاطمہ عرف فاطانجی نے ایک دختر دیکر فوت ہو گئیں .خاتم المرشدؒ کے وصال کے بعد تمام فرزند سیروہی سے ہجرت کر کے بڑھاسن پہنچ گئے .وہاں سے میاں سید نور محمد دولت آباد گئے .میاں سید یوسف کے دائرہ

میں اپنی بہن کے پاس دو سال سے کچھ زیادہ رہے بعد میں بندگی میاں سید میراں آ کر جو کچھ کہنا تھا کہا. واللہ اعلم تم کو یاد ہے کہ نہیں کہ تم میاں کی چارپائی کے ساق پر سر دیکر بیٹھے ہوئے تھے وصیت کے دوران یہ وصیت کی کہ میرا کوئی نہیں بھانجی بہل مت رہیئے .بعد میں چھوٹے بھائی صلح سے اول دائرہ دولت آباد میں کیا پھر دولت آباد سے ہجرت کر کے کنجوئی میں دائرہ باندھا پھر وہاں سے ہجرت کر کے موضع دھاراسین میں جو میاں درویش محمد کی جاگیر تھی کمالِ محبت سے دائرہ باندھا، ۲۵؍سال وہاں رہے .نقل ہے کہ فرزندانِ بندگی میاںؒ سے کوئی بندگی میاں سید نور محمد سے تربیت کروانے کیلئے آئے تھے ،تربیت کے بعد جب حجرے سے باہر آئے تو میاں سید قاسم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ان سے پوچھا کہ تم تربیت تو ہو گئے لیکن عقائد پوچھے کہ نہیں .کہا، عقائد نہیں پوچھے فرمایا کہ جب مرشد سے نہ پوچھا تو پھر کس سے پوچھو گے. واپس جاؤ اور پوچھو لیکن میرا نام مت لو. پس وہ واپس جا کر پوچھے حضرت نے فرمایا ''دوئی نہ جانو متحد جانو'' .پھر وہ میاں سید قاسم کے پاس آکر بولے میاں نے کہا کہ تم نے تحقیق نہیں کی کہ اتحاد کیا اور دوئی کیا ہے. پس میاں سید قاسم نے

اندیشہ کیا کہ اگر انکو پھر واپس بھیجوں میاں ماموں معلوم کرلیں گے بحکم. مَنْ سَکَتَ سَلِمَ سکوت افضل ہے.نقل ہیکہ ایک بندۂ خدا دولت آباد شہر سے آنخضرت کے دائرہ میں اور وہاں کی خبر حضور عالی میں سنائی اور یہ بھی کہا کہ فرزندانِ مہدی سے فلاں شخص کا انتقال ہوگیا اور انکے فرزند، انکی جگہ بیٹھ گئے،آنخضرت اسوقت غلطیدہ تھے فرمایا نہ دین نہ دنیا ان مردوں کو جگہ بھی نہیں.آجی بی بی نے کہا ایسا کیوں کہتے ہو آنخضرت نے فرمایا اے دختر کس کی صحبت وکس کی سند کس کا حکم پھر آجی بی بی نے کہا کہ اپنے والد کی حاظری میں باریش تھے اور بچوں والے تھے.بعد میں آنخضرت نے اپنا ہاتھ دستار پر رکھ کر اٹھ کر کھڑے ہو کر فرمایا اے دختر داڑھی کے اگنے اور بچوں کے لانے سے دینِ مہدی ہو گیا.بعد میں آجی بی بی نے فرزندانِ مہدی کے دو چار نام لئے کہ فلاں فلاں بھی اپنے والد کی جگہ بیٹھے ہیں.فرمایا کہ اگر یہ فرزندانِ مہدیؑ میں اگر روئیں زاری کریں سر پر مٹی ڈالیں یہاں تک کہ ذات خود کو رہا کریں اور نزدیک رہنے والوں کو دھکہ دیکر دوزخ میں ڈال دیں اور بعضے ترکِ دنیا کر کے خدمات بجالانے میں سرگرمی بدرجہء اتم دیکھاتے ہیں اور مرشدوں کے حکم سے تھوڑی اجازت لیکر خوشی سے دائرہ باندھتے ہوئے دکھاتے ہیں لیکن حضرت امامؑ کے سلوک کی روش کی آئین سے بے خبر ہیں.ہر کسی کو کہتے ہیں تحیۃ الوضو کی دو رکعتوں میں متابعت المہدی نہ کہنا چاہئے.جب یہ بات حضرت کے کانوں تک پہنچی تو میاں مذکور کو بلا کر حاکم الزمان نے فرمایا کہ تمہارے بارے میں یہ خبر ہے اور ہمارا یہ حال ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم فرض وسنت نمازوں میں متابعت المہدی کہیں اس لئے کہ نماز وروزہ اور ہمارا علم مہدی موعود علیہ السلام کی قبولیت سے مقبول ہوگا ورنہ بغیر آپکی قبولیت کے وہ مردود ہوگا.اور تم کو تحیۃ الوضو میں متابعت المہدی کہنا کیا مشکل ہے.بعد میں انہوں نے سر جھکا کر قبول کیا.اسکے بعد ماضی کی گفتار کو دوسرے وقت پر ظاہر نہیں کیا.یہ بات میں نے میرے مرشد میاں

عبدالملک شرف الدین نوراللہ مرقدہٗ سے سنی.نقل ہے کہ حضرت بندگی میاں سید نور محمد کے گھر میں عورتوں کیلئے صحت خانہ تھا.وہاں بالو کا گڑھا کھودا گیا تھا جب حضرت کے فرزند کی شادی شروع ہوئی تو اس بول وبراز کو نکالنے کیلئے جس سے وہ گڑھا بھر گیا تھے بلکہ لبریز ہوگیا تھا آپ نے اپنے تابعوں کو فرمایا سب لوگوں نے اسکے نکالنے سے پس وپیش کیا اسلئے کہ اس کی حد درجہ بدبو سے لوگ وہاں ٹھہر نہیں سکتے تھے مگر بندگی میاں سید عالم رات کو لنگی باندھ کر اس میں اترتے اور تڑخے برتنوں اور ٹوٹے ہوئے ہانڈیوں سے بھر کر جو لوگ زمین پر کھڑے ہوئے تھے انکو دیا.اسی طرح تمام سنڈاس کو پاک کئے. کہتے ہیں کہ سر کو گیسو اور ریش مبارک میں کیڑے ڈوڑتے تھے سید نصرت کے علاقے کے تیرا سال اور میاں سید قاسم کے علاقہ باندھنے کے سات سال تک حضرت میاں سید نور محمد کی زندگی رہی.نقل ہے کہ بندگی میاں سید نور محمد اپنے فرزند میاں سید احمد کے شہر گشت کے ساتھ انکے خسر کے گھر جن کا نام درویش محمد تھا نہیں گئے اس لئے کہ وہ دائرہ سے خارج تھے.نقل ہے کہ بندگی میاں سید نور محمد ساٹھی لئے بغیر موتہ کا چارپائی نہیں اٹھواتے تھے اگر میت کے وارثوں کو میسر نہ ہوتی تو

اپنی جانب سے خود دیتے اور جنازہ اٹھاتے اور کہتے تھے اول ساٹھ بعد کھاٹ اور فرماتے تھے کہ مردے کی پاکی ساٹھی کے بغیر نہیں ہوتی. نقل ہے کہ بندگی میاں سید قاسمؒ بندگی میاں سید نور محمد کے حضور میں کہا کہ خوندکار شاہ بھائی بہت بہت قدمبوسی عرض کر کے کہتے ہیں کہ میرا دل خوندکار کے قدموں کے نزدیک ہے. فرمایا فرزندِ مہدیؑ ہیں اگر کوئی بری چیز نہ کہیں بس ہے. مجھ کو قدمبوسی کیوں کہیں گے. نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؒ نے وقتِ آخر میاں سید نصرت سے کہا سید نصرت، میٹھے بھائی میرے بعد رہیں گے تم ان سے (علاقہ) کرو جس طرح کہ وہ مجھ سے کئے ہیں لیکن تمہارا دل باور نہیں کرتا اور اعتماد نہیں پیدا ہوتا تاوقتیکہ بھائی نور محمد کے پاس زانو تہ نہیں کرتے یقین کرو بھائی نور محمد سے تلقین کے بغیر دینِ مہدیؑ سے کما حقہٗ واقف نہ ہوگے. نقل ہے کہ بندگی میاں سید نور محمد نے مہدیؑ کے فرزندوں سے بعض مرشدوں کے بارے میں اسطرح کہا کہ یہ فرزند مہدیؑ ہیں ہزار گریہ وزاری اور بہت مشقت وخواری کر کے اپنی ذات کو آتش دوزخ سے رہا کرلیں گے تو غنیمت ہے لیکن جو لوگ انکے حوالے ہیں جو جمع ہو کر ایک طالب کے عقد میں آئے ہوئے ہیں دھکہ دیکر انکو دوزخ میں ڈال دیں گے. نقل ہے کہ بندگی میاں سید نور محمد کی بڑی بی بی کے دل کی آزردگی کی خاص وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے دادا مسمّی عبدالفتح کا عرس کرتی تھیں اور حضرت انکو منع فرماتے تھے کیونکہ وہ تصدیقِ مہدیؑ سے مرتد تھے. انکے ارتداد کا قصہ واصلیں کے دور میں سالکین کی زبانی زیادہ ظاہر ہے. فی الجملہ بی بی خاں سے شادی کے بعد قدیم بی بی، انکے فرزند اور داماداں زیادہ تر لایعنی باتیں اپنی زبان سے کہتے تھے اور ہر چھوٹے بڑے کے سامنے حضرت کی شکایت کرتے تھے. چنانچہ ایک روز بڑی بی بی نے کہا بی بی خاں پر میاں کیونکر خوشدل نہ ہونگے اور مائل نہ ہونگے کہ بی بی خاں، میاں کو کھچڑی (لیجڑی) کھلاتے ہیں یعنی انواع واقسام کے خوش ذائقہ کھانے کھلاتے ہیں. حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ بندہ کو

کھانے کی طلب ہے اس کے بعد سے کھانے اور خوشی اور نہ خوشی کو چھوڑ کر آٹھ پہر ایک مٹھی بھر گھونگی مونگ پر قیلولہ کے بعد نمازِ ظہر سے پہلے یا نمازِ ظہر کے بعد اکتفا کر لیتے تھے تا مدتِ ایام حیات کے تین سال باقی تھے. اسی طرز پر گزر گئے. کہتے ہیں حرکات وسکنات میں ذرہ بھی فرق نہیں آیا. چہرہ کی بشاشت اور ذات کی فربہی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی. ایک وقت حضرت نے فرمایا میرے دل کو بدلنے کے ارادے سے جادو کیا گیا ہے لیکن بندے کے دل میں خدا ہے اسکے سبب اسکا اثر بندے کے دل پر نہیں ہوا لیکن وہ آسیب میرے آنکھوں پر ہوا کہ دونوں آنکھیں اندھی ہوگئیں. جان اے عزیز گرچہ پسر خاک کا تودہ ہے لیکن ماں باپ کی آنکھوں کا سرمہ ہے. اس غریب وعاجز کو یہاں تکرار کی حاجت یا اظہار کی جرئت نہیں ہے. بعد میں چند دن موضع کاڑی میں پھرا وسہ اودگیر (یادگیر) کوٹ گیر وغیرہ میں پھرتے پھراتے رہے اور بی بی خاں بنت میاں بہلول خاں، بہلول خاں کی ہمشیرہ کے ساتھ، حضرت سے منکوحہ ہو کر ہر دو اودگیر رحلت میں کر گئے. آخر الامر منچپہ پہنچنے کے بعد ۴۰؍روز کے بعد بعمر ۶۷؍سال سترہ ماہ محرم رحلت فرمائے. نقل ہے کہ جب آنحضرت کو تپ

میں جذبہ ہوا اور جذبہ میں اپنے تمام تابعین کو طلب کر کے فرمایا ہمارے دربار میں نوبت کرو دل کی بیداری کیساتھ .نمازِ فجر اول وقت گذارو.کبھی کبھی روحِ بندگی میاں سید محمودؒ جماعت میں آتے اور کہتے کہ تیری جماعت میں کیا نور برستا ہے. جذبہ میں اول و آخر یہ فرماتے اس میں معیت۔۔۔میاں کہتے اور جذبہ میں میاں سید عالم کو اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ قدم دائرہ دین پر استوار رکھو.خدائے تعالیٰ کے سواء کسی کی طرف میلان نہ کرو اور کسی کو خط نہ بھیجو اسطرح امرو نہی کئے اور حکم کیا کہ میرے پلنگ پر بیٹھو بعد میں اسطرح فرمایا اے برادر سید عالم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''کہد و اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو پس اگر وہ پھر گئے تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا''.رسول اللہؐ نے فرمایا میری اولاد وہ ہے جو میرے طریقے پر چلے .فرمایا رسول اللہؐ نے لاؤ میرے پاس تمہارے اعمال اور میرے پاس مت لاؤ تمہارے آباء کو کہا گیا کہ جنت اس کیلئے ہے جس نے اطاعت کی اگر چہ کہ وہ حبشی غلام ہے اور دوزخ اسکے لئے ہے جو نہ فرمانی کرتا ہے اگر چہ کہ وہ سید قریشی ہے .فرمایا علیہ السلام نے اے فاطمہؓ تو بھروسہ مت کر کہ تو میری بیٹی ہے ،جس دن صور پھونکا جائیگا اس دن انساب کام نہ آئیں گے.تم فرزند مہدی ہو،میرے فرزندوں کو مہدیؑ اور اصحابِ کرامؓ اور انکی بزرگی کی حقیقت جو وارد ہے اور دین کی ادائی کی حد اور انکے حدود کی تعلیم کرو.جسطرح کہ بندگی ملک الہدادؓ نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے بعد تعلیم دی ہے.آمین یارب العالمین.یہ میاں سید نور محمد عرف بڑے میاں صاحب نبیرۂ بندگی میاں سید نور محمد کی تحریر دیکھ کر لکھی گئی ہے اور آپ کے جنازہ کی امامت میاں سید عالم نے حکم کے موجب کی ،اور میاں سید عالم نے فرمایا کہ میا ں ماموں کی خوشی سے ان خلفاء کے حکم ارشاد پایا ہے یعنی چچا میاں سید عالم ، بھائی سید نصرت جی ، بھائی سید ولی ، بھائی اچھو جی ، بھائی سید یحییٰ ، بھائی سید سلام اللہ ، بھائی ملک ابراہیم ، ملک میراں اور بھائی بہلول خاں اور بندہ قاسم اور تذکیرۃ

المرشدین میں دوم خلیفہ میاں سید قاسم کو گنا ہے اور آں ذات کی تاریخ نعم دار المتقین ، نیز فضل نبیؐ مہدیؑ .اولاد آ جے صاحبہ بی بی بنت میاں تاج محمد بن بی بی ہدن جیؒ ایک پسر میاں سید احمد ، دوم میاں سید عیسیٰ ،سوم میاں سید عبدالحیٔ ، چہارم میاں سید عبدالقادر ، پنجم میاں سید عثمان ، چار دختراں ایک بی بی ملکاں زوجہء میاں سید زین العابدین نبیرۂ حضرت روشن منور صاحبؒ ، دوم بی بی راجہ فاطمہ زوجہء ملک عبدالفتاح بن ملک قیام الملک ،سوم بی بی بوا تاج زوجہء میاں سید خوندمیر بن میاں سید علی ، چہارم بی بی عائشہ عرف اچھی بی بی زوجہء میاں سید یعقوب بن میاں سید قاسم.نقل ہے دختر بندگی میاں سید نور محمد کہ جنکا نام بوا تاج زوجہء میاں سید خوندمیر بن میاں سید علی تھا ، ظاہر و باطن میں موبموہڈی اور پوست رفض کے عقائد سے بھری ہوئی تھیں اس حدتک کہ وقت نزع بھی یہی کہتی تھیں اگر کوئی میاںؓ و مہدیؑ کو برابر نہ کہے وہ کافر ہے اور اکفر ہے **نعوذ باللہ منہا و من طغیانہا** .اللہ اکبر.اسی وجہ جب وہ مرگئیں تو بندگی سید یٰسین نے انکے جنازہ کی نماز نہ پڑھی .انکی صورت نہیں دیکھی اور مشتِ خاک نہیں دی .انکے ترکہ سے حصہ نہیں لیا. باوجود یہ کہ انکے پیٹ سے پیدا ہوئے

تھے .تذکرہ بندگی میاں سید احمد عرف ابجی میاں بن بندگی میاں سید نور محمد تربیت وصحبت اپنے والد ماجد سے .والد کے حکم کے موجب دھاراسین میں دائرہ پر قائم رہے .فقر سے شہید ہوگئے .مرقد مبارک وہیں ہے .اولاد بی بی خونزابوا عرف مانجی صاحبہ بی بی بنت بندگیمیاں سید میراں سے تین فرزند ایک جی جی میاں ،دوم میاں سید عالم عرف منجلے میاں ،سوم میاں سید محمود ،بچپن میں فوت ہوگئے اور ایک دختر ملکاں بی بی زوجہء ملک سالار .تذکرہ۔ جی جی میاں بن بندگی میاں سید احمد .اولاد فتح صاحبہ بی بی بنت خانجی میاں صاحب عم خود سے دو فرزند ایک میاں سید مصطفیٰ ،دوم میاں سید احمد عرف بھائی جی میاں ایک دختر بوجی صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید عالم بن میاں سید یٰسین .تذکرہ۔میاں سید مصطفیٰ سیدن میاں بن جی جی میاں. اولاد زوجہء اول صاحبنی بی بی بنت میاں عبدالمجید بن میاں سید عبداللطیف نوری سے دو فرزند ایک میاں سید شریف ،دوم میاں سید محمد عرف چھجو میاں .زوجہء دوم بی بی خوب خاں صاحبہ بنت میاں سید چھجو سے ایک فرزند میاں سید حبیب اللہ عرف میٹھے میاں ایک دختر زوجہء ملک یوسف بن ملک قیام الدین .تذکرہ۔میاں سید شریف بن میاں سید مصطفیٰ گوکاک میں رہے اولاد نہیں .تذکرہ۔میاں سید محمد عرف بچھو میاں نیز چھجو میاں بھی کہتے ہیں .شوہر اور زوجہ دونوں کرگاول میں مدفون ہیں .اولاد ماں صاحبہ بی بی بنت میاں سید سراج ساکنِ چن پٹن سے ایک دختر بوجی صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید اسحاق عرف بڑے میراں صاحب میاں ساکن کرگاول دائرہ تالاب پر ہے. تذکرہ۔میاں سید احمد عرف بھائی جی صاحب بن جی جیمیاں .اولاد بی بی ۔۔بنت میاں سید اشرف بن سید جی میاں سے ایک پسر میاں سید اسمٰعیل .تذکرہ۔میاں سید اسمٰعیل عرف ابجی میاں بن بھائی جی میاں بن جی جی میاں علاقہ پہلے اپنے خاندان میں تھا بعد میں میاں سید اشرف غازیؒ سے علاقہ کیا .مدفون کرور میں .اولاد انکی بیوی ۔۔بی بی بنت سے تین فرزند ایک میاں سید نور محمد ،دوم میاں سید محمد

،سوم میاں سید راجو اور چھے دختر ایک صاحبنی بی بی زوجہء خوب صاحب میاں نبیرہء میاں سید قاسم ،دوم آ جے صاحبہ بی بی زوجہء خوب صاحب میاں ارکاٹ میں معذور تھے ،سوم اچھی صاحبہ بی بی زوجہء روشن میاں نبیرۂ میاں سید یعقوب توکلی ،چہارم خوزادی بی بی زوجہء ۔۔،پنجم ۔۔بی بی زوجہء ۔۔،ششم بوا صاحبہ بی بی زوجہء ملک بچھو باڑیوال والدہ نواب میراں یار جنگ .تذکرہ۔میاں سید نور محمد بن میاں سید اسمٰعیل عرف ابجی میاں بن بھائی جی میاں کو ایک دختر زوجہء میانجی صاحب میاں بن باوا صاحب میاں بن ابجی میاں بن بھائی جی میاں .اولاد ۔۔بی بی بنت ۔۔ایک پسر میاں سید یعقوب عرف میانجی صاحب میاں ساکن موضع چڑیال ،علاقہ خواجہ زادے میاں حاجی سے کیا .اولاد ۔۔بی بی بنت ۔۔سے چار دختر ایک ۔۔زوجہء روشن میاں بن سیدن میاں نبیرۂ حضرت روشن میاں صاحب ،دوم ۔۔بی بی زوجہء میانجی صاحب میاں بن میاں صاحب میاں ساکن چھوٹا ناگپور ،سوم رخبا بی بی زوجہء خوب صاحب میاں بن میراں یار جنگ .زنِ دوم سے تین فرزند سید جعفر ،سید خان اور پھر ایک ہے .تذکرہ۔میاں سید عالم عرف منجلے میاں بن میاں سید احمد بن بندگیمیاں سید

نورمحمد، مدفن مہندرگی بتاریخ ۔۔.اولاد بوبوصاحبہ بی بی بنت میاں شاہ برہان موصوف الزمان سے ایک فرزند میاں سید محمد غازی .تذکرہ۔میاں سید محمد مہدوی عرف باباصاحب میاں صاحب غازی بن میاں سید عالم عرف منجلے میاں صاحب اورنگ زیب کے لشکر میں چار سال مہدویت کے بحثوں کے لئے رہے اور حضرت خاتم النبوت محمدﷺ کا بہرہٗ عام عالمگیر کے لشکر میں کئے .سخاوت ،شجاعت اور توکل آپ کا بہت مشہور ہے اور سراج الدعا اور چند رسالہ حضرت ہی کی تصانیف ہیں .عرس بتاریخ ۴/ذی قعدہ دفن والد ماجد کے پاس مہندرگی میں .اور حضرت تربیت وصحبت ،حضرت بندگی میاں سید عیسیٰ بن بندگی میاں سید نورمحمد سے .اولاد بی بی بواراجہ رقیہ عرف ماں صاحبہ بی بی بنت میاں سید محمود بن میاں سید عیسیٰ سے پانچ فرزند ایک میاں سید مبارک ،دوم میاں سید احمد عرف شاہصاحب میاں ،سوم میاں سید راجو عرف خوب صاحب میاں ، چہارم میاں سید جلال ، پنجم میاں سید علاء الدین ایک دختر بی بی فاطمہ عرف بی بی صاحبہ زوجہء میاں سید جلال بن میاں سید شریف .تذکرہ۔میاں سید مبارک عرف میراں صاحب میاں ب میاں سید محمد مہدوی ،تربیت وصحبت اپنے پدرِ عالی قدر سے بتاریخ ۱۳/ ماہ ربیع الثانی مدفون مہندرگی میں .اولاد بی بی چھنما جی بی بی عرف چاند صاحبہ بی بی بنت سید احمد مخدوم زادہ سے ایک پسر میاں سید عبدالحئ عرف میانجی صاحب میاں اور زوجہء دوم بوبوصاحبہ بی بی بنت خوب میاں جو بندگی میاں سید علی کی نسل سے ہے انسے تین پسر ایک میاں سید اشرف ،دوم میاں سید مصطفیٰ ،سوم میاں سید عالم .تذکرہ۔میاں سید عبدالحئ عرف میانجی صاحب میاں صاحب بن میاں سید مبارک بن میاں سید محمد مہدوی .اولاد خوزادی صاحبہ بی بی بنت بڑے میاں بن میاں سید شریف شہید سے ایک فرزند منجلے میاں .تین دختر ان ایک مانجی صاحبہ بی بی زوجہء سید جی میاں بن میاں سید اللہ بخش غازی ،دوم ۔۔،سوم ۔۔.تذکرہ۔منجلے میاں بن میاں سید عبدالحئ بن میا

ں سید مبارک .اولاد بوبوصاحبہ بی بی بنت میاں سید مصطفیٰ عرف سید نمیاں صاحب سے چار فرزند ایک میانجی صاحب میاں ،دوم شاہصاحب میاں ،سوم سیجی میاں ، چہارم بڑے میاں اور دو دختر ایک چاند صاحبہ بی بی زوجہء ۔۔نوری ،دوم بوجی صاحبہ بی بی زوجہء چھجو میاں بن جلال شاہمیاں .تذکرہ۔میانجی صاحب میاں بن منجلے میاں بن میاں سید عبدالحئ تربیت میاں سید راجوؒ سے اور فقیر جلال شاہمیاں صاحب سے تھے .اولاد ۔۔بی بی بنت ۔۔سے ایک فرزند منجلے میاں ،شادی کے بعد رحلت ہوئی ،دو بیٹیاں ایک ۔۔بی بی زوجہء شریف میاں بن اشرف میاں ،دوم ۔۔بی بی زوجہء باواصاحب میاں نوری .تذکرہ۔شاہصاحب میاں بن منجلے میاں بن میاں سید عبدالحئ .اولاد ۔۔بی بی بنت روشن میاں بن موسیٰ میاں سے ایک فرزند ۔۔دو دختر ایک ۔۔بی بی زوجہء میانجی صاحب میاں بن روشن میاں صاحب شہید ،دوم ۔۔بی بی زوجہء ۔۔بن ۔۔.تذکرہ۔سید صاحب میاں بن منجلے میاں بن میاں سید عبدالحئ تربیت میاں سید راجوؒ سے .اولاد ۔۔بی بی بنت اشرف میاں سے ۔۔فرزند ۔۔.تذکرہ۔میاں سید مصطفیٰ عرف سید نمیاں بن میاں سید مبارک بن

میاں سید محمد غازی .تربیت ۔۔وصحبت ۔۔مدفون ۔۔بتاریخ ۔۔ماہ ۔۔.اولاد ماں صاحبہ بی بی بنت باوا صاحب میاں بن میاں سید جلال سے ایک پسر میاں سید راجو اور زوجہ ٔدوم آجے صاحبہ بی بی بنت میانجی صاحب میاں بن میاں سید عالم ایک فرزند اشرف میاں اور دو دختر ایک بوبو صاحبہ بی بی زوجہ ٔمنجلے میاں بن میانجی صاحب بن میاں سید مبارک ،دوم ماں صاحبہ بی بی زوجہ ٔ۔۔میاں نوری اور بائی کلاں سے ایک پسر سید حیدر .تذکرہ۔میاں سید راجو عرف خوب صاحب بن میاں سید مصطفیٰ بن میاں سید مبارک ،تربیت وصحبت میاں سید عالم سے ،مدفون مہندر گی میں بتاریخ ۔۔ماہ ۔۔.اولاد بی بی صاحبہ بی بی بنت میاں سید عالم سے دو فرزند بادشاہ میاں اور چھابوجی میاں حضرت مہدیؑ کے نام پر شہید ہو گئے اور دو باقی ایک جلال شاہمیاں ،دوم میاں سید محمد ایک دختر فتح بی بی اور دوسری سے ایک دختر ۔۔زوجہ ٔ۔۔.تذکرہ۔جلال شاہمیاں بن میاں سید راجو بن میاں سید مصطفیٰ مدفون مہندرگی بتاریخ ۔۔ماہ ۔۔.اولاد زوجہ ٔاول ۔۔بی بی بنت میانجی صاحب میاں بن باوا صاحمیاں .زچگی کے وقت رحلت کرگئی .زوجہ ٔدوم بی بی بنت شاہصاحب میاں اولاد شاہؒ سے دو فرزند ایک ۔۔،دوم خوبصاحب میاں اور ایک دختر بوجابی بی زوجہ ٔخواجہ زادے میاں عرف عطائی میاں ،دوم ۔۔.تذکرہ۔میاں سید محمد عرف بابا صاحب میاں بن میاں سید راجو بن میاں سید مصطفیؒ ،تربیت وصحبت میاں سید راجو سے بعد میں جلال شاہصاحب میاں سے علاقہ کئے اور چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے علاقہ کئے .بتاریخ ۹/ماہ رجب گوکاک میں دفن ہیں .اولاد ماں صاحبہ بی بی بنت خانجی میاں نبیرۂ حضرت شہاب الحقؒ سے چار فرزند ایک میاں سید عالم ،دوم بادشاہ میاں ،سوم لالہ میاں ،چہارم سید نجی میاں ،دو دختر ایک بی بی صاحبہ بی بی زوجہ ٔآجے میاں نوری ،دوم صاحبنی بی بی زوجہ ٔچھابوجی میاں بن راجہ میاں غازی .تذکرہ۔میاں سید عالم عرف عالم صاحب میاں غازی بن میاں سید محمد بن میاں سید

راجو ،تربیت وصحبت اپنے والد سے .انکے والد باوا صاحب میاں ہیں اپنے فرزند کا نام یعنی عالم صاحب میاں کا نام لیکر چھجو میاں صاحب میاں کے فرزند سے اپنا علاقہ کرتے وقت اپنے اس فرزندِ مذکور کا علاقہ قبول کروائے .اولاد دولت صاحبہ بی بی بنت سید جی میاں نبیرۂ حضرت شہاب الحقؒ سے ۔۔فرزند ایک سعد اللہ میاں ،دوم راجو میاں ،سوم علی میاں اور تین دختر ایک آجابی بی ،دوم ۔۔،سوم ۔۔.تذکرہ۔بادشاہ میاں بن میاں سید محمد عرف بابا صاحب میاں ،تربیت واپنے والد سے .اولاد ۔۔بی بی بنت جلال شاہمیاں صاحب بن موسیٰ میاں صاحب سے ۔۔.تذکرہ۔لالہ میاں بن میاں سید محمد عرف باوا صاحب میاں تلقین اپنے والد سے .اولاد ہدنجی صاحبہ بنت خوبصاحب میاں نبیرۂ حضرت شہاب الحقؒ .
تذکرہ۔سید نجی میاں بن میاں سید محمد تلقین اپنے والد سے .تذکرہ۔اشرف میاں بن میاں سید مصطفیٰ بن میاں سید مبارک ،تربیت میاں سید عالم سے اور صحبت میاں سید راجو سے مدفون مہندرگی بتاریخ ۔۔ماہ ربیع الاول .اولاد رحمان صاحبہ بنت سید محمد سے تین پسر ایک سید نمیاں ،دوم شریف میاں ،سوم صاحب میاں دو دختر ایک پاچھابی بی زوجہ ٔسید جی میاں نبیرۂ

شہاب الحقؒ، دوم آجا بی بی زوجہءسید صاحب میاں بن منجلے میاں. تذکرہ۔سیدن میاں بن اشرف میاں بن میاں سید مصطفیٰ، تربیت میاں سید راجو سے علاقہ ۔۔ سے مدفون مہندرگی بتاریخ ۔۔ ماہ ۔۔.اولاد چاند صاحبہ بی بی بنت راجہ میاں نبیرۂ میاں سیداللہ بخش غازی سے دوفرزند ایک ۔۔، دوم ۔۔، اور زوجہء دوم بوا صاحبہ بی بی بنت میرانجی میاں صاحب نبیرۂ میاں سید شریف شہید سرا سے .دو تین فرزند اور دو دختراں .تذکرہ۔شریف میاں بن اشرف میاں بن میاں سید مصطفیٰ ،تربیت اپنے والد سے .اولاد ۔۔بی بی بنت میانجی صاحب میاں سے اولاد ہے.تذکرہ۔صاحب میاں بن اشرف میاں بن میاں سید مصطفیٰ تربیت جلال شاہصاحب میاں سے .اولاد ۔۔بی بی بنت منجلے میاں بن روشن میاں صاحب ۔۔۔. تذکرہ۔میاں سید عالم عرف چھابا میاں صاحب بن میاں سید مبارک ،تربیت وصحبت اپنے والد سے ،مدفون مہندرگی بتاریخ ۔۔ماہ ۔۔.اولاد بوجی صاحبہ بی بی بنت جلال شاہمیاں صاحب سے دو دختراں ایک بی بی صاحبہ بی بی زوجہءمیاں سید راجو، دوم ۔۔بی بی زوجہء۔۔.تذکرہ۔بندگی میاں سید عیسیٰ بن بندگی میاں سید نور محمد صاحب ،تربیت پدرِ عالی قدر سے اور صحبت بندگیمیاں سید عالم بنی اسرائیل سے ،مدفون منچپہ بتاریخ ۱۸/ ماہ صفر .اولاد ۔۔بی بی بنت میاں درویش محمد جاگیردار موضع دھاراسین سے ایک پسر میاں سید محمود عرف میاں صاحب میاں اور ایک باندی کے شکم سے ایک دختر بی بی مومن جی زوجہء ملک احمد .تذکرہ۔میاں سید محمود عرف میاں صاحب میاں بن بندگی میاں سید عیسیٰ ،تربیت وصحبت وسند اپنے قبلہ گاہ سے اور اقامت حیدرآباد میں بشیر پورہ میں تھی.نقل ہے میاں سید ابراہیم عرف بابا صاحب میاں اپنے بھائی کے نام سے میاں سید نصرتؒ صاحب کے ہاتھ سے تصفیہ کرواکر میاں سید محمود کو پہنچائے ہیں.اسی مقام پر انکی رحلت بتاریخ ۲۹/ ماہ شوال میت کو نقل کر کے منچپہ لے گئے .اور قبر والد کے پہلو میں قبلہ کی طرف ہے.اولاد زوجہء اول ۔۔بی بی

بنت بڑے میراں صاحب میاں سے تین دختراں ایک ماں صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید محمد غازی ،دوم بی بی ماں بی بی زوجہء میاں سید شریف بن میاں سید سراج محمد ،سوم بوا جی صاحبہ زوجہء سیدن جی میاں صاحب بن سید جی میاں غازی اور زوجہء دوم مانجی صاحبہ بی بی بنت میاں سید یٰسین سے دو پسر ایک میاں سید تاج محمد عرف موسیٰ میاں ۱۸/ سال کی عمر میں بھنور میں رحلت کر گئے ،دوم میاں سید نور محمد ،ایک دختر بچپن میں فوت ہوگئی .تذکرہ۔میاں سید نور محمد عرف بڑے میاں صاحب بن میاں سید محمود بن بندگیمیاں سید عیسیٰ ،تربیت وصحبت میاں سید محمد غازی سے ،بسا بزرگ اور شہرۂ آفاق عالم تھے اور کتاب ردالتاویل حضرت کی تصنیف ہے .ارکاٹ میں بتاریخ ۱۸/ ماہ ذی قعدہ مدفون ہیں .اولاد بوا صاحبہ بی بی بنت میاں سید شریف شہید سے فرزنداں زیادہ ہوئے مگر نہ رہے سوائے چار کے ،ایک میاں سید تاج محمد ،دوم میاں سید عزیز محمد ،سوم میاں سید نصیر الدین ،چہارم میاں سید عبدالجلیل اور دو دختر ایک بڑی بی بی صاحبہ زوجہء میاں سید یعقوب عرف میانجی میاں صاحب جو اولاد میاں سید محمود بنی اسرائیل سے ہیں ،دوم مانجی صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید احمد عرف

شاہصاحب میاں ،سید عمر بن میاں سید احمد مخدوم زادہ .تذکرہ۔ میاں سید تاج محمد عرف خواجہ زادے میاں صاحب بن میاں سید نور محمد ساکن ارکاٹ ،تربیت والد سے صحبت میاں سید عیسیٰ طرہ والا سے مدفون کرنول میں .اولا دزوجہء اول --بی بی بنت یعقوب شاہ میاں صاحبؒ بچہ ھودکارہ سے چھے دختراں ایک --بی بی زوجہء خواجہ زادے میاں نیادائرہ والا ،دوم --بی بی زوجہء--،سوم بی بی زوجہء--، چہارم --بی بی زوجہء--،پنجم --بی بی زوجہء--،ششم --بی بی زوجہء --.اورزوجہء دوم راج خاں صاحبہ بی بی بنت --سے دودختراں ایک --بی بی زوجہء میرانجی میاں صاحب بن میاں سید یعقوب نبیرۂ میاں سید محمود بن بنی اسرائیل ،دوم --بی بی زوجہء اللہ بخش میاں بن موسیٰ میاں .تذکرہ۔ میاں سید عزیز محمد عرف بابا صاحب میاں بن میاں سید نور محمد تربیت وصحبت اپنے والد سے خود عالم تھے .اور بیان کا حکم میاں سید اشرف غازی سے آنحضرت کے بیان میں وہ لطافت اور تاثیر بہت تھی ،مدفون گوکاک میں بتاریخ ۲۶/ ماہ شعبان نمازِ جنازہ کو حکم حافظ میراں صاحب میاں کو دئے .اولاد اچھو صاحبہ بی بی بنت یعقوب شاہ میاں بچہ ھودہ کارہ سے ایک فرزند میاں سید موسیٰ دو دختر ایک صاحبنی صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید اشرف عرف خوزادے میاں نبیسہ سیدہ صاحب نوادائرہ والا ،دوم منانجی صاحبہ بی بی زوجہء شاہصاحب میاں بن روشن میاں نبیرۂ حضرت روشن منور صاحبؒ .تذکرہ۔ میاں سید موسیٰ عرف موسیٰ صاحب میاں صاحب بن میاں سید عزیز محمد بن میاں سید نور محمد صاحب ،تربیت اپنے دادا سے اور صحبت اپنے والد ماجد سے عالم مشہور تھے اور بہت سے رقعات اور مکتوبات کے مصنف تھے .مدفون اکیلوی بتاریخ ۹/ ماہ شعبان .اولاد بانو صاحبہ بی بی بنت محمد اشرف نبیرۂ حضرت شاہ سے چار فرزنداں ایک روشن میاں ،دوم بڑے میاں ،سوم اللہ بخش میاں ،چہارم میاں سید عبدالجلیل .تذکرہ۔ روشن میاں صاحب بن میاں سید موسیٰ بن میاں سید عزیز محمد تربیت اپنے جدّ امجد سے

اور صحبت اپنے والد سے ،مدفون اکیلوی بتاریخ --ماہ-- .اولاد زوجہء اول ماں صاحبہ بی بی بنت جلال شاہ میاں نبیرۂ بندگیمیاں سید عبدالوھاب سے ایک پسر منجلے میاں ایک دختر --بی بی زوجہء شاہصاحب میاں بن منجلے میاں اور زوجہء دوم بڑی بی بی بنت سید جی صاحب ساکن نوادائرہ سے چار فرزند ایک قاسم صاحب میاں ،دوم میانجی صاحب میاں ،سوم چھابوجی میاں ، چہارم -- .تذکرہ۔ منجلے میاں بن روشن میاں بن میاں سید موسیٰ مردِ بہادر تھے .تربیت اپنے چچا جلال شاہ میاں سے .اولاد --بی بی بنت خواجہ زادے میاں بن جلال شاہ میاں نبیرۂ بندگی میاں سید عبدالوھاب سے دو پسر ایک --دوم --چار دختر ایک --بی بی زوجہء صاحب میاں بن اشرف میاں ساکنِ اوسہ ،دوم --بی بی زوجہء شاہصاحب میاں بن سید جی میاں اخباری ،سوم --بی بی زوجہء میاں صاحب میاں بن علی میاں بن جلال شاہ میاں ،چہارم --بی بی زوجہء میانجی میاں بن عیسیٰ میاں سوداگر فیلاں .تذکرہ۔ قاسم صاحب میاں بن روشن میاں بن سید موسیٰ تربیت اپنے دادا سے اور صحبت اپنے بھائی سے مدفون حسین ساگر .اولاد --بی بی بنت منجلے میاں بن میانجی صاحب میاں

از نبیرۂ گاں بندگی میاں سید احمد سے ایک دختر ۔۔ بی بی زوجہء ابراہیم شاہ میاں بن ننھے میراں صاحب میاں .
تذکرہ۔ میاں نجی میاں بن روشن میاں بن سید موسیٰ تربیت اپنے دادا سے صحبت جلال شاہمیاں سے . اولاد نہیں .
تذکرہ۔ چھابوجی میاں بن روشن میاں بن سید موسیٰ تربیت وصحبت جلال شاہمیاں صاحب سے، مدفون حسین ساگر. اولاد ۔۔ بی بی بنت خواجہ زادے میاں بن جلال شاہمیاں نبیرۂ بندگیمیاں سید عبدالوھاب سے ایک پسر ۔۔ .تذکرہ۔ میاں سید اللہ بخش عرف اللہ بخش میاں بن میاں سید موسیٰ بن میاں سید عزیز محمد، تربیت وصحبت اپنے دادا سے گوکاک کے راستے میں چوروں کے ہاتھوں شہید ہوگئے. اولاد ۔۔ بی بی بنتِ چھابوجی میاں سے تین دختراں ایک ۔۔ بی بی زوجہء سید نجی صاحب بن جلال شاہمیاں، دوم ۔۔ بی بی زوجہء باوا صاحب میاں بن جلال شاہمیاں، سوم ۔۔ بی بی زوجہء میانجی صاحب میاں بن روشن میاں .تذکرہ۔ بڑے میاں حافظ بن میاں سید موسیٰ بن میاں سید عزیز محمد، تربیت وصحبت اپنے دادا سے اور قاری القرآن تھے کہ قرآن پڑھنے میں انکی تعریف بیان سے باہر ہے. رہزنوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے .تذکرہ۔ میاں سید عبد الجلیل عرف جلال شاہمیاں صاحب بن میاں سید موسیٰ بن میاں سید عزیز محمد، تربیت والد سے صحبت اپنے دادا اور والد سے. حضرت کا علم سینہ اور علم مجلس حد سے زیادہ تھا. مدفون اکیلوی بتاریخ ۱۷ر ماہ ذی قعدہ ہے. اولاد خوزادی بی بی بنت سید نجی صاحب ساکن نیا دائرہ سے چار فرزند ایک میاں سید محمود، دوم میاں سید عزیز محمد، سوم علی میاں، چہارم موسیٰ میاں دونوں آنکھوں سے معذور تھے شادی شدہ تھے. دانکہ میں چوروں نے شہید کردیا تذکرہ۔ میاں سید محمود عرف سید نجی میاں صاحب میاں بن میاں سید عبدالجلیل بن میاں سید موسیٰ تربیت اپنے دادا سے اور صحبت اپنے والد سے علمِ تصوف میں مشہور. اولاد ز وجہء اول ۔۔ بی بی بنت اللہ بخش میاں بن میاں سید موسیٰ سے ایک دختر ۔۔ بی بی زوجہء ۔۔ اور زوجہء دوم

۔۔ اور زوجہء سوم ۔۔ بی بی بنت روشن میاں شہید ساکن اپل گوڑہ بن میراں صاحب میاں سے دو تین فرزند ۔۔ .
تذکرہ۔ میاں سید عزیز محمد عرف بابا صاحب میاں بن میاں سید عبدالجلیل بن میاں سید موسیٰ ۲۶ر سال کی عمر میں والد کے سامنے حیدر آباد میں حسین ساگر میں مدفون ہیں .تذکرہ۔ علی میاں بن میاں سید عبدالجلیل بن میاں سید موسیٰ، تربیت وصحبت کا سلسلہ اپنے والد سے. اولاد ۔۔ بی بی بنت سیدا میاں نبیرۂ خوزادے میاں ساکن نوا دائرہ سے چار فرزند ایک سیدا میاں، دوم ۔۔، سوم ۔۔، چہارم ۔۔، ایک دختر ۔۔ بی بی زوجہء ۔۔ اور سیدا میاں مذکور کی شادی منجلے میاں بن روشن میاں کی دختر سے ہوئی ہے.
تذکرہ۔ میاں سید نصرۃ الدین عرف چھابوجی میاں بن میاں سید نور محمد ساکن ارکاٹ، تربیت والد سے، اور صحبت بڑے بھائی بابا صاحب سے کئے، مدفون بنکی پور کے حظیرہ میں. اولاد دماں صاحبہ بی بی بنت میاں سید یعقوب بچہ ھودہ کارہ سے دو فرزند ایک سیدن میاں، دوم خوب صاحب میاں کرگاول میں میاں سید اشرف غازی کے مقبرہ میں مدفون ہیں.

تذکرہ۔سیدن میاں بن میاں سید نصرۃ الدین مدفون ترچناپلی میں صاحبِ ارشاد تھے.اولاد بی بی صاحبہ بی بی بنت خواجہ زادے میاں سے ایک دختر ہوئی جو اللہ بخش میاں بن میاں سید موسیٰ کو دی گئی.تذکرہ۔میاں سید عبدالجلیل بن میاں سید نور محمد ساکن ارکاٹ پالمکوٹ قریہ میں دائرہ تھا.اولاد آجے صاحبہ بی بی بنت حسّے میاں جمعدار سے دو دختراں ایک حدو صاحبہ بی بی زوجہءخوب صاحب میاں بن چھابو جی میاں انکی اولادنہیں رہی،دوم بوبو صاحبہ بی بی زوجہءسید نجی صاحب بنت سید اصاحب ساکن نوادائرہ.تذکرہ۔بندگی میاں سید عبدالحیٔ عرف میانجی صاحب میاں صاحب بن میاں سید نور محمد ،تربیت وصحبت بندگی میاں سید عالم سے رکھتے ہیں مدفون منچپہ میاں سید نور محمد کے چبوترے کے پائیں جنوب کی طرف اورانکی ماں آجی صاحبہ بی بی کی قبرانکے بازومشرق کی طرف ہے.اولاد۔۔بی بی بنت میرانجی داؤدخان سے ایک پسر میاں سید عالم اور چار دختراں ایک۔۔بی بی زوجہءملک قیام الدین بن ملک عبدالفتح،دوم راجے صاحبہ بی بی زوجہءسیدن میاں بن میاں سید شاہ برہان،سوم۔۔بی بی زوجہءچھابو جی میاں بن شاہ برہان،چہارم اچھی بی بی زوجہءمیاں سید میرانجی عرف سیدو میاں صاحب.تذکرہ۔میاں سید عالم عرف خوجہ زادے میاں بن بندگیمیاں عبدالحیٔ ،تربیت وصحبت والد سے بعد میں علاقہ کا خط چھابوجی میاں ساکن مہندرگی کے ذریعہ ترچناپلی میں میاں سید اشرف غازی کو پہنچائے.مدفون کڑپہ میں بتاریخ۔۔ماہ۔۔.اولاد بوبو صاحبہ بی بی بنت۔۔چار فرزند ایک بندگیمیاں سید عبدالحیٔ ،دوم روشن میاں،سوم دیوان صاحب میاں،چہارم اول شاہ میاں اورزوجہءدوم سے طیب جی میاں اور دو دختر ایک۔۔،دوم۔۔.تذکرہ۔میاں سید عبد الحیٔ عرف میانجی صاحب میاں بن میاں سید عالم بن بندگی میاں سید عبدالحیٔ ،تربیت اور اول صحبت اپنے والد سے بعد میں میاں سید اشرف غازی کی صحبت حاصل کی.مدفون دھاراپور بتاریخ ۳/ماہ صفر.اولاد منانجی صاحبہ بی بی بنت سیدو میاں

صاحب طرہ والا سے دو پسر ایک خواجہ زادے میاں،دوم باوا صاحب میاں اور چھے دختراں ایک آجے صاحبہ بی بی زوجہء سید نجی میاں صاحب بن میاں سید مبارک ساکن مہندرگی،دوم پاچھابی بی زوجہءاچھا میاں صاحب ساکن بنور،سوم بڑی بی بی زوجہءمیاں سید اللہ بخش غازی،چہارم لالہ بی بی زوجہءبڑے میاں صاحب بن سیدن میاں صاحب بچھو،پنجم بی صاحبہ بی بی زوجہء۔۔،ششم ماں صاحبہ بی بی زوجہء۔۔،اور ایک باندی سے اولاد ہوئی.اس وقت نہیں رہی.تذکرہ۔باوا صاحب میاں بن میاں سید عبدالحیٔ بن میاں سید عالم،تربیت والد سے،مدفون کرگاول بتاریخ۔۔ماہ۔۔.زوجہءاول خواجہ زادی بی بی بنت خوب صاحب میاں نبیرۂ شہاب الحقؒ سے ایک دختر بوابی بی زوجہءچھابو جی میاں نبیرۂ سید نمیاں صاحب بچھو،زوجہءدوم خوزادی بی بی بنت بڑے میاں عملدار جنگم کو کوئی اولاد نہیں.تذکرہ۔روشن میاں بن میاں سید عالم بن بندگی میاں سید عبدالحیٔ تربیت پدر و والد قدر سے،مدفون کرگاول بتاریخ۔۔ماہ۔۔مقبرہ میاں سید اشرف غازی کے مقبرے میں.اولاد بڑی بی بی (ہمیشہ روزہ رکھنے والی) بنت شریف میاں صاحب شہید سرہ سے دو فرزند ایک خواجہ زادے

میاں ،دوم میانجی صاحب میاں اور دو دختراں ایک بی صاحبہ بی بی نیز دائم الصوم زوجہء عیسیٰ میاں بن میاں سید اسحاق عرف بڑے میراں صاحب میاں از نبیرۂ گاں بندگیمیاں سید ابراہیم بنی اسرائیل ،دوم بڑنجی صاحبہ بی بی زوجہء چھابو جی میاں صاحب بن چھجو میاں صاحب نبیرۂ حضرت شہاب الحقؒ .تذکرہ۔میاں سید عالم عرف خواجہ ادے میاں بن روشن میاں بن میاں سید عالم .اولاد اچھی صاحبہ بی بی بنت میاں سید علی سے دو دختراں ہوئے اور ایک فرزند نام سید و میاں ان سب کو ۔۔نہیں .تذکرہ۔میانجی صاحب میاں بن روشن میاں بن میاں سید عالم تربیت میاں سید زین العابدین بن شریف میاں صاحب شہید سرہ سے رہزنوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے .اولاد ماں صاحبہ بی بی بنت عیسیٰ میاں نبیرۂ بڑے شاہمیاں صاحب سے ایک فرزند عیسیٰ غازی .تذکرہ۔عیسیٰ میاں بن میانجی صاحب میاں بن روشن میاں صاحب ،تربیت اپنے ماموں سے اور انجی میاں صاحب سے ،ہاتھیوں کی سوداگری کرتے تھے .مہدیؑ کے نام حیدرآباد کی شہادت کے روز غازی ہوئے .اولاد بی بی صاحبہ بی بی بنت خوب صاحب میاں سوداگرِ فیلاں سے ایک پسر میانجی صاحب میاں اور دو دختراں ایک خوزادی بی بی زوجہء اللہ بخش میاں بن جلال شاہمیاں ساکنِ اکیلوی ،دوم بڑی بی بی زوجہء ۔۔اور ایک دوسری عورت سے ایک دختر ۔۔زوجہء صاحب میاں بن انجی میاں .تذکرہ۔میانجی صاحب میاں بن عیسیٰ میاں غازی ،تربیت جلال شاہمیاں ساکنِ اکیلوی سے .اولاد ۔۔بی بی بنت منجلے میاں بن روشن میاں صاحب ساکنِ اکیلوی سے ۔۔.تذکرہ۔طیب جی میاں بن میاں سید عالم بن بندگیمیاں سید عبدالحیٔ ،تربیت اپنے والد سے اور صحبت اپنے بڑے بھائی میانجی صاحب میاں صاحب سے ،مدفون بنور .اولاد ۔۔بی بی بنت سید نمیاں صاحب ۔۔سے دو پسر ایک خواجہ زادے میاں ،دوم اول شاہمیاں ،ایک دختر بڑن جی صاحبہ بی بی زوجہء شاہصاحب میاں بن خواجہ زادے میاں ساکنِ

بنور .تذکرہ۔میاں سید عالم عرف خواجہ زادے میاں بن طیب جی میاں بن میاں سید عالم ،تربیت اپنے والد سے اور صحبت جلال شاہمیاں صاحب ساکنِ اکیلوی سے ،مدفون چن پٹن .اولاد ۔۔بی بی بنت منجلے میاں نبیرۂ میاں سید سراج سے تین فرزند ایک سیدا میاں ،دوم علی میاں ،سوم سید نمیاں یہ انتقال کر گئے ،اور دو دختراں ایک روشن بی بی زوجہء راجہ میاں بن خوب صاحب میاں ساکنِ پالکوڑ .دوم ۔۔بی بی زوجہء ۔۔.تذکرہ۔حضرت بندگیمیاں سید عبدالقادر عرف خانجی میاں صاحب بن بندگی میاں سید نور محمد ،تربیت وصحبت بندگی میاں سید عالم بنی اسرائیل سے ،دائرہ حضرت کا حیدرآباد میں بشیر پوہ میں تھا .بتاریخ ۲۲ / ماہ ذی الحجہ کو رحلت ہوئی .اولاد بوا راستی بنت ملک نصیر الدین سے دو دختراں ایک بوا صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید قادن بن میاں سید سلام اللہ ،دوم فتح بی بی زوجہء جی جی میاں بن میاں سید احمد اور زوجہء دوم ۔۔بی بی بنت میاں سید میرانجی بن بندگی میاں سید عبدالوھابؒ .اولاد نہیں .تذکرہ۔میاں سید عثمان عرف سید جی میاں صاحب بن حضرت بندگیمیاں سید نور محمد . بندگی میاں سید عالم کے ظلّ عاطفت میں پرورش پائی ،تربیت بندگی میاں سید عالم سے

،انتقال منچیہ میں ۱۳/ ماہ ذی الحجہ اور قبر چبوترے کے نیچے مشرق کی طرف بعد ایک قبر کے اور وہ دوسرا چبوترہ ہے. اولاد بی بی بوا صاحبہ بنت میاں سید محمود بن میاں سید علی ستون دینؒ سے دو فرزند ایک میاں سید اشرف، دوم میاں سید احمد عرف سیدن میاں. تذکرہ۔ میاں سید اشرف بن بندگی میاں سید عثمان، دائرہ حضرت کا نوتہ گوڑہ حیدرآباد میں تھا. مدفون بندگی میاں سید قاسم کے حظیرہ میں بتاریخ ۔۔ ماہ ۔۔. اولاد منانجی صاحبہ بی بی بنت میاں سید یعقوب بن بندگی میاں سید قاسم سے ایک فرزند میاں سید عیسیٰ، تین دختر ان ایک مانجی صاحبہ بی بی زوجہء چھجو میاں وزیر بن میاں سید ابراہیم، دوم آجی صاحبہ بی بی زوجہء میاں سید اللہ بخش بن میاں سید حسین، سوم خوزادی بی بی زوجہء میاں سید یعقوب بن میاں سید زین العابدین اور پہلے دو بڑے فرزند ایک میاں سید عثمان، دوم شاہصاحب میاں ہر دو جوانی میں انتقال کر گئے. تذکرہ۔ میاں سید عیسیٰ عرف سیدو میاں صاحب بن میاں سید اشرف، تربیت میاں سید عالم سے، صحبت میاں سید نور محمد ساکن ارکاٹ سے، پہلے حضرت کو کسب کی حالت میں سرکاری ملازی جڑاؤ طرہ بخشش ہوا تھا اور فقیری کی حالت میں دستار کا پلو سر پر اور دستار پر طرہ فیل رکھتے تھے اسلئے کہ پہلے ہی طرہ کی بخشش کی بشارت بندگی میاں سید شریف بن بندگی میاں سید راجہ محمد نے ملاقات پر دیدی تھی کہ تم کو پہلے زیرناف بندوق کی گولی کا زخم پھر طرہ کی بخشش ہوگی. حضرت کے زمانے کے مطابق ویسا ہی ہوا اسی سبب سے طرہ والا مشہور ہوئے. دفن ارکاٹ میں بتاریخ ۷/ ماہ صفر. اولاد زوجہء اول آجے صاحبہ بی بی بنت خوب صاحب میاں صاحب بن میاں سید محمد مہدوی سے ایک دختر منانجی صاحبہ بی بی زوجہء میانجی صاحب میاں بن میاں سید عالم اور زوجہء دوم منجلے صاحبہ بی بی بنت سیدن میاں بن میاں سید عثمان سے دو پسر ایک میاں سید عثمان، دوم مخدوم صاحب میاں جوانی میں انتقال کر گئے اور ایک دختر بی الہدتی عرف ماں صاحبہ بی بی زوجہء چھجو میاں صاحب

نبیرۂ حضرت شہاب الحقؒ. تذکرہ۔ میاں سید عثمان عرف بابا صاحب میاں بن میاں سید عیسیٰ طرہ والا تربیت میاں سید مبارک بن میاں سید محمد مہدوی سے، علاقہ میاں سید عالم نبیرۂ میاں سید محمد مہدوی سے، مدفون ۔۔ ہیں تاریخ ۔۔ ماہ ۔۔. اولاد ۔۔ بی بی بنت ۔۔ بن ۔۔ سے دو فرزند ایک میاں صاحب میاں صاحب، دوم میاں سید عیسیٰ ایک دختر آجے صاحبہ بی بی زوجہء بڑے میاں صاحب بن چھجو میاں صاحب نبیرۂ حضرت شہاب الحقؒ. تذکرہ۔ میاں سید عیسیٰ عرف عیسیٰ میا ں بن میاں سید عثمان بن میاں سید عیسیٰ طرہ والا، تربیت میاں سید تاج محمد بن میاں سید نور محمد سے، علاقہ بڑے میاں صاحب نبیرۂ حضرت شہاب الحقؒ سے، مدفون لکنور بتاریخ ۲۶/ ماہ شعبان. اولاد چھابی بی بنت چھابو جی میاں صاحب نبیرۂ حضرت شہاب الحقؒ سے دو پسر ایک میاں سید نور محمد، دوم میاں سید عثمان ایک دختر ماں صاحبہ بی بی زوجہء چھابو جی میاں بن حافظ میراں صاحب میاں صاحب. تذکرہ۔ میاں سید نور محمد عرف صاحب میاں بن میاں سید عیسیٰ بن میاں سید عثمان، تربیت بڑے میاں صاحب نبیرۂ حضرت شہاب الحقؒ سے. انکی زوجہ چھانا بی بی بنت خواجہ زدائے میاں

صاحب نبیرۂ میاں سید اللہ بخش غازی سے .اولا دصاحب میاں دانکہ میں ماردئے گئے، مدفون پرانڈہ میں حضرت بندگی میاں بھیگ مہاجرِمہدیؓ کے حظیرہ میں، بتاریخ ۱۳ر ماہ رجب. تذکرہ۔ میاں سیدعثمان عرف باباصاحب میاں بن میاں سیدعیسیٰ بن میاں سیدعثمان ،تربیت حافظ میٹھے میاں صاحب نبیرۂ حضرت شہاب الحقؒ سے،انکی زوجہ بڑنجی صاحبہ بی بی بنت حافظ میٹھے میاں صاحب ہیں .تذکرہ۔میاں سیداحمد عرف سیدنمیاں صاحب بن بندگی میاں سیدعثمان بن بندگی میاں سیدنورمحمد .اولا دبواصاحبہ بی بی بنت میاں سیدمحمود سے کچھ نسل ہوئی نہ رہی لیکن ایک دختر منجلے صاحبہ بی بی زوجہء سیدو میاں صاحب طرہ والا ،اللہ نے کرادیا نقل ہے کہ بندگیمیاں سید ابراہیم و بندگیمیاں سیدعثمان و بندگی میاں سید مبارک حضرت خاتم المرشدؒ کے روبرو رحلت کرگئے اور بندگی میاں سیدعلی و بندگیمیاں سید میراں و بندگی میاں سیدنورمحمد خاتم المرشد کے آخروقت زندہ تھے .تذکرہ۔ بندگی میاں سیدقادن بن بندگی میاں سیدخوندمیرؒ .اولا دایک فرزند حضرت سیدنمیاں صاحب ،تین دختر ان ایک بوابوبو زوجہء میاں سیدعیسیٰ بن حضرت شہاب الحقؒ ،دوم بوانصرت ،سوم بواکھناں ،ان بزرگوں کے احوال نہ سنے گئے اور نہ کتابوں سے پائے گئے .تذکرہ۔ بندگی میاں سیداحمد بن حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؒ ،دوفرزند ایک میاں سیدموسیٰ ،دوم میاں سید مصطفیٰ ،ایک دختر بواملکاں زوجہء ملک صالح جی بن ملک راجے تھم . انکے احوال اورانکی اولاد، کتابوں سے یا سماعت سے معلوم نہ ہوسکے .تذکرہ۔ بندگی میاں سیدخدابخش بن بندگیمیاں سید خوندمیرؒ .اولا دبوالاڈلی کے شکم سے تین پسر ایک میاں سیدمیرانجی ،دوم میاں سیدعالم ،سوم میاں سیدحبیب اللہ وایک دختر بوامیمونہ زوجہء میاں قاضی عمادالدین بن قاضی عبداللہ اور دوسری دختر بواراجے اور شادی میاں سیدمیرانجی کی بوافتح بنت حضرت شہاب الحق والدینؒ سے ہوئی تھی انکے احوال اوراولاد کے حال بھی کتابوں یا کانوں سے معلوم نہ ہوسکا.

یہ کتاب پوری ہوئی اللہ ملکِ وھاب کی مدد سے بتاریخ ۱۴ر ماہ شوال المکرّم سنہ ایک ہزار دوسوستر پر پانچ ۱۲۷۵ھ ہجری النبو یہ بروز چہارشنبہ ساعت شمس مقام کرگاول ملک سرینگ پٹن .خط فقیرالحقیر سیداللہ بخش مہدوی لکھا گیا.

علامہ عصر یگانہ دہر واقفِ رموز، پروردگار کاشفِ کنوز حدیثِ سالار منصف اخبارالاسرار یعنی چراغ خاندان سید الشہداء سجادہ نشین صدر و مسندِ مہدی ہدیٰ جنابِ حضرت میاں سیداللہ بخش صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سنہ ایک ہزار دوسو بیاسی ۱۲۸۲ھ خلدِ بریں کی جانب راونہ ہوگئے۔

تاریخ وفات چوں آقایم میاں سیداللہ بخش + تجلد آمد بحکم اللہ واحد

منور گفت تاریخ وفاتش + فسبحان الذی اسریٰ بعبد

الحمد اللہ والمنۃ کہ المفتقر الی اللہ سیدمیرانجی عابد خوندمیری بن حضرت مولانا سیداشرف تشریف اللٰہی نے آج بتاریخ ۹رشعبان المعظم ۱۴۰۸ھ اس کتاب (اخبارالاسرار) کا ترجمہ اردو زبان میں پورا کیا ،جس کی فرمائش تلمیذ رشید فقیر

میاں سید یحییٰ تشریف اللہی سجادہ نشین وخلف حضرت حکیم مشائخ سید عبدالقادر برق عرف محبوب میاںؒ تشریف اللہی نے باصرار کی تھی .اللہ تعالیٰ اس فقیر کی اس محنت کو قبول فرما کر توشہء آخرت بنائے اور بزرگوں کے نقش قدم پر ثابت قدمی کے ساتھ چلنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین.

المفتقر الی اللہ سید میرانجی عابد خوندمیری

نقل کردہ۔فقیر سید مصطفیٰ خوندمیری عفی عنہ،

ابن

حضرت پیر مرشد مشائخ سید یحییٰ صاحب مبلغ ہندؒ

بروز منگل ۱۹/ جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ م 24/ جون 2008ء